وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ

اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لو کے (شعلہ) سے

جنوں کے حالات

جنوں کے حالات و
واقعات پر
حیرت انگیز کتاب

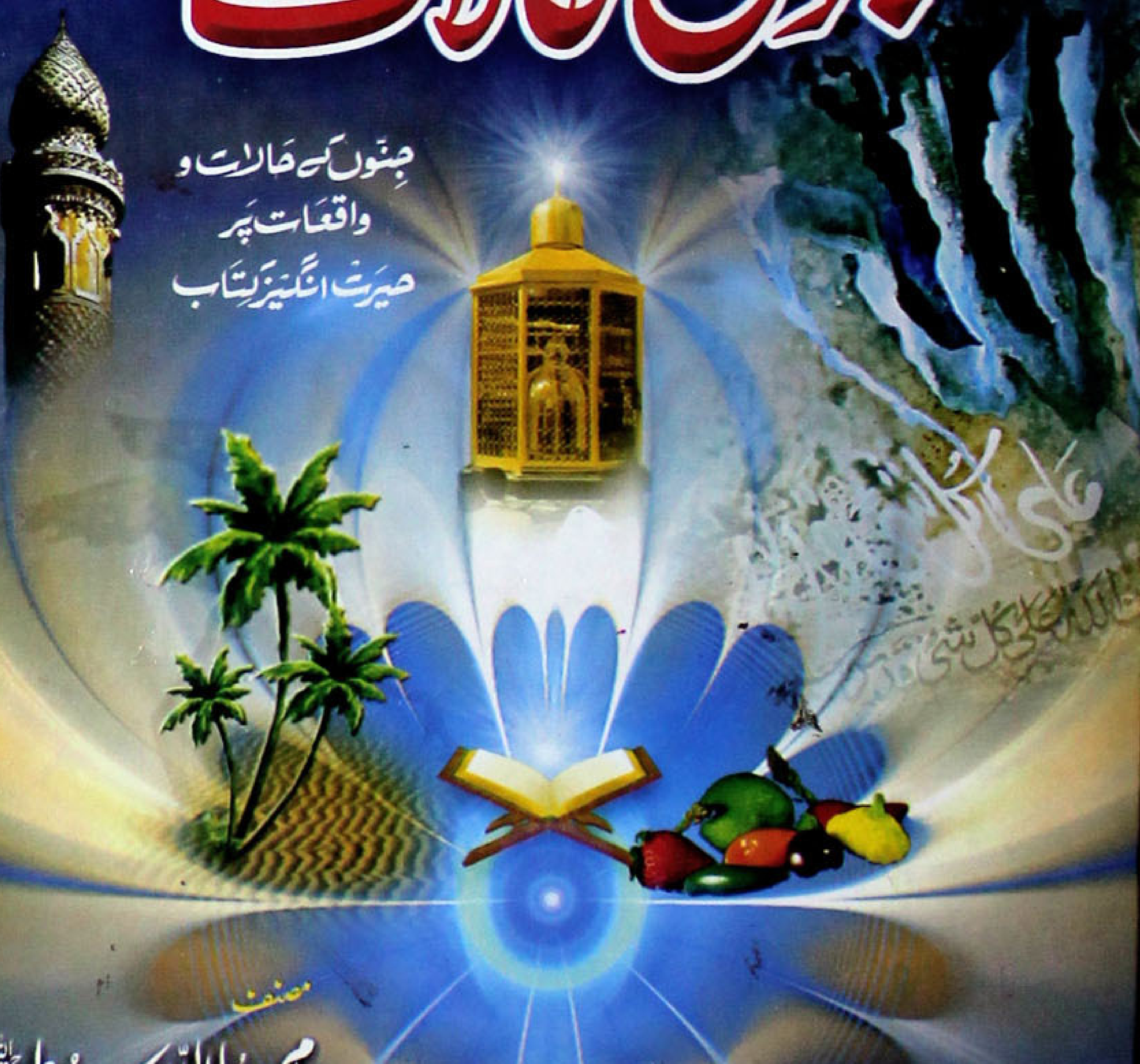

مصنف

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ○ مولانا حضور بخش چشتی

تقدیم ○ پروفیسر محمد اکرم رضا

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ ○ لاہور

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

Marfat.com

مولای صل وسلم دائما ابدا — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

هو الحبیب الذی ترجی شفاعته — لکل هول من الاهوال مقتحم

محمد سید الکونین والثقلین — والفریقین من عرب ومن عجم

فان من جودک الدنیا وضرتها — ومن علومک علم اللوح والقلم

مکتبہ حنفیہ | قادری رضوی کتب خانہ لاہور

Marfat.com

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ
اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے (شعلہ) سے

جنّوں کے حالات

جنّوں کے حالات و
واقعات پر حیرت انگیز کتاب

مصنف
امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ○ مولانا حضور بخش چشتی
تقدیم ○ پروفیسر محمد اکرم رضا

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ، لاہور 042-37213575

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ﴾

نام کتاب	ـــــــــــ	جنوں کے حالات
تصنیف	ـــــــــــ	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ـــــــــــ	حضور بخش چشتی
تقدیم	ـــــــــــ	پروفیسر محمد اکرم رضا
پروف ریڈنگ	ـــــــــــ	مولانا محمد عبدالاحد قادری
اشاعت باراول	ـــــــــــ	1432ھ/2011ء
کمپوزنگ	ـــــــــــ	غلام محمد یٰسین
صفحات	ـــــــــــ	464
زیرنگرانی	ـــــــــــ	چوہدری محمد خلیل قادری
تحریک	ـــــــــــ	چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	ـــــــــــ	چوہدری عبدالمجید قادری
تعداد	ـــــــــــ	1100
قیمت	ـــــــــــ	300 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

Marfat.com

حسنِ فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
تقدیم وتہذیب	19
جنات کا وجود	47
جن کا معنی اور تعریف	47
جنّ کیا ہے	47
جان کیا ہے	47
جن کو جن کہنے کی وجہ	48
شیاطین کون ہیں؟	48
مُرَدَّۃ کون ہیں	48
جنات کے مختلف طبقات ہیں	48
جنات کے وجود کا ثبوت	48
فرقہ قدریہ کی جنات کے متعلق رائے	49
جنات کی ابتداء اور تخلیق	50
حضرت آدم علیہ السلام سے قبل جنات کی تخلیق	50
انسانوں سے قبل زمین پر جنات آباد تھے	50
ابوالجنات سموم کی خواہش	50
ابلیس زمین پر کب سے آباد ہے	51
تخلیق حضرت آدم علیہ السلام پر فرشتوں کا اعتراض کیوں؟	52
جنات کس دن پیدا ہوئے	53
مخلوق کی تخلیق کی ترتیب	54
جن اور انسانوں کی تخلیق کی اصل	55
کیا شہاب ثاقب جنات کو جلاتے ہیں؟	55
جنات کی شکل وصورت	57
کیا جنات کو دیکھنا ممکن ہے؟	57
جنات بہترین آگ سے پیدا ہوئے ہیں	58
جنات جہنم کی آگ کے سترویں حصہ سے پیدا ہوئے	59
دنیا کی آگ	59
جنات وشیطان سورج کی آگ سے پیدا ہوئے	59
جنات کی اقسام	60
جنات کا شکلیں بدلنا	62
کالا کتا شیطان ہے	62
جنات کا مختلف شکلوں میں تبدیل ہونا	62
جنوں کو قتل کرنے کا حکم	62
جنات کا اپنی صورتیں بدلنے کی حقیقت	62
غیلان، جنات کا جادوگر ہے اسے دیکھ کر اذان دو	64
شیطان پر حملہ (حکایت)	64
بعض جن کتے اور اونٹ میں سے ہوتے ہیں	65
مسخ شدہ جنات سانپ میں تبدیل	66
اذان سے علاج	66
جنات کی خوراک	67

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
کیا جنات کھاتے ہیں؟	67	اولاد کو شیطان سے بچانے کا عمل	78
لوگوں کے کھانے میں شریک اور مسلمان جنات	68	جن وانس کے اشتراک سے پیدا ہونے والے بچے کا نام	78
جنات کی خوراک کیا ہے؟	68	کیا جن کی صحبت سے عورت پر غسل واجب ہے؟	79
بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک جن کی درخواست	69	ملکہ بلقیس کے والدین سے کوئی جن تھا	79
جنات کی غذا، ہڈی، کوئلہ اور لید ہے	70	مغربون کون؟	80
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنات کے وفد سے ملاقات	70	قوص، نامی شخص جن کا بیٹا	81
شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے	71	جن وانس کے باہمی نکاح کی شرعی حیثیت	82
بسم اللہ کی برکت سے شیطان کھانے میں شامل نہیں ہوتا	72	حضرت زید العمی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا	88
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکرانا	73	جنات میں بھی فرقہ پرستی ہے	88
کھانے کے بعد ہاتھ نہ دھونے کا نقصان	73	جنات میں زیادہ بُرا فرقہ شیعہ ہے	89
لقمہ گرنے پر صاف کر کے کھالو شیطان کے لئے نہ چھوڑو	73	آنکھ بہہ پڑی (حکایات)	89
گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھو	74	ایک خوبصورت جن عورت سے شادی (حکایت)	90
جنات کا نکاح کرنا	75	متاخرین کی جن عورت سے نکاح کے متعلق تشریح	92
قرآن سے نکاح اور اولاد کا ثبوت	75	جنات کے رہنے کے مقامات	94
جنات کے ہاں کثیر اولاد زیادہ ہے	76	بیت الخلاء جنات کے گھر ہیں	94
کیا ابلیس کی بیوی ہے؟	76	سوراخ میں پیشاب نہ کرو	95
ابلیس نے انڈے دیئے ہیں	76	مسلمان اور مشرک جنات کے رہنے کی جگہ	95
جن وانس کا آپس میں نکاح	77	جنات اور جادوگری کہاں؟	96
علماء کے اقوال	77	گوشت کی چکنائی والا کپڑا دھودو	96
انسان ہیجڑا کیوں پیدا ہوتا ہے؟	78	جنات سے شرمگاہوں کی پردہ کی دعا	96
		سوراخ (بِل) جنات کے رہنے کی جگہ	97

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
پانی میں بھی جنات رہتے ہیں	97
رات کے وقت پانی پر جنات کا قبضہ	97
جوہڑ کے پانی جنات کا مسکن	98
بیت الخلاء میں ننگے سر نہ جائے	98
جنات شریعت کے مکلف ہیں	99
کیا جنات میں نبی اور رسول ہیں؟	101
کیا حضور علیہ السلام سے پہلے جنات میں کوئی نبی ہوئے ہیں؟	102
کیا تمام جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے مسخر تھے؟	106
رسول اللہ ﷺ جن وانس کے نبی ہیں	107
قرآن سننے والے جنات کی تعداد	107
درخت کے پاس جنات نے قرآن سنا	110
قرآن سننے والے جنات یہودی تھے	110
قرآن سننے کی تاریخ	111
قرآن سننے والے جنات کے نام	111
ایک صحابی جن کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے دفن کیا	111
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک جن صحابی کو دفن کیا	112
ایک شہید جن سے کستوری کی خوشبو	113
آخری جن صحابی کی موت کا واقعہ	114
چار سو سال قبل حضور ﷺ پر ایمان لانے والا جن	117
حاضر خدمتِ ہونے والے جنات کے نام	118

عنوان	صفحہ نمبر
ایک جن کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دعا	119
بارگاہ نبوی ﷺ میں جنات کے وفود آتے تھے	120
شیاطین کا آسمان سے باتیں چرانا بند ہو گیا	120
بارگاہ نبوی ﷺ سے جنات کا توشہ طلب کرنا	121
جنات کے وفد نصیبین کی رسول اللہ ﷺ سے ملاقات	121
جنات کا رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا	124
جنات کے قبیلہ بنو اخوہ اور بنو عم کی حاضری	124
بارگاہ نبوی ﷺ میں جنات کے سردار کی حاضری	125
جنات نے کس مقام پر قرآن سنا؟	125
جنات آپس میں کسی کی پیروی نہیں کرتے	125
جنات کا قرآن سن کر اللہ کی حمد کرنا	125
جنات کا بارگاہ نبوی ﷺ میں سلام عرض کرنا	127
ایک قتل کا فیصلہ کرنا	128
شیطان کے پڑپوتے ہامہ کے مسلمان ہونے کا واقعہ (عجیب داستان)	128
دو نبیوں پر ایمان لانے والا سعادت مند جن	131
رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو جنات کے پاس بھیجا	132
جنات احکام شرع کے پابند ہیں	134

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
جنات کا نکاح جنت میں ہوگا	136
انسان وجن کا آپس میں ظلم کرنا حرام ہے	138
جنات کو بھگانے کا طریقہ	138
جنات کے متعلق اہم مسائل	139
جنات کے عقائد وعبادات	140
جنات کی دو قسمیں	140
متبع سنت شخص جنات پر بھاری ہے	140
جنات کا تہجد پڑھنا	140
فرشتے اور مسلمان جنات قرآن سنتے ہیں	141
کیا جنات اور شیاطین تلاوت قرآن کرتے ہیں؟	141
جنات کا مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھنے کی درخواست کرنا	142
سانپ کی شکل میں جن نے عمرہ ادا کیا	142
ایک اور عمرہ کرنے والے جن کی حکایت	143
ایک جن کے قتل پر شدید جنگ	143
ایک اور عمرہ کرنے والا جن	144
ختم قرآن میں جنات کی حاضری	144
جنات کے نماز پڑھنے کی جگہ	145
قرآن کی سورت بھولنے پر جن کی بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضری	145
جنات لیموں والے گھر میں نہیں آتے	145
ایک جن کا بارگاہ نبوی ﷺ میں سلام عرض کرنا	146
ایک محدث جن سے حضرت وہب کی ملاقات کا عجیب واقعہ	146
دو جنوں کو رسول اللہ ﷺ کا بشارت دینا	148
دعوت ابراہیمی پر جنات نے لبیک کہا	148
ایک جن کا عجیب واقعہ	148
کیا جن کی امامت میں نماز درست ہے؟	150
جنات کا رسول اللہ ﷺ کی امامت میں نماز ادا کرنا	150
یوم قیامت مؤذن کیلئے جن وانس کی گواہی	151
نمازی کے آگے سے جن کے گزرنے کا حکم	152
جنات اور روایت احادیث	153
حدیث بیان کرنے والا جن	153
مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے	154
تخلیق زمین وآسمان سے قبل خدا کہا؟	157
ایک گستاخ جن کا قتل	159
رسول اللہ ﷺ نے ایک جن کا نام عبداللہ رکھا	159
سورۃ یٰس کی برکت	160
نماز چاشت کی رب کے دربار میں درخواست	160
جن کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرنا	161
جن کا رسول اللہ ﷺ کی امامت میں نماز پڑھنا	161
ایک جن صحابی کا ۲۱۹ھ میں انتقال ہوا	161
سانپ کی صورت میں مارے جانے والے جن کا قصاص نہیں	163
جنوں کی روایت کردہ حدیث کا معیار	165
شیاطین بازاروں میں جھوٹی حدیثیں سنائے گا	165

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
انسان کی شکل میں شیاطین ظاہر ہو کر دین میں فساد کریں گے	165
مسجد خیف میں قصہ گوئی کرنے والا شیطان	166
مسجد منیٰ میں من گھڑت حدیث بیان کرنے والا شیطان	166
مسجد حرام میں جھوٹی احادیث سنانے والا	167
اصول روایتِ حدیث	167
جنات کے ثواب وعذاب کا بیان	169
مسلمان جنات کا حکم	169
حضرت حمزہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	170
جن، انسانوں کو جنت میں نہ دیکھ سکیں گے	173
کیا جنت میں، جنات کو دیدارِ خدا ہوگا؟	173
جنات کی جنت میں خوراک کیا ہوگی؟	174
جنات کی جنت میں رہنے کی جگہ	175
جنات کی موت	176
جنات کی موت کے متعلق حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب	176
حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب	176
ابلیس کی بڑھاپے کے بعد جوانی لوٹ آتی ہے	176
انسان کے ساتھ شیطانوں کی تعداد اور ان کی موت	177
شیطان اور اس کے والدین کنوارے تھے	177
جنات کی درازئ عمر کا حیرت انگیز واقعہ	177
انسان، فرشتے، جنات اور جانوروں کی روح قبض کرنے والا	178
قرین	179
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنے والا شیطان مسلمان ہو گیا	179
رسول اللہ ﷺ اور حضرت آدم علیہ السلام کے ہمزاد میں فرق	180
فرشتہ انسان کو نیکی اور شیطان بُرائی کا حکم دیتا ہے	180
مومن شیطان کو تھکا دیتا ہے	181
شیطان تلاوت قرآن سے چڑیا کی مانند ہو جاتا ہے	181
شیطان کا زیادہ پسند بندہ	181
یوم قیامت مومن کے ساتھ فرشتہ اور کافر کے ساتھ شیطان ہوگا	182
شیطانی وسوسے	183
وسوسہ کیا ہے؟	183
وسوسہ سے بچنے کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دعا	184
تفسیر ''الوسواس الخناس''	184
انسان میں شیطان کا ٹھکانہ	185
انسان کے دل پر شیطان کی سونڈ	185
وسوسہ ڈالنے والے شیطان کی شکل	185
رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت کندھے پر کیوں تھی؟	186
وسواس کا دروازہ انسان کے دل میں	186
شیطان کو دل سے دور کرنے کا وظیفہ	186
انسانوں میں لڑائی شیطان کی حرکت سے ہوتی ہے	187

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
شیطان وسوسہ کس کے دل میں ڈالتا ہے	187	مرگی اور جنات کو دور کرنے کالا جواب عمل	197
وسوسہ مومن مسلمان کو بھی ہوتا ہے	187	ننگے سر گھر میں پھرنے پر جن کا مسلط ہونا	199
وسوسہ آنا ایمان کی دلیل ہے	188	حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے	200
وضو میں وسوسہ ہو تو اللہ کی پناہ مانگو	188	گستاخ پر جن کا حملہ	
وضو میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان کا نام	188-	قرآن کو مخلوق کہنے والے معتزلی پر	201
وسوسہ وضوء سے شروع ہوتا ہے	189	جن کا حملہ	
غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے	189	ایک اور معتزلی پر جن کا حملہ	201
وسوسے اور نسیان کی بیماری ہوتی ہے		جنات کا انسانوں کو اغوا کرنا	202
وسوسہ سے بچنے کا ایک عمل	189	ایک شخص کو جنات نے قید کیا	202
نماز میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان کا نام	189	جنات کا ایک لڑکی کو اٹھا کر لے جانا	203
شیطانی وسوسہ سے بچنے کا عجیب عمل	190	جنات کے واقعات بیان کرنے والا خرافہ	207
شیطان کے وسوسہ سے بچنے کا دوسرا طریقہ	190	سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج کو	208
دل کی بات لوگوں میں مشہور کرنے	191	خرافہ کا قصہ سنانا	
والے شیطان کا نام		جنات کا انسانوں کو وبا اور طاعون میں مبتلا کرنا	210
ایک عجیب حکایت	191	امت محمدیہ وباء اور طاعون کی وجہ سے ختم ہوگی	210
جنات کا انسانوں کو مرگی میں مبتلا کرنا	193	طاعون میں مرنے والا شہید ہے	211
جن مرگی والے جسم میں داخل	193	جنات کا نظر بد لگانا	211
ہوتا ہے یا نہیں؟		جنات اور شیطان سے محفوظ رہنے کے اعمال	212
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوانہ کے پیٹ	193	جنات کے شر سے بچنے کے وظائف	212
سے جن نکالا		آیت الکرسی شیطان سے بچنے کا ذریعہ ہے	212
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور بچے	194	ایک چور جن کا واقعہ	213
سے جن نکالا		ایک چور جن اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ	214
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے جن نکالنے کا عجیب واقعہ	194	ایک چور جن کی حکایت	216
علامہ ابن تیمیہ کا فتویٰ	196	حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ کے پھلوں کو ایک	217
جنات کے شر سے بچنے کا وظیفہ	196	بھوتنی کا خراب کرنا	

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا چور جن	218
شیطان نے آیۃ الکرسی سے علاج بتایا	219
سورہ بقرہ پڑھنے سے شیطان گھر میں داخل نہیں ہوتا	219
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور شیطان میں مقابلہ	219
گھر کو شیطان سے محفوظ رکھنے کا عمل	220
صبح سے شام اور شام سے صبح تک شیطان سے محفوظ رہنے کا عمل	220
تلاوت قرآن سے شیطان بھاگتا ہے	221
شام تک شیطان سے محفوظ رہنے کا وظیفہ	221
اللہ کا ذکر شیطان سے حفاظت کا قلعہ ہے	221
ایک کلمہ سے شیطان بے بس ہوگیا	222
انسان کھانے والی بھوتنی کی خطرناک حکایت	223
جنات کا ایک اور خطرناک واقعہ	224
سورہ فلق وسورہ ناس سے نظر بد اور جنات سے بچنے کا علاج	225
وضو اور نماز بھی شیطان سے پناہ کا ذریعہ ہیں	225
چار باتیں شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہیں	226
نظر بد لگانے سے بچنے کا انعام خداوندی	226
شیطان کے مکر سے بچنے کا وظیفہ	226
آیت الکرسی پڑھنے والے کی فرشتے حفاظت کرتے	227
تمام آیتوں کی سردار آیت الکرسی ہے	227
شیطان سے گھر محفوظ رکھنے کا وظیفہ	227
نظر بد سے حفاظت کا وظیفہ	228

عنوان	صفحہ نمبر
شیاطین کے لئے سخت آیات	228
ہر ظالم، شیطان درندوں اور چوروں سے حفاظت کا وظیفہ	229
مدینہ شریف جنات سے کیسے محفوظ ہوا	229
صبح تک فرشتوں کے پروں کا سایہ	229
سورہ یٰسین کی برکات	230
سورہ یٰسین سے دیوانگی ختم	230
ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں	230
سورہ حشر کی آخری آیتوں کے ذریعہ سے جنات سے محفوظ رہنے کا عمل	231
سورہ اخلاص پڑھنے سے تکلیف اور شیطان سے بچ جاتا ہے	231
شیطان کے شعلہ سے نجات کا وظیفہ	232
شیاطین کا حملہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاعی وظیفہ	232
حضرت خضر وحضرت الیاس (علیہما السلام) کے ملاقات کے بعد آخری کلمات	233
ہر قسم کی تکالیف سے نجات کا علاج	234
شیطان سے حفاظت کا وظیفہ	235
تورات میں جنات سے حفاظت کا وظیفہ	235
شیطان کو دفع کرنے کا وظیفہ	236
بسم اللہ شریف مہر ہے	237
شیطان کے مکر وفریب سے بچنے کا وظیفہ	237
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خط سے ابودجانہ کو جنات سے نجات مل گئی	237

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
''لاحول ولاقوۃ'' کی برکت سے شیطان کے مکر سے محفوظ	240
تین قسم کے لوگ شیاطین سے محفوظ رہتے ہیں	240
گھر میں سفید مرغ رکھنے کی برکت	241
جن کو مارنے کا عجیب علاج	242
شیطان کو ناکام کرنے کا وظیفہ	243
شیطان کو بے بس کرنے کا وظیفہ	244
جنات کو قتل کرنے کے شرعی احکام	246
دولہا صحابی اور جن کا قتل	246
کیا جنات کو قتل کرنا جائز ہے یا نہیں	248
مسلم جن کے قتل کے فدیہ میں بارہ ہزار درہم کا صدقہ	248
جن کے قتل کے بدلہ چالیس غلام آزاد کرنا	248
زہریلے اور خبیث سانپوں (جنات) کو قتل کردو	249
گھر کے جنات کو کب قتل کیا جائے	249
کونسا سانپ جن ہوتا ہے؟	250
آسمان سے باتیں چرانے والے جنات	251
شیطان آسمان کی باتیں کیسے چراتے تھے؟	251
سچ بات میں سو جھوٹ کی ملاوٹ	252
ابلیس کو آسمان سے روک دیا گیا	252
شہابے سرکار دو عالم ﷺ کی آمد سے شروع ہوئے	253
زمانہ جاہلیت میں بھی شہابے گرتے تھے	253
''لاحول ولاقوۃ'' کی شان میں عجیب حکایت	253

عنوان	صفحہ نمبر
رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد جنات کو آسمان سے دھتکار دیا گیا	255
زمانہ فترت تک جنات آسمان پر بیٹھتے تھے	256
رمضان شریف میں شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے	256
سرکار دو عالم ﷺ کی آمد کی خبر سب سے پہلے جنات نے دی	257
جنات کے اشعار	258
ایک جن نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور آپ پر ایمان لانے کی خبر دی	258
عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ	260
ولادت رسول ﷺ پر جبل ابوقیس پر جنات کا نداء کرنا	261
جبل ابوقیس پر ایک جن کے اشعار	262
مازن طائی کیسے مسلمان ہوئے	262
حضرت زباب بن الحارث کس طرح مسلمان ہوئے	264
حضرت ام معبد کو بعثت رسول اللہ ﷺ کی ایک جن نے خبر دی	265
حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کے اسلام کی خبر	265
جنگ بدر میں کفار کی شکست کی خبر	267
جنات کا عورتوں پر ظاہر ہونا	269
جن سانپ کی شکل میں	269
جن کا حملہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت	269

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
کالا سانپ اور حفاظت خداوندی	270
شہید بدر کی برکت سے جن کے حملہ سے محفوظ	271
جنات کا علم حاصل کرنا اور فتویٰ دینا	272
ایک جن کا خطاب کرنا	272
جنات کا لوگوں سے مختلف سوال کرنا	273
جنات کا انسانوں کو حکمت کی تعلیم دینا	276
جنات کا انسانوں سے فیصلہ کرانا	277
جن وانس میں بڑا عالم کون ہے؟	277
جنات انسان سے ڈرتے ہیں	278
حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیاطین کو گھڑوں میں بند کر دیا	279
جنات بھی نیکی اور بدی کا بدلہ چکاتے ہیں	281
جن عورت کی حکایت	282
جن کے پیشاب سے آدمی کے بال جھڑ گئے	283
ہرن جنات کے جانور ہیں	283
جن نے نیکی کا بہترین بدلہ دیا	284
گمشدہ ہرن تلاش کرنے والا جن	286
انسانوں کا جنوں کی عبادت کرنا	288
حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا عجیب واقعہ	288
جنات کے ذریعہ اسلام میں داخل ہونے کی ہدایت	290
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلانے والا جن	292
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک جن نے بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی	293
خریم بن فاتک کے اسلام لانے کا واقعہ	293
حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو جنوں نے قتل کیا	296
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر شیطان منہ کے بل گر جاتے	296
جن کا خبریں پہنچانا	298
صحابہ اور علماء کی وفات کی خبر دینا	298
سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر جنات کا رونا	299
حضرت وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر جن کا نوحہ کرنا	300
ہارون رشید کی وفات کی خبر دینا	300
المتوکل جعفر کی موت پر جنات کا نوحہ کرنا	301
جنات کے لئے جانور ذبح کرنا	302
جنات کے لئے جانور ذبح کرنا منع ہے	303
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کی خبر	304
آٹا پیسنے والا جن	305
ابلیس کی خواہش پوری ہوگئی	305
جنات شیاطین کو نہیں دیکھ سکتے	306
شیطان سے مقابلہ کا طریقہ	306
کلام کی حقیقت شیطان نے بتائی	306
جن کی دعوتِ اسلام کا عجیب واقعہ	306
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر جنات نے بھی مذمت کی	308
انسانوں کے گرد جنات کا گھومنا	309
بیت المقدس کی تعمیر کا حیرت انگیز واقعہ	309
بسم اللہ کی برکت کا حیرت انگیز واقعہ	311

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
جنات کا ایک بچہ اٹھا کر لے جانا	314	جنات کا اشعار کہنا	327
ہر جاندار کو پانی پلانے کا ثواب ملتا ہے	315	سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں	328
شیاطین کے نام	316	حاضر ہونے والا اصحابی جن	
شیطان کی طرف نسبت کرنا ممنوع ہے	316	حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب	329
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان والے نام	316	وغریب واقعہ	
بدل دیئے		ایک نوجوان لڑکے نے جن عورت کو	331
اجدع شیطان کا نام ہے	317	لاجواب کر دیا	
شہاب بھی شیطان کا نام ہے	317	ایک جن کی حکمت آموز نصیحت	333
اشہب بھی شیطان کا نام ہے	317	چار سو سالہ پرانا شاعر جن	333
اشعار تعلیم دینے والا جن	317	جنات نے علم نحو سیبویہ سے پڑھا	334
جنات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال	320	موصل کا شیطان، ابن درید شاعر کے پاس	335
کی خبر دینا		دو جنتی شیطان	335
نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ ہونا شیطانی	321	کذاب اسود عنسی کے دو شیطان	336
کام ہے		اذان سن کر جنات بھاگ جاتے ہیں	338
ختیعور بھی شیطان کا نام ہے	322	شیطان کا بیٹا روم کا بادشاہ ہوگا	339
خواب کا شیطان	322	دجال شیطانوں میں سے ہوگا	339
شیاطین کے پر بھی ہوتے ہیں	323	حیرت انگیز واقعہ	339
صالحین جنات	324	جنات کی تعداد انسانوں سے زیادہ ہے	343
حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم کو گالیاں	324	کعبہ شریف کا طواف کرنے والی جن عورتیں	344
دینے والوں سے جنوں کو نفرت		کیا شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا؟	346
قرآن کی تلاوت سے چار جنات فوت ہوگئے	324	کیا شیطان فرشتوں میں سے تھا؟	346
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو معرفت کی	325	شیطان کی حقیقت اور اس کے مردود	347
تعلیم دینے والا جن		ہونے کا واقعہ	
جنات بھی وعظ ونصیحت سنتے ہیں	326	ابلیس فرشتوں میں مکرم تھا	348
ایک جن عورت کا نصیحت کرنا	326	ابلیس آسمان وزمین کا حکمران تھا	349
گھروں میں رہنے والے مسلمان یا کافر جنات	327	جن کو جن کہنے کی وجہ	349

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
ابلیس ہوا کے نظام چلانے والے دس فرشتوں میں سے ایک تھا	349
ابلیس کا اصل نام	349
شیطان کا نام ابلیس کیوں رکھا گیا	350
ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا	350
جنات قیامت تک جنتیوں کے زیور بنائیں گے	351
ابلیس کی شکل تبدیل کردی گئی	351
ابلیس کے متعلق دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرشتوں میں سے نہیں ہے	352
ابلیس فرشتہ نہیں تھا	352
شیطان کے تکبر کی ایک اور وجہ	353
حضرت آدم علیہ السلام کو بہکانے کے لئے شیطان کا جنت میں دخول	354
جنت میں کیسے داخل ہوا؟	354
سانپ نے ابلیس کا ساتھ دیا	354
سانپ کی اصلیت	355
میں تمہارا خیر خواہ ہوں	355
کوکھ پر ہاتھ رکھنا شیطان کا طریقہ ہے	356
شیطان زمین پر کہاں اتارا گیا؟	356
شیطان کے ہاتھ کی نحوست	357
ابلیس کا انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس آنا	358
حضرت نوح علیہ السلام اور شیطان	358
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور شیطان	358
حضرت نوح علیہ السلام اور شیطان	360
کشتی نوح میں شیطان کیسے داخل ہوا	360
شیطان گدھے کی دم سے لٹک کر داخل ہوا	361
کشتی نوح کے بانس پر بیٹھ کر شیطان نے نجات پائی	362
حضرت نوح علیہ السلام سے انگور کے لئے شیطان کا جھگڑا	362
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور شیطان	363
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی میں رکاوٹ	363
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شیطان کو کنکریاں مارنا	367
شیطان زمین میں دھنس گیا	378
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے شیطان	378
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور شیطان کی مکاری	380
حضرت ذوالکفل علیہ السلام اور شیطان	380
حضرت ایوب علیہ السلام اور شیطان	381
حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف سے شیطان خوش ہوتا	383
حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی اور شیطان کی مکاری	383
حضرت ایوب علیہ السلام کو ایذا دینے والے شیطان کا نام	384
حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام اور شیطان	384
خواہشات شیطان کا پھندا ہے	386
شیطان بخیل کا دوست ہے اور فاسق سخی کا دشمن	386
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور شیطان	387
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابلیس کو تھپڑ مارا	387

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
شیطان کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہلاک کرنے کی سازش	388
بندے اللہ کا امتحان نہیں لے سکتے	388
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا سے بے رغبتی	388
شیطان کے مکروفریب	389
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پتھر کے تکیہ پر شیطان کا اعتراض کرنا	389
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہاڑ کو روٹی بنانے کو خواہش	389
سرکار دوعالم ﷺ کا شیطان لعین سے مقابلہ	390
شیطان کا چار بار رونا	394
شیطان کا رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنا	394
رسول اللہ ﷺ کی گردن دبانے کا ناپاک ارادہ	394
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابلیس کو اٹھا پھینکا	395
آگ لے کر رسول اللہ ﷺ کا پیچھا کرنے والا شیطان	395
رسول اللہ ﷺ کے خلاف شیطان کا کفار مکہ کو بھڑکانا	396
رسول اللہ ﷺ کے قتل کی سازش میں شیطان، شیخ نجدی کی شکل میں	397
شیطان غزوہ بدر میں سراقہ کی شکل میں	399
غزوہ بدر میں ابلیس کی بدحواسی	399
غزوہ احد میں شیطان کا رسول اللہ ﷺ کے قتل کا جھوٹا اعلان کرنا	400
نزول وحی اور شیطان سے حفاظت کیلئے فرشتوں کا پہرا	406

عنوان	صفحہ نمبر
شیطان کی دین میں شک ڈالنے کی کوشش	406
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شیطان ڈرتا ہے	407
حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شیطان سے لڑائی	408
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شیطان سے محفوظ تھے	409
شیطان کا تخت اور چیلوں کی ڈیوٹی	410
شیطان کے تخت کے گرسانپ ہی سانپ	410
ابلیس ناکام شیاطین کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا ہے	413
حضرت سلیمان علیہ السلام اور شیطان	413
شیطان اپنے چیلوں سے حساب لیتا ہے	414
عورت چھپانے کی چیز ہے	415
عورت شیطان کا آدھا لشکر ہے	415
دنیا کی محبت اور شیطان کے جال	415
شیطان انسان میں کہاں کہاں ہوتا ہے	416
شیطان کا علم، گھر، کتاب، کھانا اور پھندا	416
شیطان کا سرمہ اور چٹنی	417
شیطان کا سرمہ، چٹنی اور نسوار	417
شیطان کو کیا کیا ملا؟	417
شیطان انسان کو قابو میں کیسے کرتا ہے	418
شیطان انسان کے کتنا پیچھے پڑا رہتا ہے	419
اللہ کا ذکر کرنے والوں پر شیطان کا آخری حربہ	420
عورت کو حیض کی زیادتی شیطان کی وجہ سے ہوتی ہے	420
مسلمانوں کی جماعت سے پیچھے ہٹنے والا شیطان کے پھندے میں	421

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے	422
عالم اور عابد کا شیطان کے ساتھ عبرتناک واقعہ	422
شیطان سب سے زیادہ کب روتا ہے؟	423
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو بوقت وصال شیطان کا گمراہ کرنا	424
شیطان سے نجات پانے پر فرشتوں کا اللہ کی حمد کرنا	424
موت کے وقت مسلمان کو شیطان سے بچانے کا طریقہ	424
ملک الموت نمازی سے شیطان کو بھگاتے ہیں	425
شیطان قبر میں بھی فتنہ ڈالتا ہے	425
وہ کام جو سب سے پہلے شیطان نے کئے	425
بازار شیطان کا مرکز ہے	426
شیطان کی اولاد	427
بچے کی پیدائش کے وقت شیطان کی شرارت	428
شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے	429
شیطان کی خباثت	429
بچوں کو شیاطین سے بچانے کا طریقہ	429
کبوتر شیطان کے شر سے بچوں کو بچاتا ہے	430
خالی بستر پر شیطان سوتا ہے	430
شیطان دوپہر کو نہیں سوتا	431
شیطان کی گرہیں	431

عنوان	صفحہ نمبر
شیطان کا انسان کے کان میں پیشاب کرنا	431
بُرے خواب سے بچنے کا طریقہ	431
خواب کی تین اقسام	432
شیطان، رسول اللہ ﷺ کی شکل میں نہیں آسکتا	433
شیطان، رسول اللہ ﷺ اور کعبہ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا	433
شیطان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی شکل نہیں اختیار کرسکتا	433
بعد نماز فجر وعصر نماز نہ پڑھنے کی وجہ	434
شیطان کے بیٹھنے کی جگہ	435
ظالم جج شیطان کی گرفت میں	435
شیطان اذان سن کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے	436
شیطان ایک جوتا پہن کر چلتا ہے	436
انسان کے سجدہ پر شیطان روتا ہے	436
شیطان کو گالیاں نہ دو	437
نماز میں شیطان کی شرارتیں	437
نماز میں اونگھنا شیطان کی طرف سے ہے	438
نماز میں چھینک اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے	438
کیا چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں	438
شیطان کا پیشاب	439
جلد بازی شیطانی کام ہے	439
مرغ اور گدھے کی آواز سن کر کیا کریں؟	439
نمازی حضرات کے لئے مسجد میں شیطان کا جال	439

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
شیطان کا نماز کی صف میں گھسنا	440
مسجد سے نکلتے وقت شیطان سے حفاظت کا وظیفہ	440
شیطان سے حضرت ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کا واقعہ	441
قارون کو شیطان کے گمراہ کرنے کا عبرتناک واقعہ	441
آدمی کو قتل کرنا شیطان نے سکھایا	442
قتل ہابیل پر حضرت آدم علیہ السلام اور شیطان میں مکالمہ	443
شیطان نے حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو کیسے قتل کرایا	444
جمائی شیطان کی طرف سے ہے	445
جمائی لینے والے کے پیٹ میں شیطان ہنستا ہے	446
جمائی کے وقت شیطان پیٹ میں گھس جاتا ہے	446
چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے	446
چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے	447
شیطان کو سرخ رنگ پسند ہے	447
لٹکا ہوا کپڑا شیطان پہن لیتا ہے	447
بغیر شملہ کا عمامہ شیطان کی پگڑی ہے	447
ایک سانس میں پانی پینا شیطان کا طریقہ ہے	448
شیطان کھلے برتن میں تھوک دیتا ہے	448
تلی شیطان کا لقمہ ہے	448
گھنٹی والے جانور پر شیطان سوار ہوتا ہے	448
ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان	449
مومن کے سامنے شیطان کی بزدلی اور جراتمندی	449
شیطان کو گالیاں نہ دو	449
شیطان کے ہتھکنڈے	449
شرابی شیطان کا دوست ہے	450
شیطان ٹوٹے برتن سے پیتا ہے	450
شیطان ایک انگلی سے کھاتا ہے	450
شیطان کا ایک پیغمبر سے مکالمہ	450
شیطان عابد بن کر دھوکہ بازی کرتا ہے	451
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی شیطان سے ملاقات	452
شیطان کے استاد	453
بسم اللہ پڑھے بغیر شیطان سفر کا ساتھی بن جاتا ہے	453
حجاج اور مجاہدین کو راستہ بھلانے والے شیاطین	454
شیاطین سے حفاظت کا ایک طریقہ	454
ابلیس سے محفوظ رہنے کے اعمال	454
شیطان کے دوست کی حکایت	455
شیطان نجس العین ہے	458
ملائکہ شیخین سے محبت کرنے والوں کیلئے استغفار کرتے ہیں	459
شیطان کن پر کامیاب ہوتا ہے	460

Marfat.com

تقدیم وتہذیب

سیوطی کی جلالت علمی کا حُسن اور زیرِ نظر تصنیف

وقت گواہ ہے کہ قدرت عظیم اُمور کی انجام دہی کے لئے بلند فکر انسانوں کو تخلیق کرتی ہے جو اپنے قلم، فکر اور ذہنی صلاحیتوں کی بدولت ان عظیم امور کو اس طرح انجام دے جاتی ہیں کہ ان کے فکر وعمل کا ہر زاویہ مستقبل کی آبرو بن جاتا ہے۔ تاریخ اسلام کے عظیم محسن حضرت جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر الشافعی کا شمار بھی ایسی ہی نادرِ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے جن کے قلمی شہہ پارے نجوم و کہکشاں کی صورت جگمگا رہے ہیں۔ آپ کو تاریخ نے بڑے بڑے القاب سے نوازا مگر آپ سادہ سے نام سے جو آپ کی پیدائش کی جگہ سے نسبت رکھتا ہے، زیادہ مشہور ہوئے۔ آپ کا سالِ ولادت 849ھ بمطابق 1445ء ہے جبکہ آپ نے 911ھ بمطابق 1505ء میں وفات پائی۔

علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر الشافعی یکم رجب کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ گھر میں فراخی تھی اس لئے ناز ونعم میں پرورش پائی۔ ان کے والد خلیفہ وقت کے امام الصلوٰۃ تھے۔ قصرِ شاہی میں انہیں رہائش کے لئے جگہ عطا ہوئی تھی۔ ان کا خاندان بغداد کا رہنے والا تھا جو کچھ مدت بعد سعید الصہر کے شہر السیوط میں آ کر مقیم ہو گیا تھا۔ اسی نسبت سے آپ سیوطی مشہور ہوئے۔ ان کے والد شیخ کمال الدین م 855ھ علامہ ابن حجر عسقلانی کے شاگرد، مدرستہ الشیخونیہ میں فقہ کے مدرس اور السیوط کے مشہور قاضی تھے۔ مستکفی باللہ کی بیعت کا محضر نامہ انہوں

Marfat.com

نے ہی مرتب کیا تھا اور وہ خلیفہ کے امام الصلوٰۃ بھی تھے۔

السیوطی کا لقب جلال الدین تھا۔ آپ کی عمر پانچ سال سات ماہ کی تھی جب آپ کے والد اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کے والد نے آپ کو سختی سے تاکید کی تھی کہ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں۔ آپ نے کئی بزرگوں کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ آپ نے جن اساتذہ سے علوم کی دولت حاصل کی ان میں شیخ کمال الدین بھی تھے۔ انہوں نے سیوطی کا جذبہ اور شوق دیکھ کر انہیں خوب خوب نوازا اور سیوطی نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور بہت سی درسی اور علمی کُتب نامور اساتذہ سے پڑھیں۔ شیخ شہاب الدین سے فرائض کا علم (علم میراث) حاصل کیا۔ شیخ الاسلام علامہ شرف الدین المناوی اور محقق دیارِ مصر سیف الدین بن محمد بن ہمام حنفی کے درسی حلقوں سے بھی مدتوں فیض یاب ہوتے رہے۔ علامہ محی الدین کی خدمت میں چودہ سال رہے۔

امام سیوطی کو رب العلمین نے غیر معمولی طور پر فضیلتِ علمی عطا کی تھی۔ آپ نے علوم دینیہ کی تکمیل کے لئے دور دراز کے سفر کئے۔ اونٹوں پر اور پیدل کئی ممالک کا سفر کیا اور وہاں کے شیوخ کے فیوضات سے دل و دماغ کو منور کرتے رہے اور ان سے تمام علومِ دینیہ میں تکمیل اور تدریس کی سند حاصل کی۔ آپ کا کمال یہ ہے کہ آپ نے نہ صرف علوم وفنون کے جواہر کو فکر کی زینت بنایا بلکہ ان کی زمانے بھر میں تدریس اور ابلاغ کا اہتمام بھی کرتے رہے۔ نامور مدارس میں مدتوں پڑھایا۔ مساجد میں دینی علوم پر خطبات دیئے اور سب سے بڑھ کر دینی، تہذیبی، تفسیر و حدیث سمیت درجنوں موضوعات پر ضخیم کتب بھی لکھیں اور آج انہی کا فیضان ہے کہ زمانے بھر میں چاروں طرف سیوطی کے علم و فضل کا پرچم لہرا رہا ہے۔ آپ نے جن نامور محدثین سے روایت حدیث کی سند حاصل کی ان کی تعداد ڈیڑھ صد سے زائد ہے۔ علامہ ابنِ حجر سے بھی ان کو روایتِ حدیث

Marfat.com

کی اجازت عطا ہوئی۔ آپ کے علم و فضل کا سورج کئی صدیوں گزرنے کے بعد بھی اسی آب و تاب سے جگمگا رہا ہے۔

سیوطی علم کے افلاک کا روشن ستارا ہے
سیوطی شوکتِ علم الیقیں ہے سب کو پیارا ہے
سیوطی کے علوم نور سے ہر سُو اُجالا ہے
یہ ہے محبوبِ فطرت، زندگی کا شاہپارا ہے

(محمد اکرم رضا)

''حسن الحاضرہ'' میں امام سیوطی فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی بیان اور بدیع میں تبحر عطا فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حج کے موقع پر میں نے آب زم زم پیا اور اس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے سراج الدین بلقینی اور حدیث میں حافظ ابنِ حجر عسقلانی کا رتبہ مل جائے چنانچہ آپ کی تصانیف اور ان کا علمی تبحر اس کا شاہد ہے کہ آپ کی یہ دعا بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوگئی۔

آپ کی قوتِ حافظہ نہایت شدید تھی چنانچہ آپ نے خود فرمایا ہے کہ ''مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر اس سے زیادہ احادیث مجھے اور ملتیں تو میں ان کو بھی یاد کر لیتا''۔ جب آپ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو آپ نے درس و تدریس، افتاء و قضاء وغیرہ کی مصروفیات کو ترک کر دیا اور گوشہ نشین ہو کر ہمہ تن تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ کی یہ دینی خدمت جس میں آپ کے شب و روز گزر رہے تھے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حسنِ قبول سے شرف یاب ہوئی اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عالمِ رویا میں آپ کو یا شیخ السنہ سے مخاطب فرمایا۔ شیخ شاذلی سے منقول ہے کہ آپ سے جب دریافت کیا گیا کہ آپ سرورِ ذیشان صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدارِ بہجت آثار سے کتنی بار مشرف ہوئے تو آپ نے فرمایا ستر بار سے

Marfat.com

زیادہ (اللہ اللہ کیسی خوش نصیبی ہے!)۔

آپ کے تذکرہ نگار اس بات پر متفق ہیں کہ آپ پاک باطن اور نیک سیرت تھے اور زاہدانہ طبیعت پائی تھی لیکن واقعات اور سوانح اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ آپ کی طبیعت میں عجز وانکسار کا مادہ کم تھا، چنانچہ آپ کے مشہور ہمعصر ارشاد الساری اور مواہب لدنیہ کے فاضل مصنف یعنی علامہ قسطلانی سے ایک ادبی مناقشہ ہوا اور اس مناقشہ نے اس قدر طول پکڑا کہ معاملہ قاضی کے یہاں پہنچا، علامہ قسطلانی اظہارِ معذرت کے لئے علامہ سیوطی کی خدمت میں گئے لیکن انہوں نے معاف نہیں کیا، اس واقعہ کو برصغیر ہندو پاک کے ایک عظیم عالم و محدث حضرت مولانا عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف ''بستان المحد ثین'' میں تفصیل سے ذکر کیا ہے، چنانچہ شاہ صاحب رقمطراز ہیں کہ شیخ جلال الدین کو علامہ قسطلانی (ولادت 851ھ) سے بڑی شکایت تھی اور شکایت کرتے تھے کہ انہوں نے ''مواہب لدنیہ'' میں میری کتابوں سے اکثر مقامات پر مدد لی ہے اور اس کا اقرار واعتراف نہیں کیا ہے۔ یہ بات ایک قسم کی علمی خیانت ہے جو نقل میں معیوب ہے اور ایک طرح کی حق پوشی ہے۔ جب اس شکایت کا چرچا ہوا اور یہ شکایت شیخ الاسلام زین الدین ذکریا انصاری کے حضور بطور محاکمہ (مقدمہ) پیش ہوئی تو شیخ جلال الدین سیوطی نے قسطلانی کو بہت سے مواقع پر موردِ الزام قرار دیا، ان میں سے ایک یہ کہ مواہب میں وہ کتنے مواقع ہیں جو بیہقی سے نقل کئے گئے ہیں اور قسطلانی بتائیں کہ بیہقی کی مؤلفات اور تصنیفات میں سے ان کے پاس کس قدر تصانیف موجود ہیں اور یہ بتائیں کہ ان میں سے کن تصنیفات سے انہوں نے نقل کی ہے۔ جب قسطلانی ان مواضع کی نشاندہی نہ کر سکے تو اس وقت سیوطی نے ان سے کہا کہ آپ نے میری کتابوں سے نقل کیا ہے اور میں نے بیہقی سے، پس آپ کے لئے ضروری تھا کہ آپ اس طرح اس امر کا

Marfat.com

اعتراف کرتے کہ نقل السیوطی عن البیہقی کذا تاکہ اس طرح مجھ سے استفادہ کا حق بھی ادا ہو جاتا اور صحتِ نقل کی ذمہ داری سے بھی بری ہو جاتے، اس طرح قسطلانی ملزم ہو کر مجلس شیخ الاسلام سے اُٹھے اور ان کو ہمیشہ اس بات کا خیال رہا کہ علامہ سیوطی کے دل سے اس کدورت کو دھو دیا جائے مگر وہ ناکام رہے، ایک روز وہ یہ تہیہ کر کے شہر مصر (قاہرہ سے) نکلے، اور روضہ (مقام سیوطی) تک پیدل گئے جو مصر سے دور دراز فاصلہ پر واقع ہے، قسطلانی نے علامہ سیوطی کے دروازے پر دستک دی، شیخ نے اندر سے دریافت کیا کہ کون شخص ہے؟ قسطلانی نے عرض کیا کہ محمد احمد ہوں، برہنہ پا اور برہنہ سر آپ کے در پر معافی کے لئے کھڑا ہوں تاکہ آپ کے دل سے کدورت دور ہو جائے اور آپ راضی ہو جائیں، یہ سن کر شیخ جلال الدین سیوطی نے اندر ہی سے کہا کہ میں نے دل سے کدورت کا ازالہ کر دیا، لیکن نہ انہوں نے دروازہ کھولا اور نہ علامہ قسطلانی سے ملاقات کی۔

(بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)۔

مستند ہے میرا فرمایا ہوا:

صدیاں بیت گئیں، وقت نے کتنی ہی کروٹیں بدلیں مگر السیوطی کے علمی فضائل، تحقیقی روحانی کاوشوں کا جادو اب بھی سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ آپ انتہائی معاملہ فہم تھے۔ جو بات سامنے آتی اسے فوراً یاد کر لیا۔ غضب کا حافظہ تھا۔ جو پڑھتے تھے اسے بھلاتے نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اس تیزی سے اتنی بڑی تعداد میں کتب رقم کر گئے جو آج بھی اہل علم کے ذہنوں کو جگمگا رہی ہیں۔ اتنا بڑا کتابوں کا ذخیرہ حیران کن ہے اور یہی نہیں، اس کے ساتھ ساتھ آپ نے تعلیم و تدریس کا بازار بھی گرم کئے رکھا۔ زمانہ مسلسل تسلیم کر رہا ہے کہ:

مستند ہے میرا فرمایا ہوا
سارے علم پر ہوں میں چھایا ہوا

Marfat.com

سیوطی انتہائی زود نویس اور زُود تالیف تھے۔ ان کے تلمیذ شمس الدین داوٗدی کا بیان ہے کہ سیوطی ایک دن میں تین کراسے تالیف کرتے اور لکھ لیا کرتے تھے جبکہ وہ املاء حدیث بھی کراتے تھے اور سوالات کے جوابات بھی دیا کرتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تفسیر جلالین نصفِ اول چالیس دن میں لکھ لی تھی۔

شہاب الدین احمد مکناسی م 1025ھ نے سیوطی کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ بتائی ہے۔ عبدالقادر العید روسی م 1038ھ کا بیان ہے کہ سیوطی نے جن کتابوں سے رجوع کیا یا دریا برد کر دیا، ان کے علاوہ ان کی تصانیف کی تعداد چھ سو ہے البتہ خود سیوطی نے ''حسن المحاضرہ'' میں اپنی تصانیف کی تعداد تین سو بتائی ہے۔ بروکلمان نے ان کی تعداد چار سو پندرہ اور تکملہ میں بیس صفحات پر پھیلی ہوئی ایک فہرست دی ہے۔ یہاں پر اُن کی مطبوعہ کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) الاتقان فی علوم القرآن:

الزرکشی م 794ھ کی البرہان فی علوم القرآن کو پیشِ نظر رکھ کر لکھی گئی۔ اس میں تفسیری علوم اسی انواع کا بیان ہے۔ سیوطی اس کتاب کی تصنیف سے 878ھ میں فارغ ہوئے۔ متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

(۲) تفسیر الجلالین:

یہ تفسیر ان کے استاد جلال الدین المحلی م 864ھ نے شروع کی تھی مگر وہ اسے مکمل نہ کر سکے تو سیوطی نے اسے 870ھ میں چالیس دن کے اندر مکمل کر لیا۔ درسی کتاب ہے۔ متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ المحلی نے یہ تفسیر الکہف سے الناس تک لکھی تھی۔ السیوطی کی تکمیل الفاتحہ سے الکہف تک ہے۔ سلام اللہ رامپوری بن شیخ الاسلام، م 1229ھ کا حاشیہ ''الکمالین علی الجلالین'' مشہور و

Marfat.com

متداول ہے۔

(۳) لباب النقول فی اسباب النزول:

الواحدی کی کتاب پر حدیث وتفسیر سے مواد لے کر اضافہ کیا ہے، جلالین کے حاشیے پر شائع ہو چکی ہے۔

(۴) تاریخ الخلفاء:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد سے لے کر اشرف قاتیبائی تک کی تاریخ کلکتہ میں 1856ء میں شائع ہوئی۔ اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

(۵) کفایۃ الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب:

جو "الخصائص الکبریٰ" کے نام سے مشہور ہے۔ حیدر آباد میں 1319ھ میں دو جلدوں میں شائع ہوئی اور حال ہی میں قاہرہ سے ڈاکٹر محمد خلیل ہراس کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

(٦) مجمع البحرین ومطلع البدرین:

ایک مبسوط تفسیر، مگر معلوم نہیں کہ ضائع ہو گئی یا مکمل ہی نہ ہو سکی۔ صرف اس کا مقدمہ باقی ہے جس میں قرآنی علوم کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اب چند دیگر کتب کا تذکرہ پیشِ خدمت ہے۔

(۷) اتمام الدرایۃ لقراء النقایۃ

(۸) الاخبار المرویۃ فی سبب وضع العربیہ

(۹) الارج فی الفرج

(۱۰) اسعاف المبطاء فی رجال الموطاء طبع حیدر آباد، 1320ھ

(۱۱) الاشباہ والنظائر النحویہ

(۱۲) الاشباہ والنظائر فی الفروع

Marfat.com

(۱۳) البہجۃ المرضیۃ فی شرح الالفیہ

(۱۴) تحفۃ المجالس ونزہۃ المجالس

(۱۵) الحرز المنیع فی احکام الصلاۃ علی الحبیب

(۱۶) ترجمان القرآن فی تفسیر المسند

(۱۷) حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ

(۱۸) مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء

(۱۹) مصباح الزجاجۃ شرح سنن ابن ماجہ

(۲۰) المزہر فی علوم اللغۃ وانواعھا

(۲۱) لب الالباب فی تحریر الانساب

(۲۲) الفتح الکبیر فی ضم الزیادات الی الجامع الصغیر

(۲۳) طبقات المفسرین

(۲۴) طبقات الحفاظ

(۲۵) الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج

(۲۶) الدر النثیر فی تلخیص نہایۃ ابن الاثیر

(۲۷) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور

(۲۸) جمع الجوامع

(۲۹) بشری الکیب بلقاء الحبیب

(۳۰) اکلیل فی استنباط التنزیل.

(۳۱) الاقتراح فی اصول علم النحو

(۳۲) انباء الاذکیا لحیاۃ الانبیاء

(۳۳) الفیۃ فی مصطلح

(۳۴) الایضاح فی علم النکاح

Marfat.com

(۳۵) البدور السافرہ فی اصول الاخرۃ
(۳۶) برد الاکباد عند فقد الاولاد
(۳۷) البعث والنعیم
(۳۸) بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویتین والنحاۃ
(۳۹) تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ
(۴۰) التثبیت عند التبییت
(۴۱) تدریب الراوی فی تقریب شرح النواوی
(۴۲) تزئین المما لک بمناقب الامام مالک
(۴۳) التعظیم والمنتہ فی ان الوی الرسول فی الجنۃ
(۴۴) تعقبات سیوطی علی موضوعات ابن جوزی
(۴۵) تنویر الحلک فی امکان رویۃ النبی والملک
(۴۶) الجامع الصغیر فی حدیث البشیر النذیر
(۴۷) الدرجات المنیفہ فی الاعباء الشریفہ
(۴۸) الدرر الحسان فی البعث ونعیم الجنان
(۴۹) الدرر المنتشرہ فی الاحادیث المشتہرہ
(۵۰) ذیل اللالی المصنوعہ
(۵۱) الرحمۃ فی الطب والحکمۃ
(۵۲) الرد علیٰ من اخلد الی الارض وجھل ان الاجتہاد فی کل عصر فرض
(۵۳) رشف الزلال من السحر الحلال
(۵۴) رصف اللآل فی وصف الھلال
(۵۵) زھر الربی علی المجتبیٰ
(۵۶) السبل الجلیۃ فی الاباء العلیہ

Marfat.com

(۵۷) سہام الاصابتہ فی الدعوات المستجابتہ

(۵۸) شرح السیوطی علی بدیعیۃ المسماۃ بنظم البدیع فی مدح خیر الشفیع

(۵۹) فتح القریب بشواھد مغنی اللبیب من کتب الاعاریب

(۶۰) شرح الصدور فی شرح حال للوتی والقبور

(۶۱) شرح الارجوزۃ المسماۃ بعقود الجمان فی علم المعانی والبیان

(۶۲) الشماریخ فی علم التاریخ

(۶۳) الشرف المحتم فیما من اللہ بہ علی ولیہ سید احمد الرفاعی

(۶۴) الطب النبوی

(۶۵) عقود الحمان فی علم المعانی والبیان

(۶۶) علم الخط

(۶۷) فتح الجلیل للعبد الذلیل

(۶۸) الفاشوش فی احکام وحکایات قراقوش

(۶۹) فتح القریب فی شواھد مغنی اللبیب

(۷۰) الزبدۃ

(۷۱) فضل الاغواث

(۷۲) قوت المغتذی علی جامع الترمذی

(۷۳) الکنز المدفون والفلک المشحون

(۷۴) اللالی المصنوعہ فی احادیث الموضوعۃ

(۷۵) متشابہ القرآن

(۷۶) مشتہی العقول فی منتہی النقول

(۷۷) مسالک الحنفاء فی والدی المصطفیٰ

(۷۸) المعانی الدقیقہ فی ادراک الحقیقہ

Marfat.com

(۷۹) مغحمات الاقران فی مبہمات القرآن

(۸۰) المقامۃ السندیسۃ فی النسبۃ الشریفۃ المصطفویہ

(۸۱) مقامات السیوطی

(۸۲) نشر العلمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین

(۸۳) نظم البدیع فی مدح خیر الشفیع

(۸۴) نور اللمعۃ فی خصائص الجمعہ

(۸۵) ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع

(۸۶) الودیک فی فضل الدیک

(۸۷) معترک الاقران فی اعجاز القرآن

(۸۸) تنوالحوالک شرح مؤطا امام مالک

(۸۹) بدائع الزھور فی وقائع الدھور

(۹۰) نظم الاقیان فی اعیان الاعیان

(۹۱) الاصول المہمۃ لعلوم الجمعۃ

آپ کے حلقۂ درس سے بے شمار جید علماء نے اکتساب علم کیا اور اکناف عالم میں علوم عقلیہ ونقلیہ پھیلاتے رہے، ان میں مشہور ومعروف تلامذہ یہ ہیں، شمس الدین محمد بن علی بن احمد الداؤدی المالکی، علامہ علی بن محمد بن احمد الخبانی الازہری۔

قوتِ حافظہ:

آپ اپنے زمانہ میں علم حدیث کے سب سے بڑے امام تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ مجھے دو لاکھ حدیثیں یاد ہیں اور ''الاتقان'' کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مذکورہ سات علوم کے علاوہ اصول فقہ، علم جدل، معرفت، انشاء، ترسیل، علم فرائض پر مجھے کامل عبور حاصل ہے۔

Marfat.com

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''علم قرأت اور علمِ طب میں نے کسی استاد سے نہیں پڑھا البتہ علم الحساب مجھ پر دشوار ترین شئے تھی، لیکن اب میرے پاس بحمدہ تعالیٰ اجتہاد کے آلات مکمل ہو گئے ہیں، میں اس بات کو فخر یہ نہیں کہتا بلکہ بطور ذکر نعمتِ الٰہی بیان کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں اگر میں چاہتا کہ ہر مسئلہ پر ایک مستقل کتاب لکھوں اور اس کے انواع و اقسام اور اس کے ادلۂ عقلیہ و نقلیہ اور اس کے نقائص اور ان نقائص کے جوابات اور ہر مسئلہ میں اختلافِ مذاہب کے درمیان موازنہ کروں تو بفضلہٖ تعالیٰ اس کام پر بھی مجھے قدرت ہوتی اور جہاں کہیں ہر قسم کی روایات جمع کی ہیں جس میں ضعیف و موضوع کا بھی لحاظ نہ کیا تو وہاں ان کا مقصد تحقیق ہرگز نہیں بلکہ مطلقاً روایات کا جمع کرنا ہے اور یہ ان کی عادت ہے کہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں اس میں ہر قسم کی روایتیں جمع فرما دیتے ہیں خواہ وہ صحیح ہوں یا حسن یا ضعیف چنانچہ اس کتاب (لقط المرجان) میں بھی ان کا مقصد تحقیق نہیں، جمع روایات ہے، اس لئے تو انہوں نے یہ فرمایا کہ ''اگر میں چاہتا تو ایسی تحقیق کرنے پر قدرت ہوتی ''ایسا ہی کیا ہے'' (یعنی لُقط المرجان کی روایات کی تحقیق کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے لیکن ایسا نہیں کیا) کا انہوں نے دعویٰ نہیں فرمایا ہے۔

علمی کارنامے:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف موضوعات پر پانچ سو سے زائد تصنیفات اپنی یادگار چھوڑی ہیں چنانچہ علامہ نووی بستان میں ایک مستند روایت نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ''امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات اور ان کی عمر کا حساب لگایا جائے تو روزانہ کا اوسط سولہ صفحات ہوتے ہیں لیکن محدثِ ابنِ جوزی اور علامی سیوطی کی تصنیفات کا روزانہ کا اوسط اس سے بھی کہیں زیادہ ہے'' سب سے پہلے علامہ سیوطی نے ''شرح استعاذہ و بسملہ'' تصنیف کی اور اصولِ تفسیر میں

Marfat.com

انتہائی جامع کتاب ''الاتقان فی علوم القرآن'' دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی وجہ تالیف خود علامہ موصوف نے اسی کتاب کے دیباچہ میں یوں بیان فرمائی ہے ''مجھے طالب علمی کے زمانہ ہی سے اس بات پر بڑی حیرت و تعجب تھا کہ علمائے متقدمین نے علوم حدیث پر تو بہت سی کتابیں تصنیف کیں لیکن علوم قرآن پر کوئی کتاب نہیں لکھی اتفاقاً ایک دن میں اپنے استاد اور شیخ ابو عبداللہ محی الدین کو فرماتے سنا کہ انہوں نے علم تفسیر پر ایک بے مثال کتاب مرتب فرمائی ہے کہ ایسی کتاب ابھی تک نہیں لکھی گئی چنانچہ مجھے اسے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا تو اُسے لے کر نقل کیا، یہ ایک مختصر رسالہ تھا، اس رسالہ میں صرف دو باب تھے، پہلے باب میں تفسیر، تاویل، قرآنی سورتوں اور آیات کے معانی ہیں اور دوسرا باب تفسیر بالرائے کی شرطوں کے بیان میں ہے، پھر ان دو بابوں کے بعد خاتمہ تھا جس میں عالم متعلم کے آداب مذکور تھے، اس مختصر رسالہ سے میری تشنگی نہ بجھی اور تشفی نہ ہوئی اس کے بعد قاضی القضاۃ نے اپنے بھائی قاضی القضاۃ جلال الدین کی تصنیف کردہ کتاب ''مواقع العلوم من مواقع النجوم'' کی طرف رہنمائی کی، جب میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اسے اس موضوع پر بڑی عمدہ اور قابلِ قدر پایا اس کتاب میں مذکورہ بالا عنوان کی ہر قسم کا مختصر بیان تھا مگر اس کے باوجود وہ بیان اس قدر ناکافی تھا کہ اس میں مزید اضافے اور وضاحت کی ضرورت تھی چنانچہ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے میں نے اس موضوع پر ایک کتاب ''التحبیر فی علوم التفسیر'' کے نام سے لکھی، اس کے بعد اسی موضوع پر دوسری کتاب ''البرہان فی علوم القرآن'' کے نام سے تصنیف کی گویا امام سیوطی نے علم اصول تفسیر پر تین جامع کتب تصنیف فرمائیں۔

زیارتِ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ کے خادم خاص محمد بن علی حباک کا بیان ہے کہ ایک روز قیلولہ کے

Marfat.com

وقت فرمایا ''اگر تم میرے مرنے سے پہلے اس راز کو فاش نہ کرو تو آج عصر کی نماز مکہ معظمہ میں پڑھوا دوں؟'' عرض کیا: ضرور، فرمایا: آنکھیں بند کرلو اور ہاتھ پکڑ کر تقریباً ۲۷ قدم چل کر فرمایا، آنکھیں کھول دو، دیکھا تو ہم باب معلیٰ پر کھڑے ہیں، حرم پہنچ کر طواف کیا، زم زم پیا، پھر فرمایا کہ اس بات سے تعجب مت کرو کہ ہمارے لئے زمین سمیٹ دی گئی بلکہ زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ مصر کے بہت سے مجاورینِ حرم ہمارے جاننے والے یہاں موجود ہیں مگر وہ ہمیں نہ پہچان سکے، پھر فرمایا چاہو تو میرے ساتھ واپس چلو ورنہ حاجیوں کے ساتھ آجانا، عرض کیا ساتھ ہی چلوں گا، چنانچہ ہم بابِ معلیٰ گئے اور فرمایا آنکھیں بند کرلو، میں نے آنکھیں بند کرلیں اور مجھے سات قدم دوڑایا اور کہا آنکھیں کھولو جب آنکھ کھولی تو ہم مصر میں موجود تھے۔

زیارتِ رسالتمآب اور شیخ السنۃ کا خطاب:

امام سیوطی نے کئی بار حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی ہے اور حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو شیخ السنۃ یا شیخ الحدیث کہہ کر خطاب فرمایا۔ شیخ شاذلی فرماتے ہیں، میں نے دریافت کیا کہ آپ کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت مبارکہ کتنی بار ہوئی ہے؟ فرمایا ستر (70) سے زیادہ مرتبہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

ہمارے اسلاف کرام کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ان کی کاوشوں اور تراوش ہائے قلم کے طفیل ہزاروں ایسے علماء اور فضلا مفسرین، محدثین اور مورخین کے اسمائے گرامی تاریخ میں محفوظ رہ گئے جو ہمارے لئے آج بھی سرمایہ عزت و افتخار ہیں، اگر ان بزرگوں نے اس موضوع پر قلم نہ اٹھایا ہوتا تو خدا جانے کتنے نام تاریخ کے حافظے سے اُتر جاتے اور ہم اپنے باکمال باصلاحیت صاحبانِ زُہد و تقویٰ پاکباز و پاک باطن اسلاف کی آگاہی کے شرف سے محروم رہتے۔

Marfat.com

طبقات المحد ثین:

جس طرح طبقات المفسرین، مفسرین کرام کا تذکرہ ہے اسی طرح طبقات المحد ثین، محد ثین عظام کی سوانح حیات کا تذکرہ ہے۔ علامہ سیوطی نے طبقات المحد ثین پر بھی کام کیا ہے چنانچہ تذکرہ الحفاظ محد ثین کرام کا ایک اوسط درجہ کا تذکرہ ہے۔

علامہ سیوطی خود ایک زبردست مفسر، محدث اور صاحب فضل و کمال بزرگ تھے ان کے تبحر کا ہر دور اور ہر صدی میں اعتراف کیا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے تفسیری کوششوں کے ساتھ ساتھ اپنے دور اور دور ہائے ماقبل کے ایسے مفسرین کے حالات اور ان کی تفسیروں کے ناموں کو محفوظ کر دیا جن کی تصنیفات تک کسی نہ کسی اعتبار سے ان کی رسائی ہوسکی اور ان پر تبصرہ بھی کیا ہے چنانچہ طبقات المفسرین ان کی اس موضوع پر ایک اوسط درجہ کی تصنیف ہے۔ علامہ راغب طباخ کہتے ہیں ''طبقات المفسرین'' یورپ میں طبع ہو چکی ہے، یہ بہت مختصر ہے تشنگی باقی رہتی ہے۔

طبقات پر ان کی ایک اور تصنیف ہے جس کا نام فواہد الابکار ہے۔ یہ قدما مفسرین کے حالات پر مشتمل ہے۔

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

''میں نے احوال الانبیاء (علیہم السلام) میں ایک کتاب مرتب کی، اس کے بعد احوال اصحاب رسول اللہ ﷺ میں شیخ الاسلام ابن حجر قسطلانی کی تصنیف اصابہ (اصابہ فی المعرفت الصحابہ رضی اللہ عنہم) کی تلخیص کی۔ اس کے بعد طبقات المفسرین پر قلم اٹھایا اس کے بعد طبقات الحفاظ (یعنی طبقات المحد ثین) مرتب کی جو طبقات الذہبی کی تلخیص ہے، ایک مبسوط اور جامع کتاب طبقات النحاۃ صاحبان علم نحو ولغت پر تالیف کی اور یہ ایسی کتاب ہے کہ اس سے قبل ایسی کتاب کسی نے

Marfat.com

تالیف نہیں کی، پھر علمائے علم اصول کے طبقات میں ایک کتاب لکھی، طبقات الاولیاء مرتب کی اسی طرح اہل فرائض کے طبقات پر ''طبقات الفرضیین'' لکھی۔ علمائے علم البیان پر ''طبقات البیانین'' لکھی، انشاء پردازوں کے طبقات پر ''طبقات الکتاب'' مرتب کی۔ ''طبقات اہل وعظ'' تالیف کی۔ قرا کے طبقات پر میں نے طبقات ذہبی ہی کو کافی سمجھا اور اس کے بعد لوگوں کا ذوق وشوق دیکھ کر یہ کتاب ''طبقات الخلفاء'' مرتب کی''۔

امام سیوطی بلاشبہ ہر معاملہ کی تہہ تک اترنے والے تھے۔ کسی بھی حوالہ کی مکمل چھان پھٹک کرتے اس کا بھرپور جائزہ لیتے۔ اس کے مآخذ تک رسائی حاصل کرتے پھر جب مطمئن ہو جاتے تو اس حوالہ کو اپنی تصنیف کا حصہ بناتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہمعصروں نے آپ کا بے حد احترام کیا ہے۔ اس ضمن میں آپ کی فطری خواہش تھی کہ ان کی جدوجہد اور کارگزاری کا بھرپور احترام کیا جائے۔ اگر آپ کی تصانیف یا حوالوں سے اکتساب کیا جائے تو اس کا برملا اعتراف کیا جائے۔ آپ اپنی محنت کے ضائع جانے پر بے پناہ رنجیدہ ہوتے اور برملا اپنی ناخوشی اور رنجیدگی کا اعلان کرتے تھے۔ اگر وہ شخصیت اعتراف سے جھجکتی تو آپ کا تعاقب شدید تر ہو جاتا۔ اس ضمن میں آپ کی کئی علماء سے شکر رنجی بھی ہوئی جو اعترافِ حال کے بعد دور ہو گئی اور آپ نے دل کے آئینے کو صاف کر لیا۔ کئی بار یہ شکر رنجی اتنی شدید ہوئی کہ آپ نے معاف بھی نہیں کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ نے بہت زیادہ کام کیا۔ کئی دفعہ خود بھی آغاز میں اپنے کام کی عظمت کا اعلان فرماتے تھے۔ اور اس سلسلہ میں کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیتے تھے۔ جو شخصیت اپنی کارہائے نمایاں پر برملا فخر کا اعلان کرے وہ دوسروں سے داد کیوں نہ چاہے گی۔ ان کے علمی کارہائے نمایاں واقعی اس قابل تھے کہ ہر دوران کی عظمت کو سلام کرتا رہے گا۔ آپ اپنی تصانیف میں کس درجہ احتیاط سے کام

Marfat.com

لیتے تھے اس کی ایک جھلک ان کی شہرہ آفاق کتاب ''خصائص کبریٰ'' میں ان کے مقدمہ میں دیکھئے۔

''معجزات اور خصائص نبوت کے سلسلے میں جو کچھ ملا میں نے اس میں موضوع احادیث کی چھان پھٹک کر کے اور اسانید کی جرح و تنقید کر کے جملہ احادیث کو مربوط اور سلسلہ وار ابواب میں منضبط کر دیا۔ غرض یہ کتاب اپنے موضوع میں ہر لحاظ سے مکمل ہے، بے انتہا مفید، ہمہ گیر اور ہمہ پہلو ہے۔ نکھری ہوئی اور صاف ستھری ہے۔ اس کے مواد کافی اور مصادر وافی ہیں۔ معجزات سے متعلق کوئی حدیث ایسی نہیں جو اس میں موجود نہ ہو۔ ہر نامعلوم، نامانوس اور اجنبی حدیث کو بھی میں نے اس میں نقل کر دیا ہے۔ اس طرح یہ بفضلہٖ تعالیٰ مومنین کے لئے شرح صدر کا باعث اور طمانیت قلب کا سبب بن گئی ہے۔ اس سے جامد و مفسد بھی نصیحت حاصل کریں گے اور ملاحدہ اور فلاسفہ کے سرکش گروہ بھی۔ بہرحال خدا سے بہتری کی امید ہے وہ جس کو ہدایت دے وہی ہدایت پا سکتا ہے۔

''خصائص کبریٰ'' کے اس مقدمہ میں ایک اور مقام پر یوں اپنے عجز اور تحریری سرفرازی کا ذکر کرتے ہیں۔

''زیر نظر کتاب ایسی بلند پایہ کتاب ہے جس کی تمام اہل علم و فضل گواہی دیں گے، یہ وہ ابرِ رحمت ہے جس سے دور اور قریب کے لوگ سب ہی فیضیاب ہوں گے، یہ ایک وقیع و عظیم تصنیف ہے، دیگر کتب میں اس کا مقام ایسا ہے، جیسے کسی تاج میں ٹکے ہوئے ہیرے کا، یا جیسے قرآن کریم میں آیات سجدہ کا۔ اس کے پھل تر و تازہ اور تیار ہیں، اس کے پھول شگفتہ اور خوشبودار ہیں، یہ روشن و منور ہے۔ اخبارِ صادقہ کی حامل ہے یہ تنوع و سرسبز ہے، اس کی اسانید مضبوط اور اس کا متن مربوط ہے، اس کا پڑھنے والا اور اس کا سننے والا اجر کا مستحق اور ثواب کا حقدار ہے۔

Marfat.com

خصائص کبریٰ کی تالیف میں خود علامہ سیوطی کے ارشاد کے مطابق 21 سال صرف ہوئے۔ حضرت علامہ کے مطابق انہوں نے کتابت کی ضخامت کو دیکھ کر خود ہی اس کی تلخیص بھی فرمائی۔ حضرت علامہ کی کتابوں کی تعداد مختلف تذکروں میں مختلف لکھی گئی ہے۔ بعض نے کتب کی تعداد ایک ہزار لکھی ہے۔ ایک صاحب نے پانچ صد اور ایک صاحب نے ساڑھے سات صد لکھی ہے۔ آپ نے تریسٹھ برس کی زندگی پائی جو اس قدر تصانیف کے حوالے سے بہت مختصر معلوم ہوتی ہے۔ اور پھر بعض تصانیف کی ضخامت ہی حیرت انگیز ہے۔ اتنا بڑا کام تو بڑے بڑے مصنفین کے اداروں سے ممکن نہیں جو اس صاحبِ ایمان نے تنِ تنہا انجام دے دیا۔

اللہ کی رحمتیں ہیں، لطفِ شہہ جہاں ہے
جس کے سبب سے حکمت کا کارواں رواں ہے
اللہ رے سیوطی معجز لسانی تیری
تیرا قلم ہے یا کہ اک بحرِ بے کراں ہے

(محمد اکرم رضا)

ایک طرف علامہ سیوطی کی تصانیف کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا بحرِ ذخار دیکھئے۔ ان کی تریسٹھ برس کی زندگی میں حفظِ قرآن کی مدت بھی شامل ہے جب آپ قرآن کو سینے کی خلوتوں میں اُتار رہے تھے۔ پھر وہ کئی سال بھی ہیں جب آپ شہر شہر قریہ قریہ حصولِ علم میں مصروف تھے۔ اس دور میں ان کا قلم لکھ نہیں رہا تھا بلکہ گلستانِ علم کی آبیاری کے لئے سوچوں میں مصروف تھا۔ اب جو باقی وقت بچتا ہے اس میں آپ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو مختلف موضوعات پر مشتمل کتبِ کثیرہ کے ڈھیر لگا دیئے ہیں۔ ایک ہزار کے قریب تعداد کتب میں ناقابلِ یقین حد تک سچائی ہے جس نے چار دانگِ عالم میں اسلامی علوم وفنون کا

Marfat.com

دور دورہ کر دیا۔ تفسیر کی طرف متوجہ ہوئے تو روحانی پہاڑوں کی چوٹیاں طے کر دیں۔ علومِ حدیث کی جانب توجہ کی تو محبتِ رسول ﷺ کے پھول بکھیر دیئے۔ فلسفہ منطق، صرف، نحو، علم معانی اور علم بدیع کی طرف آئے تو اپنی خداداد صلاحیتوں کا جادو جگا دیا۔ ان علوم کے علاوہ علامہ سیوطی نے کئی اور امور میں کمال حاصل کیا۔ اس ایک یگانۂ روزگار مردِ تنہا کے مقابلہ میں گذشتہ تین چار صدیوں پر نگاہ دوڑایئے تو عبرت اور خستہ سامانی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ برصغیر کے مسلمان تاجداروں نے یا تو اپنی بیگمات کے محلات بنا دیئے یا شہزادیوں کے مقبرے اور ان کے نام پر باغات تعمیر کرا دیئے۔ اگر کوئی اچھا کام ہے تو یہی کہ عالی شان مساجد تعمیر کرا دیں۔ یہ ایک اچھا کام تھا مگر یہی تو سب کچھ نہیں ہوتا۔ ان کے مقابلہ میں قرطبہ، اشبیلیہ اور غرناطہ میں محلات بھی بنے۔ مسجدِ قرطبہ جیسے شہکار بھی وجود میں آئے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے وسیع وعریض رقبوں میں پھیلی ہوئی لائبریریاں اور لیبارٹریاں بھی بنائیں۔ صرف دیکھنے کے لئے نہیں بلکہ سائنس دانوں کی فنی صلاحیتوں کے کمالات کے لئے اور ان لوگوں نے بھی کام کر دکھایا۔ سلطنت اندلس کو زوال آیا مگر مسلمانوں کے کارنامے زمانے بھر پر چھاتے گئے۔

انگریزوں میں لاکھ برائیوں کے باوجود ایک خوبی تھی کہ جس ملک کو فتح کرتے اسے تو تاخت و تاراج کر دیتے مگر مسلمانوں کے ملکوں کی تسخیر کے بعد ان کی کتب انگلستان اور یورپ کے دوسرے ممالک میں بھیج دیتے۔ ان پر کام کرتے۔ آج وہ مسلمانوں کی سائنسی اور تہذیبی چکاچوند سے اپنے علاقوں اور ذہنوں کو منور کر رہے ہیں مگر ہم کو سب کچھ لٹا کر بھی لٹنے کا احساس نہیں ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

Marfat.com

آج ہمارے پاس سائنسی تجربہ گاہیں ہیں مگر سائنس دان نہیں ہیں۔ رصد گاہیں ہیں مگر ستاروں پر کمندیں ڈالنے والے انجم شناس نہیں ہیں۔ قرآن پاک جیسی تاریخ ہستی کی سب سے بڑی نعمت موجود ہے مگر "قُم باذن اللہ کہنے والے رخصت ہو چکے ہیں۔ آج نگاہیں ڈھونڈتی ہیں کہ جلال الدین سیوطی، امام غزالی، ابنِ خلدون، مولانا روم، بُو علی سینا، عمر خیام، جابر بن حیان، ابوالقاسم زہراوی، امام رازی کہاں ہیں۔ دنیا ان کے نقشِ کفِ پا کو ڈھونڈتی ہے جبکہ یورپ ہم پر ہنستا ہے کہ فکر و ادب، علوم وفنون کی دنیا عالی شان عمارتوں سے وجود میں نہیں آتی بلکہ اس کے لئے خونِ جگر درکار ہوتا ہے جو تمہاری رگوں سے کب کا رخصت ہو چکا ہے۔ شاعر مشرق اسی احساس پر آنسو بہاتے تھے کہ:

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی
نہیں دنیا کے آئینِ مسلم سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارا

(اقبال)

علامہ سیوطی ایسے ہی تاریخ ساز مفسر، محدث اور تاریخ نگار تھے کہ دنیا بھر سے ان کی مثال نہیں مل سکے گی۔ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ انہوں نے اتنے علوم پر لکھا کہ عقل .... حیرت میں گم ہو جاتی ہے۔

وصال:

آپ نے 63 سال کی عمر پائی اور ایک معمولی سے مرض یعنی ہاتھ کے ورم میں مبتلا ہو کر 911ھ میں بعہدِ المستمسک باللہ آپ نے انتقال فرمایا اور آپ نے اس امر کی خود بارگاہ الٰہی میں دعا کی تھی، تاریخ الخلفاء کے خاتمہ پر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ نویں صدی ہجری کا فتنہ نہ

Marfat.com

دکھائے اور اس سے پہلے اپنے حبیبِ لبیب ہمارے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنے جوارِ رحمت میں بُلا لے۔ (آمین یا رب العالمین)۔

اب ہم زیرِ نظر کتاب ''لقط المرجان فی احکام الجان'' کا جائزہ لیتے ہیں جو کہ شیخ المسلمین امام جلال الدین سیوطی کی جنوں کی حقیقت پر بڑی قابلِ قدر اور نایاب کتاب ہے۔ یہ کتاب ''لقط المرجان فی احکام الجان'' علامہ بدر الدین شبلی کی اس موضوع پر انتہائی قابلِ قدر کتاب ''آکام المرجان فی احکام الجان'' کی تلخیص ہے۔ اس کے باوجود جنوں کے تمام امور کو محیط ہے مثلاً جنوں کی حقیقت اور ان کا وجود، ان کے نام وطبقات، فرقے، اقسام، ان کی ہیئت وشکل، ان کی خوراک اور ان کے شریعتِ مطہرہ کے مکلّف ہونے اور ان کے نکاح کے احکام، ان کے رہنے کی جگہ سمیت تمام متعلقہ اور مختلف قسم کی روایات درج ہیں۔ علامہ سیوطی کتاب کے نام اور آغاز کے حوالے سے فرماتے ہیں:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جو مہربان، احسان فرمانے والا ہے، اور درود و سلام نازل ہو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو انسانوں اور جنوں کی طرف بھیجے گئے۔ یہ (کتاب) شیخ امام قاضی بدر الدین شبلی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو) کی کتاب ''آکام المرجان فی احکام الجان'' کا خلاصہ ہے میں نے اس کا نام ''لقط المرجان فی احکام الجان'' رکھا اور میں نے اپنی مرضی کے مطابق اس میں کمی بیشی بھی کی ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب ''لُقطُ الْمَرجَانِ فِیۡ اَحۡکَامِ الۡجَانِّ'' جنات اور شیاطین کے موضوع پر ہر لحاظ سے ایک جامع کتاب ہے۔ جنات اور شیاطین کے متعلق ایک عام انسان کے ذہن میں جتنے بھی سوالات سر

Marfat.com

اٹھاتے ہیں، ان کا تسلی و تشفی بخش جواب ہمیں اس کتاب سے مل جاتا ہے۔ کیونکہ امام صاحب نے ہر موضوع پر احادیث کو جمع فرمایا ہے، اس لئے انہوں نے کئی مواقع پر اپنا حتمی فیصلہ یا جمہور کا مؤقف پیش نہیں کیا ہے۔ ہم جنات کے متعلق آپ کو مختصر معلومات مہیا کرتے ہیں تاکہ آپ کو اگر کتاب کا تفصیلی مطالعہ کا وقت نہ ہو اور مختلف احادیث میں تطبیق نہ سوجھے تو اس سے مدد لے سکیں۔

(۱) اللہ عزوجل نے جنات کو انسانوں سے پہلے تخلیق فرمایا۔

''ہم نے جن کو آدم سے پہلے بے دھوئیں کی آگ سے بنایا''۔

(پ ۱۴، سورۂ حجر، آیت نمبر ۲۷)

(۲) جناب کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا جیسا کہ اوپر کی آیت سے واضح ہے، ایک حوالہ اور ملاحظہ فرمائیں۔

''اللہ نے جن کو آگ کے شعلہ سے پیدا فرمایا''۔

(پ ۲۷، سورہ رحمٰن، آیت ۱۵)

(۳) جنات انسانوں سے الگ ایک مخلوق ہے، اس کی پوشیدگی کی وجہ سے اس کا نام جن یا جنات رکھ دیا گیا۔

(۴) جناتِ سب کو دیکھتے ہیں لیکن جنات کو کوئی نہیں دیکھتا۔

(۵) جنات کو زمیں پر آباد کیا گیا لیکن انہوں نے زمین پر فساد پھیلایا اور خونریزیاں کیں لہٰذا جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو فرشتوں نے تردد کا اظہار فرمایا کہ یہ مخلوق بھی زمین پر فساد پھیلائے گی لیکن اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ پیدا فرما رہا ہوں اور فرشتوں پر اس کی برتری کو بھی ثابت فرمایا۔

(۶) جنوں میں مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی، ان میں آپس میں شادی بیاہ بھی ہوتا ہے، ان کی اولاد اور رہائش گاہیں بھی ہوتی ہیں، ان میں مومن بھی

Marfat.com

ہوتے ہیں اور کافر بھی، حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجنے سے پہلے ان میں رسول بھی بھیجے جاتے تھے جو ان کو صحیح راستہ کی راہنمائی فرماتے تھے۔

''اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہ آئے تھے جو تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن (یعنی روز قیامت) دیکھنے سے ڈراتے''۔ (پ ۸، سورہ الانعام، آیت نمبر ۱۳۰)

(۷) جب حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو نیک جنات ان انبیاء کرام پر ایمان لاتے رہے اور ان کی شریعتوں پر بھی عمل کرتے رہے۔

''بولے، اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب (قرآن مجید) سُنی کہ موسیٰ کے بعد اُتاری گئی، اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی، حق اور سیدھی راہ دکھائی''۔

(پ ۲۶، سورہ الاحقاف، آیت نمبر ۳۰)

اس آیت سے واضح طور پر جنوں کے دینِ اسلام کے علاوہ سابق انبیاء کے دین پر ایمان ہونے کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اس آیت کے حاشیہ میں حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''عطاء نے کہا چونکہ وہ جن دینِ یہودیت پر تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لیا''۔

(۸) جناب انسانوں کی طرح مکلّف مخلوق ہے۔

''اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں''۔

(پ ۲۷، سورہ الذاریات، آیت نمبر ۵۶)

کافر جن اپنے کفر کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

''اور بے شک ہم نے جہنم کے لئے پیدا کیے بہت جن اور آدمی''

(پ ۹، سورہ الاعراف، آیت نمبر ۱۷۹)

Marfat.com

اور پ ۲۱ سورہ السجدہ آیت نمبر ۱۳ میں ہے۔

''میں جہنم کو بھر دوں گا ان جنوں اور آدمیوں سے'' (جنھوں نے کفر اختیار کیا)۔

(۹) انسانوں اور جنات کا آپس میں کسی بھی طرح نکاح نہیں ہوسکتا کیونکہ نکاح کے لئے ہم جنس جوڑا ہونا ضروری ہے۔

''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اُن سے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ''۔ (پ ۲۱، سورہ روم، آیت نمبر ۲۱)

انسان اور جنات کی خوراک الگ الگ ہے۔ جنات کی خوراک لِد، گوبر اور ہڈی وغیرہ ہے جو انسان نہیں کھاتے۔ انسان ظاہر الجلد ہے اور اس کا نکاح کسی ظاہر الجلد والے سے ہی ہوسکتا ہے۔

(۱۰) جنات اور شیاطین انسانوں کے لئے مختلف طریقوں سے شر کا باعث ضرور ہیں۔ جب انسان اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے لگتا ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ یہ بھی ہمبستری کرتا ہے بلکہ جو مسنون دعا یا تعوذ وغیرہ نہیں پڑھتا تو اسی طرح انسان کے کھانے میں شریک ہو جاتا ہے جس طرح جنات، شیاطین حرام مال کی صورت میں، جو انسان خود ہی کماتا ہے، اس میں شریک ہو جاتے ہیں، اسی طرح جب انسان ہمبستری کر رہا ہوتا ہے تو راہِ حق سے ہٹا کر اس کے نطفہ میں شریک ہو جاتا ہے۔

پ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۶۴ میں ہے۔

''اے جن! ان (انسان) کے مالوں اور بچوں میں شریک ہو جا''۔

جب کوئی اپنی بیوی سے ہمبستری کر رہا ہوتا ہے تو ان الفاظ میں اس کے شریک ہونے سے پناہ مانگ رہا ہوتا ہے۔

''اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور ہماری اولاد کو بھی شیطان

Marfat.com

کے شر سے محفوظ فرما''۔

اکثر و بیشتر جس نطفہ میں شیطان یا جنات شریک ہو جاتے ہیں تو وہ انسان گمراہ، بے دین اور کافر تک ہو جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے مرد کو عورت کی ضروریات پوری کرنے کا مکلّف ٹھہرایا ہے۔ اب کوئی انسان کسی جن عورت سے شادی کرے تو کیا وہ اس کو لید، گوبر اور ہڈیاں وغیرہ مہیا کرے گا۔

اگر وہ جن عورت شکل بدل لیتی ہے تو پھر کیا کرے گا؟ اگر وہ عالم جنات میں چلی جاتی ہے تو اسے واپس کس طرح لائے گا؟ اگر کوئی مرد جن اپنی انسان عورت کو قتل کر کے عالم جنات میں چلا جاتا ہے تو اس پر حدود کس طرح نافذ ہوں گی؟

(۱۱) جنات اگرچہ آگ کی لُو سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن جب جہنم میں جائیں گے تو جہنم کے عذاب سے دوچار ہوں گے۔ جس طرح انسان مٹی سے بنا ہے، اُسے اگر مٹی کا ڈھیلا مارا جائے، اینٹ وغیرہ ماری جائے تو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح جنات کو آگ شدید عذاب دے گی۔

(۱۲) جنات اکثر و بیشتر تین قسموں کے ہیں۔

(۱) ایک قسم وہ ہے جو ہوا میں اڑتی ہے۔

(۲) ایک قسم وہ ہے جو سانپ اور کُتوں کی شکل میں ہوتی ہے۔

جیسے حدیث شریف میں ہے کہ (اکثر) کالے کُتے شیطان ہوتے ہیں۔

(۳) ایک قسم وہ ہے جو سفر اور قیام کرتی ہے۔

اسی قسم کے جنوں کا ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذکر میں آیا ہے جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق

Marfat.com

میں دشواری کا سامنا نہ ہو۔

جہاں جنات اور شیاطین کے متعلق قرآن حدیث کی روشنی میں تفصیلی معلومات دی گئی ہیں وہاں ان کے شر، فتنہ، وسوسوں اور دیگر شرارتوں سے بچنے کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔ ان کی نظر بد، ان کے شیطانی اثرات سے بچنے کے مسنون طریقے بتائے گئے ہیں۔

الغرض یہ کتاب ہر لحاظ سے جامع ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ فاضل نوجوان حضرت علامہ حضور بخش چشتی دامتہٗ وبرکاتہٗ نے کیا جو کہ مدرسہ فریدیہ (لاری اڈہ) لودھراں شہر درس نظامی کے صدر مدرس ہیں۔ اللہ پاک ان کو مزید کامیابی عطا فرمائے۔

طالبِ شفاعتِ رسولِ کریم
پروفیسر محمد اکرم رضا

Marfat.com

جنات کا وجود

اس باب میں جنات کی اقسام اور لفظ ''جن'' کا معنی اور شیاطین اور سرکش جنات نیر روحوں، دیو کے درمیان فرق کا بیان ہوگا۔

جن کا معنی اور تعریف:

حضرت ابن درید محمد بن حسن ازدی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۲۱ھ فرماتے ہیں جنات انسانوں سے ایک الگ مخلوق ہیں اور کہا جاتا ہے، جنۃاللیل واجنہ وجن علیہ۔ اس کو رات نے چھپالیا اور رات نے اس کو ڈھانپ لیا۔ چھا گئی یا چھپالیا تو سب کا معنی ایک ہی ہے اور جو چیز تم سے پوشیدہ ہوگی تو، جن اعنک۔ کہیں گے اسی پوشیدگی کی وجہ سے اس مخلوق کا نام جن اور جنات رکھا گیا ہے۔ جنہ اور جن سب ایک ہی چیز ہے اور، جن، بغیر نقطہ کے لفظ حا کے ساتھ جنات میں سے ایک قسم کا نام ہے۔

حِنّ کیا ہے:

حضرت عمر ابو الزاہد بن الواحد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۲۵ھ فرماتے ہیں حِنّ، جنات کے کتے اور کم درجہ کے جنات ہیں۔

جان کیا ہے:

علامہ ابراہیم بن سعید ابواسحاق بغدادی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۴۷ھ فرماتے ہیں، جان، جنات کے باپ کو کہتے ہیں جس طرح آدمیوں کے باپ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ہیں۔

Marfat.com

جن کو جن کہنے کی وجہ:

حضرت ابوالوفا ابن عقیل محمد بن عقیل حنبلی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن کو جن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ چھپ کر رہتے ہیں اور آنکھوں سے پوشیدہ اور اوجھل رہتے ہیں۔

شیاطین کون ہیں؟

حضرت ابن عقیل حنبلی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیاطین، جنات کی وہ قسم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں اور ابلیس لعین کی اولاد سے ہیں۔

مُرَدَّہ کون ہیں:

علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "مُرَدَّہ" انتہائی سرکش، گمراہ اور طاقتور قسم کے جنات ہیں۔

جنات کے مختلف طبقات ہیں:

علامہ حافظ ابن عبدالبر یوسف بن عبداللہ بن محمد قرطبی مالکی ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ (محقق ومورخ مصنف کتب کثیرہ) المتوفی ۴۶۳ھجری فرماتے ہیں کہ اہل کلام اور اہل زبان کے نزدیک جنات کے کئی طبقات ہیں (۱) یہ حضرات جب لفظ جن بولتے ہیں تو اس سے صرف جن ہی مراد ہوگا اور جو جنات انسانوں کے ساتھ رہتے ہیں تو اس کو عامر کہتے ہیں جس کی جمع عمار ہے (۲) اور جو جن بچوں پر مسلط ہوتے ہیں اسے اروارح کہتے ہیں (۳) اور جو شریر اور سرکش ہوتے ہیں ان کو شیطان کہتے ہیں (۴) اور جو شرارت اور سرکش میں حد سے زیادہ ہوں تو ان کو عفریت کہتے ہیں۔

جنات کے وجود کا ثبوت:

علامہ ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے کسی طبقہ نے جنات کے وجود کا

Marfat.com

انکارنہیں کیا اور اسی طرح کفار بھی جنات کے وجود کے قائل ہیں کیونکہ جنات کے وجود کے متعلق انبیاء کرام علیہم السلام کے ارشادات حد تواتر تک پہنچے ہوئے ہیں جس کا یقینی طور پر معلوم ہونا لازمی ہے جس کو خواص وعوام سب جانتے ہیں جاہل فلسفیوں کی معمولی سی جماعت کے علاوہ کسی نے بھی جنات کے وجود کا انکارنہیں کیا۔

فرقہ قدریہ کی جنات کے متعلق رائے:

قاضی ابوبکر محمد بن طیب بن محمد بن باقلانی بغدادی مبلغ اسلام مذہب اشاعرہ کے امام رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۰۳ھجری فرماتے ہیں فرقہ قدریہ کے قدیم زمانہ اکثر حضرات تو جنات کے وجود کے قائل ہیں لیکن موجودہ زمانہ (یعنی مصنف امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کے لوگ انکار کرتے ہیں اور فرقہ قدریہ کا ایک گروہ جنات کے وجود کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ اپنے رقیق جسم کی وجہ سے اور ان جسموں میں شعاع کے گزر جانے کی وجہ سے نظرنہیں آتے، اور ان میں بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ نظرنہیں آتے کیونکہ ان کا کوئی رنگ وروپ نہیں ہوتا۔

Marfat.com

جنات کی ابتداء اور تخلیق

حضرت آدم علیہ السلام سے قبل جنات کی تخلیق:

ابو حذیفہ بن بشر، المبتداء، میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے ہیں۔

خلق الجن قبل آدم بالفی سنة۔

ترجمہ: جنات حضرت آدم علیہ السلام سے ساٹھ ہزار سال قبل پیدا ہوئے۔

پھر جنات میں بغض وحسد پیدا ہوگیا اور آپس میں لڑنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو ان کی طرف بھیجا جن کا امیر عزازیل (یعنی ابلیس لعین) تھا زمین پر آئے اور جنوں سے جنگ کر کے انہیں شکست دی اور انہیں زمین سے نکال کر دریاؤں اور غاروں میں بھگا دیا اور خود زمین پر آباد ہو گئے۔ تفسیر روح البیان (از مترجم)

انسانوں سے قبل زمین پر جنات آباد تھے:

ضحاک، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ انسانوں سے قبل زمین پر جنات رہتے تھے اور فرشتے آسمان پر رہا کرتے تھے یہی زمین و آسمان کے رہنے والی مخلوق تھی۔ ہر آسمان کے الگ الگ فرشتے تھے اور ہر آسمان والوں کی نماز، تسبیح اور دعا مقرر تھی اور ہر اوپر کے آسمان والے اپنے نیچے کے آسمان والوں سے زیادہ عبادت کرنے والے، زیادہ دعا کرنے والے، نماز پڑھنے والے اور تسبیح کرنے والے تھے پس آسمان پر آباد فرشتے تھے اور زمین پر آباد جنات تھے۔

ابوالجنات سموم کی خواہش:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

Marfat.com

جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے قبل ابوالجنات سموم کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا تو فرمایا اے ابوالجن سموم اگر کوئی خواہش ہو تو بتاؤ؟ اس نے کہا میری خواہش یہ ہے کہ ہم سب کو دیکھیں اور ہمیں کوئی نہ دیکھے ہم زمین میں چھپ سکیں اور ہمارا بوڑھا جوان ہو کر فوت ہو۔ تو اللہ رب العزت نے اس کی خواہش کو پورا کر دیا اس لیے وہ سب ہمیں دیکھتے ہیں لیکن ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے اور جب فوت ہوتے ہیں تو زمین میں غائب ہو جاتے ہیں اور ان کا بوڑھا بھی جوان ہو کر مرتا ہے یعنی اس بچے کی طرح جو آخری عمر تک پہنچ جاتا ہے اور لوٹا دیا جاتا ہے۔

ابلیس زمین پر کب سے آباد ہے:

جویبر بن سعید القاسم بلخی اور عثمان اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو پیدا کیا اور زمین کو آباد کرنے کا حکم دیا تو وہ زمانہ دراز تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہے۔ پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شروع کر دی اور خونریزی کرنے لگے ان کا ایک بادشاہ تھا اور اس کا نام یوسف تھا اس کو انہوں نے قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دوسرے آسمان کے فرشتوں کا ایک لشکر بھیج دیا اور اس لشکر کا نام لشکر جن تھا ان میں ابلیس بھی تھا جو چار ہزار جنات کا سردار تھا۔ چنانچہ لشکر آسمان نے اتر کر روئے زمین کے تمام جنات کو نکال دیا اور زمین سے جلاوطن کر کے دریاؤں، سمندروں اور جزیروں میں بھگا دیا اور ابلیس اپنے اس لشکر سمیت زمین پر رہنے لگا اس طرح ان کا کام آسان ہو گیا اور زمین میں رہائش کو پسند کیا۔

محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حبیب ابن ابی ثابت رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۹ ھجری سے روایت کرتے ہیں کہ ابلیس (شیطان مردود) اور اس کا لشکر زمین پر حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے چالیس ہزار سال قبل اقامت پذیر ہوا۔

Marfat.com

تخلیق حضرت آدم علیہ السلام پر فرشتوں کا اعتراض کیوں؟

حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ جو یبر اور ضحاک، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ملائکہ سے ارشاد فرمایا۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔

ترجمہ: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ (کنزالایمان)

تو ملائکہ نے عرض کیا۔

اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۝ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: ایسے کو نائب کریگا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا۔ (کنزالایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرشتے غیب نہیں جانتے بلکہ انہوں نے اولاد آدم کے اعمال کو جنات پر قیاس کرلیا تھا اس لئے انہوں نے عرض کیا اے! اللہ کیا تو ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو زمین پر فساد کریں گے جیسا کہ جنوں نے فساد پھیلائے اور قتل وغارت کی اور یہ اس لئے کہ انہوں نے اپنے ایک نبی کو قتل کر دیا جس کا نام یوسف تھا (کیا جنات میں بھی نبی ہوئے ہیں یا نہیں تفصیل آگے آرہی ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے قوم جنات کی طرف ایک رسول مبعوث فرمایا جس نے جنات کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ایک دوسرے کو قتل نہ کریں جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو چھوڑ دیا اور قتل کرنا شروع کر دیا تو فرشتوں نے اس وقت عرض کیا مولیٰ کریم کیا تو زمین میں ایسے کو اپنا نائب بنائے گا جو زمین میں فساد پھلائے گا اور خون ریزیاں کرے گا۔

Marfat.com

فائدہ:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ مذکورہ دونوں احادیث کی سندیں بناوٹی ہیں اور ابو حذیفہ جھوٹا ہے اور جو بیر ابو القاسم بلخی متروک الحدیث ہے اور ضحاک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا لیکن امام حاکم نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت بھی کیا ہے اور صحیح بھی کہا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۲۱ھ مستدرک میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سورۃ البقرہ کی اس آیت ''انی جاعل فی الارض خلیفۃ''۔ کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے جنات رہا کرتے تھے انہوں نے زمین پر فساد برپا کیا اور خونریزی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا جنہوں نے جنوں کو مارا اور دریاؤں، سمندروں اور جزیروں میں لے جا کر چھوڑ دیا جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے کہا کیا تو زمین میں ایسے لوگوں کو نائب بنائے گا جو زمین میں فساد پھیلائیں گے اور خونریزیاں کریں گے جس طرح ان جنوں نے کیا۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

انی اعلم مالا تعلمون ترجمہ مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

جنات کس دن پیدا ہوئے:

علامہ ابن جریر، ابن حاتم او ابو الشیخ، کتاب العظمت میں حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے فرشتوں کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جنات کو جمعرات کے دن اور حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو جمعۃ المبارک کے دن پیدا کیا پھر جنات کی ایک جماعت نے کفر اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

نافرمانی کی تو فرشتوں کا ایک لشکر آسمان سے نازل ہوا ان سے جنگ ہوئی اسی پر قیاس کرتے ہوئے فرشتوں نے کہا اے! اللہ کیا تو زمین پر ایسی قوم پیدا کرے گا جو اس میں فساد کرے گی۔

مخلوق کی تخلیق کی ترتیب:

ابو الشیخ رحمۃ اللہ علیہ کتاب العظمت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو جہنم سے پہلے، اپنی رحمت کو غضب سے پہلے، آسمان کو زمین سے پہلے، سورج کو چاند سے پہلے، دن کو رات سے پہلے، سمندر کو خشکی سے پہلے، زمین کو پہاڑوں سے پہلے، فرشتوں کو جنات سے پہلے، جنات کو انسانوں سے پہلے اور نر کو مادہ سے پہلے پیدا کیا۔

Marfat.com

جن اور انسانوں کی تخلیق کی اصل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

(۱) وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۔ (سورۃ الحجر)

ترجمہ: اور جن کو اس سے پہلے بنایا بے دھویں کی آگ سے۔

(کنزالایمان)

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

(۲) وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ: اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے (لپیٹ) سے۔

(کنزالایمان)

(۳) اور ابلیس کی حکایت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۔ (سورۃ الاعراف)

ترجمہ: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔

(کنزالایمان)

قاضی عبداللہ الجبار (معتزلی) کہتا ہے کہ جنات کا آگ کی اصل ہونا دلائل سماع سے ثابت ہے عقل سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے۔

کیا شہاب ثاقب جنات کو جلاتے ہیں؟

امام ابو الوفا ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ کتاب الفنون میں بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھ سے جنات کے متعلق سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ جنات آگ سے پیدا کئے گئے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ شہاب ثاقب (یعنی ٹوٹے ہوئے ستارے) جنات کو نقصان پہنچاتے ہیں اور جلاتے بھی

Marfat.com

ہیں تو یہ آگ، آگ کو کیسے جلاتی ہے؟۔

اس کے جواب میں علامہ ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شیاطین اور جنات کو آگ کی طرف ہی منسوب کیا ہے جس طرح انسان کو مٹی گارہ اور بجنے والی مٹی کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی اصلیت گارہ ہے حالانکہ انسان حقیقت میں گارہ نہیں ہے تو بلکل اس طرح جنات کی اصلیت بھی آگ ہے یعنی آگ سے پیدا کیئے گئے ہیں۔ اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے کہ

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

شیطان دوران نماز میرے سامنے آ گیا تو میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا تو اس کی لعاب کی ٹھنڈک کو اپنے ہاتھ پر محسوس کیا۔ (مسند احمد، ج ۵)

پس جو جلانے والی آگ ہو تو اس کا لعاب کیسے ٹھنڈا ہو سکتا ہے بلکہ سرے سے اس کا لعاب ہو ہی نہیں سکتا پس جو ہم نے کہا ہے اس سے اس کی صحت معلوم ہو گئی۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو کنویں کے پانی سے تشبیہ دی ہے اور وہ اگر ایسی صورت پر نہ ہوتے جو آگ کی نہیں ہیں تو ان کی شکلوں کو کیوں ذکر کیا جاتا شکلوں اور چنگاریوں کو کیوں چھوڑ دیا جاتا۔

فائدہ:

اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مٹی سے آدمی کو چوٹ لگتی ہے اور زخم آ جاتا ہے حالانکہ آدمی مٹی سے پیدا ہوا ہے بلکل اسی طرح جنات کو شہاب ثاقب سے چوٹ لگتی ہے اگرچہ جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں تو شہاب سے جنات اور شیاطین کو چوٹ لگنا عقل و شعور سے خلاف نہیں ہے۔ (از مترجم)

قاضی ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنات کو آگ سے پیدا ہونے کی وجہ سے ہم اس میں بحث نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو (انسانوں کے سامنے) ظاہر

کر دے جسموں کو موٹا کر دے اور ان کے لئے ایسی صفات پیدا کر دے جو آگ کی صفات سے زائد ہو تو وہ اپنے آگ ہونے سے خارج ہو جائیں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ مختلف شکلیں اور صورتیں پیدا کر دے۔

جنات کی شکل وصورت:

قاضی ابو یعلیٰ الفراء کہتے ہیں کہ جنات کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں اور جسم انسانوں سے ملتے جلتے ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ وہ لطیف ہوں اور یہ بھی درست ہے کہ وہ کثیف (موٹے) ہوں۔ معتزلہ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کے جسم لطیف ہی ہیں اور ان کی لطافت کی بنا پر ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے ہیں۔

کیا جنات کو دیکھنا ممکن ہے؟

قاضی ابو بکر باقلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جنہوں نے جنات کو دیکھا واقعی انہوں نے جنات کو دیکھا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیکھنے کو پیدا کیا ہے (یعنی انہیں دیکھا جا سکتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کسی چیز کے دیدار کو پیدا نہ کرتا تو اسے نہیں دیکھا جا سکتا اور یہ جنات مختلف شکلوں میں ہیں اور لطیف و نرم ہیں۔

لطیف اجسام:

اکثر معتزلہ حضرات کہتے ہیں کہ جنات لطیف اور غیر مرکب اجسام ہیں۔ قاضی ابو بکر باقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس رائے کے متعلق ہمارے پاس کوئی دلیل قرآن وحدیث سے مل جائے تو یہ رائے درست ہو سکتی ہے حالانکہ ہمارے علم میں اس باب میں کوئی ایسی دلیل نہیں۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ امام مسلم، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

خلقت الملائکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لکم۔ (مسلم)

ترجمہ: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کیا گیا ہے جسکا تمہیں ذکر کیا گیا ہے۔ (یعنی قرآن وحدیث میں بیان ہوا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ہیں)۔

فریابی اور ابو حاتم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ: اور جنات کو آگ کے شعلوں سے پیدا فرمایا۔

کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ "مارج من نار" سے مراد آگ کا شعلہ ہے۔ (یعنی جنوں کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے)

فریابی اور عبد بن حمید، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان، وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۔ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ جنات کو پیلے اور سبز شعلوں سے پیدا کیا گیا ہے جو آگ بھڑکنے کے وقت آگ کے اوپر بلند ہوتے ہیں۔

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ابلیس فرشتوں کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا تھا یہ فرشتوں کے قبیلوں میں سے لو (یعنی بغیر دھویں کی آگ) سے پیدا کئے گئے۔

حضرت بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ جنات جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے وہ آگ کے شعلوں سے پیدا کئے گئے ہیں۔

جنات بہترین آگ سے پیدا ہوئے ہیں:

ابن ابی حاتم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمان خداوندی۔

Marfat.com

وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ۔ (سورۃ الحجر)

ترجمہ: اور جن کو اس سے پہلے بنایا بے دھویں کی آگ سے۔

(کنزالایمان)

کی تفسیر سے روایت کرتے ہیں کہ جنات کو بہترین آگ سے پیدا کیا گیا (یعنی ایسی آگ سے جس میں نہ دھواں اور نہ ہی غبار ہو)

جنات جہنم کی آگ کے سترویں حصہ سے پیدا ہوئے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آگ جس سے جنات پیدا ہوئے جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ (اس روایت کو فریابی، علامہ ابن جریر، طبرانی اور حاکم نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے)۔

دنیا کی آگ:

ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں (۷۰) حصہ ہے اور دنیا کی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے جس سے جنات پیدا کیے گئے ہیں۔

جنات وشیطان سورج کی آگ سے پیدا ہوئے:

ابن ابی حاتم، حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنات اور شیاطین کو سورج کی آگ سے پیدا کیا گیا۔

Marfat.com

جنات کی اقسام

جنات کی تین قسمیں:

حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو تین قسم پر پیدا کیا ہے (۱) ایک قسم سانپ، بچھو، اور زمین کے کیڑے مکوڑے ہیں۔ (۲) ایک قسم فضاء میں ہوا کی طرح ہیں (۳) اور ایک قسم وہ ہے جس پر حساب وعذاب ہوتا ہے۔ (اس روایت کو مکائد الشیطان، میں ابن ابی الدنیا اور نوادر الاصول، میں حکیم ترمذی، کتاب العظمت میں ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے نقل کیا ہے)۔

فائدہ:

احادیث مبارکہ میں جنات کے کھانے پینے کا ذکر موجود ہے جسے ترمذی اور نسائی نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گوبر اور ہڈیوں سے استنجاء نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے (از مترجم)

جنات کی تین قسمیں اور:

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنات کی تین قسمیں ہیں (۱) ایک قسم وہ ہے جن کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں (۲) ایک قسم سانپ اور کتے ہیں (۳) اور ایک قسم وہ ہے جو ادھر اُدھر جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ (اس روایت کو نوادر الاصول، میں حکم ترمذی، ابن ابی حاتم، الطبرانی، ابو الشیخ، حاکم اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں نقل کیا ہے)

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آخری قسم جو اوپر بیان ہوئی وہ جنات ہیں جو اپنے آپ کو مختلف شکلوں میں بدلتے رہتے ہیں اور انہیں سعالی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

بعض کتے بھی جنات ہیں:

ابو عثمان سعید بن العباس رازی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بعض کتے بھی جنات ہوتے ہیں ضعیف قسم کے جنات ہیں چنانچہ جس کے کھانے کے وقت کتا بیٹھ جائے تو اس کو کچھ ڈال دو یا بھگا دو۔

ابو عثمان ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کتے جنوں کی ایک قسم ہیں لہٰذا جب تمہارے کھانے کے وقت تمہارے پاس آجائیں تو تم ان کو بھی کچھ ڈال دو اس لئے کہ ان کی بھی ایک جان ہے۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کتے ایک امت نہ ہوتے تو میں ان کے قتل (مارنے) کا حکم دیتا لیکن مجھے ڈر ہے کہ میں کسی امت (مخلوق) کو نہ مٹا دوں لہٰذا تم ہر کالے کتے کو قتل کرو کیونکہ وہ شیطان کی قسم ہے۔ (اس کو مسلم نے کتاب المساقات اور ترمذی نے جامع ترمذی کتاب الصید میں اور ابو داود نے کتاب الاضاحی میں نقل کیا ہے)

Marfat.com

جنات کا شکلیں بدلنا

کالا کتا شیطان ہے:

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سیاہ کتے کا نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ سرخ اور سفید کتوں کے مقابلہ میں سیاہ کتے نے کیا جرم کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، الکلب لسود شیطان' کہ سیاہ کتا شیطان ہے۔

جنات کا مختلف شکلوں میں تبدیل ہونا:

جنات مختلف صورتیں بدلتے رہتے ہیں اور انسان، جانور، سانپ، بچھو، اونٹ، بیل، گھوڑے، خچر، گدھے اور پرندے وغیرہ کی شکلوں میں اپنے آپ کو بدلتے رہتے ہیں۔

جنوں کو قتل کرنے کا حکم:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ کے جنات مسلمان ہو چکے ہیں لہٰذا تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو انہیں تین مرتبہ تنبیہ کرو اگر وہ پھر بھی سامنے آئے تو اس کو قتل کر دو۔

(مسلم کتاب السلام، ابوداود کتاب الادب، ترمذی، نسائی)

جنات کا اپنی صورتیں بدلنے کی حقیقت:

قاضی ابویعلی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیاطین کو اپنی صورتیں بدلنے کا اختیار نہیں ہے ہاں یہ درست ہے کہ شیاطین اپنی شکلیں اس وقت بدل سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ انہیں کچھ کلمات اور خاص قسم کا فعل سکھا دے اور وہ ان کلمات کو ادا کریں اور وہ کام کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو ایک صورت سے دوسری صورت میں

Marfat.com

تبدیل کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے کہا جانے لگا کہ شیاطین اپنی شکل وصورت بدل سکتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ شیاطین اس کلمہ کے ادا کرنے پر قادر ہے تو جب بھی وہ کلمات کو ادا کرتا ہے اور وہ مخصوص کام کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل کر دیتا ہے اس لئے کہا جانے لگا کہ شیطان فطری طور پر اپنی شکل وصورت کو بدل سکتا ہے لیکن بذات خود اپنے آپ کو مختلف شکلوں میں تبدیل کرنا جنات وشیاطین کیلئے ناممکن اور محال ہے کیونکہ ان کا اپنی ذاتی صورت سے دوسری صورتوں میں خود کو تبدیل کرنا ان کی بنیاد کے خلاف ہے اور اجزاء کی تفریق ہے اور جب ایک شکل سے دوسری شکل میں تبدیل ہوں گے تو ان کی حیات باطل ہو جائے گی۔ اور مجموعی طور پر وقوع فعل محال ہو جائے گا تو یہ (جن وشیاطین) بذات خود اپنے آپ کو دوسری شکلوں میں کیسے بدل سکتے ہیں۔

قاضی ابویعلیٰ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرشتوں کے مختلف شکلیں بدلنے کے متعلق بھی یہی صورت ہے اور یہ جو ابلیس کے بارے میں آیا ہے کہ وہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی شکل میں ظاہر ہوا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں اکثر آتے تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان:

فَاَرْسَلْنَا اِلَیْھَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَھَا بَشَرًا سَوِیًّا۔ (سورۃ مریم)

ترجمہ: ''ہم نے اپنا روحانی فرشتہ بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا''۔

اس پر محمول ہے جو ہم نے اوپر ذکر کیا؟ یعنی اللہ تعالیٰ ان سب کو ایسے کلمات وفعل پر فرات عطا کرتا ہے کہ جس کے کرنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں ایک شکل سے دوسری شکل میں تبدیل فرما دیتا ہے۔

Marfat.com

غیلان، جنات کا جادوگر ہے اسے دیکھ کر اذان دو:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے غیلان (جن) کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی میں طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ شکل وصورت کو تبدیل کر سکے لیکن انسانوں کے جادوگروں کی طرح جنوں میں بھی جادوگر ہوتے ہیں لہٰذا جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اذان دیا کرو۔ (اس روایت کو، مکائد الشیطان، میں ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیلان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جنات کا جادوگر ہے۔ (مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا)

ایک اور سند کے ساتھ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم غیلان کو دیکھیں تو اذان دے دیا کریں۔ (مکائد الشیطان)

شیطان پر حملہ (حکایت):

ابوبکر باغندی، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ (شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں جب میں نماز شروع کرتا تو شیطان میرے سامنے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی شکل میں آ جاتا تو مجھے آپ رضی اللہ عنہ کا فرمان یاد آ گیا تو میں نے اپنے پاس ایک چھری رکھ لی جب وہ میرے سامنے آیا تو میں اس کے اوپر چڑھ گیا اور اسے چھری گھونپ دی چنانچہ وہ فوراً گر پڑا پھر اس کے بعد میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔

حکایت:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کجاوے کے کپڑے پر

Marfat.com

دیکھا جو دو بالشت لمبا تھا آپ نے اس سے پوچھا تو کیا چیز ہے اس نے کہا، ازب، (پشت قد) ہوں آپ نے فرمایا تو جنات سے ہے پھر اس کے سر پر ایک ڈنڈا مارا تو وہ بھاگ گیا۔

بعض جن کتے اور اونٹ میں سے ہوتے ہیں:

سوال:

قاضی ابو یعلی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کوئی سوال کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کالا کتا شیطان ہے اس کا کیا مطلب ہے حالانکہ کالا کتا بھی کتے سے پیدا ہوا ہے۔ اور اسی طرح اونٹ کے بارے میں آپ کا فرمان ہے کہ اونٹ جن ہے حالانکہ وہ اونٹ سے ہی پیدا ہوا ہے۔

جواب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتے اور اونٹ کے بارے میں فرمان جنات کے بارے میں تشبیہ کے طور پر ہے کیونکہ کالا کتا باقی قسم کے کتوں سے زیادہ شریر ہوتا ہے اور کم فائدہ مند ہوتا ہے اور اونٹ مشکلات جھیلنے اور بوجھ اٹھانے میں جنات کے مشابہ ہے۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ ابن ابی حاتم، ابن النعم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنات کی تین قسمیں ہیں جن کو ثواب وعذاب بھی ملتا ہے:

(۱) ایک قسم کے وہ جن ہیں جو ادھر اُدھر جگہ تبدیل کرتے رہتے ہیں۔

(۲) ایک قسم وہ ہے جو زمین و آسمان کے درمیان اڑتے ہیں۔

(۳) اور ایک قسم جنوں کی وہ ہے جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔

ایک اور نسخہ میں اس طرح ہے کہ پہلی قسم کے وہ جن ہیں جن کو ثواب بھی ملتا ہے

Marfat.com

اور عذاب بھی ملتا ہے۔ دوسری قسم کے جن وہ ہیں جو زمین و آسمان کے درمیان اڑتے ہیں اور تیسری قسم کے جن سانپ اور کتے ہیں۔

مسخ شدہ جنات سانپ میں تبدیل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

''جنات سانپ کی شکل میں مسخ شدہ ہیں جس طرح بنی اسرائیل قوم بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہوئے تھے''۔

(طبرانی، ابوالشیخ کتاب العظمت)

ابن ابی حاتم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس طرح انسان بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ (تبدیل) کر دیئے گئے تھے اسی طرح جنات سفید سانپ ہوتے ہیں۔

اذان سے علاج:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم رات کو سفر کیا کرو کیونکہ رات کو زمین سمیٹ دی جاتی ہے پھر جب تمہیں غیلان بے راہ کر دے تو تم اذان دیا کرو۔ (ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مستدرک حاکم)

Marfat.com

جنات کی خوراک

قاضی ابویعلیٰ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنات انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور باہم نکاح بھی کرتے ہیں اور ظاہری حکم یہی ہے کہ تمام جنات اسی طرح ہی کرتے ہیں اور ایک جماعت کی یہی رائے ہے کہ علماء کرام کا اس بات میں اختلاف ہے۔

بعض علماء کہتے کہ جنات کا کھانا پینا صرف سونگھنا اور آرام کرنا ہے چبانا اور نگلنا نہیں اور یہ ایسی بات ہے جس کی دلیل نہیں ہے۔

اکثر علماء کرام یہ فرماتے ہیں کہ جنات کھانا کھاتے اور چباتے اور نگلتے ہیں۔

ایک علماء کی جماعت یہ کہتی ہے کہ جنات کی ایک قسم کھاتی اور پیتی ہے اور ایک قسم نہ کھاتی ہے اور نہ پیتی ہے۔

کیا جنات کھاتے ہیں؟

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے جنات کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا یہ کھاتے، پیتے، مرتے اور آپس میں نکاح کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ان کی کئی قسمیں ہیں:۔ (۱) جو خالص جنات ہیں وہ ہوا میں ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، نہ مرتے ہیں اور نہ بچے پیدا کرتے ہیں۔ (۲) ان میں کچھ قسمیں وہ ہیں جو کھاتے، پیتے، مرتے اور باہمی نکاح کرتے ہیں اور یہ وہ جنات ہیں جو اپنی شکل وصورت بدلتے رہتے ہیں اور بھوت، دیو، چڑیل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

لوگوں کے کھانے میں شریک اور مسلمان جنات:

ابن ابی الدنیا کتاب، مکائد الشیطان، میں اور ابوالشیخ کتاب العظمت میں حضرت یزید بن جابر (تابعی) رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کی گھروں کی چھتوں پر مسلمان جنات رہتے ہیں جب دوپہر کے کھانے کا دستر خوان لگایا جاتا ہے تو وہ جنات بھی اتر کر ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں اور جب شام کا کھانا رکھا جاتا ہے تو یہ اس وقت بھی اتر کر ان کے ساتھ کھاتے ہیں۔ انہیں کے ذریعہ سے شریر جنات سے مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے۔

جنات کی خوراک کیا ہے؟

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ میں سے کوئی (لیلۃ الجن، یعنی جنوں سے ملاقات کی رات) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا۔ البتہ ایک رات ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکۃ المکرّمہ سے گم پایا تو ہم نے سوچا شاید مشرکین نے آپ کو گرفتار کرلیا ہے اور چھپا دیا ہے اور معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہوں گے اور ہم نے یہ رات بڑی بے چینی اور مشکل میں گزاری جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کی طرف سے واپس تشریف لا رہے تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی گذشتہ رات کی پریشانی سے آپ کو آگاہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک جن نے آکر دعوت دی میں اس کے ساتھ چل پڑا اور میں نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وہاں لے گئے اور آثار دکھائے اور ان کی آگ کے آثار دکھائے۔ جنات نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے زادراہ مانگا کیونکہ وہ کسی جزیرہ میں رہنے والے جنات تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ ہڈی تمہاری غذا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو

Marfat.com

(یعنی حلال ذبیحہ کی ہڈی تمہاری غذا ہے) اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ جنات کا کھانا وہ ہڈیاں ہیں جن پر بسم اللہ شریف نہ پڑھی گئی ہو اور وہ تمہارے ہاتھ آجائیں یا جس ہڈی میں گوشت لگا ہو اور ہر قسم کی لید ومینگنی تمہارے چوپایوں کا چارہ ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہڈی اور لید سے استنجا نہ کیا کرو یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔ (مسند احمد، ابو الشیخ، مسلم، ترمذی)

فائدہ:

بعض علماء کرام نے مسلم اور ترمذی کی احادیث میں اس طرح مطابقت کی ہے کہ مسلم کی حدیث مسلمان جنات کے حق میں محمول کرنا بہتر ہے اور ترمذی کی حدیث کافر جنات کے بارے میں بیان کرنا بہتر ہے اور امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہی قول درست ہے اور اس قول کی دوسری احادیث تائید کرتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے لئے پتھر تلاش کر کے لاؤ میں اس سے استنجا کروں گا اور فرمایا میرے پاس ہڈی اور لید وغیرہ نہ لانا میں نے عرض کی لید اور ہڈی میں کیا تخصیص ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ دونوں چیزیں جنات کی غذا ہیں میرے پاس نصیبین کے جنات کا ایک وفد آیا جو نیک تھے انہوں نے مجھ سے توشہ سفر طلب کیا میں نے ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ جنات کسی ہڈی اور لید کے پاس سے جب بھی گزریں اس پر اپنی غذا موجود پائیں۔ (بخاری باب مناقب الانصار)

بارگاہ نبوی ﷺ میں ایک جن کی درخواست:

قاضی ابن العربی اپنی سند سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا کہ ایک سانپ آیا اور آپ ﷺ کے پہلو مبارک میں کھڑا ہو گیا پھر اس نے اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کے کان مبارک کے قریب کر دیا تو وہ آپ کے کان میں سرگوشی کرنے لگا، نبی

Marfat.com

کریم ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ پھر وہ چلا گیا۔ میں نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا یہ جنات میں سے ایک شخص تھا اور وہ یہ کہہ گیا ہے کہ آپ اپنی امت کو حکم دیں کہ وہ لید اور بوسیدہ ہڈی سے استنجا نہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمارا رزق بنا رکھا ہے۔

جنات کی غذا، ہڈی، کوئلہ اور لید ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جنات کا ایک وفد حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ اپنی امت کو ہڈی، لید اور کوئلہ سے استنجاء نہ کرنے کا حکم دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق مقرر کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ان سے استنجا کرنا منع کر دیا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الطہارۃ)

رسول اللہ ﷺ کی جنات کے وفد سے ملاقات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہجرت سے قبل ایک مرتبہ حضور ﷺ مکۃ المکرّمہ کے قرب وجوار میں تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ تھا تو آپ نے میرے لئے ایک لکیر کھینچ دی اور فرمایا جب تک میں تمہارے پاس نہ آجاؤں تم کسی سے گفتگو نہ کرنا اور کوئی چیز دیکھ کر گھبرانا بھی نہیں۔ پھر آپ تھوڑا سا آگے چلے اور بیٹھ گئے تو آپ کے سامنے کالے آدمی جمع ہو گئے گویا کہ وہ زنجی لوگ (حبشی) ہیں اور وہ اس شکل کے تھے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔ (سورۃ الجن)

ترجمہ: تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر گروہ کے گروہ ہو جائیں۔

پھر جب وہ لوگ بارگاہ نبوی ﷺ سے جانے لگے تو میں نے سنا وہ عرض کر رہے تھے یارسول اللہ ﷺ ہمارا گھر بہت دور ہے۔ اب ہم جا رہے ہیں آپ

Marfat.com

ہمیں توشہ سفر عطا فرمائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا: لید تمہاری غذا ہے اور تم جس ہڈی کے پاس جاؤ گے اس پر تمہارے لئے گوشت ہوگا اور جس لید کے پاس جاؤ گے وہ تمہارے لیے کھجور بن جائے گی جب وہ لوگ واپس چلے گئے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ نصیبین شہر کے جنات تھے۔ (دلائل النبوۃ امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ)

سوال:

علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ خادم، میں فرماتے ہیں کہ ہڈیوں سے جنات کی غذا کی کیفیت کے متعلق سوال پیش آیا کہ جب ہڈیوں کو گندگی کے ڈھیر پر پھینکا جاتا ہے اور ان کی حالت نہیں بدلتی (تو وہ کس طرح اس سے غذا حاصل کرتے ہیں)

جواب:

اس کے جواب میں کہا گیا کہ جنات ہڈیوں کی بو سے غذا پاتے ہیں اور یہ وہ جواب ہے جو حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''احیاء العلوم'' میں دیا ہے۔ علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جواب حدیث وسنت سے غفلت کی بنا پر ہے انہوں نے مسلم شریف کی سابقہ حدیث اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان کی کہ ہڈی وغیرہ جنوں کی غذا ہے۔

شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی کھانا کھائے تو وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پانی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیا کرے کیونکہ شیطان بائیں (الٹے) ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ (مسلم کتاب الاشربہ، ابوداؤد، ترمذی)

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث پاک میں دلیل ہے کہ

Marfat.com

شیطان کھاتے پیتے ہیں۔ علماء کرام کی ایک جماعت نے اس حدیث کو مجاز پر محمول کیا ہے یعنی شیطان بائیں ہاتھ سے کھانے کو پسند کرتا ہے اور اس بات کی طرف بلاتا ہے جیسا کہ سُرخی کے متعلق آیا ہے کہ یہ شیطان کی زینت ہے اور سر پر پگڑی باندھنا شیطان کی پگڑی ہے (یعنی سرخ لباس پہننا اور سرخ پگڑی باندھنا جس کا شملہ نہ چھوڑا گیا ہو شیطان کی زینت ہے اور شیطان اس طرف بلاتا ہے)۔ علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں ہے جب اس حدیث کے حقیقی معنی لینا مراد ہو تو مجازی معنی مراد لینا کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

بسم اللہ کی برکت سے شیطان کھانے میں شامل نہیں ہوتا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم کسی جگہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں حاضر ہوتے تو جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود کھانا شروع نہ فرماتے ہم میں سے کوئی بھی کھانے پر ہاتھ نہ رکھتا۔ ایک مرتبہ ہم ایک کھانے پر حاضر ہوئے تو ایک دیہاتی آیا گویا اسے کھانے سے دور کیا جارہا تھا پس وہ کھانے پر ہاتھ رکھنے کے لئے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑلیا۔ پھر ایک لڑکی آئی گویا اسے بھی کھانے سے ہٹایا جارہا تھا پس وہ اپنا ہاتھ کھانے میں بڑھانے کے لئے آئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ بھی پکڑلیا اور فرمایا کہ جس کھانے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام نہ لیا جائے اسے شیطان اپنے لئے حلال کرلیتا ہے۔ یہ شیطان اس دیہاتی کے ساتھ اس کھانے کو حلال کرنے آیا تھا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس لڑکی کے ساتھ آیا اور اس کے ذریعے اس کو کھانا چاہا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑلیا۔ قسم ہے مجھے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ تو ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ (مسلم کتاب الاشربہ۔ ابوداود کتاب الا)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کا مسکرانا:

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اور اس نے بسم اللہ شریف نہ پڑھی یہاں تک کہ اس کے کھانے میں سے لقمہ باقی رہ گیا جب اس نے وہ لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے "بسم الله اوله واخره" پڑھا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا اس کے ساتھ شیطان کھانا کھاتا رہا پھر جب اس نے اللہ کا نام لیا (یعنی بسم اللہ پڑھی) تو جو کچھ شیطان کے منہ میں تھا سب اس نے قے کر دیا۔

(ابوداود کتاب الاطعمہ)

کھانے کے بعد ہاتھ نہ دھونے کا نقصان:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیه الصلوة والسلام نے ارشاد فرمایا کہ شیطان تمام انسانوں کے پاس ہر کام میں شریک ہو جاتا ہے... لہٰذا تم اپنے آپ کو بچاؤ جو شخص اس حال میں رات بسر کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں بو (یعنی چکنائی کی) ہو اور اسے کچھ نقصان پہنچ جائے تو وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرے (یعنی کھانا کھانے کے بعد بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے)۔

(ترمذی، حاکم)

لقمہ گرنے پر صاف کر کے کھالو شیطان کے لئے نہ چھوڑو:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان تمہارے ہر کام میں شریک ہو جاتا ہے یہاں تک کے وہ تمہارے کھانے میں بھی شریک ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے جب کسی سے کوئی لقمہ گر جائے اور اس میں کچھ لگ جائے تو اسے صاف کر کے کھالو اور اس لقمہ کو شیطان کے لئے نہ چھوڑو۔

(مسلم)

Marfat.com

گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھو:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے ہوئے اور کھانا کھاتے ہوئے بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے اس گھر میں تمہارے لئے نہ رہنے کی جگہ ہے اور نہ ہی کھانے میں حصہ ہے۔ اگر گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ شریف نہ پڑھی تو شیطان کہتا ہے کہ اب تم کو رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بسم اللہ شریف نہ پڑھی تو کہتا ہے کھانا بھی تمہیں مل گیا۔

(مسلم، ابوداود)

Marfat.com

جنات کا نکاح کرنا

قرآن سے نکاح اور اولاد کا ثبوت:

جنات کا آپس میں نکاح کرنا قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے ثابت ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ۔

(سورۃ الکہف)

ترجمہ: بھلا کیا تم لوگ اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو۔

(کنز الایمان)

تو یہ آیت مقدسہ دلالت کرتی ہے کہ شیطان حصول اولاد کے لئے آپس میں نکاح کرتے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرمان خداوندی ہے۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ: ان سے پہلے انہیں کسی آدمی یا جن نے نہ چھوا۔

تو اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ شیطان جماع بھی کرتے ہیں۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ، کتاب العظمت میں اللہ تعالیٰ کے فرمان۔ ''افتتخذ ونه وذريته''۔ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جنات کی اولاد بھی ویسے ہی پیدا ہوتی ہے کہ جس طرح انسانوں کے ہاں پیدا ہوتی ہے اور جنات کثیر تعداد میں پیدا ہوتے ہیں۔

Marfat.com

جنات کے ہاں کثیر اولاد زیادہ ہے:

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو دس حصوں میں تقسیم فرمایا ہے ان میں نو حصے جنات ہیں اور ایک حصہ انسان کا پیدا ہوتا ہے تو جنات کے ہاں نو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ (ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، حاکم)

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ابلیس نے بارگاہ خداوندی میں کہا اے میرے پروردگار تو نے آدم کو پیدا کیا میرے اور اس کے درمیان عداوت ڈال دی لہٰذا تو مجھے ان پر مسلط کر دے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا انسانوں کے دل تیرے رہنے کی جگہ ہے۔ ابلیس نے کہا اے پروردگار اور زیادہ فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا انسان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا اور تیرے ہاں دس بچے پیدا ہونگے۔ ابلیس نے پھر کہا اے میرے پروردگار اور اضافہ فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو ان پر اپنے سواروں اور پیادہ پاؤں کو لے آ۔ ان کے مال و اولاد میں شریک ہو جا۔ (بیہقی شعب الایمان)

کیا ابلیس کی بیوی ہے؟

ابن المنذر، امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے ابلیس کی بیوی کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ابلیس کی بیوی بھی ہے تو آپ نے جواب میں کہا میں اس کی شادی کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔

ابلیس نے انڈے دیئے ہیں:

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابلیس نے پانچ انڈے دیئے ہیں اور اس کی تمام ذریت اس انڈوں سے پیدا ہوئی ہے اور فرمایا کہ مجھے خبر ہے کہ ایک مومن کو گمراہ کرنے کے لئے قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر سے بھی زیادہ تعداد میں اکھٹے ہو جاتے ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

Marfat.com

جن وانس کا آپس میں نکاح

علماء کے اقوال:

جن وانس کے نکاح کے متعلق کہ کیا انسان کا جن سے نکاح ممکن ہے اور اس کا امکان درست ہے اس سلسلہ میں درج ذیل علماء کرام کے اقوال نقل کئے جا رہے ہیں۔

(۱) بعض علماء کرام فرماتے ہیں جن اور انسان کا اور انسان سے جن کا آپس میں نکاح ناممکن ہے۔

(۲) اکثر علماء کرام فرماتے ہیں کہ جن کا اور انسان کا آپس میں نکاح ممکن ہے اور یہ حق اور درست ہے۔

(۳) امام ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ انسان اور جنات کے درمیان نکاح اور حمل واقع ہوا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ۔ (سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ: اے جن ان کے مالوں اور بچوں میں شریک ہو جا۔

(کنزالایمان)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے اور بسم اللہ شریف نہیں پڑھتا تو شیطان پیشاب نکلنے کے سوراخ پر لپٹ جاتا ہے اور مرد کے ساتھ شیطان بھی صحبت میں شریک ہو جاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ۔ (سورۃ الرحمٰن)

Marfat.com

ترجمہ: ان سے پہلے کسی آدمی اور جن نے انہیں نہیں چھوا۔
(حکیم ترمذی، ابن جریر)

انسان ہیجڑا کیوں پیدا ہوتا ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہیجڑے جنات کی اولاد ہیں۔ کسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا یہ کیسے ہوسکتا ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو حالت حیض میں بیوی سے صحبت کرنے سے منع کیا ہے۔ جب آدمی حالت حیض میں بیوی کے پاس آتا ہے تو شیطان عورت کی طرف آدمی سے پہلے پہنچ جاتا ہے۔ (یعنی صحبت کرلیتا ہے) اس سے عورت حاملہ ہو جاتی ہے اور اولاد ہیجڑا پیدا ہوتی ہے۔
(امام طرطوسی کتاب تحریم الفواحش)

اولاد کو شیطان سے بچانے کا عمل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے تو وہ یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا○

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع۔ اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور ہماری اولاد کو بھی اس کے شر سے محفوظ فرما۔

پس اگر اس وقت میاں بیوی کے مقدر میں اولاد ہے تو شیطان اس کو کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (بخاری بدالخلق، مسلم کتاب النکاح)

جن وانس کے اشتراک سے پیدا ہونے والے بچے کا نام:

امام ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ ”کتاب فقہ اللغہ“ میں فرماتے ہیں کہ جو بچہ جن اور

Marfat.com

انسان کے اشتراک سے پیدا ہوتا ہے اسے 'خنس' کہتے ہیں اور جو انسان اور جنی کے اشتراک سے پیدا ہوتا ہے اسے ''عملوق'' کہتے ہیں۔

کیا جن کی صحبت سے عورت پر غسل واجب ہے؟

ابو المعالی بن المنجا حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کتاب شرح ھدایہ میں فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کہتی ہے میرے پاس جن آتا ہے جس طرح خاوند اپنی بیوی کے پاس آتا ہے تو اس پر غسل فرض نہیں ہے۔ بعض علماء احناف بھی اسی کے قائل ہیں کیونکہ یہاں غسل کا سبب نہیں پایا جاتا اور وہ دخول اور انزال ہے۔

منصف کتاب امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ مسئلہ غور طلب ہے کہ اس عورت پر غسل واجب ہونا چاہئے کیونکہ اگر دخول نہ ہوتا تو عورت کو علم نہ ہوتا کہ جن اس کے ساتھ مرد کی طرح صحبت کر رہا ہے۔

فائدہ از مترجم:

اس مسئلہ میں صحیح قول یہ ہے کہ اگر جن آدمی کی شکل میں آیا اور عورت سے جماع کیا تو ذکر (عضو تناسل) کا سرا داخل ہوتے ہی عورت پر غسل واجب ہو جائے گا اور اگر آدمی کی شکل میں نہ ہو تو جب تک عورت کو انزال نہ ہو غسل واجب نہ ہوگا۔
(فتاوٰی ھندیہ، بہار شریعت)

ملکہ بلقیس کے والدین سے کوئی جن تھا:

کہا گیا ہے کہ ملکہ بلقیس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔ علامہ ابن کلبی کہتے ہیں بلقیس کے والد نے ایک جن عورت سے شادی کی تھی جس کا نام ریحانہ بنت سکن تھا۔ ملکہ بلقیس اسی کے بطن سے پیدا ہوئی تھی اور اس کا نام بلقمہ رکھا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملکہ بلقیس کے پاؤں کا اگلا حصہ جانوروں کے کھروں کی طرح تھا اور اس کی پنڈلیوں پر بال تھے۔

Marfat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے شادی کر لی تھی اور شیاطین کو حکم دیا کہ تم لوگ حمام اور بال صفا پاؤڈر بناؤ۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں ابو الشیخ ، کتاب العظمت میں اور ابن مردویہ اور ابن عساکر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ملکہ بلقیس کے والدین میں سے کوئی ایک جن تھا۔

ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر روایت کرتے ہیں کہ ملکہ سبا (بلقیس) کی والدہ جن تھی۔

ابن ابی حاتم حضرت زہیر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ بلقیس کی والدہ فارعہ جن تھی۔

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملکہ بلقیس کی والدہ ،بلقیہ یا بلفنہ تھی۔

حکیم ترمذی اور ابن مردویہ حضرت عثمان بن حاضر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہیں آپ فرماتے ہیں کہ بلقیس کی والدہ جنات میں سے تھی اور اس کا نام بلقیہ علیہا بنت شیطان یا سیصان تھا۔

ابن عساکر، حسن سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے ملکہ سبا (بلقیس) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کے والدین میں سے کوئی ایک جن تھا اور کہا جن بچے نہیں جنتے یعنی انسان عورت جن کا بچہ نہیں جنتی۔(ابن عساکر کی یہ روایت بخاری اور مسلم کی حدیث کے خلاف ہے جو گذشتہ صفحات میں گزر چکی ہے)

مغربون کون؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام

Marfat.com

نے فرمایا تم میں مغربون ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ، مغربون، کون ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن میں جنات شریک ہوتے ہیں۔

(حکیم ترمذی، نوادر الاصول)

علامہ ابن اثیر، نہایہ، میں نقل کرتے ہیں کہ مغربون اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ ان میں دوسرا عرق بھی شامل ہوگیا ہے اس لیے مغربون، کہا جاتا ہے یہ دور کے نسب سے پیدا ہوئے۔ اس کا یہ مطلب بیان کیا گیا ہے کہ انسانوں میں جنوں کی شرکت یہ ہے کہ جنات انسانوں کو زنا کی ترغیب دیتے ہیں اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان۔

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ۔ (سورۃ بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ ''اے جن ان کے مالوں اور بچوں میں شریک ہوجا۔

(کنز الایمان)

قوص، نامی شخص جن کا بیٹا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نہروان میں حروریہ کے قتال میں شامل تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں ذوالید (تالید) کو تلاش کررہے تھے تو لوگوں نے اطلاع دی کہ وہ بھاگ گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کو تلاش کرو۔ اس کے بعد تلاش کرلیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو کون جانتا ہے۔ موجودہ لوگوں میں سے ایک نے کہا اسے ہم جانتے ہیں یہ قوص ہے اس کی ماں بھی یہاں ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی ماں کی طرف ایک شخص بھیجا اور اس سے پوچھا اس کا باپ کون ہے؟ تو اس کی ماں نے کہا میں نہیں جانتی۔ البتہ میں زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کی بکریاں مدینہ میں چرارہی تھی کہ مجھ سے کسی سایہ دار شکل کی چیز نے صحبت کی جس سے میں حاملہ ہوگئی اسی سے میں نے اس کو جنا ہے۔

(امام زہری کتاب نزہتہ المذاکرۃ)

Marfat.com

جن وانس کے باہمی نکاح کی شرعی حیثیت

جن اور انسان کا باہمی نکاح شرعاً جائز ہے لیکن علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے۔ اسی سلسلہ میں مندرجہ ذیل علماء کرام موقف بیان کرتے ہیں۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت ابوعثمان سعید بن عباس رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الالھام والوسوسة'' میں جن کے ساتھ نکاح کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت مقاتل نے بیان کیا اور ان سے سعید ابو داود زبیدی نے بیان کیا کہ یمن کے لوگوں نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جنات کے بارے میں سوال لکھ بھیجا اور کہا کہ ہمارے ہاں ایک جن مرد نے ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دے دیا ہے اور کہتا ہے کہ میں حلال کا خواہش مند ہوں۔ تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس بارے میں دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کو پسند بھی نہیں کرتا کہ جب ایک عورت حاملہ ہو اور اس سے پوچھا جائے کہ تیرا خاوند کون ہے تو وہ کہے میرا خاوند جن ہے تو اس بات سے اسلام میں فتنہ پیدا ہو جائے۔

حضرت حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت حجاج بن ارطاۃ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ جنات سے نکاح کو مکروہ فرماتے تھے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حرب کرمانی اپنی کتاب ''مسائل حرب'' میں حضرت امام احمد بن حنبل

Marfat.com

،امام اسحاق ،محمد بن یحییٰ القطعی ،بشر بن عمر ،ابن لھیعہ ،یونس بن یزید (رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت کرتے ہیں کہ امام زہری نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات سے نکاح کرنے کو منع کیا ہے۔

حضرت قتادہ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت عقبہ الرومانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے جن کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے اس کو مکروہ فرمایا۔ اور راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسی کے متعلق حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا تو آپ نے بھی فرمایا جنات سے نکاح مکروہ ہے۔

علامہ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب 'الھواتف' میں حضرت عقبہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص حضرت حسن بن ابی الحسن کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوسعید (حضرت حسن کی کنیت) جنات میں سے ایک شخص ہماری ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیج رہا ہے۔ تو آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس سے نکاح نہ کرنا اور نہ ہی اس کی عزت واحترام کرنا۔ پھر وہ شخص حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا اے ابوخطاب قتادہ! جنات میں سے ایک جن ہماری لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیج رہا ہے۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا تم اس سے نکاح نہ کرنا اور جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم لوگ کہنا ہم تم پر چڑھائی کریں گے اگر تو مسلمان ہے تو ہمارے پاس سے واپس چلا جا اور ہمیں اذیت نہ دے۔ پس جب رات ہوئی تو وہ جن آیا اور دروازے پر کھڑا ہوگیا اور کہا تم حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے تم سے فرمایا کہ تم اس سے اپنی بیٹی کا نکاح نہ کرنا اور اس کی عزت بھی نہ کرنا پھر تم حضرت قتادہ کے

Marfat.com

پاس گئے اور ان سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم لوگ اپنی بیٹی کا نکاح اس جن سے نہ کرنا بلکہ اس کو یہ کہہ دینا کہ ہم تم پر چڑھائی کردیں گے اگر تو مسلمان ہے تم ہم سے واپس چلا جا اور ہمیں اذیت نہ دے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اس جن سے یہی بات کہی جس سے وہ جن وہاں واپس چلا گیا اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دی۔

حضرت حجاج بن ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت قتیبہ، حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حجاج جنات سے شادی کو مکروہ کہتے تھے۔

حضرت عقبہ الاصم اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

فضل بن اسحاق، حضرت قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ اور حضرت قتادہ سے جنات سے نکاح کے متعلق سوال کیا گیا تو ان دونوں حضرات نے اس کو مکروہ کہا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم لوگ اس پر سختی کرو اور کہہ دو ہم تم پر سختی کردیں گے تم اپنی آواز ہمیں سناؤ یا تم اپنی قوم ہمیں دکھاؤ (یعنی ہم تمہیں آواز سنانے اور تمہیں ظاہر ہونے پر تنگ کردیں گے) چنانچہ ان نے اس سے یہی کہا تو وہ جن چلا گیا۔ (ابن ابی الدنیا الہوتف)

حضرت اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت حرب کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسحاق سے سوال کیا کہ ایک شخص دریا میں سفر کررہا ہے اور کشتی ٹوٹ جاتی ہے اور وہ جن عورت سے شادی کرلے تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

حضرت اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جن سے شادی کرنا مکروہ ہے۔

Marfat.com

علماء احناف کے ارشادات:

آئمہ احناف میں سے حضرت شیخ جمال الدین بجستانی رحمۃ اللہ علیہ ''منیتہ المفتی'' میں فتاوٰی سراجیہ کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ اختلاف جنس کی وجہ سے انسان اور جن اور سمندری مخلوق کا باہم نکاح کرنا جائز نہیں۔

امام شرف الدین بارزی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

قاضی القضاء علامہ شرف الدین بارزی حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے جو مسائل پوچھے گئے تھے ان میں جمال الدین اسنوی نے بیان کیا کہ جب کوئی انسان کسی جن عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کے لئے جائز ہے یا ممنوع کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا۔ (سورۃ روم)

ترجمہ:۔ ''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ ان سے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ''۔

اللہ تعالیٰ نے احسان جتایا کہ اس نے بیویوں کو انسان کی جنس سے پیدا کیا ہے جن سے ان کو انس حاصل ہوتا ہے۔ پس اگر تم اس کو جائز قرار دو جیسا کہ ''شرح الوجیز'' میں ابن یونس کے حوالہ سے مذکور ہے تو اس میں بہت مشکلات پیدا ہو جائیں گی جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) ایک مشکل یہ ہوگی کہ کیا جن کو گھر رہنے پر مجبور کیا جائیگا یا نہیں؟

(۲) کیا مرد کے لئے درست ہے کہ وہ جن عورت (بیوی) کو انسانوں کی شکل کے علاوہ دوسری شکل اختیار کرنے سے روک دے جبکہ اس کو شکل بدلنے کی قدرت ہو کیونکہ اس سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

(۳) کیا صحت نکاح کی شرائط میں جن عورت کے ولی سے اجازت کے

Marfat.com

متعلق اور موانع نکاح سے بری ہونے کے متعلق جن عورت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۴) کیا جنوں کے قاضی سے نکاح کی قبولیت کا جواز ہے یا نہیں؟

(۵) کیا جب انسان جن عورت کو اس کی غیر مانوس صورت میں دیکھے اور وہ عورت دعوٰی کرے کہ میں وہی عورت ہوں جس سے تو نے نکاح کیا ہے تو کیا اس پر اعتماد کیا جائے گا اور کیا اس عورت سے صحبت کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟

(۶) اور ایک انسان شوہر کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائیگا کہ وہ اپنی جن بیوی کی خوارک مثلاً ہڈی، وغیرہ کا انتظام کرے جبکہ دوسری چیز سے اس کا رزق مہیا کرنا ممکن ہو؟

تو علامہ بارزی رحمۃ اللہ علیہ نے ان باتوں کا جواب دیا کہ ان دو آیتوں کے مفہوم کی وجہ سے انسان کو جن عورت سے نکاح کرنا جائز ہی نہیں۔

فرمان خداوندی ہے۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا۔ (سورۃ نحل)

ترجمہ:۔ ''اور اللہ نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے عورت بنائیں''

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا۔ (سورۃ روم)

ترجمہ:۔ ''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے''

اور ''مُفَسِّرِيْن جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بیویوں کو تمہاری جنس اور تمہاری نوع اور تمہاری خلقت سے پیدا فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ۔ (سورۃ توبہ)

Marfat.com

ترجمہ:۔ ’’بے شک وہ رسول تمہارے پاس تشریف لائے تم میں ہے‘‘

اور اس لیے بھی جن عورتوں سے نکاح حلال ہے وہ چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، بہنیں ہیں پس اس اعتبار سے وہ عورتیں انسان کے نکاح میں آسکتی ہیں جو انسان کی نہایت (غیر محرم) میں سے ہوں جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ۔

ترجمہ: اور تمہارے چچاؤں کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں۔

اور ان کے عہدہ کی عورتیں محرم ہیں اور وہ یہ ہیں اصول یعنی ماں، دادی، نانی، اوپر تک اور فروع یعنی بیٹی، پوتی، نواسی وغیرہ سب محرمات سے ہیں چنانچہ حرمت والی آیت، حرمت علیکم امھاتکم وبناتکم۔ (سورۃ نساء)

ترجمہ:۔ ’’اور تم پر حرام کی گئی تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں (آخر آیت تک)۔

تو یہ سب رشتے نسب میں شمار ہوتے ہیں جبکہ انسان اور جنات کے درمیان کوئی نسب نہیں ہے۔

کتاب، آکام المرجان کے مصنف فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا فتویٰ جو پہلے بیان ہوا ہے وہ انسانی عورت سے نکاح کرنے کے جواز پر دلالت کر رہا ہے۔ اور اس کے برعکس یعنی جن کا انسانی عورت سے نکاح کی نفی کر رہا ہے اس لئے مردوں اور عورتوں کے لئے جنات سے مطلقاً نکاح کرنے کی اجازت نہیں اور اس کی وجہ سے اسلام میں فساد کی کثرت بھی نہیں ہوگی۔

Marfat.com

حضرت زید العمی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا:

حضرت حرب کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور ان سے اہل مرو کے شیخ، محرق نے خبر دی فرماتے ہیں کہ حضرت زید العمی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ الھم ارزقنی جنیۃ اتزوجھا۔

ترجمہ: ''اے! اللہ مجھے ایک جن عورت عطا فرما میں اس سے شادی کروں''۔ آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ اے ابوالحواری آپ جن عورت کو لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ میرے ساتھ ہوگی کیونکہ میں نابینا ہوں ہر مشکل میں وہ میری مدد کرے گی۔

جنات میں بھی فرقہ پرستی ہے:

امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے قبیلہ بجیلہ کے بزرگ نے بیان کیا کہ ایک جن ہماری ایک جوان لڑکی پر عاشق ہو گیا پھر اس نے ہمیں اس کے نکاح کا پیغام دیا اور کہا میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ بغیر نکاح کے اس کے ساتھ (حرام) صحبت کروں۔ لہٰذا ہم نے اس لڑکی کا نکاح اس جن مرد سے کر دیا۔ پس وہ ہمارے سامنے ظاہر ہوتا اور ہم سے گفتگو کرتا۔ ایک مرتبہ ہم نے اس سے پوچھا تم کیا ہو؟ اس نے کہا ہم تمہاری طرح امتیں ہیں ہم بھی تمہاری طرح قبائل ہیں۔ ہم نے پوچھا کیا تم میں بھی فرقے ہیں۔ اس نے کہا ہاں ہم میں قدریہ، شیعہ اور مرجیہ جیسے گمراہ فرقے ہیں ہم نے پوچھا تم کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہو اس نے کہا مرجیہ فرقہ سے ہوں۔

(ابوسعید عثمان بن سعید دارمی، اتباع السنن والاثار)

Marfat.com

جنات میں زیادہ بُرا فرقہ شیعہ ہے:

ابو معاویہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہمارے ہاں ایک جن نے نکاح کیا تو میں نے اس سے پوچھا تمہیں کون سا کھانا زیادہ پسند ہے۔ اس نے کہا چاول۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم اس کے پاس چاول لے آئے، ہم نے دیکھا لقمے اٹھ رہے ہیں لیکن اٹھانے والا نظر نہیں آ رہا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کیا وہ فرقے تم میں بھی ہیں جو ہم میں ہیں؟ اس نے کہا، ہاں! میں نے پوچھا تم میں رافضی (شیعہ) فرقہ کیسا ہے؟ اس نے کہا شیعہ فرقہ ہم میں سب سے زیادہ بدترین فرقہ ہے۔

(احمد بن سلمان نجار، کتاب الامالی)

حکایت:

امام ابوبکر خرائطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے احمد بن منصور رمادی نے بیان کیا کہ میں مقام کوثی میں ایک جنات کے نکاح میں شریک ہوا۔ ایک انسان مرد نے جن عورت سے نکاح کیا تو جنات سے پوچھا گیا تمہیں کون سا کھانا زیادہ پسند ہے۔ اس نے کہا چاول۔

امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لوگ جنات کے پاس چاولوں کے تھال لاتے رہے اور چاول ختم ہوتے رہے لیکن اٹھانے والوں کے ہاتھ نظر نہیں آتے تھے۔

آنکھ بہہ پڑی (حکایات):

حضرت یوسف سروجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں ایک شخص کے پاس آئی اور اس نے کہا ہم نے تمہارے گھروں کے قریب پڑاؤ کیا ہے لہٰذا آپ مجھ سے شادی کر لیں۔ چنانچہ اس شخص نے اس سے شادی کر لی۔ جب رات ہوتی تو یہ عورت کی شکل میں آ جاتی۔ ایک مرتبہ اس کے پاس آئی اور

Marfat.com

کہا اب ہمارے جانے کا وقت آ گیا ہے لہٰذا آپ مجھے طلاق دے دیں۔ ایک مرتبہ یہی شخص مدینہ منورہ کے کسی راستہ سے جا رہا تھا کہ اچانک اس نے اس عورت کو دانے چنتے ہوئے دیکھا جو دانہ لے جانے والوں سے گرے تھے۔ اس شخص نے کہا کیا تو دانے چن رہی ہے؟ اس نے شخص کی طرف آنکھ اٹھا کر کہا تم نے مجھے کس آنکھ سے دیکھا ہے؟ شخص نے کہا اس آنکھ سے تو اس عورت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا تو اس شخص کی آنکھ بہہ گئی۔ (ابن ابی الدنیا)

ایک خوبصورت جن عورت سے شادی (حکایت):

علامہ بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف کتاب آکام المرجان) فرماتے ہیں کہ ہم سے قاضی القضاء جلال الدین احمد بن قاضی القضاء حسام الدین رازی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میرے والد (قاضی حسام الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنے بیوی بچے مشرق سے لانے کیلئے مجھے سفر پر روانہ کیا جب میں نے 'بیرہ' کو پار کیا اور بارش نے ہمیں ایک غار میں پناہ لینے اور نیند کرنے پر مجبور کر دیا۔ میں ایک جماعت کے ساتھ سویا ہوا تھا کہ اچانک مجھے کوئی چیز جگانے لگی۔ جب میں بیدار ہوا تو میرے سامنے درمیانہ قد کی ایک عورت کھڑی تھی جس کی ایک ہی آنکھ تھی جو لمبائی میں پھٹی ہوئی تھی میں دیکھ کر گھبرا گیا تو اس نے مجھے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے گھبراؤ نہیں میں تمہارے ساتھ اپنی چاند جیسی بیٹی کا نکاح کرنے آئی ہوں تو میں نے گھبرا کر کہا اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔ پھر میں نے دیکھا کچھ لوگ میری طرف آرہے ہیں ان کی شکلیں بھی اس عورت کی طرح تھیں جو میرے پاس آئی تھی ان سب کی آنکھیں لمبائی میں پھٹی ہوئی تھیں۔ ساتھ ایک نکاح کیلئے قاضی اور گواہ بھی تھے۔ پھر قاضی نے خطبہ پڑھا اور نکاح کر دیا جسے میں نے قبول کر لیا۔ اس کے بعد وہ سب چلے گئے اور وہ عورت میرے پاس

Marfat.com

دوبارہ آئی اور اس کے ساتھ ایک حسین وجمیل لڑکی تھی اس کی آنکھ بھی اس کی ماں کی طرح تھی اس نے لڑکی کو میرے ساتھ چھوڑ دیا اور خود چلی گئی پس میرا خوف اور وحشت بڑھ گئی اور میں اپنے پاس والوں کو کنکریاں مارنے لگا تا کہ وہ بیدار ہو جائیں لیکن ان میں سے کوئی بیدار نہ ہوا تو میں بارگاہ خداوندی میں دعا اور عاجزی کرنے لگا۔ پھر کوچ کا وقت آ گیا اور ہم چل پڑے لیکن وہ لڑکی مجھے چھوڑ نہیں رہی تھی اسی حالت میں تین دن گزر گئے۔ جب چوتھا دن ہوا تو وہ عورت میرے پاس آئی جو پہلے آئی تھی اور کہنے لگی شاید تمہیں یہ لڑکی پسند نہیں ہے، شاید تم اس سے جدا ہونا چاہتے ہو؟ میں نے کہا ہاں، اللہ کی قسم! اس نے کہا پھر تم اس کو طلاق دے دو، چنانچہ میں نے اس کو طلاق دے دی تو وہ چلی گئی اس کے بعد میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ پھر اس جنیہ عورت کے متعلق قاضی شہاب بن فضل اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اس نے حق زوجیت بھی ادا کیا انہوں نے فرمایا نہیں۔

(آکام المرجان)

Marfat.com

حکایت:

حافظ فتح الدین بن سیدالناس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام تقی الدین بن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ قاضی ابوبکر بن عربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ جن کے ساتھ انسان کے نکاح کا انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے جن لطیف روح ہے اور انسان کثیف جسم یہ دونوں جسم جمع نہیں ہو سکتے پھر انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے ایک جن عورت سے نکاح کر لیا جو ایک عرصہ تک ان کے پاس رہی۔ پھر اس جن عورت نے انہیں اونٹ کی ہڈی مار کر زخمی کر دیا اور بھاگ گئی پھر انہوں نے اپنے چہرے پر زخم دکھایا۔ (تذکرہ صلاح الدین صفدی)

علامہ ابن العماد رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''ارجوزہ'' میں فرماتے ہیں:

وهل يجوز نكاحنا من جنة　　مومنة قد ايقنت بالسنه

عندالامام البارزي يمتنع　　وقوله الابدليل يندفع

ترجمہ: ''کیا جن مسلمان عورت جس نے سنت پر ایمان ویقین کر لیا ہو اس سے ہمارا نکاح درست ہے۔ امام شرف الدین بارزی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ نکاح ممنوع ہے اور ان کا یہ فتویٰ بغیر دلیل کے نہیں چھوڑا جاسکتا۔

شرح وجیز یونسی میں جنات سے انسانوں کا نکاح حلال وجائز ہے اور یہی دونوں آیتوں کے موافقت کے ساتھ درست ہے۔

متاخرین کی جن عورت سے نکاح کے متعلق تشریح:

بعض متاخرین نے جن وانس کا آپس میں نکاح کو ممنوع قرار دیا ہے اور کہتے ہیں کہ آپس میں نکاح کرنے کیلئے جنس کا ایک ہونا شرط ہے اور ظاہر یہ ہے نکاح جائز ہے اس لئے کہ جنات ہمارے بھائی ہیں۔

مصنف اپنی کتاب ''توضیف الحکام علی غوامص الاحکام'' میں بیان فرماتے ہیں کہ جنات کا انسان سے نکاح کا جواز ظاہر ہے اس لئے کہ ان کو بھی ناس (لوگ) اور رجال (مرد) کہا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو ہمارا بھائی فرمایا ہے۔ اور جنات سے نکاح کے جائز ہونے پر جو بات دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ملکہ بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے نکاح کیا اور ان کی والدہ جنات سے تھیں۔ پس اگر جنات سے نکاح جائز نہ ہوتا تو ملکہ بلقیس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا نکاح کیسے جائز ہوتا کیونکہ جن کے والدین میں سے کوئی ایسا جنات ہو جس سے نکاح نہ ہو تو اس سے بھی نکاح حرام ہوگا۔

فرماتے ہیں کہ اس کی وضاحت کی ضرورت ہے کہ اگر جن آئے اور

Marfat.com

گفتگو بھی کرے اور اس کا جسم ہمیں نظر نہ آئے اور نہ ہم اسے جانیں نہ پہچانیں تو اس سے نکاح کرنا جائز نہیں اور اگر اس کا جسم نظر آئے اور ہم اس کا مشاہدہ بھی کریں اور اس کے مومن ہونے کا ہمیں علم ویقین ہو تو اس سے نکاح تردد (شک وشبہ) کے ساتھ جائز ہے۔

عماد بن یونس سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا جنات سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ میاں بیوی کا جنس میں اتفاق اتحاد (یعنی ایک جنس) کا ہونا نکاح کی صحت کیلئے شرط ہے اور اس شرط میں شبہ ہے اور اس پر کوئی بھی دلیل نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات سے نکاح کو منع فرمایا ہے اور ممانعت کی حدیث کا اولادِ زنا پر محمول کرنا ممکن ہے۔ اس کی وضاحت دوسری حدیث پاک میں ہے اور وہ حدیث یہ ہے:

لاتقوم اساعة حتی یکثر فیکم اولاد الجن۔

ترجمہ: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم میں جنات کی اولاد کی کثرت نہ ہوگی''۔

''فوائد الاخیار'' کے مصنف فرماتے ہیں اس سے مراد اولادِ زنا ہے کیونکہ زنا بھی خفیہ کیا جاتا ہے اور جنات کی اصلیت بھی پوشیدہ رہنا ہے لہٰذا اس حدیث پاک کو زنا سے پیدا ہونے والی لڑکیوں سے نکاح کی ممانعت پر محمول کیا جائے گا یہ تمام گفتگو حضرت ابن العماد رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

Marfat.com

جنات کے رہنے کے مقامات

جنات کے رہنے کے مقامات اکثر و بیشتر ناپاک جگہیں ہیں جیسے کھجور کے جھنڈ، گندگی کے ڈھیر، بیت الخلاء، غسل خانہ اور اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ وغیرہ۔ اسی وجہ سے ان مقامات پر نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ مقامات شیاطین کے رہنے کی جگہ ہے۔

بیت الخلاء جنات کے گھر ہیں:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ بیت الخلاء جنات اور شیاطین کے رہنے کی جگہ ہے پس جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کو جائے تو یہ پڑھ لیا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیطان سے“۔

جب بیت الخلاء میں جانے والا شخص (مندرجہ بالا) دعا پڑھ لیتا ہے تو جنات کی نظروں سے چھپ جاتا ہے چنانچہ جنات اس کی شرمگاہ کو نہیں دیکھ پاتے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ کتاب الطہارۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیت الخلاء جنات اور شیاطین کے رہنے کی جگہ ہے پس جب تم میں سے کوئی اس میں داخل ہو تو، بسم اللہ پڑھ لیا کرے۔ (ابن سنی عمل الیوم واللیل)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب

Marfat.com

تم میں سے کوئی قضاءِ حاجت کیلئے جائے تو بسم اللہ پڑھ لیا کرے۔

(مسند احمد، ترمذی کتاب الجمعہ، ابن ماجہ کتاب الطہارۃ)

دخول بیت الخلاء کی دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو (مندرجہ ذیل) دعا پڑھا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث۔

ترجمہ: ''اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیطان سے''۔

(بخاری کتاب الوضو، مسلم کتاب الحیض)

فائدہ: اور حضرت سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس دعا کے شروع میں بسم اللہ کے الفاظ بھی اضافہ کیے ہیں۔

سوراخ میں پیشاب نہ کرو:

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سوراخ میں پیشاب نہ کرو اس لئے اگر کوئی چیز سامنے آ گئی (یعنی سوراخ سے کوئی موذی جانور وغیرہ کاٹ لے) تو اس کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے۔ (ابوبکر بن داؤد کتاب الوسوسہ)

مسلمان اور مشرک جنات کے رہنے کی جگہ:

حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے اور میں آپ کے پانی کا برتن لے گیا تو پس میں نے کچھ لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑنے جھگڑنے کی آواز سنی اور اس طرح کی آواز پہلے میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ جب آپ واپس تشریف لائے میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کے پاس لوگوں کے لڑنے جھگڑنے کی آواز سنی ہے اور اس سے پہلے ایسی آواز

Marfat.com

نہیں سنی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس مسلمان جنات اور مشرک جنات آپس میں جھگڑا کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کو رہنے کی جگہ دوں تو میں نے مسلمان جنات کو ٹیلہ وچٹان (یعنی بلند جگہ) دی اور مشرک جنات کو پست زمین دے دی۔ (عبداللہ بن کثیر راوی) نے پوچھا کہ، جلس، اور غور، کیا چیز ہے۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جلس، کے معنی بستیاں اور پہاڑ ہیں اور غور، کے معنی کھائیاں، غاریں اور سمندری جزیرے ہیں۔

(ابوالشیخ کتاب العظمت، ابونعیم دلائل النبوۃ، طبرانی)

جنات اور جادوگری کہاں؟

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق جانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے عرض کیا اے امیر المومنین آپ اس سفر میں نہ جائیں کیونکہ وہاں نو فیصد جادو ہے اور نو فیصد جنات رہتے ہیں اور سخت قسم کی بیماریاں ہیں۔

(موطا امام مالک باب الاستیذان)

گوشت کی چکنائی والا کپڑا دھودو:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم، نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! تم اپنے گھروں سے گوشت کی چکنائی والا کپڑا نکال دو (یعنی اس کو دھو دیا کرو) کیونکہ یہ شریر جنات کی جگہ اور قیام گاہ ہے۔

(دیلمی حدیث نمبر ۳۴۳)

جنات سے شرمگاہوں کی پردہ کی دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنات اور انسانوں کا شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب مسلمان شخص

Marfat.com

اپنے کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے تو یہ (مندرجہ ذیل) دعا پڑھ لیا کرے:۔

بسم اللہ الذی لاالہ الا ھو۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے شروع جس کے سوا کوئی معبود نہیں''۔

(ابن سنی عمل الیوم واللیل)

سوراخ (بل) جنات کے رہنے کی جگہ:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوراخ (بل) میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ لوگوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سوراخ (بل) میں پیشاب کرنے کی ممانعت کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ جنات کے رہنے کی جگہ ہے۔ (ابوداؤد کتاب الطہارۃ)

پانی میں بھی جنات رہتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو لیٹے ہوئے دیکھا اور ان پر دو چادریں تھیں۔ ان چادروں کو اس طرح سے لپٹنے کو اہمیت دی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوسعید! کیا تم نہیں جانتے کہ پانی میں بھی کچھ مخلوق رہتی ہے۔

(الکنی للدولابی)

حضرت ابوجعفر امام باقر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم صبح کے وقت آئے اور انہوں نے چادریں اوڑھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا پانی میں بھی کچھ مخلوق رہتی ہے (یعنی پانی میں بھی جنات اور شیاطین رہتے ہیں)۔ (مصنف عبدالرزاق)

رات کے وقت پانی پر جنات کا قبضہ:

امام ابونعمی رحمۃ اللہ علیہ شرح الرافعی، میں فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے رات کے

Marfat.com

وقت پانی جنات کیلئے ہوتا ہے اس لئے مناسب نہیں کہ اس میں پیشاب کیا جائے اور نہ اس میں غسل کیا جائے اس لئے کہ ان سے کوئی مصیبت یا تکلیف نہ پہنچے۔

جوہڑ کے پانی جنات کا مسکن:

ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ ،کامل، میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو ''قرع'' میں غوطہ لگانے یا رفع حاجت سے منع کیا ہے۔آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''قرع'' کیا چیز ہے۔فرمایا: تم میں کوئی بھی شخص گھاس وجھاڑی والی جگہ جائے اور وہاں کے پانی کو پھلانگتا رہے کیونکہ یہ تمہارے جنات بھائیوں کے رہنے کی جگہ ہے۔

حضرت شیخ ولی الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ ،سنن ابوداؤد کی شرح میں بیان کرتے ہیں کہ ''قرع'' قاف اور 'ر' کے فتحہ (زبر) اور بغیر نقطہ والی عین کے ساتھ کھیت میں خالی جگہ کو کہتے ہیں جیسے سر میں خالی جگہ ہوتی ہے۔

بیت الخلاء میں ننگے سر نہ جائے:

امام ابن رفعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت (فقہائے شافعیہ) فرماتے ہیں کہ یہ مستحب ہے کہ آدمی بیت الخلاء میں ننگے سر نہ جائے اگر اور کوئی چیز نہ ملے تو جنات کے خوف کی وجہ سے اپنی آستین ہی سے سر کو چھپالے۔

(ابن الرفعہ، کتاب الکنایہ)

Marfat.com

جنات شریعت کے مکلّف ہیں

جنات کے مکلّف ہونے پر اہل علم کا اجماع ہے اسی سلسلہ میں مندرجہ ذیل علماء کے اقوال منقول ہیں۔ علامہ حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جنات بھی شریعت کے مکلّف اور مخاطب بھی ہیں کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ:۔ ''اے جن ان کے گروہ''۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ:۔ ''اے جن وانس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سے نعمتوں کو جھٹلاؤ گے''۔

ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو مخاطب فرمایا ہے۔ کہ پس معلوم ہوا کہ جنات بھی شریعت کے مکلّف ہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر، میں فرماتے ہیں کہ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام جنات مکلّف ہیں۔

قاضی عبدالجبار (معتزلی) نے کہا کہ ہم جنات کے مکلّف ہونے کے متعلق اہل علم ونظر کے درمیان اختلاف نہیں ہے۔

میں، (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ علامہ عزالدین بن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ 'شرح بدء الامالی' میں فرماتے ہیں کہ مکلفین کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ مخلوق جو شروع میں پیدائش سے ہی مکلّف ہیں اور وہ فرشتے اور

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا ہیں۔

(۲) وہ مخلوق جو شروع میں پیدائش ہی کے دن سے مکلّف نہیں (بلکہ بعد بلوغ) مکلّف ہوئی اور وہ اولاد آدم ہے (یعنی انسان)

(۳) وہ مخلوق جس میں اختلاف ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بھی ابتداء ہی سے مکلّف ہیں اور وہ جنات ہیں (گویا یہ تینوں قسمیں مکلفین کی ہیں)

(شرح بداء الامالی)

Marfat.com

کیا جنات میں نبی اور رسول ہیں؟

علماء سلف وخلف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جنات میں سے کوئی رسول اور نبی نہیں ہوا۔ حضرت ابن عباس، حضرت مجاہد، حضرت کلبی اور حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ۔ (سورۃ الانعام)

ترجمہ:۔ ”اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے“۔ (کنز الایمان)

کی تفسیر میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنات میں کوئی رسول نہیں ہوا۔ رسول انسان میں ہی ہوا۔ اور جنات میں نذارۃ۔ یعنی ڈرانے والے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اس کی دلیل میں قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ۔ (سورۃ الاحقاف)

ترجمہ:۔ ”پھر جب پڑھنا ہو چکا تو اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے“۔

(کنز الایمان)

ابن المنذر، حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان، رسل منکم۔ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ یہاں رسول سے قاصدین مراد ہیں اور دلیل میں یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ۔

ترجمہ:۔ ”اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے“۔

Marfat.com

کیا حضور علیہ السلام سے پہلے جنات میں کوئی نبی ہوئے ہیں؟

علامہ ابن جریر، حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے جنات کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا حضور علیہ الصلوۃ السلام کی تشریف آوری سے پہلے جنات میں کوئی نبی تھا؟

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تم نے اللہ رب العزت عزوجل کا یہ فرمان نہیں سنا۔

یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ۔ (سورۃ انعام)

ترجمہ:۔ ''اے جنوں اور انسانوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے''۔

اس فرمان خداوندی سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں اور جنات میں رسول ہیں تو سائلوں نے کہا ہاں کیوں نہیں کہ ہم نے یہ اللہ کا فرمان سنا ہے۔

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں وہ حضرات جو حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی موافقت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتلا دیا ہے کہ جنات میں بھی رسول ہیں جن کو جنات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

یہ حضرات کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان سے انسان کے رسل مراد لینا درست ہے تو جنات کے رسل مراد لینا بھی درست ہوگا۔ وہ کہتے ہیں اس معنی کے فاسد ہونے میں وہی دلیل ہے جو دلیل دونوں خبروں پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسل ہیں اس لئے کہ وہ خطاب میں مشہور ہیں نہ کہ غیر انسان۔

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل انسانوں

Marfat.com

میں کوئی نبی جنات کی طرف نہیں بھیجا گیا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ بالاتفاق آخری نبی ہیں کیونکہ جنات انسانوں کی قوم سے نہیں ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی ایک خاص قوم کی طرف بھیجا گیا۔

فائدہ:

یہ ایک حدیث پاک کا حصہ ہے جو بخاری کتاب التیمم، ترمذی کتاب السیر اور نسائی کتاب الغسل میں مروی ہے۔ (از مترجم)

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ بات تو ہم یقینی پور پر جانتے ہیں کہ ہر قوم کو ڈرایا گیا ہے اور انہیں میں سے ان کے پاس انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الم یاتکم رسل منکم۔

ترجمہ:۔ ''کیا تمہارے پاس تم سے رسول نہیں آئے تھے۔ (سورۃ انعام)

علامہ قاضی بدر الدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''آکام المرجان'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کے قول (مذھب) کی تائید اس فرمان سے ہوتی ہے۔ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ'' ترجمہ:۔ ''اور آسمانوں کے مثل زمین بھی سات ہیں''۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زمینیں بھی سات ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح ایک نبی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ایک آدم ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کی طرح ایک نوح ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ایک ابراہیم ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ایک عیسیٰ ہے۔

(ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم بیہقی شعب الایمان)

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی وضاحت:

اکثر علماء کرام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تاویل یہ فرمائی ہے کہ جنات میں سے کچھ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول نہیں تھے لیکن ان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیجا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ان رسولوں کا کلام سنا جو انسانوں میں مبعوث ہوئے پھر وہ لوگ اپنی قوم جنات کی طرف لوٹ آئے اور ان کو ڈرایا۔

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاوٰی میں فرمایا اور امام کلبی نے بھی فرمایا اور علامہ زمخشری نے بھی بیان کیا " کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت وتشریف آوری سے قبل صرف انسانوں کی طرف انبیاء کرام بھیجے جاتے تھے اور سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔

علامہ زمخشری نے کہا کہ اس بات میں امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت نہیں ہے کہ جنات میں بھی رسول ہیں بلکہ اس سے مراد ہے کہ انسانوں کے رسول انسانوں کو خصوصی طور پر خطاب کرتے تھے جنات کو خطاب نہیں کرتے تھے جس طرح کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو خطاب فرمایا جب وہ آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ یہ جنات انبیاء کرام علیہم السلام سے یا بعض مسلمانوں سے انبیاء کرام کی دعوت کو سنتے تھے اور اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ زمخشری نے اس کو بیان کیا ہے کہ امام واحدی نے علامہ کلبی سے تمام قائلین کے بارے میں نقل کیا ہے کہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام انسانوں ہی میں سے تھے۔

علامہ زمخشری نے اللہ تعالیٰ کے فرمان۔ "اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ" کی تفسیر میں کہا ہے۔

Marfat.com

کہ علماء کرام کی ایک جماعت کہتی ہے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام انسانوں میں ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے جنات کی ایک قوم بھیج دی تا کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کو سن لیں اور اپنی قوم جنات کو وہ کلام سنا دیں۔

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ پہلی امتوں میں جنات بھی مکلّف تھے جس طرح اس دین محمدی میں مکلّف ہیں اور مکلّف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو سنیں اور آپ کی تصدیق کریں لیکن اس صادق کا جنات یا انسان ہونے میں کوئی قطعی دلیل نہیں ہے اور قرآن مجید کا ظاہر حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے موافق ہونے کے باوجود اکثر علماء اس کے مخالف ہیں اور اس کی تحقیق یہ ہے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی اس پر کوئی فائدہ مرتب ہوگا۔ اس کے علاوہ کہ ہمیں یقین ہے کہ انسانوں کے رسل کے بعثت کو جنات نے سن لیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى۔ (سورۃ احقاف)

ترجمہ: ''ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی''۔

اس آیت مبارکہ کا ظاہر یہی ہے کہ جنات شریعت موسیٰ پر ایمان رکھتے تھے اور وہ شیاطین جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے مسخر فرمایا تھا وہ احکام شرع میں آپ کی پیروی کرتے تھے حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام بنی اسرائیل کے انبیاء کرام میں سے ایک پیغمبر تھے۔ لیکن کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کی کوئی مستقل شریعت تھی یا وہ بھی شریعت موسوی پر تھے۔

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا جنہوں نے اس مسئلہ میں خاموشی اختیار کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو رسولوں کے ساتھ شمار کیا ہے۔

Marfat.com

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انا اوحینا الیك كما اوحینا الی نوح والنبین من بعد واوحینا الی ابراھیم واسمعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وعیسی وایوب ویونس وھارون وسلیمان واتینا داود زبورا۔ (سورۃ نساء)

ترجمہ:۔ ’’بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی اور ہم نے ابراہیم واسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داود کو زبور عطا فرمائی‘‘۔ (کنزالایمان)

یہ تمام کلام علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

کیا تمام جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے مسخر تھے؟

ابن ابی حاتم، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تمام جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے مسخر نہیں کیے گئے جیسا کہ آپ لوگ سنتے ہیں اور بطور دلیل یہ آیت مبارکہ پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ (سورۃ سبا)

ترجمہ: ’’اور جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے ہیں‘‘۔ (کنزالایمان)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس کے نبی ہیں

مسلمانوں کی کسی ایک جماعت نے بھی اس بارے میں اختلاف نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم، نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانوں اور جنات دونوں کی طرف مبعوث فرمایا۔ بخاری اور مسلم شریف کی حدیث اسی بات کی طرف وضاحت کرتی ہے: ''بعثت الی الاحمر والاسود'' یعنی میں سرخ اور کالے کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

وشمہ بن موسیٰ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں انسانوں اور جنات کی طرف اور ہر سرخ اور کالے کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس کو خوشخبری اور ڈر سنانے والے ہیں:

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانوں کی طرف خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ انہیں باتوں میں سے ایک ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا کی گئی۔

امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ ''الارشاد'' میں فرماتے ہیں کہ بے شک ہم نے یقین سے جان لیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ جن وانس کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ جن وانس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

علامہ ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں اور جنوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان سب کو

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر اور جو کچھ آپ لے کر تشریف لائے (یعنی قرآن مجید) پر ایمان لانا لازم قرار دیا ہے اور حضور ﷺ کی اطاعت کو بھی واجب قرار دیا ہے اور جس چیز کو آپ نے حلال قرار دیا اسے حلال جانیں اور جس چیز کو آپ نے حرام قرار دیا اسے حرام سمجھیں اور جس چیز کو آپ نے پسند فرمایا اسے پسند کریں اور جسے آپ نے ناپسند فرمایا اسے مکروہ وناپسند جانیں اور جن وانس میں سے جس پر رسول اللہ ﷺ کی رسالت دلیل قائم ہو چکی پھر ان پر ایمان نہ لایا تو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ہے جیسا کہ وہ کافر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مبعوث فرمایا، یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، ائمہ مسلمین (یعنی حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت سیدنا امام مالک، سیدنا حضرت امام شافعی اور حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہم) اور مسلمانوں کی تمام جماعتوں اہل سنت و جماعت وغیرہم کا اتفاق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجن میں جنوں کے بارے میں بیان کیا (اس سورۃ کا مکمل ترجمہ پڑھیں)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو حکم دیا کہ اس کو انسانوں سے بیان کردیں تاکہ انسان، جنات کے احوال سے واقف ہو جائیں اور وہ بھی جان لیں کہ آپ جنات کی طرف بھی رسول مبعوث ہوئے ہیں۔

قرآن سننے والے جنات کی تعداد:

ابن مردویہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ○ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ

Marfat.com

مُسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (سورۂ احقاف)

ترجمہ: ''اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کان لگا کر قرآن سنتے کتنے جن پھیرے پھر جب وہاں حاضر ہوئے تو آپس میں بولے خاموش رہو پھر جب پڑھنا ہو چکا تو اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے بولے اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور سیدھی راہ دکھاتی اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات سنو اور اس پر ایمان لاؤ تاکہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں وہ کھلی گمراہی میں ہیں''۔

کی تفسیر میں فرمایا جنوں کے نو(۹) افراد اہل نصیبین سے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کی قوم کی طرف پیغام رساں مقرر فرمایا۔

(ابن جریر، طبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنوں کا ایک گروہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جس وقت کہ حضور ﷺ بطن نخلہ میں قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے جب جنوں نے سنا تو آپس میں کہنے لگے خاموش ہوان جنوں کی تعداد نو(۹) تھی۔ ان میں کا ایک ذریعہ تھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مقدسہ نازل فرمائی۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ

Marfat.com

مُّسْتَقِيمٍ ○ يٰقَوْمَنَآ اَجِيبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (سورۂ احقاف)

ترجمہ: ''اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کان لگا کر قرآن سنتے کتنے جن پھیرے پھر جب وہاں حاضر ہوئے تو آپس میں بولے خاموش رہو پھر جب پڑھنا ہو چکا تو اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے بولے اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور سیدھی راہ دکھاتی اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات سنو اور اس پر ایمان لاؤ تاکہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں وہ کھلی گمراہی میں ہیں''۔

(ابن ابی شیبہ، حاکم، ابن مردویہ، ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

درخت کے پاس جنات نے قرآن سنا:

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ الجن میں جنات کو قرآن سنانے کی اجازت کیسے ملی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اذنت بھم شجرہ یعنی میں نے انہیں درخت کے پاس اجازت دی۔ (بخاری، مسلم)

قرآن سننے والے جنات یہودی تھے:

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تفسیر میں آیا ہے کہ (قرآن سننے والے جنات یہودی تھے اسی وجہ سے انہوں نے، من بعد موسیٰ، کہا من بعد عیسیٰ نہیں کہا۔ یعنی جنات نے کہا کہ ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

کے بعد اتاری گئی۔

قرآن سننے کی تاریخ:

واقدی، حضرت امام ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جنات ماہ ربیع الاول ۱۱ھ میں آئے تھے۔

(ابو نعیم دلائل النبوۃ)

قرآن سننے والے جنات کے نام:

ابن ابی حاتم، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے قرآن مجید آیت مبارکہ،

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ۔

ترجمہ: ''جبکہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے''۔

کی تفسیر میں فرمایا وہ سات جن تھے تین اہل حران سے تھے اور چار اہل نصیبین سے تھے اور ان کے نام یہ ہیں، حسی، مسی، شاحر، جاحر، الازد، انیان، الاحقب۔

ابن ابی حاتم فرمان خداوندی: ''وَاِذْ صَرَفْنَآ'' الایۃ، کی تفسیر میں حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو جنات حاضر ہوئے وہ بارہ ہزار افراد پر مشتمل تھے جو جزیرہ موصل سے آئے تھے۔

ایک صحابی جن کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے دفن کیا:

حضرت ابو معمر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مکۃ المکرمہ کی طرف جاتے ہوئے ایک چٹیل میدان سے گزر رہے تھے تو آپ نے میدان میں ایک مرا ہوا سانپ دیکھا۔ دیکھ کر فرمایا اس کو دفن کرنا مجھ پر لازم ہے اور جنات نے کہا ہم تمہارے لئے کافی ہیں (ہم آپ کو

Marfat.com

اس سے منع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے) حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا۔ پھر آپ نے سانپ کو اٹھایا اور گڑھا کھودا ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا۔ پھر اچانک ایک عجیب آواز آئی لیکن آواز دینے والا نظر نہیں آرہا تھا کہ اے سُرّق تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے سُرّق تم ایک چٹیل میدان میں مرو گے اور تمہیں میری امت کا ایک بہترین شخص دفن کرے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اس نے کہا میں ایک جن ہوں اور یہ سُرّق ہے اور جنات میں میرے اور اس کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے سُرّق تو چٹیل میدان میں فوت ہوگا اور تجھے میرا بہترین امتی دفن کرے گا۔ (بیہقی)

فائدہ:

اس واقعہ سے سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بیعت اسلام کرنے والے جنات میں سے ایک جن نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کا اظہار کیا۔ (از مترجم)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک جن صحابی کو دفن کیا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ ان کے پاس ایک بگولہ آیا اس کے بعد ایک اور بڑا بگولہ آیا اور جو بعد میں بکھر گیا پھر ہم نے دیکھا کہ ایک سانپ مرا ہوا پڑا ہے تو ہم میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اپنی چادر کے دو حصے کیے اور ایک

Marfat.com

حصہ میں اس کو کفن دے کر دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو دو عورتیں آ کر پوچھنے لگیں تم میں کس نے عمرو بن جابر کو دفن کیا ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم تو عمرو بن جابر کو نہیں جانتے؟ تو انہوں نے کہا اگر تم نے طلب ثواب کی نیت سے دفن کیا تھا تو تمہیں ثواب مل گیا ہے۔ کچھ فاسق جنات نے مسلمان جنات کے ساتھ لڑائی کی تھی اور انہوں نے عمرو بن جابر کو قتل کر ڈالا اور یہ وہی سانپ تھا جسے تم نے دیکھا اور دفن کر دیا۔ اور یہ ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور ﷺ سے قرآن مجید سنا تھا پھر یہ اپنی قوم کی طرف واعظ بن کر اور ڈر سنانے والے بن کر واپس لوٹے تھے۔ (اس روایت کو ابن سلام نے ابواسحاق سبعی کی سند سے ذکر کیا اور انہوں نے اپنے اساتذہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ ایک سفر میں تھے کہ دو سانپ آپس میں لڑ رہے تھے تو ایک نے دوسرے کو مار دیا۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس مرے ہوئے سانپ کی خوشبو اور خوبصورتی نے متعجب کیا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سانپ کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا پھر اچانک کچھ لوگ ''السلام علیکم، السلام علیکم'' کہہ رہے تھے لیکن وہ لوگ نظر نہ آئے۔ پھر ان لوگوں نے کہا تم نے عمرو کو دفن کر دیا ہے ہم مسلمان اور کافر جنوں نے آپس میں جنگ کی تو مسلمان جن قتل ہو گیا جس کو آپ نے دفن کیا ہے وہ جنات کی اس جماعت سے تھا جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے تھے۔ (ابن ابی الدنیا الہواتف)

ایک شہید جن سے کستوری کی خوشبو:

حضرت معاذ بن عبداللہ، حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور آپ سے عرض کی اے امیر المومنین میں آپ کو ایک عجیب وغریب بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ایک جنگل بیابان میں تھے کہ ہمارے

Marfat.com

سامنے دو بگولے آئے ایک اس طرف سے آیا دوسرا دوسری طرف سے آیا پھر ان دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی اور سخت مقابلہ ہوا پھر وہ الگ ہو گئے اور ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ طاقتور تھا پھر میں ان کے اکھاڑے کی جگہ گیا تو وہاں بہت سے سانپ پڑے تھے اتنے بڑے سانپ پہلے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے اور ان میں سے ایک سانپ سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی اور وہیں ایک باریک زرد رنگ کا سانپ بھی مرا پڑا تھا۔ میں ان سانپوں کو الٹنے پلٹنے لگا تا کہ دیکھوں یہ خوشبو کس سانپ سے آ رہی ہے تو وہ خوشبو اسی زرد رنگ کے سانپ سے آ رہی تھی مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اس کی نیکی کی وجہ سے ہے تو میں نے اس کو اپنے عمامہ میں لپیٹ کر دفن کر دیا۔ پھر میں جانے لگا تو ایک آواز دینے والے نے مجھے کہا جو کہ مجھے نظر نہیں آ رہا تھا کہ اے اللہ کے بندے تم نے یہ کیا کیا ہے؟ میں نے اس کو وہ سب کچھ بتا دیا جو کچھ میں نے دیکھا تھا۔ اس نے کہا تم نے بالکل درست کیا ہے وہ سانپ جنات کے قبیلہ بنوشعیان و بنوقیش سے تھا۔ جنات کی آپس میں مڈبھیڑ اور لڑائی ہوئی انہیں مقتولین میں سے ایک جن وہ بھی تھا جس کو تم نے دیکھا اور وہ شہید ہوا ہے اور یہ ان جنات میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن مجید سنا تھا۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الهواتف)

آخری جن صحابی کی موت کا واقعہ:

حضرت کثیر بن عبداللہ ابو ہاشم ناجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو رجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سوال کیا کہ کیا آپ کو ان جنات صحابہ کا علم ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی تو آپ مسکرائے اور فرمایا میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جس کو میں نے خود سنا اور دیکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم ایک سفر میں تھے اور ایک پانی کی جگہ اترے اور خیمے لگائے پھر میں اپنے خیمہ میں دوپہر کو آرام کرنے کیلئے چلا گیا

Marfat.com

تو میں نے دیکھا کہ ایک سانپ خیمہ میں داخل ہوا اور لوٹ پوٹ ہو رہا ہے میں نے اپنا برتن لیا اور اس پر پانی چھڑکنے لگ گیا تو اس کو سکون آ گیا جب ہم نے نماز عصر ادا کی تو وہ مر گیا۔ میں نے اپنے تھیلے سے ایک سفید کپڑے کا ٹکڑا نکالا اور اس کو لپیٹ دیا اور گڑھا کھود کر اس میں دفن کر دیا اور باقی دن، رات ہم چلتے رہے صبح ہوئی تو ہم ایک پانی کی جگہ اترے خیمے لگائے اور آرام کیلئے اپنے اپنے خیمے میں چلے گئے۔ تو میں نے دو مرتبہ ''السلام علیکم'' کی آواز سنی۔ یہ لوگ ایک، دس، سو اور ہزار نہیں تھے بلکہ اس سے زیادہ تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ کہنے لگے ہم جنات ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں برکت دے تم نے ہمارا ایک ایسا کام کیا ہے جس کا ہم بدلہ نہیں دے سکتے۔ میں نے پوچھا کہ میں نے کون سا کام ہے؟ کہنے لگے جو سانپ تمہارے پاس فوت ہوا تھا وہ ان آخری جنات میں سے تھا جنہوں نے سرکار دو عالم ﷺ کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ (ابن ابی الدنیا نیا الھواتف، ابونعیم دلائل النبوۃ)

حکایت:

ابن مردویہ، حضرت ثابت بن قطبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ ایک سفر میں تھے کہ ہمارا گزر ایک مرے ہوئے سانپ کے قریب سے ہوا جو اپنے خون میں لت پت تھا ہم نے اسے دفن کر دیا۔ جب ہم نے قیام کیا تو چند عورتیں یا مرد آئے تو ان لوگوں نے کہا تم میں عمرو کا ساتھی کون ہے؟ ہم نے پوچھا عمرو کون ہے؟ ان لوگوں نے کہا عمرو، ہی سانپ ہے جس کو تم نے گزشتہ رات دفن کر دیا تھا۔ سنو وہ ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور ﷺ سے قرآن مجید سنا تھا۔ ہم نے پوچھا اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا وہ لوگ جنات میں سے سانپ ہیں مسلمان اور مشرک جنات نے آپس میں لڑائی کی اور وہ شہید ہو گیا پھر جنات

Marfat.com

نے کہا اگر آپ لوگ چاہیں تو ہم اس کا بدلہ دیں۔ ہم نے کہا بدلہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (یہ روایت گزشتہ صفحات میں بتغیر الفاظ گزر چکی ہے)۔
(حکیم ترمذی نوادر الاصول، ابونعیم)

حکایت:

ابن مردویہ، حضرت صفوان بن المعطل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہم حج بیت اللہ کے ارادہ سے سفر پر نکلے جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک سانپ لوٹ پوٹ ہو رہا ہے اور اسی حالت میں وہ مر گیا۔ پھر ایک شخص نے تھیلے سے کپڑا نکال کر کفن دے کر گڑھے میں دفن کر دیا۔ پھر ہم مکۃ المکرّمہ کی طرف چل پڑے جب ہم مسجد الحرام میں آئے تو ایک شخص ہماری طرف متوجہ ہوا اور کہا تم میں سے عمرو بن جابر کا ساتھی کون ہے۔ ہم نے کہا ہم عمرو بن جابر کو جانتے ہی نہیں۔ اس نے کہا وہ ایک جن تھا جس کو تم نے دفن کیا ہے اللہ تعالیٰ تجھے اس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور وہ ان نو (۹) جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید سنا تھا۔
(عبداللہ بن احمد زوائد المسند، بارودی معرفۃ الصحابہ، حاکم، طبرانی)

حکایت:

ابوالاشہب عطاردی نے بیان کیا کہ میں حضرت ابورجا عطاردی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے ہم نے آپ سے سوال کیا کہ کیا جنات میں سے کوئی جن باقی ہے جو قرآن مجید سنا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا حضرت ابورجاء عطاردی کے پاس جاؤ وہ مجھ سے پہلے کے ہیں اور قوی امید ہے کہ وہ اس بارے میں علم رکھتے ہوں گے اس لئے ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہم ایک مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت کیلئے جا رہے تھے اور میرے ساتھ

Marfat.com

بہت سے حضرات بھی تھے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک سفید جن لوٹ پوٹ رہا تھا میں نے اسے پانی پلایا پیاس بجھانے کے بعد وہ مر گیا میں نے اپنی سفید چادر کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر غسل دے کر کفن کے بعد ایک گڑھے میں دفن کر دیا پھر ہم چل پڑے دوسرے دن تک چلتے رہے یہاں تک کہ ہم مقام قائلہ پر پہنچ گئے قیام کے بعد دیکھا کہ کثرت سے آوازیں آرہی ہیں تو میں گھبرا گیا تو مجھے کسی نے آواز دی کہ گھبراؤ نہیں ہم جنات میں سے ہیں ہم تمہارے اس احسان کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں جو تم نے گزشتہ رات ہمارے دوست کے ساتھ کیا وہ ان جنات میں سے آخری جن تھا جو قرآن مجید سنتا تھا اور اس کا نام عمرو تھا۔

فائدہ از مصنف رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اصابہ، میں بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ، گزشتہ واقعہ اور وہ واقعہ جسے صفوان بن المعطل نے بیان کیا ہے۔ اور وہ واقعہ جس کو حضرت ابورجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور ثابت بن قطبہ کے واقعہ میں (مرنے والے کا) نام نہیں بیان کیا گیا۔ ممکن ہے کہ ایک واقعہ دوسرے کی تفسیر ہو اور اس میں اشکال ہے اس لیے کہ ان کے ظاہر میں تضاد ہے جبکہ دونوں واقعہ کو جدا سمجھا جائے یہ ممکن ہے کہ پہلا واقعہ نو (۹) جنات کے ساتھ خاص ہو اور دوسرا واقعہ اس جن کا ہو جس نے قرآن مجید سنا ہو بشرطیکہ سننا دو گروہ سے ہو۔ مثال کے طور پر سُرّق کے واقعہ میں بیان کیا گیا وہ ان جنات میں سے آخری ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو دوسرا جن بیعت کرنے کے ساتھ مقید ہوگا یعنی دوسرے جن نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہو۔

چارسوسال قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والا جن:

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ کے ساتھیوں کی ایک جماعت حج بیت اللہ کی سعادت کے ارادہ سے نکلی ایک راستے سے گزر ہوا تو

Marfat.com

انہوں نے راستہ پر ایک سفید سانپ کو دیکھا اور اس سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ساتھی سے کہا چلیں اور سانپ کو دیکھیں ہمارے دیکھتے دیکھتے وہ سانپ مرگیا تو میں نے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستہ کے ایک طرف دفن کر دیا پھر میں ساتھیوں میں واپس آگیا۔ ابھی ہم بیٹھے ہی تھے کہ مغرب کی جانب سے چار عورتیں ہمارے پاس آئیں ایک نے کہا تم میں سے کس نے عمرو کو دفن کیا ہے؟ میں نے کہا میں نے دفن کیا ہے؟ اس عورت نے کہا سنو! اللہ کی قسم تم نے ایک روزہ دار اور ایک نمازی کو دفن کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کا حکم دیتا تھا اور تمہارے نبی حضرت محمد ﷺ پر ایمان رکھتا تھا اور اس نے تمہارے نبی ﷺ کے اوصاف وکمالات آسمان میں آپ کے مبعوث ہونے سے چار سو سال قبل سنے تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اس کے بعد ہم نے حج کیا۔ فراغت حج کے بعد ہم مدینہ منورہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ آپ کے گوش گزار کیا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو بے شک حضور ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ میری بعثت سے چار سو سال قبل مجھ پر ایمان لایا۔ (ابونعیم دلائل النبوۃ)

حاضر خدمت ہونے والے جنات کے نام:

امام اسمعیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''واذصرفنا الیك نفراً من الجن'' یعنی پھر جبکہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے۔ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ نو (۹) جنات تھے جن کے نام یہ ہیں: (۱) شلیظ (۲) شاحر (۳) ماحر (۴) وحسا (۵) ومسا (۶) غنیم (۷) الارقم (۸) الادرس (۹) حاصر۔ (الاصابہ، ابن حجر عسقلانی)

ایک جن کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دعا:

حذیفہ عدوی سے راویت ہے کہتے ہیں کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جو کہ حافظ قرآن بھی تھے۔ سرکار عالم نور مجسم ﷺ کی زیارت کیلئے آرہے تھے جب مسماء پہنچے تو دو اونٹ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ان اونٹوں نے سفید چمڑے سے مرا ہوا سانپ نکالا۔ حضرت ابو حاطب رضی اللہ عنہ نے اتر کر اپنے کمان کے دستہ کے ساتھ گڑھا کھود کر اسے دفن کر دیا۔ پھر جب رات ہوئی تو ایک آواز دینے والے نے کہا۔

یاایها الراکب المزجی مطیته	اربع علیك سلام الواحد الصمد
واریت عمر اوقدالقی کلا کله	دون العشیرة کالضرغامة الاسد
واشجع حاذر فی الجیش منزله	وفی الحیاء من الندراء فی الخد

ترجمہ: ”اے سوار اپنی سواری ہانکنے والے تم پر ایک اللہ بے نیاز کی چار مرتبہ سلامتی ہو۔ تم نے عمرو کو دفن کر دیا اس نے ایک جماعت کو بہادر شیر کے نقصان کی طرح چھوڑ دیا ہے نہ کہ خاندان کو۔ وہ بہت بہادر تھا اس کا مقام اپنے لشکر میں مستعد و تیار رہنا تھا اور حیاء میں باکرہ دوشیزہ کی طرح تھا“۔

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اس کی خبر آپ ﷺ کو دی۔ آپ نے فرمایا وہ عمرو بن جومانہ ہے جو وفد نصیبین سے تھا۔ محسن بن جوش نصرانی اس سے ملا تو اسے قتل کر دیا۔ سنو! میں نے نصیبین کو دیکھ لیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اسے میری خدمت میں لے آئے تو میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ وہ اس کی نہر کو میٹھی کر دے اور اس کے پھل عمدہ بنا دے اور اس پر رحمت کی بارش زیادہ کر دے۔

فائدہ:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے ،اصابہ، میں اس عمرو کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی عمرو کے واقعہ سے خبردار کیا ہے۔
(ابن ابی الدنیا الہواتف)

بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جنات کے وفود آتے تھے:

علامہ بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ 'آکام المرجان' میں فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں ہے مکۃ المکرمہ میں اور ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جنات کے وفد کئی مرتبہ حاضر ہوتے تھے۔

شیاطین کا آسمان سے باتیں چرانا بند ہوگیا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر عکاظ (مکہ کے قریب ایک بازار کا نام) کی طرف تشریف لے گئے اور اس وقت شیاطین کو آسمانی خبر سے روک دیا گیا تھا اور شیطانوں پر شعلے ڈالے جاتے تھے جب شیاطین اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے برسائے جاتے ہیں انہوں نے کہا ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہوگئی ہے چنانچہ ان کی قوم نے مشرق سے مغرب تک چھان مارا تا کہ دیکھیں کہ ان کے اور آسمانی خبروں کے درمیان کونسی چیز حائل ہے۔ راوی کہتے ہیں (وہ تلاش کرتے) تہامہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار عکاظ جاتے ہوئے مقام نخلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب شیاطین نے قرآن کریم سنا تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم یہی ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہے پھر جب وہاں سے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے تو اپنی قوم سے کہا اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم

Marfat.com

اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

(بخاری کتاب الاذان، مسلم کتاب الصلوٰۃ)

بارگاہ نبوی ﷺ سے جنات کا توشہ طلب کرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم میں کون جنات کے معاملہ میں رات کو حاضر ہونا پسند کرے گا؟ جو پسند کرے وہ یہ کام کرے (یعنی میرے ساتھ چلے) تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے میرے سوا کوئی حاضر نہ ہوا چنانچہ ہم چلے جب ہم مکہ مکرمہ کی بلندی پر پہنچے تو حضور ﷺ نے اپنے قدم مبارک سے میرے لئے ایک نشان کھینچ دیا پھر مجھے حکم دیا کہ تم اس نشان کے اندر بیٹھو پھر حضور ﷺ تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر قرآن پڑھا تو سخت تاریکی (سیاہ فام لوگوں) نے آپ کو چھپا لیا اور میرے اور حضور ﷺ کے درمیان یہ تاریکی حائل ہوگئی یہاں تک کہ میں حضور ﷺ کی آواز نہ سن سکا پھر وہ لوگ چلے گئے مثل بادل کے ٹکڑوں کے صرف ان کا ایک گروہ رہ گیا۔ رسول اللہ ﷺ فجر کے وقت فارغ ہوئے اور چل پڑے اور میدان کی طرف نکل گئے پھر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اس گروہ نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس گروہ نے توشہ طلب کیا تو حضور ﷺ نے انہیں ہڈی اور لید کا توشہ دیا پھر حضور ﷺ نے ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے منع فرما دیا (کہ کوئی ہڈی اور لید سے استنجاء نہ کرے)۔

(حاکم، ابونعیم دلائل النبوۃ)

جنات کے وفد نصیبین کی رسول اللہ ﷺ سے ملاقات:

حضرت عمرو بن غیلان ثقفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے سنا ہے کہ آپ وفد جن کی رات (لیلۃ الجن) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔

Marfat.com

راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا ان کے بارے میں بیان فرمائیے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اصحاب صفہ میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی کھلانے کیلئے لے گیا اور میں رہ گیا مجھے کوئی نہیں لے گیا میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں کھجور کی چھڑی تھی اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر مارا اور فرمایا میرے ساتھ چلو چنانچہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے حتیٰ کہ ہم بقیع غرقد پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی مبارک سے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا اس کے اندر بیٹھ جاؤ اور میرے آنے تک یہاں سے نکلنا نہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور کھجور کے درختوں کے درمیان سے آپ کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ ایک سیاہ بادل چھا گیا اس نے میرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جدائی وفاصلہ کر دیا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنی چھڑی مبارک سے کھٹکٹا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ صبح نمودار ہو گئی پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میرے امن دینے کے بعد اگر تم اس حلقہ سے نکلتے تو ان جنوں میں سے کوئی جن تمہیں اچک لے جاتا کیا تم نے کوئی چیز دیکھی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مین نے عرض کیا میں نے چند سیاہ لوگوں کو دیکھا جو گرد آلود سفید کپڑوں میں تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ نصیبین کے جنوں کا وفد تھا انہوں نے مجھ سے سامان اور توشہ کا سوال کیا میں نے انہیں ہر قسم کی ہڈی اور لید و مینگنی کا سازوسامان دیدیا میں (ابن مسعود) نے عرض کیا یہ انہیں کس کام آئیں گی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ لوگ جو بھی ہڈی پائیں گے اس پر ویسے ہی گوشت پائیں گے جس دن اسے کھایا گیا تھا۔ اور جو لید، گوبر پائیں گے اس پر بھی اسی طرح وہ دانہ پائیں گے جس دن (چوپایوں کے) کھانے کے وقت

Marfat.com

موجود تھا لہٰذا تم میں سے کوئی بھی ہڈی اور لید سے استنجا نہ کرے۔

(ابن جریر، ابونعیم)

حکایت:

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون ہے جو آج رات جنات کے وفد کے ساتھ ملاقات کیلئے میرے ساتھ چلے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے کسی نے کوئی جواب نہ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میرا ہاتھ پکڑا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے لگا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے تمام پہاڑ ہماری نظروں سے غائب ہو گئے (یعنی مدینہ منورہ سے دور نکل گئے) جب ہم کشادہ میدان میں پہنچے تو چند لوگ تیر جیسے لمبے قد والے نظر آئے جن کے کپڑے پاؤں کے پاس سے غبار آلود تھے جب میں نے دیکھا تو مجھے شدید کپکپی طاری ہوگئی یہاں تک کہ میرے پاؤں ٹک نہیں رہے تھے پھر جب ہم ان کے قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر اپنے قدم مبارک کے انگوٹھے سے میرے لئے ایک حلقہ کھینچا اور مجھ سے فرمایا اس حلقہ کے اندر بیٹھ جاؤ جب میں اس کے اندر بیٹھ گیا تو میری تمام کپکپی وخوف ختم ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور ان کے درمیان ہو گئے اور قرآن کریم تلاوت فرمانے لگے اور طلوع فجر (صبح صادق) تک وہ لوگ بیٹھے رہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہ حق ہے پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہو گیا ابھی ہم تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا متوجہ ہو اور دیکھو کیا تم ان میں سے کسی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سے سیاہ فام لوگ دیکھ رہا ہوں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک زمین کی طرف جھکایا اور ہڈی ولید دیکھی تو اسے ان کی طرف

Marfat.com

پھینک دیا اور فرمایا یہ نصیبین کا وفد ہے جنہوں نے مجھ سے توشہ کا سوال کیا تو میں نے ہر قسم کی ہڈی اور لید دیدی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہڈی اور لید سے کسی کو استنجا کرنا حلال نہیں ہے۔ (طبرانی)

جنات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں لیلۃ الجن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ہم چلے یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ کی بلندی پر پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک حلقہ کھینچا اور فرمایا یہاں سے ہٹنا مت پھر آپ پہاڑوں پر چڑھ گئے میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر اتر رہے ہیں یہاں تک کہ وہ لوگ میرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان حائل ہو گئے میں اسی حالت میں تھا کہ صبح روشن ہو گئی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا کہ مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ جن وانس مجھ پر ایمان لائیں پس انسان تو مجھ پر ایمان لے آئے اور جنوں کے متعلق بھی تم نے دیکھ لیا ہے۔ (طبرانی، ابونعیم)

جنات کے قبیلہ بنو اخوہ اور بنو عم کی حاضری:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنو اخوہ اور قبیلہ بنو عم کے پندرہ جنات رات کے وقت میرے پاس آئے تو میں ان پر قرآن پڑھنے لگا پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ گیا جہاں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک حلقہ کھینچا اور مجھے اس کے اندر بٹھا دیا اور فرمایا یہاں سے نکلنا مت چنانچہ میں نے رات بسر کی حتیٰ کہ صبح ہوتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جب صبح ہوئی تو میں نے ساٹھ (۶۰) بیٹھے ہوئے اونٹ دیکھے۔

(ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

Marfat.com

بارگاہ نبوی ﷺ میں جنات کے سردار کی حاضری:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لیلۃ الجن میں، میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا یہاں تک ہم مقام حجون میں پہنچے تو میرے لئے حضور ﷺ نے ایک دائرہ کھینچا پھر آپ ﷺ جنات کی طرف تشریف لے گئے اور حضور ﷺ کے پاس جنات کی بھیڑ لگ گئی جنات کے سردار نے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا جس کا نام وردان تھا میں آپ کی خدت میں جنوں سے کوچ کر کے آیا ہوں یا میں آپ کی جنات سے حفاظت کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پناہ کی ضرورت نہیں۔ (بیہقی)

جنات نے کس مقام پر قرآن سنا؟

ابوالملیح ہزلی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے لکھ کر پوچھا کہ جنات کو رسول اللہ ﷺ نے کہاں قرآن مجید پڑھ کر سنایا تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنات کو حجون کی گھاٹی میں قرآن پڑھ کر سنایا۔ (بیہقی)

جنات آپس میں کسی کی پیروی نہیں کرتے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک راستہ میں جنات کا ایک غول (گروہ) دیکھا اور فرمایا میں نے لیلۃ الجن میں انہیں کے مثل جنات دیکھے ان میں بعض، بعض کی پیروی سے گریز کرتے ہیں یعنی کوئی کسی کی پیروی نہیں کرتا۔ (بیہقی)

جنات کا قرآن سن کر اللہ کی حمد کرنا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ

Marfat.com

کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے سورۂ الرحمٰن تلاوت فرمائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا بات ہے کہ تم لوگ خاموش ہو میں نے یہی سورۃ لیلۃ الجن میں جنات کے سامنے پڑھی تو انہوں نے تم سے اچھا جواب دیا چنانچہ جب میں اللہ تعالیٰ کے فرمان

"فبای الآء ربکما تکذبان"۔ پر پہنچا تو وہ کہتے اے ہمارے پروردگار! تیری نعمتوں میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کو ہم جھٹلائیں اور تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں۔ (ترمذی، حاکم، بیہقی)

فائدہ:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح انسانوں کے سامنے سورۂ رحمٰن کی تلاوت فرمائی اسی طرح جنات کے سامنے بھی تلاوت فرمائی ہے تاکہ قرآن شریف ان تک بھی پہنچ جائے اور اس معاملے میں دونوں قسم کے مخاطب برابر ہو جائیں اور یہ واقعہ جنات کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر دلالت کرتا ہے یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس دونوں کے نبی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ رحمٰن کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا بات ہے کہ میں جنات سے ان کے پروردگار کے بارے میں تم سے اچھا جواب سنتا ہوں جب بھی میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد (فبای الآء ربکما تکذبان) پر پہنچتا ہوں تو وہ کہتے اے ہمارے پروردگار! تیری نعمتوں سے کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس کو ہم جھٹلائیں تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں۔ (بزار، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ)

Marfat.com

جنات کا بارگاہ نبوی ﷺ میں سلام عرض کرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چلے اور میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ کھلے میدان میں پہنچے پھر حضور ﷺ نے میرے لئے ایک حلقہ کھینچا اور فرمایا میرے واپس آنے تک یہاں سے ہٹنا نہیں۔ حضور ﷺ سحر کے وقت ہی تشریف لائے اور فرمایا مجھے جنات کے پاس بھیجا گیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ کیسی آواز تھی جو میں سن رہا تھا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ جنات کی آواز تھی جب وہ میرے پاس سے گئے تو انہوں نے مجھے سلام کیا۔ (ابونعیم، دلائل النبوۃ)

جنات کا قرآن سننا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم فلاں فلاں جگہ گئے تو حضور ﷺ نے میرے لئے ایک خط ودائرہ کھینچا اور مجھ سے ارشاد فرمایا تم اس حلقہ سے باہر نہ نکلنا پھر حضور ﷺ نے جنات کی ہیئت بیان فرمائی گویا جنات بھنبھنا (ناک میں بول) رہے ہیں جنات کے جسم پر کپڑا نہ تھا میں نے دیکھا کہ وہ لمبے دبلے ان کے جسم پر بہت کم گوشت ہے پھر نبی کریم ﷺ انہیں قرآن پڑھ کر سنانے لگے اور جنات میرے پاس آنے لگے اور میرے گرد جمع ہو گئے جب صبح روشن ہوئی تو وہ لوگ چلے گئے۔ (ابونعیم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قبیلہ بنو اخوہ اور قبیلہ بنوعم کے جنات کے پندرہ افراد رات کو میرے پاس حاضر ہوئے تو میں نے انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ (طبرانی اوسط)

Marfat.com

ایک قتل کا فیصلہ کرنا:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنات کی دعوت کی رات تشریف لے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کیلئے نشان و حلقہ کھینچا پھر ان سے فرمایا اے ابن مسعود! تم اس حلقہ سے باہر نہ نکلنا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں قرآن سنانے لگے پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا اے ابن مسعود! کیا تم نے کچھ دیکھا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے شدید بھنبھنانا سنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنات اپنے مقتول کے معاملے میں آپس میں مشورہ کر رہے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس قتال کے متعلق میرے پاس جمع ہوئے تھے جو ان کے درمیان ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمایا اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے توشہ کا سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قسم کی ہڈی جس کا گوشت کھالیا گیا ہو اور ہر قسم کی نرم و نازک لید تمہارا توشہ ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں نے ہمارے لئے اس کو پھینک دیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں سے ہر ایک سے استنجاء کرنے سے منع فرما دیا۔
(ابن جریر)

شیطان کے پڑپوتے ہامہ کے مسلمان ہونے کا واقعہ (عجیب داستان):

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ پہاڑ پر بیٹھے تھے کہ ایک بوڑھا آدمی اپنے ہاتھ میں عصا لیے ہوئے آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بوڑھے سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں ہامہ بن اہیم بن اقیس بن ابلیس ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے اور ابلیس کے درمیان صرف دو

Marfat.com

باپوں کا فاصلہ ہے تجھ پر کتنا زمانہ طے کر چکا ہے اس نے کہا میری دنیا کی زندگی صرف تھوڑی سی ہی باقی ہے جس رات کو قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اس وقت میں چند سال کا بچہ تھا بات سمجھ لیتا تھا ٹیلوں کو پھلانگتا اور کھانا خراب کرنے اور قطع رحمی کا حکم دیتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جدائی اور قطع رحمی کرنیو الے بوڑھے اور سستی و کاہلی کرنے والے جوان کا کام بہت بُرا ہے اس نے کہا آپ مجھے معاف فرما دیں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی مسجد میں ان کی قوم میں سے ان پر ایمان لانے والوں کے ساتھ ہوتا تو میں ہمیشہ ان کو اپنی قوم کی دعوت پر سخت سست کہا کرتا تھا حتیٰ کہ وہ خود بھی رو پڑتے اور مجھے بھی رُلا دیتے۔

ایک مرتبہ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اگر میں تمہاری بات مان لوں تو یقیناً شرمندگی اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں میں نے کہا اے نوح! میں ان لوگوں میں سے ہوں جو قابیل بن حضرت آدم علیہ السلام کے سعادت مند شہید خون کرنے میں شریک تھے تو کیا آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میری توبہ کی قبولیت پاتے ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اے ہامہ! بھلائی کا ارادہ کر لے اور حسرت و شرمندگی سے پہلے بھلائی کر کہ اللہ تعالیٰ نے جو کلام نازل فرمایا ہے میں نے اس میں پڑھا ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے لہٰذا تم اٹھو اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو (ہامہ کہتے ہیں) میں نے اسی وقت وہ کام کیا جس کا مجھے حضرت نوح علیہ السلام نے حکم دیا پھر حضرت نوح علیہ السلام نے مجھے پکارا کہ اپنا سر اٹھاؤ تیری توبہ آسمان سے نازل ہو چکی ہے۔ پھر میں ایک سال تک اللہ کیلئے سجدہ میں پڑا رہا۔

اور میں حضرت ھود علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں تھا جس وقت وہ اپنی

Marfat.com

مومن قوم کے ساتھ مسجد میں تھے اور میں ان کو بھی ہمیشہ اپنی قوم کی دعوت دینے پر عتاب کرتا رہا یہاں تک وہ اپنی قوم پر رونے لگے اور مجھے بھی رُلایا اور میں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بھی زیارت کی تھی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ امانتداری کے عہدہ پر فائز تھا اور میں حضرت الیاس علیہ السلام سے بھی وادیوں میں ملاقات کرتا رہا ہوں اور اب بھی ان سے ملاقات کرتا رہتا ہوں اور میں نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے بھی ملاقات کی ہے اور انہوں نے مجھے تورات شریف سکھائی اور فرمایا اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم سے ملاقات کرو تو ان سے میرا اسلام کہنا۔

میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم سے سے ملاقات کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلام پہنچا دیا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اگر حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان سے میرا اسلام عرض کرنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور رونے لگے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی رہتی دنیا تک سلامتی ہو اور اس امانت پہنچانے کی وجہ سے تم پر بھی سلامتی ہو۔

ہامہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے بھی میرے ساتھ وہی معاملہ فرمایا جو حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے میرے ساتھ فرمایا کہ انہوں نے مجھے تورات شریف سکھائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہامہ کو سورۃ الواقعہ، سورۃ مرسلات، سورۃ النباء، سورۃ تکویر اور سورۃ فلق وناس اور سورۃ اخلاص سکھائیں اور ارشاد فرمایا اے ہامہ! تم اپنی ضرورت ہم سے بیان کرو اور ہم سے ملاقات کرنا ترک نہ کرنا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو ہمیں ہامہ کی خبر نہیں اور یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ زندہ ہے یا انتقال کر گیا۔

(عقیلی کتاب الضعفاء، امام ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

Marfat.com

فائدہ از مصنف:

یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی وارد ہے جس کو عبداللہ بن احمد نے ''زوائد الزھد'' میں اور عقیلی ''ضعفاء'' میں اور شیرازی نے ''الالقاب'' میں اور ابونعیم ''دلائل النبوۃ'' میں اور ابن مردویہ نے تخریج میں روایت کیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی وارد ہے جس کو فاکہی نے ''کتاب مکہ'' میں نقل کیا ہے اور اس حدیث کی متعدد سندیں ہیں جس کی وجہ سے یہ حدیث حسن کے درجہ کو پہنچ گئی ہے۔

ہامہ جنتی ہے:

ابوعلی بن اشعث ''سنن'' میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہامہ بن اہیم بن اقیس بن ابلیس جنت میں ہے۔

دو نبیوں پر ایمان لانے والا سعادت مند جن:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں قوم عاد کے علاقہ کے کسی جانب میں تھا کہ میں نے کندہ (کھدائی کئے ہوئے) پتھر کا ایک غار دیکھا جس کے درمیان میں ایک پتھر کا محل تھا جس میں جنات رہتے تھے جب میں اس میں داخل ہوا تو اس میں ایک بہت ہیکل جسم کا بوڑھا آدمی تھا جو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اس کے اوپر ایک اونی جبہ تھا جس میں تازگی تھی مجھے اس کے موٹاپے سے اتنا تعجب نہیں ہوا جتنا اس کے جبہ کی تازگی سے تعجب ہوا میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا اے سہل! جسم کپڑوں کو پرانا نہیں کرتے بلکہ گناہوں کی بدبو اور حرام کھانے کپڑوں کو پرانا کر دیتے ہیں یہ جبہ میرے جسم پر سات سو سال سے ہے اس جبہ میں، میں

Marfat.com

نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سرکار دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور ان پر ایمان لایا۔ حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ان حضرات میں سے ہوں جن کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ○ (سورۃ جن)

ترجمہ: ''تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا''۔ (صفۃ الصفوۃ ابن جوزی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو جنات کے پاس بھیجا:

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کے ایک صحابی رسول نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جنات کے پاس بھیجا اور اس سے فرمایا تین دن زور سے اونٹ ہانکو یہاں تک کہ جب تم سورج نہ دیکھو تو اونٹ کو چارہ دو اور خود بھی شکم سیر ہو جاؤ پھر تین دن زوردار طریقہ سے اونٹ ہانکو حتیٰ کہ تم ہلاک ہونے والی نوجوان عورتوں اور میلے کپڑے والوں اور چپٹی ناک والی عورتوں تک پہنچ جاؤ تو کہو اے بنواشقع کے دلیرو! مجھے تمہاری طرف معلومات کیلئے بھیجا گیا ہے اور تم ان کی بہادری سے خوف نہ کرنا۔ (ابن حبان فی التاریخ)

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتاویٰ:

سوال:

اگر تم پوچھو کیا آپ کہتے ہیں کہ جنات اصل ایمان یا ہر بات میں شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکلف ہیں۔ کیونکہ جب یہ ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف اسی طرح بھیجے گئے ہیں جس طرح انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں اور ان کی دعوت وشریعت عامہ ہے لہٰذا تمام وہ احکام جن کے اسباب جنوں میں پائے

Marfat.com

جاتے ہیں وہ اب ان پر لازم ہوں گے اِلّا (مگر) یہ کہ بعض احکام جن کی تخصیص پر دلیل قائم ہو جائے تو وہ ان سے معاف ہوں گے؟۔

جواب:

ہم کہتے ہیں کہ جنات پر نماز اور زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ وہ مالک نصاب ہوں اور زکوٰۃ کے وجوب کی دیگر شرطوں کے حامل ہوں اور حج بیت اللہ اور ماہ رمضان کا روزہ اور اس کے سوا جو کچھ واجبات سے ہیں سب ان پر واجب ہے اور ہر وہ چیز جو شرع میں حرام ہے وہ ان پر حرام ہے جنات کے حق میں لازم ہیں جب کہا جائے کہ رسالت ان کے لئے بھی عام ہے بلکہ ان کو شامل ہے اور رسالت کسی خاص چیز میں بھی شامل ہو سکتی ہے۔

سوال:

اگر تم سوال کرو کہ یہ تمام احکام جنات پر اسی طرح لازم ہیں جس طرح انسانوں پر لازم ہیں تو وہ سب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں احکام شرع کی تعلیم کے لئے حاضر ہوتے جبکہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے حاضر نہ ہوئے۔

جواب:

رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جنوں کے نہ جانے اور جمع نہ ہونے اور حاضر نہ ہونے اور حضور ﷺ کا کلام نہ سننے کی روایت نہ ہونے سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا بلکہ ممکن ہے کہ مسلمانوں نے جنوں کو نہ دیکھا اور حضور ﷺ نے انہیں دیکھ لیا اور صحابہ نے انہیں نہ دیکھا ہو بہت سی حدیثوں میں اسلاف سے روایت ہے کہ جنات کی ایک جماعت ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتی تھی اور علم حاصل کرتی تھی یہی جنوں کے حق میں تمام احکام کے لزوم کی دلیل ہے تمام احکام کے لزوم کی شرط حصول علم ہے لہٰذا اس شریعت مطہرہ کا ہر وہ حکم جو ان کے علم

Marfat.com

کے ساتھ متصل ہے وہ ان پر لازم ہے اور جو حکم ان کے علم سے متصل نہیں وہ ان پر لازم نہیں انسانوں کی طرح اور اسی طرح علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں۔

جنات احکام شرع کے پابند ہیں:

ابن مفلح حنبلی ''کتاب الفروع'' میں فرماتے ہیں تمام احکام میں مکلّف (پابند شریعت) ہیں ان کے کفار جہنم میں داخل ہوں گے اور مومن جنات جنت میں داخل ہوں گے اس لئے کہ وہ چوپایوں کی طرح مٹی نہیں ہوجاتے ہیں اور ان کا ثواب جہنم سے نجات ہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ جنات انسانوں کی طرح اپنے ثواب کے مطابق جنت میں ہوں گے نہ پئیں گے یا یہ کہ وہ ریاض الجنہ (جنت کے کسی باغ) میں ہوں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے'' نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے'' یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی جنات کی طرف نہیں بھیجا گیا اور نہ جنات میں سے کوئی پیغمبر ہے جس کو قاضی اور ابن عقیل وغیرہ ہمانے بیان کیا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

"یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم"۔(سورۃ انعام)

ترجمہ:۔'' اے آدمیوں اور جنوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں کے رسول نہیں آئے تھے''۔

کا جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرح ہے۔

یخرج منھما اللولو والمرجان۔(سوۃ الرحمٰن)

ترجمہ:۔''ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے''۔

جبکہ وہ ان دونوں میں سے ایک سے نکلتا ہے۔

اور آیت کے متعلق مفسرین کے دو قول ہیں (۱) پہلا قول یہ ہے کہ جنوں میں رسل ہیں یہ ضحاک وغیرہ کا قول ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ

Marfat.com

بالکل واضح قول ہے اور ابن حامد نے اپنی کتاب میں کہا کہ جنات مکلّف ہونے اور عبادت میں انسانوں کی طرح ہیں اور کہا کہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ فرشتے مکلّف ہونے اور وعدووعید سے خارج ہیں حکیم ترمذی نے ''نوادرلاصول'' میں بیان کیا کہ جماعت اور جمعہ ملائکہ اور مسلمان جنوں سے قائم ہوتے ہیں اور جنات موجود ہیں اور نبوت سے سرفراز ہیں یا نبوت کے مقر (اقرار کرنے والے) ہیں۔

ابی البقاء سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب سے بھی اسی طرح منقول ہے حکیم اور ابی البقاء کہتے ہیں کہ جمعہ میں حاضر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ ان پر واجب ہے جیسا کہ ابن حامد کے کلام سے ظاہر ہے کیونکہ علماء کا ایک مذہب یہ ہے کہ جماعت یا جمعہ چند قسم کے آدمیوں پر لازم نہیں مثلاً مسافر اور بچے لہٰذا اس مقام میں وہی اولیٰ ہے ابن تیمیہ نے کہا کہ جنات حدو حقیقت میں انسانوں کی طرح نہیں ہیں۔ البتہ جنات امر (جس کا حکم ہوا) ونہی (جو سے منع کیا گیا) اور حلال وحرام کے معاملہ میں مکلّف ہونے میں بلا اختلاف انسانوں کے ساتھ شریک ہیں جو تمام علماء کے مابین مشہور ہے اور یہ بات جنوں کے شادی ،بیاہ، وغیرہ پر بھی دلالت کرتی ہے اور ہمارے اصحاب کا کلام اسی کی صراحت کرتا ہے اور ''مغنی'' وغیرہ میں ہے کہ جنوں کے لئے وصیت کرنا درست نہیں اس لئے کہ مالک بنانے سے جن مالک نہیں ہوتے جس طرح ھبہ (تحفہ) کرنے سے وہ اس کے مالک نہیں ہوتے لہٰذا ملکیت کی نفی سے صحبت کی نفی بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ صحبت تملیک کا مقابل ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا۔ (سورۃ نحل)

ترجمہ: تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں۔

اور فرماتا ہے۔

Marfat.com

وَمِنْ اٰیٰتِہٖۤ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْۤا اِلَیْھَا۔

(سورۃ روم)

ترجمہ:۔ ''اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان سے آرام پاؤ''۔

جنات کا نکاح جنت میں ہوگا:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف کتاب) فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے یہ مفہوم کفوء (برابری) کی شرطوں میں بیان کیا ہے لہٰذا اس مقام پر بہتر و اولیٰ یہی ہے اور متاخرین احناف میں ایک کے سوا سب نے اور بعض شوافع نے بھی جنوں کے نکاح سے منع کیا ہے اور بعض شوافع جن میں سے ابن یونس ہیں انہوں نے ''شرح وجیز'' میں جنوں سے نکاح کو جائز قرار دیا جبکہ مجھے احادیث مبارکہ میں کہیں نہیں ملا کہ جنات جنت میں نکاح بھی کریں گے البتہ جنات کے جنت داخل ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کیا گیا ہے۔

لَمْ یَطْمِثْھُنَّ اِنْسٌ قَبْلَھُمْ وَلَا جَآنٌّ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ:۔ ''ان سے پہلے ان کو کسی آدمی اور جن نے نہ چھوا''۔

اگر جنات جنت میں داخل ہوں تو بالکل ظاہر بات ہے کہ جنات کے مرد بھی آدمیوں کی طرح نکاح کریں گے لیکن آدمی جس طرح حورعین سے نکاح کریں گے اسی طرح اپنی ہم جنس عورتوں (انسان عورتوں) سے بھی نکاح کریں گے اور اسی طرح مومن جنات حورعین اور جنیہ عورتوں سے ظاہر حدیث کے مطابق نکاح کریں گے اس لئے کہ جنت میں کوئی عورت بغیر شوہر کے نہ ہوگی لیکن جنت میں جنات کا انسان عورتوں سے اور انسانوں کا جنات عورتوں سے نکاح کرنا محل نظر (غور فکر کی جگہ) ہے۔ اور اگر دنیا میں جنات عورتوں کا نکاح درست ہوگا تو انسان عورتوں کی طرح حقوق زوجیت بھی ادا کرنا لازم ہوگا کیونکہ

Marfat.com

احکام شرع سے یہی ظاہر ہے البتہ کسی دلیل سے کوئی حکم خاص ہو تو یہ اور بات ہے۔

پہلے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ جنوں کا نکاح انسان عورتوں سے ایسا ہی ہے جیسے انسان مرد کا نکاح جنات عورت سے ہے جبکہ اس مقام میں ان کے نکاح کے جائز نہ ہونے کا حتمی بیان پہلے ہو چکا ہے اگر چہ انسانوں کی عظمت وشرافت کی وجہ سے اس کے برعکس (انسان مرد کا نکاح جنات عورت سے) جائز ہو لیکن یہ بھی محل نظر ہے کیونکہ جنوں میں انسانی شرافت نہ ہونا نکاح کے عدم جواز میں مئوثر ہے البتہ اس احتمال کے برعکس میں جواز کا احتمال ہے اس لئے کہ جنات مالک ہوتا ہے لہٰذا جنات کو انسان عورت کا مالک بنانا درست ہے یہ بھی ممکن ہے کہا جائے ظاہر کلام نہی ہے کہ جنوں کے نکاح کو جائز نہ کہا جائے۔

جنات کے لئے وصیت کرنا نکاح کے صحبت وجواز کی دلیل ہے جبکہ ھبہ کے متعلق کوئی نص ودلیل نہیں کہ جس سے وصیت کی صحبت کا اعتبار کیا جائے اور شاید یہی بہتر ہے اس لئے کہ جب مسلمان کا ایک کافر حربی کو مالک بنانا درست ہے تو مسلمان جن کو مالک بنانا بدرجہ اولیٰ درست ہے اور کافر جنات حربی کے مثل ہیں اور اس کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں اور خرید وفروخت کرنا بھی درست ہے بشرطیکہ مالک بنانے سے مالک ہو جائے ورنہ درست نہیں لیکن بعض جنوں کا بعض جنوں کو کسی چیز کا مالک بنانا تو درست ہے اور جب جنوں کا آپس میں معاملہ ونکاح کرنا درست ہے تو شرعی طریقہ پر اس کی صحت کی شرط کا ہونا ضروری ہے اور شرعی طریقہ پر اس کا منقطع ہونا اور ان کی باتوں کا قبول کرنا کہ جو کچھ ان کے ہاتھ میں ہے وہ ان کی ملکیت ہے اور شرعی طریقہ پر وراثت جاری ہونا اور پہلے ابن حامد اور ابو البقاء کے کلام سے معلوم ہو چکا ہے کہ جنوں کی نماز کی درستگی میں انہیں چیزوں کا اعتبار کیا جائیگا جن باتوں کا آدمی کی نماز کی صحت کا اعتبار کیا جاتا ہے اور ابن حامد کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنات زکوۃ کے معاملے میں انسان

Marfat.com

کی طرح ہیں اور جب بعض احکام میں جنوں کا شمول بطور اجماع ثابت ہو چکا ہے مثلاً آیت وضو اور آیت نماز تو دوسرے احکام میں کیا فرق ہے لہٰذا جنات روزہ اور حج میں بھی انسان کی طرح ہیں۔ (کتاب الفروع ابن مفلح حنبلی)

انسان و جن کا آپس میں ظلم کرنا حرام ہے:

ابن حامد وغیرہ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کا جنوں پر اور جنوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرنا حرام ہے جیسا کہ دلائل سے یہی بات ظاہر ہے۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے۔

یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم مخرما فلا تظالمو۔ (الترغیب والترھیب ج۲)

ترجمہ:۔ ''اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنی ذات پر بھی حرام فرمایا ہے اور تمہارے درمیان بھی حرام فرمایا لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو''۔

فائدہ:

اس حدیث سے واضح ہوا کہ جو شخص ظلم و زیادتی کرے تو حتی المقدور اسے زجر و توبیخ اور تنبیہ کرنا بھی لازم ہے۔

جنات کو بھگانے کا طریقہ:

ہمارے شیخ کے پاس جب کوئی مرگی کا مریض آتا تو وہ اس کو اس کی مرگی کا واقعہ سناتے اور امر و نہی فرماتے یعنی جن باتوں کا حکم ہے اسے کرنے کا حکم دیتے اور جن سے منع کیا گیا ہے ان سے منع فرماتے اگر وہ باز آجاتا اور مرگی کی بیماری کو جدا کر دیتا تو اس سے عہد و پیمان لیتے کہ اب وہ دوبارہ نہیں آئے گا اور اگر وہ مرگی کی بیماری کو نہ چھوڑتا تو اسے مارتے یہاں تک کہ وہ اس سے الگ ہو

Marfat.com

جاتا بظاہر مارتو مرگی کے مریض کو پڑتی لیکن حقیقت میں مرگی کے مرض لاحق کرنے والے (جن) پر پڑتی اسی وجہ سے تو وہ دکھی ہوتا اور چیختا چلاتا ہے اور جب مرگی کے مریض سے اس کے اچھے ہونے کے بعد مار کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو اسے اس کے متعلق کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اور یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ جب تمام لوگ تمام شرعی امور میں شامل ہیں تو تمام احکامات اس کے اوپر نافذ ہوں گے مگر یہ کہ کوئی مانع چیز اس سے منع کرے لیکن اس کا نہ ہونا اصل ہے لہٰذا اس بات کے دعوی کرنے والے پر دلیل پیش کرنا لازم ہے۔

جنات کے متعلق اہم مسائل:

حضرت امام الحرمین ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تنہائی میں فرشتوں اور جنات سے شرمگاہ چھپانے میں فقہاء کا اختلاف ہے اور ظاہر کلام یہ ہے کہ جنات سے ستر کا چھپانا واجب ہے کیونکہ وہ اجنبی ومکلّف ہیں اور یہ حکم اس وقت ہے جب جنات کی موجودگی کا بظاہر علم ہو اور کسی مردہ انسان کو جنات کے غسل کرادینے سے غسل کی فرضیت ادا ہوجاتی ہے کیونکہ جنات مکلّف ہیں اور اسی طرح اس کے مثل تمام مسائل ادا ہوجائیں گے اور فرض کفایہ بھی ادا ہوجائے گا البتہ جنات کی اذان انسانوں کے لئے کافی ہوگی اور اگر ان کے اذان دینے کے متعلق سچی خبر ہوتو ان کی اذان بھی قابل قبول ہوگی اور جنوں کا ذبیحہ کھانا بھی حلال ہے کیونکہ کوئی چیز مانع نہیں ہے اور وہ حدیث کہ جس میں فرمایا کہ فلاں مرد کے کان میں شیطان نے پیشاب کیا اور جب بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع نہ کرنے والا بسم اللہ پڑھتا ہے تو جو کچھ شیطان کھالیتا ہے وہ اسے قے کر دیتا ہے۔ یہ دونوں حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ شیاطین کے پیشاب اور قے پاک ہوتے ہیں حالانکہ یہ تعجب خیز اور عیب کی بات ہے یہ آخری کلام ہے جس کو صاحب فروع نے بیان کیا۔

Marfat.com

جنات کے عقائد وعبادات

جنات کی دو قسمیں:

حضرت عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ، اللہ تعالیٰ کے فرمان:

کُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا۔ ترجمہ:۔ ''ہم کئی راہیں پھٹے ہوئے ہیں۔

(سوۃ الجن)

کی تفسیر میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنات کی دو قسمیں ہیں (۱) مسلمان (۲) کافر۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنات میں بھی مختلف فرقے ہیں حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنات میں بھی قدریہ، مرجیہ، رافضی اور شیعہ فرقے ہیں۔

(الناسخ والمنسوخ امام احمد، کتاب العظمت)

متبع سنت شخص جنات پر بھاری ہے:

حضرت حماد بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں جو جنات سے کلام کرتے تھے جنات نے کہا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے والا شخص ہم پر زیادہ بھاری ہے۔

(ابو نصر شھر نی الابانۃ)

جنات کا تہجد پڑھنا:

حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت صفوان بن محرز مانی رحمۃ اللہ علیہ جب رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھتے تو ان کے ساتھ گھر میں رہنے والے جنات بھی اٹھتے اور ان کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور قرآن مجید کی تلاوت بھی سنا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یزید رقاشی سے پوچھا کہ حضرت صفوان کو اس بات کا کیسے علم ہوا۔ آپ نے فرمایا جب حضرت صفوان چیخ وپکار کی

Marfat.com

آواز سنتے تو گھبرا جاتے تھے تو ان کو آواز آتی تھی اے اللہ کے بندے گھبراؤ نہیں کیونکہ ہم تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے ساتھ نماز تہجد کے لئے اٹھتے ہیں اور تمہارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اس کے بعد ان کی اس حرکت سے وحشت ختم ہو جاتی۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الہواتف)

فرشتے اور مسلمان جنات قرآن سنتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص رات کی نماز (یعنی تہجد) ادا کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اونچی آواز سے قرآن کی تلاوت کرے کیونکہ فرشتے بھی اس کی نماز کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اس کی تلاوت کی آواز کو سنتے ہیں اور وہ مسلمان جنات جو فضاء (ہوا) میں ہوتے ہیں یا اس کے پڑوس میں ہوتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اس کی تلاوت کو سنتے ہیں اور اس شخص کا اونچی آواز سے تلاوت کرنا اس کے اپنے گھر اور اس کے اردگرد کے گھروں سے شریر جنات اور سرکش شیاطین کو بھگا دیتا ہے۔ (مسند بزار، الترغیب والترہیب ج ۱)

کیا جنات اور شیاطین تلاوت قرآن کرتے ہیں؟

امام ابن صلاح الشافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو یہ کہتا ہے کہ شیاطین اور اس کا گروہ قرآن مجید کی تلاوت کرسکتا ہے اور نماز بھی پڑھ سکتا ہے۔

جواب:

امام ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا قرآن وحدیث کے ظاہری دلائل سے ان کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کرنا معلوم نہیں ہوتا اور نہ ان کا نماز پڑھنا معلوم ہو رہا ہے کیونکہ تلاوت قرآن نماز کا ایک جزو رکن ہے اور یہ بات بھی

Marfat.com

مسلم ہے کہ فرشتوں کو تلاوت قرآن کی فضیلت عطا نہیں کی گئی حالانکہ فرشتے انسانوں سے قرآن مجید سننے پر حریص ہیں بے شک قرآن کی تلاوت کرنا بہت عظیم شرف ہے جس کا اعزاز اللہ تعالیٰ نے صرف انسانوں کو عطا فرمایا ہے۔ البتہ یہ بات صحیح ہے کہ مسلمان جنات قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔

(فتاوٰی ابن صلاح الشافعی)

جنات کا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھنے کی درخواست کرنا:

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اسمعیل بجلی سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنات نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے کیسے حاضر ہوں حالانکہ ہم آپ سے دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ (سورۃ الجن)

ترجمہ:۔ ''بے شک مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں لہٰذا تم اللہ کا کسی کو شریک نہ کرو''۔ (کنز الایمان)

(مطلب یہ ہے کہ جہاں چاہو نماز پڑھ لیا کرو)

سانپ کی شکل میں جن نے عمرہ ادا کیا:

حضرت ابو زبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن صفوان کے ساتھ بیت اللہ شریف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک سانپ عراقی دروازہ سے داخل ہوا اور بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا پھر حجرِ اسود کے قریب آ کر اس کو بوسہ دیا۔ تو اس کو دیکھ کر حضرت عبداللہ بن صفوان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے جن تو نے اپنا عمرہ ادا کرلیا ہے اور ہمارے بچے تم سے ڈر رہے ہیں لہٰذا

Marfat.com

اب تم چلے جاؤ چنانچہ وہ جہاں سے آیا تھا اسی طرف واپس لوٹ گیا۔
(ابن ابی الدنیا الهواتف)

ایک اور عمرہ کرنے والے جن کی حکایت:

حضرت طلق بن حبیب کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک پتھریلی زمین پر بیٹھے ہوئے تھے کہ سایہ سمٹ (یعنی سورج غروب ہو) گیا اور مجلس برخواست ہوگئی ہم نے اچانک دیکھا کہ مقام بریق سے باب بنی شیبہ سے ایک سانپ نمودار ہوا تو سب لوگ اس کو دیکھنے لگے اس نے بیت اللہ شریف کے گرد سات مرتبہ طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی۔ ہم اس کے پاس گئے اور اس سے کہا اے عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ نے تمہارا عمرہ پورا کر دیا ہے اور سنو ہمارے اس علاقہ میں غلام اور ناسمجھ بچے اور عورتیں بھی ہیں ہم ان کی خاطر تم سے ڈر رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنے سر کے بل بطحاء کی چوٹی پر چھکا نگ ماری اور اپنی دم اس پر جارکھی پھر وہ آسمان کی طرف اڑ گیا اور ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ (تاریخ مکہ ازرقی)

ایک جن کے قتل پر شدید جنگ:

حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایک جن عورت وادی ذی طوی میں رہتی تھی اور اس کا ایک بیٹا بھی تھا اور کوئی اولاد نہ تھی اور یہ جن عورت اس بیٹے سے بہت پیار کرتی تھی اور یہ لڑکا اپنی قوم میں بڑا شریف تھا۔ اس نے شادی کی اور اپنی بیوی کے پاس آیا جب سات دن گزر گئے تو اپنی ماں سے کہا اے میری ماں میری خواہش ہے کہ میں بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ دن میں طواف کروں۔ اس کی ماں نے کہا اے بیٹے میں تمہارے بارے میں قریش کے ناسمجھ لوگوں سے ڈرتی ہوں لڑکے نے کہا مجھے امید ہے کہ میں صحیح سلامت لوٹ آونگا۔ چنانچہ اس کی ماں نے اجازت دے دی اور یہ سفید سانپ کی شکل

Marfat.com

اختیار کر کے کعبۃ اللہ کی طرف چل پڑا اور سات مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر واپس آنے لگا تو قبیلہ بنو سہم کے ایک نوجوان نے اس کے پاس آ کر اسے قتل کر دیا تو مکہ میں جنگ چھڑ گئی یہاں تک کہ پہاڑ بھی دکھائی نہ دیتے تھے۔

حضرت ابو طفیل کہتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر ملی کہ یہ غیرت کی جنگ بڑی شان و شوکت والے جن کے قتل پر چھڑتی ہے جب صبح ہوئی قبیلہ بنو سہم کے بہت سے لوگ اپنے اپنے بستروں پر مردہ پڑے تھے اس جنگ میں اس جوان کے علاوہ ستر (۷۰) بوڑھے (جن بشکل سانپ) بھی کام آئے تھے۔

(تاریخ مکہ ازرقی)

ایک اور عمرہ کرنے والا جن:

حضرت عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم بیت اللہ شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ایک سفید اور سیاہ سانپ آیا اور بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا مقام ابراہیم کے پاس آیا گویا کہ وہ نماز ادا کر رہا تھا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر کہا اے سانپ شاید تم نے عمرہ کے ارکان ادا کر لئے ہیں اب میں تمہارے بارے میں یہاں کے ناسمجھ لوگوں سے ڈرتا ہوں (کہ کہیں تمہیں قتل نہ کر دیں یہاں سے چلے جاؤ) چنانچہ وہ گھوما اور آسمان کی طرف اڑ گیا۔ (امام ابونعیم دلائل النبوۃ)

ختم قرآن میں جنات کی حاضری:

حضرت ابن عمران نمار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دن نماز فجر سے پہلے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں شرکت کے لئے گیا تو دیکھا کہ مسجد کا دروازہ بند ہے اور ایک شخص دعا مانگ رہا ہے اور پوری جماعت اس کی دعا پر آمین کہہ رہی ہے۔ چنانچہ میں دروازے پر بیٹھ گیا حتی کہ موذن نے اذان دی

Marfat.com

اور مسجد کا دروازہ کھولا میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اکیلے تشریف فرما ہیں اور آپ کا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف ہے میں نے عرض کی میں نماز فجر سے پہلے حاضر ہوا تھا آپ اس وقت دعا مانگ رہے تھے اور تمام لوگ آپ کی دعا پر آمین کہہ رہے تھے جب میں اندر داخل ہوا تو آپ کے علاوہ کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ تو آپ نے فرمایا وہ نصیبین کے جنات تھے یہ لوگ میرے پاس ہر شب جمعہ ختم قرآن میں میرے پاس آتے ہیں پھر واپس چلے جاتے ہیں۔

(امام دینوری المجالسۃ)

جنات کے نماز پڑھنے کی جگہ:

حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ گھاس والی جگہ پر قضائے حاجت نہ کیا کرو کیونکہ یہ جنات کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

(ابن اثیر نہایہ)

قرآن کی سورت بھولنے پر جن کی بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے اچانک ایک بہت بڑا اژدھا سامنے آیا اور اس نے اپنا سر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کان مبارک پر رکھ دیا اور سرگوشی کی پھر ایسے لگا جیسے زمین اسے نگل گئی ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے بارے میں ڈر گئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ جنات کے وفد کا قاصد تھا جنات ایک قرآن کی سورت بھول گئے تھے تو جنات نے اسے میری طرف بھیجا چنانچہ میں نے قرآن کی وہ سورت بتا دی۔

(خطیب بغدادی)

جنات لیموں والے گھر میں نہیں آتے:

قاضی علی بن حسن بن حسین خلعی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ہے کہ جنات

Marfat.com

ان کے پاس آتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ زمانہ دراز تک نہ آئے۔ تو قاضی صاحب نے نہ آنے سبب دریافت کیا تو جنات نے بتایا کہ آپ کے گھر میں لیموں تھا اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں لیموں ہو۔
(ترجمۃ القاضی الخلعی)

ایک جن کا بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص خیبر سے چلا لوگوں نے اس کا پیچھا کیا۔ ایک اور ان دونوں کے پیچھے لگ گیا اور وہ کہہ رہا تھا تم دونوں واپس لوٹ جاؤ۔ تم دونوں واپس لوٹ جاؤ۔ یہاں تک کہ ان دونوں کو پکڑلیا اور دونوں کو واپس بھیج دیا پھر وہ پہلے شخص سے جا ملا اور اس سے کہا یہ دونوں شیطان ہیں اور میں ان دونوں کے پیچھے لگا رہا حتیٰ کہ ان کو تم سے ہٹا دیا۔ تم جب بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جاؤ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میرا اسلام عرض کرنا ہم صدقات جمع کر رہے ہیں جیسے ہی صدقات جمع ہو جائیں گے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیج دیں گے۔ جب وہ شخص مدینہ منورہ میں پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ عرض کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے سفر کرنے کو منع فرمایا دیا۔ (مسند احمد، بیہقی دلائل النبوۃ)

ایک محدث جن سے حضرت وھب کی ملاقات کا عجیب واقعہ:

ابوادریس کے والد مکرم سے روایت ہے کہ حضرت وھب اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہر سال حج کے زمانہ میں مسجد خیف میں ملا کرتے تھے ایک رات لوگوں کا ہجوم کم ہو گیا اور اکثر لوگ سو چکے تھے تو ان دونوں حضرات کے ساتھ کچھ لوگ گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک ایک چھوٹا سا پرندہ آیا اور حضرت وھب کی جانب حلقہ میں بیٹھ گیا اور سلام کیا تو حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کا جواب دیا اور یہ جان لیا کہ یہ جنات میں سے ہے پھر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تم

کون ہو اس نے جواب دیا میں ایک مسلمان جن ہوں پوچھا تمہیں کیا کام ہے؟ کہا کیا آپ لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ ہم آپ کی مجلس میں بیٹھیں اور آپ سے علم حاصل کریں۔ ہم میں آپ سے روایت کرنے والے بہت سے حضرات ہیں ہم لوگ آپ حضرات کے ساتھ نماز، جہاد، بیماروں کی عیادت، نماز جنازہ اور حج وغیرہ میں شرکت کرتے ہیں۔ ہم آپ سے علم حاصل کرتے ہیں آپ سے قرآن کی تلاوت سنتے ہیں۔

حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تمہارے نزدیک جنات راویوں میں سے کون سے جن راوی افضل ہیں؟ اس نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس شیخ کے راوی ہمارے نزدیک افضل ہیں۔ جب حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ کو دوسری طرف مصروف دیکھا تو پوچھا اے ابو عبداللہ تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟ کہا اپنے کسی ہم مجلس سے۔ جب وہ جن چلا گیا تو حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ نے تمام واقعہ بتایا۔ حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ نے مزید بتایا کہ میں اس جن سے ہر سال حج کے زمانہ میں ملا کرتا ہوں وہ مجھ سے سوال کرتا ہے اور میں اسے جواب دیتا ہوں۔ ایک سال اس کو حالت طواف میں ملا تھا جب ہم نے طواف مکمل کر لیا تو میں اور وہ مسجد حرام میں ایک کونہ میں بیٹھ گئے میں نے اسے کہا تم مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ تو اس نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو اس کا ہاتھ بلی کے پنجہ کی طرح تھا اور اس پر بال بھی تھے پھر میں اپنا ہاتھ اس کے کندھے تک لے گیا تو وہ پر کی جگہ کی طرح معلوم ہو رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ جلدی سے کھینچ لیا پھر ہم تھوڑی دیر بات کرتے رہے اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا اے ابو عبداللہ آپ بھی اپنا ہاتھ مجھے دکھلائیں جس طرح میں نے اپنا ہاتھ آپ کو دکھلایا ہے۔ جب میں نے اسے اپنا ہاتھ دکھایا تو اس نے اتنا زور سے دبایا قریب تھا کہ میری چیخ نکل جاتی پھر وہ ہنسنے لگا۔ میں اس

Marfat.com

جن کو ہر سال حج کے زمانہ میں ملا کرتا تھا اس دفعہ وہ مجھے نہیں ملا۔ میرا خیال ہے وہ فوت ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت وھب رضی اللہ عنہ نے اس جن سے پوچھا تمہارے نزدیک کون سا جہاد افضل ہے؟ اس نے کہا ہمارا اپنے ایک دوسرے سے جہاد کرنا افضل ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

دو جنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بشارت دینا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رات کی تاریکی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ نے ایک شخص کو سورۃ، قل یایھا الکافرون پڑھتے ہوئے سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی بخشش ہوئی۔ میں نے اپنی سواری روک دی تا کہ دیکھوں کہ وہ کون شخص ہے چنانچہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔ (بیہقی دلائل النبوۃ)

دعوت ابراہیمی پر جنات نے لبیک کہا:

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کو مکمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ لوگوں کو حج کیلئے بلاؤ۔ تو آپ نے اعلان فرمایا اے لوگو! تمہارے رب نے ایک گھر بنایا ہے تم اس کا حج کرو۔ تو آپ کی اس آواز اور اعلان کو ہر مسلمان جن وانس نے سنا اور سن کر ''لبیك اللھم لبیك'' کہا۔

(ابن جریر)

ایک جن کا عجیب واقعہ:

حضرت ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک گھر تھا جب بھی لوگ اس میں قیام کرتے تو صبح کو مردہ پائے جاتے۔ ایک مرتبہ ایک مغربی شخص آیا اور اس نے اس مکان (گھر) کو پسند آنے پر خرید لیا اور اس گھر میں رات بسر کی

Marfat.com

اور صبح کو صحیح سالم تھا یہ دیکھ کر پڑوسی حیران ہوئے۔ وہ شخص اس گھر میں زمانہ دراز تک رہا پھر کہیں اور چلا گیا۔ اس سے اس گھر میں صحیح سلامت رہنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے جواب دیا جب میں اس گھر میں رات بسر کرتا تو عشاء کی نماز پڑھتا اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتا۔ اچانک میں نے ایک جوان کو دیکھا جو کنویں سے باہر نکل رہا تھا تو اس نے مجھے سلام کیا تو میں ڈر گیا اس نے کہا ڈرو نہیں مجھے بھی قرآن مجید سکھاؤ چنانچہ میں اسے قرآن مجید سکھانے لگا پھر میں نے اس گھر کے بارے میں قصہ معلوم کیا اس نے کہا ہم مسلمان جنات ہیں ہم قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے ہیں اور نماز بھی ادا کرتے ہیں اس گھر میں اکثر و بیشتر لوگ بدکار رہتے تھے اور ساتھ شراب نوشی بھی کرتے تھے اس لیے ہم ان کا گلا گھونٹ کر مار ڈالتے۔ میں نے اس سے کہا میں رات کے وقت تم سے ڈرتا ہوں لہٰذا تم دن کو آیا کرو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ وہ دن کو کنویں سے باہر آتا اور میں اسے قرآن پڑھاتا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ جن قرآن مجید پڑھ رہا تھا اور ایک منتر پڑھنے والا دروازہ پر آیا اور آواز دی کہ میں سانپ، بدنظری اور جن کا دم کرتا ہوں۔ تو اس جن نے کہا یہ کیا چیز ہے؟ میں نے کہا یہ جھاڑ پھونک کرنے والا شخص ہے۔ جن نے کہا اسے اندر بلاؤ تو میں گیا اور اسے بلا لیا پھر میں نے دیکھا کہ وہ جن چھت پر ایک بہت بڑا سانپ (اژدھا) بن گیا۔ جب اس جھاڑ پھونک والے شخص نے جھاڑ پھونک کی تو سانپ لوٹ پوٹ ہونے لگا یہاں تک کہ گھر کے درمیانی حصہ میں گر پڑا۔ تو وہ شخص اٹھا اور اسے پکڑ کر اپنی گدڑی میں ڈال دیا تو میں نے اسے منع کیا۔ اس نے کہا تو مجھے میرے شکار سے منع کرتا ہے۔ پھر میں نے اس کو ایک اشرفی دی تو وہ چلا گیا پھر اس نے حرکت کی سانپ سے جن کی شکل میں ظاہر ہوا لیکن وہ کمزور ہوکر پیلا اور دبلا پتلا ہو چکا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ جن نے کہا کہ منتر پڑھنے والے نے مجھے ان اسماء

Marfat.com

مبارکہ سے قتل کر دیا اور مجھے اپنے بچنے کی امید نہیں تھی۔ اب جب تم کنویں سے چیخ کی آواز سنو تو یہاں سے چلے جانا۔ چنانچہ رات کے وقت آواز سنی تو میں دور چلا گیا۔ ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس گھر میں لوگ رہنے سے رک گئے۔ (ابن عقیل کتاب الفنون)

کیا جن کی امامت میں نماز درست ہے؟

ابن صیر فی صرانی حنبلی اپنے شیخ، حضرت ابوالبقاء عکبری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ جنات کی امامت میں نماز پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟ آپ نے جواب دیا ہاں درست ہے یہ اس لئے کہ یہ مکلّف ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف سے بھی مبعوث فرمائے گئے ہیں۔

(ابن صیر فی حنبلی کتاب فوائد صیر فی)

فائدہ:

جنات کی اقتداء میں نماز تب درست ہوگی جب انسان کو جن کی اقتداء کا علم ہو صرف آواز سننے پر اقتداء صحیح نہ ہوگی اگر امامت کرنے والا جن نظر آرہا ہو تو اس کی امامت درست ہے ورنہ نہیں اور اس کے ساتھ اس میں شرائط امام بھی ہوں۔ (از مترجم)

جنات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ شریف میں بیٹھے تھے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ اچانک آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کون شخص میرے ساتھ چلے گا لیکن ایسا کوئی شخص کھڑا نہ ہوا جس کے دل میں ذرہ برابر کھوٹ ہو چنانچہ میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور پانی کا ایک برتن لے لیا میرا خیال ہے اس میں

Marfat.com

پانی بھی تھا۔ پس میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم مکہ شریف کے بالائی علاقہ میں پہنچے تو میں نے بہت سے سانپ دیکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے ایک دائرہ کھینچ دیا اور فرمایا میرے واپس آنے تک تم اسی کے اندر ٹھہرے رہو۔ چنانچہ میں اس دائرہ کے اندر ٹھہر گیا اور آپ ان کی طرف چلے گئے اور میں نے ان سانپوں کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کھینچے چلے آ رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ دیر تک گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ میرے پاس فجر کے وقت تشریف لائے اور مجھ سے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس وضو کیلئے پانی ہے؟ پھر آپ نے وضو فرمایا جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ان جنات سے دو شخص آپ کے پاس آئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنی نماز میں ہماری امامت فرمائیں۔ چنانچہ ہم نے حضور ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ لوگ نصیبین کے جنات تھے ان کے آپس میں کچھ جھگڑے تھے جسے وہ لے کر میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے توشہ سفر بھی مانگا۔ میں نے ان کو زادراہ بھی دے دیا۔ پھر میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ نے ان کو کیا توشہ عطا فرمایا؟ آپ نے فرمایا: گوبر، لید۔ یہ لوگ جہاں بھی لید پائیں گے اس پر کھجور پائیں گے۔ اور جہاں کہیں ہڈی پائیں گے وہاں اپنی غذا پائیں گے۔ اس وقت سے رسول اللہ ﷺ نے لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع کر دیا۔ (نوادر ابن صیرفی بحوالہ طبرانی وابونعیم)

یوم قیامت مؤذن کیلئے جن وانس کی گواہی:

حضرت ابی صعصعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ لہٰذا جب تم اپنی بکریوں یا کسی صحرا میں ہو اور نماز کیلئے اذان دو تو اپنی آواز کو بلند

Marfat.com

کیا کرو اس لئے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچے گی جن وانس اور تمام چیزیں یوم قیامت اس کی گواہی دیں گی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

نمازی کے آگے سے جن کے گزرنے کا حکم:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نماز کے آگے سے گزرنے کے بارے میں مختلف روایات ہیں کہ نماز ٹوٹے گی یا نہیں؟۔

سوال:

کیا نمازی کے سامنے سے جنات کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جائے گی اور نماز کو دوبارہ ادا کرنا ہوگی؟۔

جواب:

آپ نے فرمایا نماز ٹوٹ جائے گی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے آگے سے کالے کتے کے گزرنے سے نماز کے ٹوٹ جانے کا حکم فرمایا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ کالا کتا شیطان ہے؟۔ اور آپ سے دوسری روایت ہے نماز نہیں ٹوٹے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ عفریت جن گذشتہ رات میری نماز توڑنے کی کوشش میں تھا۔ اس حدیث پاک میں احتمال یہ ہے کہ اس کے گذرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ٹوٹ جاتی اس لئے کہ اس کو دفع کرنے میں کچھ ایسے کام کی ضرورت پڑتی ہے کہ جس سے نماز ٹوٹ جاتی۔

فائدہ:

فقہ حنفی کے مطابق شیطان اور جن کے نمازی کے سامنے گزرنے سے انسان کی نماز نہیں ٹوٹتی بلکہ سخت گناہ ہے احادیث میں اس سلسلہ میں سخت وعید آئی ہے۔ (از مترجم)

Marfat.com

جنات اور روایت احادیث

حدیث بیان کرنے والا جن:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جماعت مکۃ المکرّمہ کے سفر کیلئے روانہ ہوئی اور راستہ بھٹک گئی۔ جب ان کو موت کا یقین ہو گیا یا مرنے کے قریب ہو گئے تو انہوں نے کفن پہن لیے اور موت کا انتظار کرنے میں لیٹ گئے تو ان کے سامنے ایک جن درخت سے نکل آیا اور کہا میں ان جنات میں سے باقی رہ گیا ہوں جنہوں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ یاسین (یا سورۃ جن) سنی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

المؤمن احوالمؤمن دليله لا يخذله هذالماء وهذا هوالطريق۔

ترجمہ: ''مومن، مومن کا بھائی اور اس کی رہنمائی کرتا ہے اور اس کو بے یارومددگار نہ چھوڑے بلکہ بتائے یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے''۔ (یعنی یہ مومن کے مومن پر حقوق ہیں)۔

پھر اس جن نے ان حضرات کی رہنمائی کی اور پانی کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ (ابونعیم دلائل النبوۃ)

مسلمان جن نے حدیث بیان کر کے رہنمائی کی:

عبدالرحمٰن بن بشر کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ ایک جماعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حج بیت اللہ کے ارادہ سے چلی تو انہیں راستہ میں شدید پیاس لگی اور ایک جگہ کھارے پانی پر جا پہنچے تو ان میں سے بعض حضرات نے کہا اگر تم یہاں آگے چلو تو بہتر ہے ہمیں خوف ہے کہ یہ پانی کہیں ہمیں ہلاک نہ کر دے آگے تھوڑے فاصلہ پر پانی موجود ہے تو وہ لوگ چل پڑے

Marfat.com

حتیٰ کہ شام ہوگئی لیکن پانی کے قریب نہ پہنچ سکے تو آپس میں کہنے لگے بہتر ہوتا کہ ہم کھاری پانی ہی کی طرف لوٹ جاتے پھر یہ لوگ تمام رات چلتے رہے یہاں تک کہ ایک کھجور کے درخت کے پاس جا پہنچے تو ان کے سامنے ایک موٹا سیاہ رنگ کا جوان ظاہر ہوا اور اس نے کہا اے قافلہ والو! میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیحب للمسلمین مایحب لنفسہ ویکرہ للمسلمین مایکرہ لنفسہ۔

ترجمہ: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مسلمانوں کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے اور مسلمانوں کیلئے وہ چیز ناپسند کرے جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے''۔

لہٰذا تم یہاں سے چلے جاؤ جب تم ٹیلہ تک پہنچ جاؤ تو اپنی دائیں طرف مڑ جانا وہیں تمہیں پانی مل جائے گا۔ تو ان لوگوں میں سے کسی نے کہا ہمارا خیال ہے کہ یہ شیطان ہے دوسرے نے کہا شیطان اس طرح باتیں نہیں کرتا جیسے اس نے کی ہیں یہ کوئی مسلمان جن ہے چنانچہ وہ لوگ وہاں سے چل پڑے اور جس جگہ کے بارے میں بتایا تھا وہاں انہیں پانی مل گیا۔

(ابن ابی الدنیا کتاب الہواتف)

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے:

ابن حبان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یمن سے ایک جماعت نے کسی علاقہ کا سفر کیا تو ان لوگوں کو سخت پیاس لگی تو انہوں نے ایک آواز سنی جو کہہ رہا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان المسلم اخوا المسلم وعین المسلم وان غدیر انی مکان

Marfat.com

کذاوکذا فعدلوا الیہ فشربوا۔

ترجمہ: ''مسلمان'' مسلمان کا بھائی ہے اور اس کا محافظ ہے اور اس پکارنے والے نے کہاں فلاں جگہ حوض ہے تم وہاں چلے جاؤ اور وہاں سے پانی پیو۔ (امام خرائطی مکارم الاخلاق)

حکایت:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ایک خچر پر سوار ہوکر اپنے دوستوں کے ہمراہ جارہے تھے کہ اچانک راستہ پر ایک مردہ جن نظر آیا وہاں آپ اتر پڑے اور حکم دیا اس کو راستہ سے ہٹادو پھر اس کے لئے ایک گڑھا کھدوا کر دفن کر دیا۔ پھر آگے روانہ ہوئے تو اچانک ایک بلند آواز سنی حالانکہ کوئی شخص نظر نہیں آرہا تھا اور وہ یہ کہہ رہا تھا اے امیرالمومنین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بشارت ہو میں اور یہ میرا ساتھی جس کو آپ نے ابھی دفن کیا ہے اس جماعت میں سے ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ (سورۃ الاحقاف)

ترجمہ: ''(اے محبوب) اور جب ہم نے تمہاری طرف کان لگا کر سننے والے کتنے جن پھیرے''۔

جب ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ستموت بارض غربة یدفنك فیها یومئذ خیر اهل الارض۔

ترجمہ: ''تم بیابان میں فوت ہو گے اور تمہیں اس وقت اہل زمین سے سب سے بہترین شخص دفن کرے گا''۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الهواتف)

حکایت:

حضرت عباس بن ابی راشد وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

Marfat.com

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ہمارے یہاں (مہمان بن کر) تشریف لائے پھر جب وہ واپس ہونے لگے تو مجھ سے میرے غلام نے کہا آپ ان کے ساتھ ہو جائیں اور انہیں الوداع کر آئیں چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ سوار ہو گیا ہم ایک وادی کے پاس سے گزر رہے تھے تو ہم نے دیکھا کہ راستہ میں ایک مردہ سانپ پڑا ہوا ہے تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے اتر پڑے اور اس سانپ کو ایک طرف کنارے ہٹا کر دفنا دیا اور اپنی سواری پر سوار ہو گئے ہم چل رہے تھے کہ اسی دوران ایک غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی جو کہہ رہا تھا اے خرقا! اے خرقا! ہم نے دائیں بائیں دیکھا تو ہمیں کوئی نظر نہ آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں کہ اے غیب سے آواز دینے والے اگر تو ظاہر ہونے والوں میں سے ہے تو ہمارے سامنے ظاہر ہو جا اور اگر ظاہر ہونے والوں میں سے نہیں ہے تو ہمیں خرقا کے بارے میں بتا دے اس نے کہا یہ وہ سانپ ہے جسے آپ نے فلاں جگہ دفن کیا ہے اس کے متعلق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

یاخرقا! تموتین بفلاۃ من الأرض ویدفنك خیر مؤمن من اهل الأرض یومئذ۔

ترجمہ: ”اے خرقا! تو بیابان میں فوت ہوگا اور اس دن تجھے روئے زمین کا افضل ترین مؤمن دفن کرے گا“۔

تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ فرمان تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں پھر ہم وہاں سے واپس آ گئے۔

حکایت:

حضرت عباس بن راشد رضی اللہ عنہ اپنے والد راشد سے روایت کرتے ہیں وہ

Marfat.com

کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے میرے آقا سے ملاقات فرمائی پھر جب انہوں نے واپسی کا ارادہ کیا تو مجھ سے میرے آقا نے کہا تم انہیں الوداع کر آؤ۔ جب ہم نکلے تو ہم نے اچانک دیکھا کہ راستہ میں ایک اژدھا سانپ مرا پڑا ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنی سواری سے اتر پڑے اور اس سانپ کو دفنا دیا پھر اچانک ایک غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی اے خرقا! اے خرقا! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی سانپ کے متعلق فرماتے سنا ہے

لتموتين بفلاة من الأرض ويدفنك خير مؤمن من اهل الأرض يومئذ۔

ترجمہ: (اے خرقا) تو بیابان میں فوت ہوگا اور بے شک اس دن تجھے روئے زمین کا افضل ترین شخص دفن کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ اپنی سواری سے گرنے کے قریب ہو گئے اور فرمایا اے راشد! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اس بات سے کسی کو مطلع نہ کرنا یہاں تک کہ میں مر جاؤ اس کو خطیب نے ''المتفق'' میں نقل کیا۔ (ابو نعیم حلیۃ الاولیاء)

تخلیق زمین و آسمان سے قبل خدا کہا؟

حضرت عبداللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں طرطوس گیا تو مجھے اطلاع ملی کہ یہاں ایک عورت ہے جس نے ان جنات کو دیکھا ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد کی شکل میں آئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں میں اس عورت کے پاس گیا تو وہ سیدھی لیٹی ہوئی تھی اور اس کے گرد بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے میں نے اس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے۔ اس نے کہا منوسہ، میں نے کہا کیا تو نے ان جنات کو دیکھا ہے جو بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وفد کی شکل میں حاضر ہوئے تھے اس نے کہا ہاں مجھ سے عجج (جس کا نام عبداللہ

Marfat.com

ہے) نے بتایا کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ زمین و آسمان کی پیدائش سے قبل ہمارا رب کہاں تھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نور کی مچھلی پر تھا جو نور سے حرکت کرتی تھی۔

فائدہ:

یہ مذکورہ بالا حدیث متشابہات میں سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات جسم اور جسمانیات سے پاک ہے اور اس میں وہ باتیں بھی نہیں پائی جاتیں جو جسم سے تعلق رکھتی ہوں بلکہ یہ سب اس کے حق میں محال ہیں لہٰذا زمان ومکان وغیرہ سے پاک ومنزہ ہے اور قرآن کریم واحادیث میں جو بعض ایسے الفاظ آئے ہیں ان کا ظاہری معنی مراد لینا گمراہی۔ (از مترجم)

تنبیہ:

اس (مذکورہ بالا روایت) کو شیرازی نے ''الالقاب'' میں سعید بن قاسم نے عبداللہ بن حسین کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ علامہ ابن حجر، الاصابہ، میں کہتے ہیں جو عبداللہ بن حسین، طبرانی کے استادوں میں سے ہیں اور ابن حبان نے کتاب الضعفاء میں عبداللہ بن حسین کا ذکر کیا تو فرمایا کہ راوی عبداللہ بن حسین روایات کو الٹ دیتا تھا اور روایات چوری کرتا تھا جب یہ اکیلا ہو تو اس سے محبت قائم کرنا درست نہیں۔

ابوموسیٰ نے اپنی کتاب'' الصحابہ'' میں اس روایت (مذکورہ بالا) کو نقل کرتے ہوئے کہا ہم نے اس حدیث کو اس لئے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن وانس دونوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں سمجھ کا ذکر ایک اور روایت میں بھی آیا ہے میں نے نہیں جانتا کہ وہ یہی سمجھ ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور سمجھ ہے۔

واللہ اعلم

Marfat.com

ایک گستاخ جن کا قتل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابتدائے اسلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے کہ ایک ہاتف نے مکہ کے ایک پہاڑ پر سے آواز دی اور مسلمانوں کے خلاف مشرکین کفار کو بھڑکایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ شیطان ہے اور کسی شیطان نے کسی نبی کے قتل پر لوگوں کو نہیں بھڑکایا مگر اس کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک عفریت جن کے ہاتھوں قتل کر دیا ہے۔ جس کا نام سمج ہے۔ میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا ہے۔ جب شام ہوئی تو ہم نے ایک ہاتف سے اسی جگہ سے سنا وہ یہ کہہ رہا تھا۔

نحن قتلنا مسعرا   لما طغیٰ واستکبرا

وصفر الحق وسن المنکرا   بشتمه نبینا المظفرا

ترجمہ: ''ہم نے مسعر کو اس وقت قتل کر دیا جب اس نے سرکشی دکھلائی اور تکبر کیا حق کو مٹانا چاہا اور ہمارے کامیاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہہ کر گناہ کی داغ بیل ڈالنی چاہی۔ (فاکہی کتاب مکہ)

محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف عن ابیہ رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف میں جلوہ فرما تھے تو جنات میں سے ایک جن جس کا نام مسعر تھا اس نے غیب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھڑکایا تو قریش مکہ نے مزاحمت کی اور سخت سست کہا۔ جب رات ہوئی تو اس جگہ دوسرا شخص کھڑا ہوا جس کا نام سمج تھا تو اس نے اس کی مثل بات کہی جو (مذکورہ بالا اشعار) میں بیان ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جن کا نام عبداللہ رکھا:

عبداللہ بن حسین المصیصی نے بیان کیا کہ ہم طرطوس میں گئے تو ہمیں

Marfat.com

بتایا گیا یہاں ایک عورت ہے جس نے ان جنات کو دیکھا ہے جو سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں وفد کی شکل میں گئے تھے۔ چنانچہ میں اس کے پاس گیا تو وہ سر کی گدی کے بل چت لیٹی ہوئی تھی میں نے اس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: منُوس! میں نے پوچھا کیا تو نے ان جنات میں سے کسی کو دیکھا ہے جو بارگاہ نبوی ﷺ میں گئے تھے۔ اس نے کہا: ہاں! مجھ سے سمحج نے بیان کیا کہ میرا نام سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے عبداللہ رکھا ہے۔ سمحج نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آسمان سے پہلے ہمارا رب کہاں تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا نور کی مچھلی پر تھا جو نور سے حرکت کرتی تھی۔ (یہ روایت متشابہات میں سے ہے جیسا کہ پچھلے صفحات پر فائدہ میں بیان ہوا) (ابوبکر بن عبداللہ شافعی، رباعیات)

سورۃ یٰس کی برکت:

منُوس نے کہا مجھ سے عبداللہ (یعنی سمحج جن) نے حدیث پاک بیان کی کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے بیمار شخص کے پاس سورۃ یٰس، پڑھی جاتی ہے تو وہ موت کے وقت سیراب ہو کر مرتا ہے اور اپنی قبر میں بھی سیراب ہوگا اور یوم قیامت بھی سیراب ہوگا (مطلب یہ ہے کہ ان تینوں مقامات پر اس شخص کو پیاس نہیں لگے گی) (ابوبکر شافعی رباعیات)

نماز چاشت کی رب کے دربار میں درخواست:

منُوس نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ سمحج (صحابی جن) نے کہا کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ سے سنا جو شخص چاشت کی نماز پڑھتا ہو پھر اس کو ترک کر دے تو یہ نماز بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہے مولیٰ کریم فلاں شخص نے میری حفاظت کی تو اس اس کی حفاظت فرما۔ اور فلاں شخص نے مجھے ضائع کر دیا اسے ہلاک فرما۔

Marfat.com

فائدہ:

ان دونوں احادیث کو ابو بکر بن شافعی کی سندے دیلمی نے ''مسند الفردوس'' میں نقل کیا ہے۔

جن کا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ سجدہ کرنا:

عثمان بن صالح کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک جن صحابی عمر الجنی نے بیان کہ میں بارگاہ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سورۃ النجم تلاوت فرمائی پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سجدہ کیا تو میں نے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ سجدہ کیا۔ (طبرانی کبیر)

جن کا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امامت میں نماز پڑھنا:

عثمان بن الصالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن طلق (جن صحابی) کی زیارت کی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔ تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دیدار بھی کیا اور بیعت کی سعادت بھی حاصل کی اور اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امامت میں صبح کی نماز بھی ادا کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس میں سورۃ الحج تلاوت کی اور اس میں دو سجدے کیے۔ (ابن عدی الکامل)

ایک جن صحابی کا ۲۱۹ھ میں انتقال ہوا:

علامہ ابن حجر عسقلانی ''الاصابہ'' میں فرماتے ہیں حضرت عثمان بن صالح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جن صحابی کا دوسوانیس (۲۱۹) ہجری میں انتقال ہوا گر کوئی ان سے حدیث روایت کرے تو اس کی تصدیق کی جائے گی لہٰذا اس حدیث پر محمول کرتے ہوئے تصدیق کی جائے گی جو بخاری، مسلم کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات سے سو (۱۰۰) سال تک روئے زمین پر کوئی شخص (صحابی) زندہ نہیں رہے گا حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس ارشاد فرمانے کے وقت

Marfat.com

سے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صرف انسانوں کے متعلق ہوگا نہ کہ جنات کے متعلق۔

اسی سلسلہ میں میں نے چند اشعار کہے ہیں:۔

(۱) قولو الحفاظ الحديث ومن هم
نجم الهداية عمدة الاسلام

(۲) هل تعرفون من الصحابة من روى
خبر اجليا عدفى الاحكام

(۳) وحياته جازت عن المائة التى
فيها انقراض الصحب والاعلام

(۴) ذكر اسمه وابوه فى مرويه
اكرم به من صاحب ضرغام

(۵) وروى لدى المائتين ماقدمته
فرواه اى مخرج علام

(۶) كلاولم ينكره خير حافظ
كلاولاسامو قدح كلام

(۷) مع قدحهم فى كل ذاكر صحبة
من بعد قرن اول لاالسامى

ترجمہ: لوگوں نے حفاظ حدیث سے پوچھا کون ہیں وہ جو ہدایت کے ستارے اور اسلام کے بہترین شخص ہیں۔

کیا تو صحابہ کرام میں سے ان لوگوں کو پہچانتے ہو جنہوں نے واضح حدیثوں کو روایت کیا اور ان حدیثوں سے احکام بیان کئے۔

اور ان کی زندگی ان سو سال سے تجاوز کر گئی جس میں ان کی صحبت وشہرت ختم ہوگئی۔

Marfat.com

اور ان کی روایت کی ہوئی حدیثوں میں ان کا اور ان کے والد کا نام ذکر کیا گیا ہے اسی وجہ سے ان کے بہادر لوگ عزت وتکریم کرتے ہیں۔

اور انہوں نے دوسو سال تک روایت کیا جس کو میں نے بیان کیا چنانچہ انہوں نے مشہور حدیثیں ہی روایت کیں۔

بے شک کسی بھلے اور حافظ الحدیث نے ان کا انکار نہیں کیا بے شک لوگوں نے ان کو کسی بات میں عیب نہ لگایا۔

حالانکہ لوگ زمانہ اولیٰ کے بعد ہر زمانہ اور ہر مجلس میں عیب جوئی کرتے رہے ہیں نہ کہ نام کے متعلق راوی ہیں۔ (الاصابہ ابن حجر)

سانپ کی صورت میں مارے جانے والے جن کا قصاص نہیں:

علامہ ابن حجر عسقلانی ''الاصابہ'' میں بیان کرتے ہیں کہ نور الدین علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں حضرت محمد بن نعمان انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا وہ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی منزل میں تھے کہ اچانک ان کے سامنے ایک ہولناک قسم کا اژدھا سانپ ظاہر ہوا وہ اس سے ڈر گئے اور اس کو مار ڈالا تو انہیں اسی وقت وہاں سے اٹھا لیا گیا اور وہ اپنے گھر والوں سے گم ہو گئے اور ان کو جنات کے ساتھ رکھا گیا یہاں تک کہ انہیں جنوں کے قاضی کے سامنے پیش کیا گیا اور مقتول کے وارث نے ان پر قتل کا دعویٰ کیا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا کہ میں نے کسی جن کو قتل نہیں کیا ہے تو قاضی نے اس وارث جن سے سوال کیا مقتول کس صورت پر تھا؟ بتایا گیا کہ وہ اژدھا کی شکل میں تھا تو قاضی اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔

''من تزیالکم فاقتلوہ'' یعنی جو تمہارے سامنے اپنی شکل بدل کر آئے تو تم اس کو قتل کر دو۔

Marfat.com

تو جن قاضی نے ان کو رہا کر دینے کا حکم دے دیا اور یہ اپنے گھر لوٹ گئے یہ نورالدین سن ۸۱ھ میں فوت ہوئے۔ (الاصابہ)

اس وقعہ کی دوسری مثال یہ ہے جس کو ابن عسا کر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے۔

ابو محمد الحسن بن محمد الحمصی کو فرماتے سنا ہے کہ مجھ سے ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا کہ ایک بزرگ سیر و تفریح کے لئے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ نکلے تو انہوں نے اسے کسی کام سے بھیج دیا اس نے واپسی میں دیر کر دی اور صبح تک اس کا پتہ نہیں چلا پھر جب وہ واپس ہوا تو اس حال میں آیا کہ اس کی عقل کام نہیں کر رہی تھی انہوں نے جب اس سے بات کی تو اس نے بہت دیر کے بعد جواب دیا تو انہوں نے اس سے پوچھا تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی؟ اس نے بتایا کہ میں ایک ویرانے میں پیشاب کرنے کے لئے داخل ہوا تو وہاں پر میں نے ایک سانپ دیکھا تو میں نے اسے قتل کر دیا جیسے ہی میں نے اسے قتل کیا اسی وقت مجھے کسی چیز نے پکڑ لیا اور زمین میں اتار کر لئے گئی اور ایک جماعت نے مجھے گھیر لیا اور کہنے لگے اس نے فلاں کو قتل کیا ہے کیا ہم اسے قتل کر دیں؟ تو کسی نے کہا اس کو شیخ کے پاس لے چلو چنانچہ وہ مجھے شیخ کے پاس لے گئے وہ شیخ بہت خوبصورت، بوڑھے اور سفید داڑھی والے تھے جب ہم ان کے سامنے کھڑے ہوئے تو انہوں نے پوچھا کیا بات ہے تو انہوں نے اپنا معاملہ پیش کیا تو شیخ نے پوچھا وہ کس شکل میں ظاہر ہوا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا تو شیخ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے لیلۃ الجن میں فرمایا!

من تصور منکم فی صورته فقتل فلا شئی علی قاتله۔

ترجمہ: ”تم میں سے جس نے اپنی شکل بدل کر کوئی اور شکل اختیار کی اور مارا

Marfat.com

گیا تو اس کے قاتل پر کوئی ضمان اور قصاص وغیرہ کچھ نہیں"۔
لہٰذا اسے چھوڑ دو چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

جنوں کی روایت کردہ حدیث کا معیار:

حضرت عثمان بن صالح (جن صحابی) کی حدیث کے متعلق علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ جن جس نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اس نے سچ کہا۔

حضرت علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد اس بات کی دلیل ہے کہ 'جنات، کی روایت میں توقف (اس حدیث پر عمل کرنے سے روکا جائے گا) کیا جائے گا کیونکہ راوی حدیث میں عدالت اور ضبط دونوں شرط ہیں اسی طرح جو صحابی ہونے کا دعوٰی کرے اس کے لئے بھی عادل ہونا شرط ہے اور جنات کی عدالت معلوم نہیں ہوسکتی اس کے باوجود شیاطین کے بارے میں احادیث میں تنبیہ آئی ہے کہ وہ قیامت کے قریب لوگوں کو اپنی طرف سے من گھڑت حدیثیں بیان کریں گے۔

شیاطین بازاروں میں جھوٹی حدیثیں سنائے گا:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک شیطان بازاروں میں یہ کہتا ہوا نہ پھیرے گا کہ مجھ سے فلاں بن فلاں نے ایسی اور ایسی حدیث بیان کی ہے۔
(ابن عدی الکامل بیہقی)

انسان کی شکل میں شیاطین ظاہر ہو کر دین میں فساد کریں گے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے شیطانوں کو سمندروں میں قید کر دیا وہ زمانہ

Marfat.com

قریب ہے کہ جب شیاطین تم میں سے ظاہر ہونگے تمہارے ساتھ مساجد میں نماز پڑھیں گے اور تمہارے ساتھ قرآن پڑھیں گے اور تمہارے ساتھ دین کے بارے میں جھگڑا فساد کریں گے خبردار۔ یہ انسان کی صورت میں شیاطین ہونگے۔
(طبرانی، بیہقی دلائل النبوۃ)

تائید میں دوسری حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت سلیمان بن حضرت داود علیہ السلام نے شیطانوں کو سمندر میں قید کر دیا تھا لیکن جب ایک سو پینتیس (۱۳۵) سال ہو جائیں گے تو یہ شیطان انسانوں کی صورتوں میں مسجدوں، مجلسوں میں ظاہر ہونگے اور لوگوں کے ساتھ قرآن وحدیث میں جھگڑا کریں گے۔ (شیرازی الالقاب)

مسجد خیف میں قصہ گوئی کرنے والا شیطان:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا کہ جس نے ایک قصہ گو کو مسجد خیف میں قصہ بیان کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتے ہیں جب میں نے اس قصہ گو کو طلب کیا تو وہ شیطان نکلا۔ (امام بخاری فی التاریخ)

مسجد منیٰ میں من گھڑت حدیث بیان کرنے والا شیطان:

ابن یمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے خود دیکھا کہ مسجد منیٰ میں شیطان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے من گھڑت احادیث سنا رہا تھا اور لوگ احادیث سن کر لکھ رہے تھے۔ (ابن عدی)

Marfat.com

مسجد حرام میں جھوٹی احادیث سنانے والا:

حضرت عیسیٰ بن ابی فاطمہ الفرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں ایک محدث کے پاس بیٹھ کر احادیث لکھ رہا تھا جب اس محدث نے مجھ سے فرمایا شیبانی نے حدیث بیان کی تو ایک شخص جو وہاں موجود تھا کہا مجھ سے شیبانی نے حدیث بیان کی محدث نے کہا امام شعبی روایت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا مجھ سے بھی امام شعبی نے حدیث بیان کی۔ پھر محدث نے کہا حارث روایت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا اللہ کی قسم میں نے حارث کی زیارت بھی کی ہے اور اس شخص نے ان سے حدیث کی سماعت بھی کی ہے۔ تو محدث نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تو اس شخص نے کہا اللہ کی قسم میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور میں ان کے ساتھ جنگ صفین میں شامل تھا جب اس نے یہ بات دیکھی تو آیت الکرسی پڑھی جب میں، ولا یودہ حفظھما۔ پر پہنچا اور مڑ کر دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔ (بیہقی دلائل النبوۃ)

اصول روایتِ حدیث:

امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں کوئی ایسا محدث حدیث بیان کرے اور اس کا چہرا نظر نہ آئے تو اس سے روایت نہ کرنا ہوسکتا ہے وہ شیطان لعین ہو اور محدث کی شکل اختیار کر کے آیا ہو اور کہے حدثنا واخبرنا۔

فائدہ:

محدثین کرام نے صحیح، ضعیف، مرفوع یعنی من گھڑت احادیث کی کامل تحقیق کر کے اپنی کتب میں لکھ دی ہے۔ نیز سچے اور جھوٹے راویوں کے حالات پر بھی کئی ضخیم جلدیں اسماء لرجال کی کتابیں موجود ہیں مثلاً، میزان الاعتدال، لسان المیزان، تہذیب التہذیب، تذکرۃ الحفاظ، سیر اعلام النبلاء، اکمال

Marfat.com

وغیرہ اس لئے مذکورہ واقعات کو پڑھ کر کوئی شک نہ کرے ذخیرہ احادیث پوری احتیاط اور دیانت داری کے ساتھ صحاح ستہ اور دیگر احادیث کی مستند کتابوں کی شکل میں دنیا میں ہمارے پاس موجود ہے۔ محدثین نے جھوٹے راویوں اور من گھڑت روایت کو انتہا کی محنت ریزی کے ساتھ علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی تصانیف میں لکھ دیا ہے مثلاً تنزیۃ الشریعہ، موضوعات کبریٰ، المقاصد الحسنہ، تذکرہ الموضوعات، الفوائدالمجموعہ، کشف الخفا وغیرہ۔ (ازمترجم)

Marfat.com

جنات کے ثواب وعذاب کا بیان

علماء دین کا اس بارے میں اتفاق ہے کہ کافر جنات کو یوم آخرت میں عذاب دیا جائیگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قَالَ النَّارُ مَثْوٰکُمْ۔ ترجمہ:۔ ''فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانہ ہے''۔
(سورۃ انعام ترجمہ کنزالایمان)

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَکَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا۔ (سورۃ الجن)

ترجمہ:۔ ''اور اے ظالم وہ جہنم کے ایندھن ہوئے''۔ (کنزالایمان)

مسلمان جنات کا حکم:

مومن مسلمان جنات کے بارے میں مختلف مذاھب ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

پہلا مذھب:

مسلمان جنات کو کوئی ثواب نہیں ملے گا مگر دوزخ سے آزاد ہونگے۔ پھر ان کو حکم دیا جائیگا کہ تم جانوروں کی طرح مٹی ہوجاؤ یہ مذھب حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جس کو علامہ ابن حزم نے روایت کیا ہے۔
(ابن حزم الملل والنحل)

حضرت لیث بن ابی سلیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جنات کا ثواب یہ ہے کہ ان کو آگ سے نجات دی جائے گی اور پھر انہیں حکم ہوگا

Marfat.com

کہ مٹی ہو جاؤ۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت ابو الزناد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مومن جنات اور باقی مخلوق کو حکم دے گا تم مٹی ہو جاؤ تو وہ فوراً مٹی ہو جائیں گے اسی موقع پر (بطور تمنا) کافر بھی کہے گا "یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا"۔ ترجمہ:۔ "کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح مٹی ہو جاتا"۔

(عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن شاهین کتاب العجائب والغرائب)

دوسرا مذہب:

مومن مسلمان جنات کو اطاعت کرنے کا ثواب دیا جائیگا اور نافرمانی کی سزا دی جائیگی یہ مذہب حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت امام مالک، امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اور ان کے شاگردوں کا ہے۔ اور ایک روایت میں حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور صاحبین (یعنی امام ابو یوسف، امام محمد رحمۃ اللہ علیہم) سے بھی نقل کیا گیا ہے علامہ ابن حزم اپنی کتاب "الملل والنحل"، میں فرماتے ہیں کہ جمہور کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمان جنات جنت میں جائیں گے۔

امام ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ حضرت یعقوب سے نقل کرتے ہیں کہ امام ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں جنات کو یوم قیامت ثواب وانعام ملے گا جس کی تصدیق ہمیں قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے ملتی ہے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْ۔ (سورۃ انعام)

ترجمہ:۔ "اور ہر ایک کے لئے ان کے کاموں سے درجے ہیں"۔ (یعنی نیکی اور بدی کے درجے ہیں اس کے مطابق ثواب وعذاب ہوگا)

حضرت خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن وھب سے پوچھا گیا

Marfat.com

جس کو میں (راوی) نے سنا کہ جنات کو ثواب وعذاب ہوگا یا نہیں؟ تو

حضرت ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ۔ (سورۃ حم سجدہ)

ترجمہ:۔ "اور ان پر ان گروہوں کے ساتھ بات پوری ہوئی جو ان سے پہلے جن اور آدمیوں کے گزر چکے بے شک وہ گھاٹا اٹھانے والے تھے"۔

(کنز الایمان)

اور ارشاد خداوندی ہے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا۔ (سورۃ انعام)

ترجمہ:۔ "اور ہر ایک کے لئے ان کے کاموں سے درجے ہیں"۔

(ابن ابی حاتم، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مخلوق کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ایک مخلوق وہ ہے جو جنت میں جائے گی۔

(۲) ایک مخلوق وہ ہے جو تمام کی تمام دوزخ میں جائے گی۔

(۳،۴) اور دو مخلوق ایسی ہیں جو جنت اور جہنم میں جائیں گی۔ یعنی ان میں کچھ تو جنت میں داخل ہوگی کچھ جہنم رسید ہونگی۔ پس جو تمام مخلوق جنت میں جائے گی وہ فرشتے ہیں۔ اور وہ مخلوق جو تمام کی تمام جہنم رسید ہوگی وہ شیطان ہے۔ اور وہ مخلوق جو جنت اور جہنم میں جائیں گی وہ انسان اور جنات ہیں۔ یعنی مسلمانوں کو انعام ملے گا اور کافروں کو عذاب۔

(ابوشیخ کتاب العظمۃ)

Marfat.com

حضرت مغیث بن سمی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت مغیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ مخلوقات جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہ سب جہنم کی خطرناک چیخ وپکار سنتی ہیں مگر دو مخلوقات ایسی ہیں یعنی جن (انس) ان پر انعام وعذاب ہوگا۔ (ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنات ابلیس اور انسان حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں ان میں بھی مسلمان ہیں اور ان میں بھی مسلمان ہیں وہ سب کے سب ثواب وعذاب کے حصہ دار ہیں پس جو اس مخلوق جن وانس یا اس مخلوق سے مسلمان ہوگا اللہ رب العزت کا دوست ہے جو اس مخلوق یا اس مخلوق سے کافر ہوگا وہ شیطان ہے۔ (ابن ابی حاتم، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری، منذر بن سعید اور ابن المنذر اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ جنات جنت میں داخل ہونگے اور وہاں کھائیں گے اور پئیں گے۔ (ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت حمزہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت ارطاۃ بن المنذر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حمزہ بن حبیب کی مجلس میں مباحثہ کیا کہ کیا جنات جنت میں جائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں جنات جنت میں جائیں گے اور اس بات کی تصدیق قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے۔

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ۔ (سورۃ الرحمٰن)

Marfat.com

ترجمہ:۔ ’’ان سے پہلے انہیں کسی آدمی اور جن نے نہ چھوا‘‘۔
(ابن المنذر، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

جن، انسانوں کو جنت میں نہ دیکھ سکیں گے:

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو جنات جنت میں داخل ہونگے ہم انسان ان کو دیکھیں گے۔ لیکن وہ جنات ہم انسانوں کو نہ دیکھ سکیں گے وہاں دنیا کے برعکس ہوگا۔

کیا جنت میں، جنات کو دیدارِ خدا ہوگا؟

مصنف کتاب ’’آکام المرجان‘‘ امام ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عزالدین رحمۃ اللہ علیہ نے ’’القواعد الصغریٰ‘‘ میں کچھ ایسے قوائد بیان کئے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مسلمان جنات جب جنت میں داخل ہونگے تو وہ اللہ رب العزت کی زیارت کی سعادت حاصل نہ کرسکیں گے بے شک اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف مسلمان انسانوں کے ساتھ خاص ہے اور اس کی بھی وضاحت بیان کردی کہ فرشتے بھی جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف نہ ہوسکیں گے اور یہ اس بات کا مقتضی ہے کہ جن بھی اللہ رب العزت کی زیارت سے مشرف نہ ہوسکیں گے۔

امام سیوطی اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہم کا فرمان:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں (مصنف کتاب) کہتا ہوں یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کا فیصلہ فرمادیا ہے اور آپ نے اپنی کتاب ’’کتاب الرؤیہ‘‘ میں اس سلسلہ میں ایک مستقل باب بھی قائم کیا ہے۔

قاضی جلال الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف سے اس پر تبصرہ کرتے

Marfat.com

ہوئے فرمایا کہ دلائل کے عام ہونے سے یہی واضح ہوتا ہے کہ جنات اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور اس بات کو ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''شرح ارجوۃ فی الجن'' میں سے شیخ سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ لیکن آئمہ احناف میں سے ایک امام حضرت اسمعیل الصفاء کی کتاب ''اسئلۃ الصفاء'' میں ہے کہ جنات جنت میں اللہ رب العزت کی زیارت کی سعادت نہ کرسکیں گے۔ (واللہ اعلم)

تیسرا مذہب:

جنات کی جنت میں خوراک کیا ہوگی؟

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مومن جنات کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا جن جنت میں داخل ہونگے؟ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ جنت میں جائیں گے لیکن کھائیں پئیں گے نہیں ان کو صرف تسبیح وتقدیس کا الہام کیا جائے گا جس کو جنت والے کھانے پینے کے دوران پائیں گے یعنی کھانے پینے کی لذت۔

(ابن ابی الدنیا)

چوتھا مذہب:

جنات جنت میں داخل نہیں ہونگے بلکہ اس کے ایک مہیت علاقہ میں رہیں گے یہاں پر ان کو انسان دیکھ سکیں گے وہ انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے۔

حضرت لیث بن ابی سلیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن جنات نہ تو جنت میں جائیں گے نہ جہنم میں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے باپ ابلیس کو جنت سے ہمیشہ کے لئے نکال دیا ہے اس لئے اس کو دوبارہ جنت میں داخل نہیں فرمائے گا نہ اس اولاد کو جنت میں داخل کریگا اور اس حدیث کو حافظ ابوسعید محمد بن عبدالرحمن الکنجر ودی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب امالی میں نقل کیا ہے۔

(ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

Marfat.com

پانچواں مذہب:

جنات کی جنت میں رہنے کی جگہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مومن جنات کے لئے ثواب بھی ہے اور عذاب بھی ہوگا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کیا ثواب ملے گا؟ فرمایا یہ اعراف میں ہونگے جنت میں امت محمدیہ کے ساتھ نہیں ہونگے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعراف کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی دیوار ہے جس میں نہریں جاری ہونگی اور درخت اگیں گے اور پھل لگیں گے۔ امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث انتہائی منکر ہے۔ (منکر حدیث وہ ہے جس کا راوی اپنے سے زیادہ ثقہ کے خلاف اس حدیث کو روایت کرے)۔ (ابوالشیخ کتاب العظمۃ، امام بیہقی البعث)

Marfat.com

جنات کی موت

جنات کی موت کے متعلق حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جنات مرتے نہیں ہیں۔ تو میں (راوی) نے عرض کی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ (سورۃ الاحقاف)

ترجمہ: ''یہ وہ ہیں جن پر ان گروہوں کے ساتھ بات پوری ہو چکی ہے جو ان سے پہلے جن اور آدمیوں کے گزر چکے''۔ (کنزالایمان)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ ابلیس کے ساتھ جنات کو بھی مہلت دی گئی ہے جب ابلیس پر موت آئے گی تو اس کے ساتھ یہ بھی مرجائیں گے لیکن اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ تمام جنات کو مہلت دی گئی ہے کیونکہ اس سے قبل بہت سی روایات بیان ہو چکی ہیں جس سے جنات کا ثبوت ملتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا، ابن جریر)

حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

زرعہ بن حمزہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا جنات پر بھی موت آتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں جنات پر بھی موت آتی ہے مگر ابلیس پر موت نہیں آتی ۔ پھر فرمایا یہ سانپ جن کو تم۔ الجان کہتے ہو یہ چھوٹے جن ہیں۔ (ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

ابلیس کی بڑھاپے کے بعد جوانی لوٹ آتی ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ایک زمانہ گزر جاتا ہے تو

Marfat.com

ابلیس بوڑھا ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ تیس (۳۰) سال کی عمر میں لوٹ آتا ہے۔ (ابن شاہین غرائب السنن)

انسان کے ساتھ شیطانوں کی تعداد اور ان کی موت:

حضرت عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا انسان کے ساتھ جو شیطان رہتا ہے وہ مرتا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا یہ کوئی ایک شیطان ہوتا ہے مسلمان کو گمراہ کرنے کے لئے تو قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کی تعداد کے برابر شیطان اس کے درپے ہوتے ہیں۔

(ابن ابی الدنیا)

شیطان اور اس کے والدین کنوارے تھے:

حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہیں کہ جنات تو مرجاتے ہیں لیکن شیطان نوجوان رہتا ہے اور نہیں مرتا۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیطان کا باپ بھی کنوارہ ہے اس کی ماں بھی کنواری ہے اور یہ بھی کنوارہ ہے۔ (ابن ابی الدنیا، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

جنات کی درازئی عمر کا حیرت انگیز واقعہ:

حضرت عیسیٰ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حجاج بن یوسف کو یہ معلوم ہوا کہ ملک چین میں ایک ایسا مکان ہے اگر لوگ راستہ بھول جائیں تو وہ آواز سنتے ہیں کہ راستہ ادھر ہے۔ لیکن ان کو نظر کچھ نہیں آتا۔ تو حجاج بن یوسف نے کچھ لوگ وہاں بھیجے اور انہیں حکم دیا کہ تم لوگ وہاں جاکر جان کر راستہ بھول جانا جب وہ تمہیں کہیں کہ راستہ ادھر ہے۔ تو تم ان پر حملہ کردینا اور ان کو دیکھنا کہ یہ لوگ کون ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان پر حملہ کردیا تو انہوں نے کہا تم لوگ ہمیں کسی طرح بھی نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے پوچھا تم کون ہو اور کتنے

Marfat.com

عرصہ سے یہاں مقیم ہو۔ انہوں نے کہا ہم زمانہ اور سالوں کو شمار نہیں کر سکتے البتہ یہ معلوم ہے کہ ملک چین آٹھ مرتبہ تباہ و برباد ہوا اور آٹھ مرتبہ آباد ہوا ہم تب سے یہاں مقیم اور آباد ہیں۔

(ابوعبدالرحمٰن محمد المنذر رہروی المعروف بشکر کتاب العجائب، ابوالشیخ النوادر)

انسان، فرشتے، جنات اور جانوروں کی روح قبض کرنے والا:

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ملک الموت انسانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرتے ہیں اور جنات کا فرشتہ الگ ہے اور شیطان کا الگ ہے اور پرندوں، وحشی جانوروں، مچھلیوں اور سانپوں کے فرشتے روح قبض کرنے والے الگ الگ ہیں اور یہ کل چار فرشتے ہیں۔

(جویبر فی التفسیر)

Marfat.com

قرین

انسانوں کے ساتھ رہنے والے شیطان

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ فرماتی ہیں کہ مجھے فکر لاحق ہوئی کہ شاید آپ کسی دوسری بیوی صاحبہ کے ہاں تشریف لے گئے ہوں گے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے مجھے دیکھا تو فرمایا اے عائشہ کیوں فکر مند ہو۔ میں نے عرض کیا میری جیسی کو آپ جیسے پر کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے تیرے شیطان نے وسوسہ میں ڈال دیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرے ساتھ شیطان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہر انسان کے ساتھ شیطان ہے۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے ساتھ بھی ہے۔ فرمایا ہاں لیکن میرے رب تعالیٰ نے اس پر میری مدد فرمائی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ (صحیح مسلم باب تحریش الشیطان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے والا شیطان مسلمان ہو گیا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان اور ایک فرشتہ لگا ہوا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہو گیا اب وہ مجھے ہمیشہ بھلائی کا ہی مشورہ دیتا ہے۔ (صحیح مسلم صلوۃ المسافرین)

حضرت شریک بن طارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ ایک شیطان لگا ہوا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے ساتھ بھی ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری فرمائی تو وہ مسلمان ہوگیا۔

(ابن حبان، طبرانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام کے ہمزاد میں فرق:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حضرت آدم علیہ السلام پر دو فضیلتیں عطا کی گئی ہیں۔

(۱) یہ کہ میرا شیطان کافر تھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہوگیا۔

(۲) یہ کہ میری ازواج میری مددگار ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کا شیطان کافر تھا اور ان کی بیوی ان کی لغزش میں مددگار تھی۔ (ابونعیم دلائل النبوۃ)

فائدہ:

یہ حدیث مبارکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمزاد کے مسلمان ہونے کے بارے میں صریح ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ (از مترجم)

فرشتہ انسان کو نیکی اور شیطان بُرائی کا حکم دیتا ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے ساتھ شیطان کا بھی تعلق ہے اور فرشتے کا بھی تعلق ہے۔ شیطان انسان کو گناہ کی دعوت دیتا ہے اور حق کو جھٹلانے پر آمادہ کرتا ہے اور فرشتہ نیکی کی دعوت دیتا اور حق بات کی تصدیق کرتا ہے پس جس کے دل میں نیکی اور حق کا خیال آتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اور جس کے دل میں گناہ کا خیال پیدا ہو تو اسے شیطان کی طرف سے

Marfat.com

سمجھے اور اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود سے پناہ مانگے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ۔ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: ''شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے''۔ (ترمذی، نسائی)

مومن شیطان کو تھکا دیتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک مومن شخص اپنے شیطان کو اس قدر بے بس کر دیتا ہے جس طرح تم میں کوئی شخص سفر میں اپنے اونٹ کو تھکا دیتا ہے۔ (مسند احمد، ابن ابی الدنیا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن شخص کا شیطان کمزور اور پریشان رہتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

شیطان تلاوت قرآن سے چڑیا کی مانند ہو جاتا ہے:

حضرت قیس بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے شیطان نے مجھے بتایا کہ جب میں تجھ میں داخل ہوا تھا تو کتے کے پلے (چھوٹے بچے) کی طرح تھا اور آج چڑیا کی مانند ہوں میں نے پوچھا ایسا کیوں ہوا۔ اس نے کہا آپ نے مجھے قرآن مجید کے ساتھ پھگلا دیا ہے۔ (یعنی قرآن مجید کی تلاوت کر کے اور اس پر عمل کر کے)۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کو زیادہ پسند بندہ:

حضرت وھب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے کافر کا شیطان کافر کے ساتھ کھاتا ہے اور اس کے ساتھ پیتا ہے اور اس کے ساتھ بستر پر ہوتا ہے۔ مومن شخص کا شیطان مومن سے دور رہتا ہے اور اس کی

Marfat.com

تاک میں رہتا ہے کہ مومن کب غافل ہو اور یہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ شیطان زیادہ کھانے والے زیادہ سونے والے لوگوں کو زیادہ پسند کرتا ہے۔

(امام احمد کتاب الزھد)

یوم قیامت مومن کے ساتھ فرشتہ اور کافر کے ساتھ شیطان ہوگا:

امام عبدالرزاق اوز ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید الجریری رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید کی اس آیت۔

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا۔ (سورۃ الزخرف)

ترجمہ:۔ ''اور جسے رحمٰن کے ذکر سے اندھا پن آئے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کریں''۔ (کنزالایمان)

کی تفسیر میں حضرت سعید فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یوم قیامت کافر کو زندہ کیا جائیگا تو اس کا شیطان اس کے سامنے چل رہا ہوگا اور اس سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جہنم میں ڈال دے گا۔ اس وقت شیطان خواہش کرے گا۔

يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ۔ (سورۃ الزخرف)

ترجمہ: ہائے کسی طرح مجھ میں اور تجھ میں مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔

لیکن مومن کو جب اللہ تعالیٰ یوم قیامت اٹھائے گا تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ ہوگا لوگوں کے فیصلہ ہونے تک اس کے بعد اس کو جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ (عبدالرزاق فی التفسیر)

Marfat.com

شیطانی وسوسے

فرمان خداوندی ہے:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ (سورۃ الناس)

ترجمہ:۔ ''تم کہو میں اس کی پناہ مانگتا ہوں جو سب لوگوں کا رب سب لوگوں کا بادشاہ سب کا معبود ہے دل میں بُرے خطرے ڈالنے والے شر سے اور جن اور آدمی میں سے چھپ کر وسوسے ڈالنے والے کے شر سے''۔

وسوسہ کیا ہے؟

قاضی ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وسوسہ کے متعلق ایک احتمال یہ ہے کہ یہ ایک مخفی کلام ہے جس کا دل ادراک کر لیتا ہے اور ایک احتمال یہ ہے کہ وسوسہ وہ چیز ہے جو فکر کرتے وقت واقع ہو جاتا ہے اور اس سے اجزائے انسانی میں مس وشکوک اور دخول ہوتا ہے (یعنی چھوتا ہے اور شک میں ڈالتا ہے اور داخل ہو جاتا ہے) بعض متکلمین انسانوں کے جسموں میں شیطان کے دخول کا انکار کرتے ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک جسم میں دو روحوں کا موجود رہنا جائز نہیں ہے اور اس کی دلیل یہ فرمان خداوندی ہے۔

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ۔

ترجمہ:۔ ''یعنی جو لوگوں کے دلوں میں خطرے ڈالتا ہے۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے کہ وہ ان کے دلوں میں کوئی مہلک چیز نہ ڈال دے۔

(مسند احمد، دارمی، ابو داود کتاب ذم الوسوسہ)

Marfat.com

سوال:

علامہ ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر سوال کیا جائے کہ شیطان کا وسوسہ کیسے ہوتا ہے اور دل تک کیسے پہنچتا ہے؟

تو جواب یہ ہے کہ وسوسہ ایک پوشیدہ کلام ہے جس کی طرف نفوس اور طبائع خود مائل ہو جاتے ہیں۔ اور یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ انسان وجدان (یعنی جاننے کی قوت) میں داخل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک لطیف جسم ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے اور وسوسہ یہ ہے کہ نفس قاسد اور دری افکار کی تلقین کرتا ہے۔

(ابن عقیل کتاب الفنون)

وسوسہ سے بچنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

حضرت معاویہ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وسوسہ کے خاتمہ) کے لئے یہ بھی ایک دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْمِرْ قَلْبِیْ مِنْ وَسَاوِسِ ذِکْرِکَ وَاطْرُدْ عَنِّیْ وَسَاوِسَ الشَّیْطَانِ۔

ترجمہ:۔ ''اے اللہ میرے دل کو اپنے ذکر کے خیالات سے معمور فرمادے اور مجھ سے شیطانی خیالات دور فرمادے۔

(ابن ابی بکر کتاب ذم الوسوسہ)

تفسیر ''الوسوس الخناس''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمان خداوندی ''الوسوس الخناس'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شیطان کی مثال نیولے کی طرح ہے جس نے اپنا منہ دل کے سوراخ پر رکھا ہوا ہے اسی سے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب خاموش ہو جاتا ہے تو شیطان لوٹ

Marfat.com

آتا ہے اور اس کو "الوسوس الخناس" کہتے ہیں۔
(ابو بکر بن ابی داود کتاب ذم الوسوسہ)

انسان میں شیطان کا ٹھکانہ:

حضرت عروہ بن رُویم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی ان کو انسانوں میں شیطان کے رہنے کی جگہ دیکھا دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ظاہر فرما دیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ شیطان کا سر سانپ کے سر کی طرح ہے جس نے اپنا سر دل کے دھانے پر رکھا ہوا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ اپنا سر ہٹا لیتا ہے اور جب بندہ اللہ کا ذکر چھوڑ دیتا ہے تو شیطان اسے آزماتا ہے اور وسوسے ڈالنے لگتا ہے یعنی اس کی طرف واپس آ کر وسوسے ڈالتا ہے۔ (ابو بکر بن ابی داود، ذم الوسوسہ)

انسان کے دل پر شیطان کی سونڈھ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک شیطان نے اپنی سونڈھ انسان کے دل پر رکھی ہوئی ہے جب آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ کو بھول جاتا ہے تو شیطان اس کے دل میں چپکے چپکے باتیں کرتا ہے۔
(بیہقی شعب الایمان، ابو یعلی، ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

وسوسہ ڈالنے والے شیطان کی شکل:

علامہ سہیلی، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ اس کو شیطان کی جگہ دیکھا دے تو اس کو ایک تعجب خیز جسم دکھایا گیا جس کا اندرونی حصہ باہر سے نظر آ رہا تھا اور شیطان مینڈک کی شکل میں دل اور کندھے کے درمیان بیٹھا ہوا تھا مچھر کی

Marfat.com

ناک جیسی اس کی ناک تھی جس کو شیطان اس کے دل میں داخل کر کے وسوسہ ڈال رہا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کندھے پر کیوں تھی؟

علامہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ختم نبوت کندھے کے ختم ہونے کی جگہ پر اس لئے تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کے وسوسے سے معصوم ہیں اسی جگہ سے شیطان انسانوں کو وسوسہ میں ڈالتا ہے۔

وسواس کا دروازہ انسان کے دل میں:

حضرت یحیٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ انسان کے سینہ (دل) میں وسواس کا ایک دروازہ ہے جس سے (شیطان) وسوسہ ڈالتا ہے۔

(ابن ابی الدانیا مکائد الشیطان)

شیطان کو دل سے دور کرنے کا وظیفہ:

حضرت ابو الجوزاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے شیطان انسان کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے جس کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر پاتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ انسان بازاروں اور مجالس میں سارا دن گزار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا مگر حلف اٹھاتے وقت اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔

لا الہ الا اللہ۔ کے سوا شیطان کو کوئی چیز دل سے دفع نہیں کر سکتی پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا۔

(سورہ بنی اسرئیل)

ترجمہ:۔ ’’اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی یاد کرتے ہو تو شیاطین پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

Marfat.com

انسانوں میں لڑائی شیطان کی حرکت سے ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان سب سے نچلی زمین (ساتویں زمین) میں مقید ہے جب وہ حرکت کرتا ہے تو زمین کے اوپر جن دو یا دو سے زائد آدمیوں کے درمیان لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں وہ اسی حرکت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، ابونعیم)

شیطان وسوسہ کس کے دل میں ڈالتا ہے:

ابن جریر بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں مجھے بہت وسوسہ ہوتا تھا میں نے حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! اس کی مثال چوروں جیسی ہے جب وہ کسی ایسے گھر سے گذرتے ہیں جس میں بھلائی ہوتی ہے تو اس کو چرا لیتے ہیں اور اگر اس گھر میں بھلائی نہیں ہوتی ہے تو اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ (ابو بکر بن ابو دواد، ذم الوسوسہ)

وسوسہ مومن مسلمان کو بھی ہوتا ہے:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وسوسہ کی شکایت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم (دلوں میں) ایسے خیالات پاتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک آسمان سے گر پڑنے کو اسے زبان پر لانے سے زیادہ محبوب سمجھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کھلے ہوئے اور خالص ایمان کی دلیل ہے۔

(مسند احمد)

حضرت عبد بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وسوسہ کے متعلق پوچھا جو ہم میں کوئی اپنے اندر پاتا

Marfat.com

ہے اس کے بیان کرنے سے بہتر ہے کہ وہ شخص ثریا ستارے سے گر پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یہ خالص ایمان کی دلیل ہے اس لئے کہ شیطان بندے کے پاس دوسرے اعمال کے ذریعہ سے حملہ کرتا ہے جب وہ اس سے محفوظ ہو جاتا ہے تو وہ دل پر حملہ کرتا ہے (یعنی وسوسہ ڈالتا ہے)۔ (بزار)

وسوسہ آنا ایمان کی دلیل ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دل میں ایسے وسوسے آتے ہیں گویا کسی چیز پر دھال کے بات کہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ الحمد الله الذی رد کیده الی الوسوسة۔ یعنی تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے شیطان کی مکر و فریب کو وسوسہ سے بدل دیا۔ (ابوداود، نسائی)

وضو میں وسوسہ ہو تو اللہ کی پناہ مانگو:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تعوذ بالله من وسوسة الوضوء"۔ یعنی وضوء کے وسوسہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ (ابوبکر بن ابی داؤد، ذم الوسوسہ)

وضوء میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان کا نام:

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان للوضوء شيطانا يقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء۔

ترجمہ:۔ "وضو کا بھی ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے تم پانی کے وسواس سے بچو"۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں وضوء کے

Marfat.com

شیطان کا نام ولہان ہے یہ وضوء میں لوگوں کا مذاق اڑاتا ہے۔

اور حضرت طاوس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ تمام شیطانوں سے زیادہ سخت وطاقتور ہے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

وسوسہ وضوء سے شروع ہوتا ہے:

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وسوسے کی ابتداء وضوء سے ہوتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسوسے اور نسیان کی بیماری ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''تم میں سے کوئی غسل خانہ میں ہرگز پیشاب نہ کرے اس لئے کہ عام طور پر وسوسے کی بیماری اسی سے پیدا ہوتی ہے''۔ (ابو داود، ترمذی، نسائی)

ابن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسوسہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

وسوسہ سے بچنے کا ایک عمل:

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے اور اگر پانی بہاؤ میں پیشاب کرے تو، میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(ابو بکر بن ابی داؤد، ذم الوسوسہ)

نماز میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان کا نام:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شیطان میرے اور

Marfat.com

میری نماز اور تلاوت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مجھے شبہ میں ڈال دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے لہٰذا جب کبھی تم اپنے دل میں کوئی وسوسہ کرو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور بائیں طرف تین بار تھتکار دو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے دفع فرما دیا۔ (مسلم)

شیطانی وسوسہ سے بچنے کا عجیب عمل:

حضرت ابو الملیح سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس وسوسہ کی شکایت عرض کرنے حاضر ہوا ہوں جو میں اپنے دل میں پاتا ہوں" میں نماز شروع کرتا ہوں تو مجھے یاد نہیں رہتا کہ دو رکعت ہوئی یا ایک" تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جب تمہیں یہ صورت پیش آئے تو (نماز سے پہلے) اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھا کر اپنی الٹے ران میں چبھا دو اور "بسم اللہ" پڑھو اس لئے کہ یہ کلمہ شیطان کے لئے چھری ہے۔ (بزار، طبرانی)

شیطان کے وسوسہ سے بچنے کا دوسرا طریقہ:

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے پاس شیطان آتا ہے اور مجھے وسوسہ ڈالتا ہے اور میں خود بھی شیطان کو اپنے پاس آتے ہوئے دیکھتا ہوں شیطان مجھ سے کہتا ہے تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی؟ اس شخص نے کہا اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی کو کبھی طلاق نہیں دی تو حضرت حازم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس طرح تو نے میرے

Marfat.com

سامنے قسم کھائی اسی طرح شیطان کے سامنے بھی قسم کھالے۔
(ابوبکر بن ابی داود، ذم الوسوسہ)

حضرت عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ وہ وسوسے جنہیں تم دیکھتے ہو وہ تمہارے عمل سے زیادہ خطرناک نہیں۔ (ابن ابی شیبہ)

دل کی بات لوگوں میں مشہور کرنے والے شیطان کا نام:

حضرت مطلب بن عبداللہ بن حطب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں ایک عورت کا خیال کیا لیکن اس کا کسی سے تذکرہ نہ فرمایا تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا آپ نے فلاں عورت کا خیال کیا ہے وہ بہت خوبصورت، شریف اور نیک گھرانے کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں یہ بات کس نے بتائی؟ اس نے کہا لوگ یہ بات کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے یہ بات کسی کے سامنے ظاہر ہی نہیں کی تو لوگوں میں یہ کہاں سے مشہور ہوگئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں خناس نے یہ بات پھیلائی ہے۔ (ابوبکر بن ابی داود، ذم الوسوسہ)

ایک عجیب حکایت:

حضرت ابوالجوزاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اپنے دل میں ارادہ کیا کہ جمعہ کے دن اس سے رجوع کرلوں گا اور میں نے اس بات کی کسی کو اطلاع نہ دی تو میری بیوی نے مجھ سے کہا آپ کا یہ ارادہ ہے کہ آپ جمعہ کے دن مجھ سے رجوع فرمالیں گے میں نے کہا یہ ایسی بات ہے جو میں نے کسی سے بیان نہیں کی پھر مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بات یاد آئی کہ ایک آدمی کے وسوسہ کو دوسرے آدمی کا وسواس (وسوسہ ڈالنے والا) اطلاع کردیتا ہے پھر بات مشہور ہوجاتی ہے۔ (ابوبکر بن ابی داود، ذم الوسوسہ)

Marfat.com

حکایت:

حجاج بن یوسف کے پاس ایسے شخص کو پیش کیا گیا جس کی طرف جادوگری کی نسبت کی گئی تھی تو حجاج نے اس سے پوچھا کیا تو جادوگر ہے؟ اس نے کہا نہیں تو حجاج نے ایک مٹھی کنکری لی اور ان کو شمار کیا اور پوچھا میرے ہاتھ میں کتنی کنکریاں ہیں؟ اس نے کہا اتنی اور اتنی، تو حجاج نے ان کو پھینک دیا پھر ایک دوسری مٹھی بھری اور ان کا شمار نہ کیا پھر پوچھا یہ میرے ہاتھ میں کتنی ہیں؟ تو اس نے کہا میں نہیں جانتا۔ حجاج نے کہا تجھے پہلی تعداد کیسے معلوم ہوئی اور دوسری تعداد کیوں نہیں معلوم ہوئی؟ تو اس نے کہا ان کی تعداد آپ جانتے تھے تو آپ کے وسواس (وسوسہ ڈالنے والے) کو علم ہوگیا پھر آپ کے وسواس نے میرے وسواس کو بتا دیا اور یہ (دوسری مٹھی کی) تعداد آپ کو نہیں معلوم تھی تو آپ کے وسواس کو بھی اس کا علم نہ ہوا اس لئے اس نے میرے وسواس کو خبر نہیں دی تو مجھے بھی اس کا علم نہ ہوسکا۔ (ابوبکر بن ابی داود، ذم الوسوسہ)

حکایت:

حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے اپنے منشی کو حکم دیا کہ ایک خفیہ رجسٹر تیار کرو اسی دوران کہ وہ لکھ رہا تھا ایک مکھی اس رجسٹر کے کنارہ پر آکر بیٹھ گئی تو اس منشی نے اس کو قلم سے مارا جس سے اس کے کچھ ہاتھ پاؤں کٹ گئے پھر وہ منشی باہر آیا تو لوگوں نے محل کے دروازہ پر اس کا استقبال کیا اور کہنے لگے امیر المومنین نے ایسا ویسا لکھوایا ہے اس منشی نے پوچھا تمہیں کسی نے بتایا لوگوں نے کہا لنگڑے حبشی نے جو ہمارے سامنے نکل کر آیا اس نے ہمیں اطلاع دی تو وہ منشی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور انہیں اطلاع دی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ حبشی وہی مکھی ہے جس کو تو نے مارا تھا۔

(ابوبکر بن ابی داود، ذم الوسوسہ)

Marfat.com

جنات کا انسانوں کو مرگی میں مبتلا کرنا

جن مرگی والے جسم میں داخل ہوتا ہے یا نہیں؟

فرقہ معتزلہ کے ایک گروہ نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ جنات مرگی والے کے بدن میں داخل ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ اہلسنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جن مرگی والے کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰو لَایَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ۔ (سورہ بقرہ)

ترجمہ:۔ ”جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن ایسے اٹھیں جس طرح وہ شخص اٹھتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر باولا کر دیا ہے“۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مرگی والے جسم میں جن کے داخل ہونے کے متعلق اپنے والد امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ مرگی والے انسان کے جسم میں جن داخل نہیں ہوتا تو میرے والد مکرم نے ارشاد فرمایا اے بیٹے! یہ جھوٹ بولتے ہیں وہی تو اس کی زبان پر بول رہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوانہ کے پیٹ سے جن نکالا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس بیٹے کو جنون (دیوانگی) ہے اور یہ جنون اس کو صبح اور شام کے

Marfat.com

کھانے کے وقت پکڑ لیتا ہے یہ ہماری زندگی کا مزہ تلخ وخراب کردیتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کے سینہ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا، اور اس کے لئے دعا فرمائی تو اس بچے نے قے کی تو اس کے پیٹ سے کتے کا سیاہ پلا نکلا جو بھاگ گیا (حقیقت میں یہ جن ہی تھا جس نے سیاہ کتے کے بچے کی شکل اختیار کرلی تھی)۔

(مسند احمد، دارمی، طبرانی، ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور بچے سے جن نکالا:

حضرت ام ابان بنت الوازع اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا ایک دیوانہ بچہ لے کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو میرے قریب لاؤ اور اس کی پیٹھ میرے سامنے کرو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر نیچے سے اس کے کپڑے پکڑے اور اس کی پیٹھ پر مارتے جاتے اور فرماتے اے اللہ کے دشمن! نکل جا تو وہ بچہ تندرست ہوکر دیکھنے لگا۔

(احمد، ابوداود، طبرانی)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے نکلا تو مقام بطن روحاء میں ایک عورت اپنا بچہ لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا بیٹا ہے جس دن سے میں نے اسے جنا ہے اب تک اس کو افاقہ نہیں ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بچہ لے لیا اور اس کو اپنے سینے اور ٹانگوں کے درمیان رکھ لیا اور اس کے منہ میں تھوکا اور فرمایا اے اللہ کے دشمن! نکل جا بے شک میں اللہ کا رسول ہوں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بچہ اس کی والدہ کو دے دیا اور فرمایا اس کو لے جا اب اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔

(ابویعلیٰ، ابونعیم، بیہقی)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے جن نکالنے کا عجیب واقعہ:

حضرت ابوالحسن علی بن احمد بن علی عسکری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرے والد

Marfat.com

نے میرے دادا سے حدیث بیان کی میرے دادا کہتے ہیں کہ میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں موجود تھا کہ ان کی خدمت میں متوکل (بادشاہ) نے اپنا ایک وزیر بھیجا کہ وہ آپ کو آگاہ کرے کہ اس کی بیٹی (شہزادی) کو مرگی ہوگئی ہے اور عرض کرے کہ آپ اس کی صحت وعافیت کے لئے دعا فرمائیں تو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے وضوء کرنے کے لئے کھجور کے پتے کا تسمہ لگا ہوا لکڑی کا جوتا (کھڑاؤں) جس کو پٹا کھجور کی پتے کا تھا) نکالا اور اس وزیر سے فرمایا امیرالمومنین کے گھر جاؤ اس لڑکی کے سر کے پاس بیٹھو اور اس جن سے کہو کہ (امام) احمد فرمارہے ہیں تمہیں کیا پسند ہے آیا اس لڑکی سے نکل جانا پسند کرتے ہو یا اس (احمد) کے جوتے سے ستر (۷۰) جوتے کھانا پسند کرتے ہو؟ چنانچہ وہ وزیر اس لڑکی کے پاس گیا اور اسے یہ پیغام دیا اس سرکش جن نے لڑکی کی زبان سے کہا ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اگر امام احمد ہمیں عراق میں نہ رہنے کا حکم فرمائیں گے تو ہم عراق میں بھی نہیں رہیں گے وہ تو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے ہیں اور جو اللہ کی فرماں برداری کرتا ہے اس کی تو ساری کائنات فرماں بردار ہوتی ہے. چنانچہ وہ جن اس لڑکی سے نکل گیا وہ لڑکی تندرست ہوگئی اور اس کے یہاں اولاد بھی ہوئی پھر جب امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا تو وہ سرکش جن اس لڑکی پر دوبارہ آگیا متوکل بادشاہ نے اپنے وزیر کو امام احمد کے شاگرد حضرت ابوبکر مروزی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا تو اس نے پورے واقعہ سے آگاہ کیا چنانچہ حضرت ابوبکر مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے جوتا لیا اور اس لڑکی کے پاس گئے تو اس سرکش جن نے اس لڑکی کی زبان سے گفتگو کی اور کہا میں اس لڑکی سے نہیں نکلوں گا اور میں تمہاری اطاعت نہیں کروں گا اور تمہاری بات نہ مانوں گا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے تھے اس لئے انہوں نے ہمیں اپنی

Marfat.com

اطاعت کا حکم دیا۔ (ہم نے ان کی فرماں برداری کی وجہ سے ان اطاعت کی)۔

(قاضی ابویعلیٰ، طبقات الحنفیہ)

علامہ ابن تیمیہ کا فتویٰ:

ابن تیمیہ نے مجموعہ فتاوٰی میں کہا انسانوں کو جنات کی مرگی کبھی تو شہوت اور خواہش و عشق کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی بغض وحسد اور تکلیف دینے میں حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے ہوتی ہے خواہ پیشاب کے ذریعہ یا پانی انڈیل کر یا کسی جن کو مار ڈالنے کی وجہ سے اگرچہ وہ انسان اس (جن) کو نہ پہچانتا ہو اور جن میں ظلم اور جہالت ہوتی ہے تو انہیں جتنی سزا کے مستحق ہیں اس سے زائد دینے کی وجہ سے بھی سوار ہو جاتے ہیں اور کبھی ان کے ساتھ محض کھیل کود اور شر کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے بیوقوف انسانوں سے ہو جاتا ہے۔

پہلی صورت (شہوت، خواہش اور عشق) میں جن باتیں کرتا ہے اور علم ہو جاتا ہے کہ یہ حرام ہے اور گناہ کی وجہ سے ہے اور دوسری صورت (بغض، حسد، تکلیف دینے اور انتقام وغیرہ) میں انسان کو علم نہیں ہوتا اور جو انسان جنوں کو تکلیف دینے کا قصد نہیں کرتا وہ جنوں کی طرف سے سزا کا مستحق نہیں ہوتا بشرطیکہ اس نے ان کی تکلیف کا کام اپنے گھر اور اپنی ملکیت میں کیا ہو اور وہ یہ عذر کرتا ہے کہ یہ جگہ اس کی ملک میں ہے لہٰذا اسے ہر قسم کے تصرف کا حق حاصل ہے اور تم (جنات) انسان کی ملکیت میں بغیر ان کی اجازت کے نہیں رہ سکتے بلکہ تمہارے (جنوں) لئے وہ مقامات ہیں جہاں انسان نہیں رہتے مثلاً ویران اور میدان وخالی مقامات ہیں۔

جنات کے شر سے بچنے کا وظیفہ:

جنات پر قابو پانے کے لئے ذکر، دعا اور معوذتین (سورہ فلق، سورہ ناس) پڑھنے اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کی جاتی ہے اگر جنوں کی وجہ سے کچھ

Marfat.com

لوگوں کو بیماری یا موت لاحق ہو جائے تو یہ خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں سب سے بڑا عمل جس سے جنوں کے خلاف مدد حاصل ہوتی ہے وہ آیت الکرسی کا پڑھنا ہے۔ تجربہ کار حضرات نے بارہا اسے آزمایا ہے انسانوں کے نفس سے شیاطین کو دفع کرنے اور مرگی والوں سے مرگی دور کرنے اور جنوں کے حالات کو باطل کرنے میں آیت الکرسی بڑی عظیم تاثیر ہے اور ان گناہوں اور آفتوں سے بچنے میں بھی آیت الکرسی کی بڑی عظیم تاثیر ہے (البتہ جنوں کو دفع کرنے اور غلبہ حاصل کرنے کے لئے بہت سے ایسے وظیفے وغیرہ پڑھے لکھے جاتے ہیں) جن کے معنی معلوم نہیں ہوتے ان کا پڑھنا جائز نہیں۔ اس معاملے میں عام طور پر عاملین اور عام لوگ پڑھتے ہیں ان میں اکثر شرکیہ الفاظ بھی ہوتے ہیں ایسے منتر سے احتراز کیا جائے۔

مرگی اور جنات کو دور کرنے کالا جواب عمل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے ایک راستہ سے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کو مرگی ہو گئی میں اس کے قریب گیا اور میں نے اس کی کان میں تلاوت کی تو اس کو افاقہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے:

افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لاترجعون۔ (سورہ مومنون آخر سورۃ آیات)

تلاوت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی مومن شخص اس آیت کی کسی پہاڑ پر تلاوت کرے تو وہ بھی ٹل جائے۔

(ابویعلی، ابن ابی حاتم، عقیلی، ابونعیم حلیۃ الاولیاء، ابن مردویہ)

Marfat.com

عجیب حکایت:

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ، ابن یاسین سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی سلیم کا ایک دیہاتی مسجد میں آیا اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے پوچھا تو میں نے اس سے پوچھا تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اس نے کہا میں دیہات کا رہنے والا ہوں میرا بھائی اپنی قوم میں سب سے بڑا پہلوان تھا؟ اس کو ایک ایسی مصیبت آپڑی جو ٹلنے کا نام نہیں لیتی حتیٰ کہ ہم نے اس کو لوہے میں جکڑ دیا ہم باہمی باتیں کر رہے تھے کہ ایک غیب سے کہنے والا کہہ رہا ہے "السلام علیکم" اور ہمیں کوئی نظر نہیں آتا ہم نے اس کو جواب دیا ان (جنوں) نے کہا اے لوگو! ہم تمہارے پڑوسی ہیں ہم نے تمہارا پڑوسی بننے میں کوئی حرج نہیں سمجھا تھا لیکن ہمارے ایک بے وقوف نے تمہارے اس ساتھی کا مقابلہ کیا تو ہم نے اس کو چھوڑ دینے پر اکسایا لیکن اس نے انکار کر دیا جب ہمیں یہ بات معلوم ہوئی تو ہم نے چاہا کہ آپ لوگوں سے معذرت کرلیں پھر اس کے بھائی (یعنی مجھ) سے کہا جب فلاں دن ہو تو تم اپنی قوم کو جمع کرلو اور اس کو خوب جکڑ کر باندھ لو اگر یہ تم پر غالب آ جائے تو تم کبھی بھی اس پر قابو نہ پاسکو گے پھر اسے ایک اونٹ پر سوار کروا اور اسے فلاں وادی میں لے آؤ اور اس (وادی) کی سبزی لے کر کوٹ لو پھر اس کو اس پر لیپ چڑھا دو اور اس بات کا خاص خیال رکھنا کہ یہ تم سے چھوٹنے نہ پائے اگر وہ چھوٹ گیا تو تم کبھی بھی اس پر غالب نہیں آسکو گے میں نے کہا اللہ تم پر رحم فرمائے، مجھے اس وادی اور اس سبزی کا پتہ کون بتائے گا؟ اس نے کہا جب وہ دن آئے تو تمہیں ایک آواز سنائی دے گی لہٰذا تم اس آواز کے پیچھے چل پڑنا جب وہ دن آیا تو میں نے اس کو ایک اونٹ پر سوار کیا تو اچانک میرے سامنے سے ایک آواز سنائی دی چنانچہ میں اس کے پیچھے چلتا رہا پھر اس نے کہا اس وادی میں اتر جاؤ پھر کہا اے فلاں! اس سبزی سے لے لو اور ایسا ایسا کرلو ہم نے ویسا ہی

Marfat.com

کیا جب وہ دوا اس کے پیٹ میں پہنچی تو وہ اس جن سے اور اپنی مصیبت سے آزاد ہو گیا اور اپنی آنکھیں کھول دیں اس رہنما جن نے کہا اب اس کا راستہ چھوڑ دو اور اس کی زنجیر کھول دو میں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں چھٹتے ہی بھاگ نہ جائے اس جن نے کہا خدا کی قسم یہ جن اب قیامت تک اس کے پاس نہیں آئے گا میں نے کہا خدا تم پر رحم فرمائے تم نے ہم پر احسان کیا لیکن ایک بات رہ گئی ہے اس سے بھی ہمیں مطلع کرتے جاؤ اس جن نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا جب تم نے ہم سے اس نجات کا طریقہ بتایا تھا تو میں نے منت مان لی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو صحت وتندرستی عطا فرمادیگا تو میں ناک میں نکیل ڈال کر پیدل حج کروں گا۔ اس نے کہا یہ ایسی بات ہے جس کا ہمیں علم نہیں لیکن میں تمہیں اس کا حل بتاتا ہوں تم اس وادی سے اترو اور بصرہ جاؤ اور حضرت حسن بن ابی الحسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو اس لئے کہ وہ نیک آدمی ہیں۔

فائدہ:

یہ واقعہ ''لقطہ المرجان فی احکام الجان'' میں مکمل نہیں ہے لیکن ابن ابی الدنیا نے اس واقعہ کو مزید تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے ہم یہاں اس کا مختصر خلاصہ نقل کرتے ہیں کہ پھر حضرت ابن یاسین رحمۃ اللہ علیہ اس کو حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے تو اس نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنا سارا واقعہ اور اپنی نذر بھی عرض کی تو حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ناک میں نکیل ڈالنا تو شیطان کا کام ہے جس کا کرنا تمہارے ذمہ لازم نہیں بلکہ یہ گناہ ہے اور اس کا کوئی کفارہ بھی نہیں البتہ پیدل چل کر بیت اللہ شریف کا حج کر کے اپنی نذر ادا کرلو اس سے تمہاری نذر ادا ہو جائے گی۔ (از مترجم)

ننگے سر گھر میں پھرنے پر جن کا مسلط ہونا:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ''التذکرۃ الحمدونیۃ'' میں ہے کہ ایک

Marfat.com

شاعر کی بیوی کو جن کی مرگی ہوگئی تو اس نے وہی جھاڑ پھونک کیا جو عامل حضرات کرتے ہیں پھر اس نے اس سے پوچھا تو مسلمان ہے یا یہودی یا عیسائی؟ تو شیطان نے اس عورت کی زبانی اسے جواب دیا کہ مسلمان ہوں تو شاعر نے کہا تو نے میری بیوی پر سوار ہونا کیوں کر حلال جانا جبکہ میں بھی تمہاری طرح مسلمان ہوں؟ اس نے جواب دیا اس لئے کہ میں بھی تمہاری طرح اسے پسند کرتا ہوں شاعر نے کہا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا جرجان سے، شاعر نے پوچھا تو اس پر کیوں سوار ہوا؟ اس نے جواب دیا اس لئے کہ یہ عورت گھر میں ننگے سر پھر رہی تھی۔ شاعر نے کہا اگر تو اتنا ہی غیرت مند تھا تو اس کے لئے جرجان سے دوپٹہ کیوں نہیں لے کر آیا جس سے اس کا سر ڈھک جاتا اور اس کا سر نہ کھلا رہتا۔ (التذکرة الحمدونیہ)

حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے گستاخ پر جن کا حملہ:

علامہ حسین بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں میں نے ایک مرگی والے مجنون سے ملاقات کی جب وہ کسی فریضہ کی ادائیگی یا اللہ کا ذکر کرنا چاہتا تو اس کو مرگی لاحق ہوجاتی تو میں نے بھی اس سے وہی کہا جو لوگ کہتے تھے کہ اگر تو یہودی ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واسطہ اور اگر تو عیسائی ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واسطہ اور اگر تو مسلمان ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو اس کو چھوڑ دے اس نے کہا ہم نہ یہودی ہیں نہ عیسائی، ہم نے اس کو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنے والا پایا اس لئے ہم نے اس کو اہم ترین فرائض سے روک دیا۔ (ابن ابی الدنیا، علامہ ابن جوزی، عقلاء المجانین)

قرآن کو مخلوق کہنے والے معتزلی پر جن کا حملہ:

حضرت سعید بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک مجنون کو حمص (شہر) میں مرگی زدہ دیکھا جس پر لوگوں کا مجمع لگا ہوا ہے میں نے اس کے قریب

Marfat.com

جا کر اس سے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس پر حملہ کرنے کی اجازت دی ہے یا تم خود شرارت کر رہے ہو؟ تو اس نے مجنون کی زبانی کہا ہم اللہ تعالیٰ پر جرات نہیں کر سکتے لہٰذا تم اسے چھوڑ دو تا کہ یہ مر جائے کیونکہ یہ کہتا ہے قرآن پاک مخلوق ہے۔ (ابن ابی الدنیا، ابن جوزی عقلاء المجانین)

ایک اور معتزلی پر جن کا حملہ:

حضرت ابراہیم خواص نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات ایسے آدمی کے پاس گیا جس کو شیطان نے مرگی میں مبتلا کر دیا تھا میں اس کے کان میں اذان دینے لگا تو شیطان نے اس کے اندر سے مجھے پکار کر کہا مجھے چھوڑ دو میں اس کو مار ڈالوں گا اس لئے کہ یہ کہتا ہے کہ قرآن پاک مخلوق ہے۔

(رسالہ قشیریہ)

Marfat.com

جنات کا انسانوں کو اغوا کرنا

ایک شخص کو جنات نے قید کیا:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کا ایک آدمی عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے نکلا اور گم ہوگیا تو اس کی بیوی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے اس کا واقعہ بیان کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے چار سال انتظار کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس نے انتظار کیا پھر آپ نے اسے نکاح کی اجازت دے دی اس کے دوسرے نکاح کے (کچھ ہی عرصہ) بعد اس کا پہلا شوہر واپس آ گیا تو لوگوں نے اس کا واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص ایک طویل زمانہ تک غائب رہتا ہے اور اس کے گھر والوں کو اس کی زندگی کا علم نہیں ہوتا تو اس (غائب ہونے والے) شخص نے عرض کیا مجھے ایک عذر لاحق ہوگیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تمہارا عذر کیا ہے؟ اس نے عرض کیا میں عشاء کی نماز کے لئے نکلا تو مجھے جنوں نے قید کرلیا اور میں ان میں ایک طویل زمانہ تک رہا پھر ان سے مسلمان جنوں نے جنگ کی اور وہ ان پر غالب آ گئے اور ان کے قیدیوں تک بھی پہنچ گئے اور ان قیدیوں میں میں بھی تھا انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہارا دین و مذہب کیا ہے؟ میں نے کہا مسلمان ہوں تو انہوں نے کہا تم تو ہمارے ہی دین پر ہو ہمارے لئے تمہارا قید رہنا حلال نہیں چنانچہ انہوں نے مجھے وہاں رہنے یا وہاں سے واپس آنے کا اختیار دے دیا تو میں نے واپسی کو پسند کیا تو وہ رات کو میرے ساتھ انسانی شکل میں ہوتے اور مجھ سے باتیں کرتے اور دن میں ہوا کے بگولے کی صورت میں ہوتے میں ان کے پیچھے

Marfat.com

پیچھے چلتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کیا کھاتے تھے؟ عرض کیا ہر وہ کھانا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا پھر پوچھا تم کیا پیتے تھے؟ عرض کیا وہ رس جس میں ابھی نشہ نہ آیا ہو (شراب نہ بنی ہو) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو عورت کو بیوی بنانے یا اس کو طلاق دینے کا اختیار دے دیا۔ (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:

دار قطنی میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفقود ولا پتہ کی بیوی جب تک بیان نہ آ جائے (اس کی موت یا طلاق دینا نہ معلوم ہو جائے) اسی کی بیوی ہے۔ اور مصنف عبدالرزاق میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فرمایا کہ وہ ایک ایسی عورت ہے جو مصیبت میں مبتلاء کی گئی اس کو صبر کرنا چاہئے جب تک اس کے شوہر کے مرنے یا طلاق کی خبر نہ آ جائے جس کی مدت فقہاء نے ستر (۷۰) سال بیان کی ہے یعنی جب مفقود کی عمر ستر سال کی ہو جائے اور اس کے تمام ہم عمر و ہم وطن انتقال کر جائیں تو اس کی موت کا حکم دے دیا جائے گا اس کے بعد وہ عدت کے چار ماہ دس دن گزار کر دوسری شادی کر سکتی ہے۔ لیکن اگر اس کے بعد بھی آ گیا تو اسے دوسرے شوہر سے جدا کر کے پہلے شوہر کے حوالے کر دیا جائے گا یا یہ کہ شوہر اول طلاق دیدے اور عدت گزار کر دوسرے شوہر سے دوبارہ نکاح کر لے۔

(از مترجم)

جنات کا ایک لڑکی کو اٹھا کر لے جانا:

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت نضر بن عمرو حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ہمارے ہاں ایک کنواں تھا میں نے اپنی بیٹی کو ایک پیالہ دیکر بھیجا کہ اس میں ہمارے لئے پانی لے آؤ۔ مگر اس نے ہمارے پاس آنے میں دیر لگا دی ہم اس کو تلاش کر کر کے تھک گئے اور ہم اس کے پانے سے ناامید

Marfat.com

ہو گئے اللہ کی قسم میں ایک رات اپنے سائبان کے نیچے بیٹھا تھا کہ میرے سامنے دور سے ایک سایہ نظر آیا جب وہ قریب ہوا تو وہ میری وہی بیٹی تھی میں نے کہا تو میری بیٹی ہے۔ اس نے کہا جی ہاں میں آپ کی بیٹی ہوں میں نے پوچھا اے بیٹی تو کہاں تھی؟ اس نے کہا آپ کو یاد ہے کہ آپ نے مجھے ایک رات کنویں پر بھیجا تھا تو مجھے ایک جن نے پکڑلیا اور مجھے اڑا لے گیا تو میں اس کے پاس اس وقت تک رہی کہ اس جنوں کی ایک جماعت کے درمیان جنگ واقع ہوئی تو اس جن نے میرے ساتھ عہد کیا کہ اگر وہ ان پر کامیاب ہو گیا تو وہ مجھے آپ کے پاس واپس لوٹا دے گا چنانچہ وہ کامیاب ہوا اور مجھے آپ کے پاس لوٹا دیا میں نے اس لڑکی کو دیکھا تو سانولے رنگ کی ہو گئی تھی اور اس کے بال کم ہو گئے تھے اور گوشت ختم ہو گیا تھا (دبلی ہو گئی تھی) پھر وہ ہمارے پاس رہ کر تندرست ہو گئی اور اس کے چچازاد بھائی نے اس سے نکاح کا پیغام بھیجا تو ہم نے اس کا نکاح کر دیا اس جن نے اپنے اور اس لڑکی کے درمیان ایک علامت مقرر کر رکھی تھی کہ جب اسے ضرورت پڑے تو اس جن کو بلا لے جب اس کا شوہر اس لڑکی کو دیکھتا تو وہ شک کرتا کہ وہ اس کو اشارہ کر رہی ہے اور اس کا چچا زاد بھائی (اس لڑکی کا شوہر) ہمیشہ اس پر عیب لگاتا تھا ایک مرتبہ اس نے (اپنی بیوی سے) کہا تو شیطان ہے انسان نہیں ہے چنانچہ اس لڑکی نے اسی مقررہ علامت کے ذریعہ اشارہ کیا تو اس کے شوہر کو ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ اگر تو اس کی طرف بڑھا تو میں تیری آنکھیں پھوڑ دونگا میں نے زمانہ جاہلیت میں اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے اس کی حفاظت کی ہے اور مسلمان ہونے کے بعد بھی اپنے دین کے اعتبار سے اس کی حفاظت کرتا رہوں گا تو اس جوان نے کہا تو ہمارے سامنے کیوں نہیں آتا ہم بھی تو تمہیں دیکھیں؟ اس نے کہا یہ ہمارے لئے مناسب نہیں کیونکہ ہمارے باپ دادا نے ہمارے لئے تین

Marfat.com

چیزوں کا سوال کیا تھا۔

(۱) ہم خود تو دیکھ سکیں لیکن ہمیں کسی کو نہ دکھایا جائے۔

(۲) ہم سطح زمین کے نیچے رہیں۔

(۳) ہمارا ہر ایک بڑھاپے سے اپنے گھٹنوں تک پہنچ کر دوبارہ جوان ہو جائے۔

تو اس نے کہا اے جن! کیا تم ہمیں چوتھی کے بخار کی دواء نہیں بتاؤ گے؟ اس نے کہا کیوں نہیں کیا تو نے مکڑی کی طرح کا جانور پانی میں دیکھا ہے؟ اس کو پکڑ لے اور اس کی کسی ٹانگ کو روئی کے دھاگہ (کچے دھاگہ) سے باندھ لے اس کو اپنے بائیں بازو پر باندھ تو اس نے ایسا ہی کیا اور وہ بخار سے اس طرح نجات پا گیا گویا اسے رسی سے کھول دیا گیا پھر اس نوجوان نے پوچھا اے جن! تو ہمیں اس آدمی کا علاج نہیں بتادو گے؟ جو عورت ارادہ کرتی ہے وہ مرد بھی ارادہ کرے؟ جن نے پوچھا کیا اس سے مردوں کو تکلیف ہوتی ہے؟ اس نے کہا ہاں جن نے کہا اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تجھے اس کا بھی علاج بتا دیتا۔

(امام خرائطی، کتاب الہواتف)

حکایت:

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت زیاد بن نضر حارثی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں اپنے ایک کنویں کے پاس تھے اور ہمارے ساتھ ایک محلّہ کا آدمی تھا جس کا نام عمرو بن مالک ہے اس کے ساتھ اس کی ایک جوان لڑکی تھی اس نے کہا اے بیٹی! یہ پیالہ پکڑ اور کنویں سے پانی لا کر مجھے پلا اس کنویں پر ایک جن تھا جس نے اسے گھیر لیا اور اس نے اس لڑکی کو اچک لیا اور اسے لے گیا لڑکی کے باپ نے اسے گم پایا تو اس نے محلّہ میں آواز لگائی چنانچہ ہم ہر مصیبت وخواری میں نکلے اور ہم نے ہر قبیلے، پہاڑی اور راستے

Marfat.com

میں تلاش کیا لیکن اس کا کچھ پتہ نہ چلا پھر جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اچانک وہ لڑکی آ گئی اور اس کے بال اور اس کے ناخن لمبے لمبے ہو گئے تھے اس کا باپ اس کی طرف بڑھا اور اس کا بوسہ لیا اور کہا اے بیٹی! تو کہاں تھی؟ اور تجھے زمین نے کہاں سے نکالا؟ اس نے کہا کیا آپ کو کنویں سے پانی منگانا یاد ہے؟ اس کے باپ نے کہا ہاں اس لڑکی نے کہا اس کنویں پر ایک جن تھا جس نے مجھے گھیر لیا اور اچک لے گیا تو ابتک میں ان کے ساتھ ہی رہی اللہ کی قسم اس نے میرے ساتھ کوئی نازیبا حرکت نہیں کی یہاں تک کہ ایک مسلمان قوم (جنوں) نے مشرک جنوں سے جنگ کی ان جنوں نے اللہ کے لئے عہد کیا کہ اگر وہ کامیاب ہو گئے تو مجھے میرے گھر والوں میں واپس کر دیں گے چنانچہ وہ لوگ کامیاب ہو گئے تو اس نے مجھے اٹھایا جب میں نے صبح کی تو میں آپ لوگوں کو دیکھ رہی ہوں اس جن نے میرے اور اپنے درمیان ایک نشان مقرر کر لیا جب بھی مجھے ان کی ضرورت پڑے تو میں اپنی آواز بلند کر دوں۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے گھر والوں نے اس کے بال اور اس کے ناخن کاٹ دئے پھر اس کے باپ نے محلّہ کے ایک نوجوان سے اس کی شادی کر دی پھر ان دونوں میاں بیوی کے درمیان لڑائی ہوئی جیسا کہ میاں بیوی کے درمیان ہوا کرتی ہے تو اس کے شوہر نے کہا اے دیوانی! تیری جنوں ہی میں پرورش ہوئی ہے تو اس لڑکی نے اپنی آواز بلند کی تو اچانک ایک غیب سے آواز دینے والے نے ہمیں آواز دی اے بنو حارث کے نوجوان! اکٹھا ہو جاؤ اور برائے مہربانی حیا کرو۔ ہم نے آواز دی جن! ہم آواز سن رہے ہیں لیکن ہمیں کچھ نظر نہیں آتا اس جن نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں بھی اپنے مرتبہ و مقام کی وجہ سے اس کی حفاظت کی ہے اور مسلمان ہونے کے بعد بھی اپنے دین کے لحاظ سے اس کی حفاظت کرتا رہوں گا اللہ کی قسم میں نے اس سے کبھی غلط فائدہ حاصل نہیں کیا میں

Marfat.com

فلاں زمین میں تھا تو میں نے اس کی آواز سنی تو میں جس کام میں مصروف تھا اسے وہیں چھوڑ کر آ گیا اور میں نے اس سے پوچھا تو اس لڑکی نے بتایا کہ میرے شوہر نے مجھے عار دلایا ہے کہ میں جنوں میں تھی خبر دار! اللہ کی قسم اگر تو نے اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو میں تیری آنکھیں پھوڑ دونگا لوگ اس جن کی طرف بڑھے اور کہا ہمارے سامنے ظاہر ہو ہم تمہیں بدلہ دیں گے ہمارے پاس تمہاری جزاء و بدلہ ہے اس نے کہا ہمارے باپ دادا نے جو سوال کیا وہ یہ ہیں۔

(۱) ہم خود دیکھ سکیں لیکن ہمیں کسی کو نہ دکھایا جائے۔

(۲) ہم سطح زمین کی نیچے سے نہ نکلیں۔

(۳) ہمارا بوڑھا دوبارہ جوان ہو جائے۔

اس وقت محلہ کی ایک بوڑھی عورت نے جن سے کہا اے جن! ایک میری بیٹی ہے جس کو چوتھی کے بخار نے پکڑ لیا ہے تو کیا تمہارے پاس اس کی کوئی دواء ہے؟ اس نے کہا کھیتی میں اتر جا اور پانی کے لمبے ٹانگوں والی مکھی کی طرف دیکھ جس کے منہ پر نہریں ہوں اس میں سے سات رنگ لے لے یعنی پیلا، سرخ، سبز، کالا پھر اس کے درمیان میں مکھی رکھ کر اپنی انگلیوں سے مسل دے پھر اس کو اس لڑکی کے بائیں بازو پر باندھ دے چنانچہ اس عورت نے ایسا کیا تو وہ لڑکی اس بخار سے نجات پا گئی۔ (امام خرائطی الھواتف)

جنات کے واقعات بیان کرنے والا خرافہ:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک واقعہ بیان فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مطہرہ نے کہا یہ واقعہ تو خرافہ کا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتی ہو خرافہ کون ہے؟ خرافہ ایک آدمی تھا جس کو اسلام سے پہلے کسی وجہ سے زمانہ جاہلیت میں جنوں نے قید کر لیا تو وہ شخص ان میں ایک طویل مدت

Marfat.com

تک ٹھہرا رہا پھر جنوں نے اس کو انسانوں میں واپس لوٹا دیا تو وہ لوگوں سے ایسے عجائب بیان کیا کرتا تھا جو اس نے جنوں میں دیکھا تھا اور لوگ تعجب کی بناء پر کہا کرتے تھے کہ یہ بات تو خرافہ کی ہے۔ (مسند احمد، شمائل ترمذی)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج کو خرافہ کا قصہ سنانا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کی ازواج مطہرات تشریف لائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ایسی باتیں فرماتے رہے جیسا کہ انسان اپنے گھر والوں میں کرتا ہے تو ان ازواج میں سے ایک نے کہا یہ تو خرافہ جیسی (عجیب) بات ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم لوگ جانتی ہو خرافہ کا قصہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم نہیں جانتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خرافہ قبیلہ عذرہ میں سے تھا اس کو جن اٹھا کر لے گئے یہ جنات کے ساتھ کافی عرصہ تک رہا پھر انسانوں میں واپس آیا تو ایسی حکایات بیان کرتا تھا جو جنوں میں ہوا کرتی تھیں اس نے ایک حکایت یہ بیان کی کہ ایک جن کو اس کی ماں نے شادی کرنے کا حکم دیا تو اس نے جواب دیا مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی وجہ سے تجھے تکلیف ہوگی لیکن اس کی والدہ اس کے پیچھے لگی رہی یہاں تک کہ ایک جن عورت سے اس کی شادی کر دی یہ جن ایک رات بیوی کے پاس رہتا اور ایک رات اپنی ماں کے پاس رہتا ایک رات اس کی ماں اکیلی تھی اور یہ اپنی بیوی کے پاس تھا ایک اجنبی نے اس کی ماں کو سلام کیا تو اس نے جواب دیا اس نے پوچھا کیا رات گزارنے کے لئے کوئی جگہ ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے پھر اس نے پوچھا کیا کھانے کو ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے اس نے پوچھا کیا کوئی قصہ گوئی کرنے والا ہے؟ اس نے کہا ہاں تم میرے بیٹے کے پاس کسی کو بھیج دو وہ قصہ گوئی بھی کرے گا اس نے پوچھا یہ کس چیز کی آواز ہے جو ہم تمہارے گھر میں سن رہے ہیں؟ اس نے کہا یہ اونٹ اور بکری ہیں ان میں سے ایک شخص نے دوسرے ساتھی

Marfat.com

سے کہا آرزو کرنے والا جو تمنا کرتا ہے دے دو تو خرافہ نے کہا جب صبح ہوئی تو اس عورت کا گھر بکریوں اور اونٹوں سے بھرا ہوا تھا جب اس کی ماں نے اپنے خبیث النفس بیٹے کو دیکھا تو کہا بیٹا! تیرا کیا خیال ہے؟ شاید تیری بیوی نے تجھے کہا ہے ان مویشیوں کو میرے گھر منتقل کر دے۔ تو اس نے کہا ہاں۔ پھر اس کی ماں نے کہا مجھے اس کے گھر منتقل کر دو چنانچہ اس کے بیٹے نے ایسا ہی کیا یہ کچھ عرصہ ٹھہرے ہوں گے کہ وہ دونوں اجنبی ایک دفعہ اس کی بیوی کے پاس گئے جب اس کا شوہر اپنی والدہ کے پاس تھا اس نے سلام کیا تو اس کی بیوی نے جواب دیا اس نے پوچھا کیا یہاں رات بسر کرنے کی جگہ ہے عورت نے کہا نہیں اس نے کہا کھانے کو ہے؟ اس نے کہا کھانے کی کوئی چیز بھی نہیں ہے اس نے پوچھا کیا یہاں کوئی انسان ہے جو ہم سے بات چیت کرے؟ عورت نے کہا وہ بھی نہیں ہے تو اس نے کہا یہ تمہارے گھر میں ہم کسی چیز کی آواز سن رہے ہیں؟ عورت نے کہا یہ درندے ہیں تو دونوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا آرزومند جس چیز کی تمنا کرے دے دو اگرچہ شر ہی ہو تو اس عورت کا گھر درندوں سے بھر گیا جب یہ عورت صبح کو اٹھی تو ان درندوں نے ان بکریوں اور اونٹوں کو کھا لیا تھا۔

(تاریخ ابن حبان)

Marfat.com

جنات کا انسانوں کو وبا اور طاعون میں مبتلا کرنا

امت محمد یہ وباء اور طاعون کی وجہ سے ختم ہوگی:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فناء امتی بالطعن والطاعون قالو یا رسول الله هذا الطعن قد عرفناه الطاعون قال وخزاعدائکم من الجن۔

ترجمہ:۔ ”میری امت وبا اور طاعون سے ختم ہوگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ طعن (وباء) تو ہم جانتے ہیں مگر طاعون کیا چیز ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تمہارے دشمن جنات کی چوک (شدت) ہے۔ (مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا اطواعین، بزار، ابویعلیٰ، ابن خریمہ، طبرانی، حاکم، بیہقی دلائل النبوۃ)

فائدہ:

مصنف کتاب علامہ شبلی نے کہا مسند امام احمد کے الفاظ یہ ہیں وخزاخوانکم۔ یعنی وخزاعدائکم۔ کے بجائے وخزاخوانکم۔ ذکر کیا ہے (مترجم)

مصنف کتاب آکام المرجان علامہ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ کی قسم یہ الفاظ تو مسند احمد میں ہیں نہ کسی اور حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب ”بذل الماعون فی فضل الطاعون“ میں لکھتے ہیں علماء کی ایک جماعت نے ”وخزاخوانکم من الجن۔ کے الفاظ ذکر کیے ہیں جب کہ انتہائی تلاش و جستجو کوشش کے باوجود یہ الفاظ نہیں ملے اور نہ معلوم ہوئے نہ مشہور کتابوں میں نہ

Marfat.com

مختلف اجزاء میں۔

طاعون میں مرنے والا شہید ہے:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ورایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاعون کے متعلق ارشاد فرمایا!

''طاعون میں ایک شدت ہے جو میری امت کو ان کے دشمن جنات کی طرف سے پہنچے گی اس کی کوہان اونٹ کی کوہان کی طرح ہوگی جو شخص اس طاعون کے علاقہ میں مقیم رہا وہ شخص اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنے والا مجاہد ہوگا اور جو اس میں فوت ہوگیا وہ شہادت کا مرتبہ پائے گا اور جو اس سے بھاگے گا وہ جنگ میں دشمن اسلام کے سامنے سے جنگ سے بھاگنے والے کی طرح ہوگا۔ (مسند احمد، ابو یعلیٰ)

جنات کا نظر بد لگانا:

حضرت ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم نے اپنے گھر میں ایک بچی کو دیکھا جس کو جن کی نظر بد لگی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو فلاں سے جھاڑ پھونک کرالو کہ اس کو نظر بد لگ گئی ہے۔ (بخاری، مسلم)

Marfat.com

جنات اور شیطان سے محفوظ رہنے کے اعمال

جنات کے شر سے بچنے کے وظائف:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

واما ینزغنك من الشیطان نزغ فاستعذ با لله انه هوا لسمیع العلیم۔ (سورہ حم سجدہ)

ترجمہ:۔ ''اور اے سننے والے اگر شیطان تمہیں کوئی کونچا دے تو تم اللہ کی پناہ مانگو بے شک وہی سنتا جانتا ہے''۔

آیت الکرسی شیطان سے بچنے کا ذریعہ ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کی حفاظت میرے سپرد فرمائی تھی ایک شخص آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑلیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا وہ کہنے لگا میں محتاج عیال دار ہوں سخت حاجت مند ہوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! تمہارے رات کے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے شدید حاجت اور عیال داری کی شکایت کی اس پر مجھے رحم آ گیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس کے انتظار میں تھا چنانچہ وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑلیا اور کہا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کروں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں بہت محتاج ہوں اور بال بچے دار ہوں اب نہیں آؤں گا

Marfat.com

مجھے چھوڑ دو مجھے رحم آ گیا اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس نے سخت حاجت مندی کا اظہار کیا اور عیال داری کی شکایت کی مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا اس نے تم سے جھوٹ بولا اور پھر آئے گا میں اس کے انتظار میں تھا کہ وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے پکڑ لیا اور کہا تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا تین مرتبہ ہو چکا تو کہتا ہے اب نہیں آؤں گا تو پھر آتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا تم بستر پر جاؤ آیۃ الکرسی (اللہ لا الہ الا ھوالحی القیوم) پوری پڑھ لو صبح تک اللہ کی طرف سے تم پر نگہبان ہوگا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آئے گا میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا اس نے کہا میں تمہیں چند کلمات سکھاتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا آپ ﷺ نے فرمایا یہ بات اس نے سچ کہی لیکن وہ بہت بڑا جھوٹا ہے اے ابو ہریرہ! تمہیں معلوم ہے یہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون ہے؟ ابو ہریرہ نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ شیطان ہے۔ (بخاری، نسائی)

ایک چور جن کا واقعہ:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان کے پاس ایک مشک میں کھجور تھی جس کی میرے والد بہت حفاظت کرتے تھے اس کے باوجود وہ اسے کم پاتے تھے یعنی کھجور کم ہوتی جا رہی تھی وہ ایک رات اس کی حفاظت میں لگے رہے تو بالغ لڑکے کے مشابہ ایک چوپایہ نظر آیا راوی فرماتے ہیں میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے میرے سلام کا جواب دیا میں نے پوچھا تم کون ہو جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے کہا جن ہوں میں نے کہا اپنا

Marfat.com

ہاتھ میرے ہاتھ میں پکڑا دو تو اس نے اپنا ہاتھ مجھے پکڑا دیا تو وہ کتے کا ہاتھ اور کتے کے بال معلوم ہوتے تھے میں نے کہا کیا جنوں کی پیدائش اسی طرح ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہے کہ جنوں میں مجھ سے بھی زیادہ طاقتور موجود ہیں (سب میری طرح کمزور نہیں ہوتے) میں نے کہا تمہیں اس کام پر کس چیز نے مجبور کیا؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو صدقہ کرنے کو پسند کرنے والا شخص ہے تو میں نے بھی قصد کیا کہ تمہارے کھانے سے میں بھی اپنا نصیب لے لوں تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا اچھا تم یہ بتاؤ کہ وہ کون سا عمل ہے جو ہمیں تجھ سے محفوظ رکھ سکتا ہے کہا یہ آیت (اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم) (الایۃ) (آیت الکرسی) تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا پھر جب دن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کی اطلاع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تجھ سے خبیث نے سچ کہا۔

(ابو یعلیٰ، ابن حبان، ابوالشیخ، کتاب العظمۃ، حاکم، ابونعم، بیہقی دلائل النبوۃ)

ایک چور جن اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ:

حضرت ابو الاسود دوئلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے گزارش کی کہ آپ مجھے شیطان کا قصہ سنائیں جس کو آپ نے گرفتار کیا تھا تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے صدقات کا نگران مقرر فرمایا میں نے ان کھجوروں کو ایک کمرہ میں رکھ دیا پھر میں نے دیکھا کہ کھجوریں کم ہورہی ہیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ شیطان ہے جو کھجوریں اٹھا کر لے جارہا ہے تو میں اس کمرے میں داخل ہوگیا اور دروازہ کو بند کردیا تو ایک بہت بڑی تاریکی آکر دروازہ پر چھا گئی پھر اس نے ہاتھی کی شکل اختیار کی پھر ایک دوسری شکل اختیار کی پھر دروازہ کی درازوں سے داخل ہوگئی تو میں نے بھی ہمت

Marfat.com

باندھ لی اس نے کھجوریں کھانا شروع کر دیں چنانچہ میں نے اس پر چھلانگ لگائی اور اسے پکڑلیا اور ہاتھ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا اے اللہ کے دشمن! تو اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں بوڑھا ہوں، کثیر العیال ہوں، فقیر ہوں اور نصیبین کے جنوں میں سے ہوں تمہارے نبی کی بعثت سے پہلے یہ بستی ہماری تھی ہم یہاں رہتے تھے پھر جب انہیں (تمہارے نبی کو) مبعوث کیا گیا تو ہمیں اس بستی سے نکال دیا گیا لہٰذا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہارے پاس کبھی نہیں آؤں گا چنانچہ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی حضور ﷺ کو اطلاع دی تو حضور ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر ایک منادی نے ندا دی کہ معاذ بن جبل کہاں ہیں؟ تو میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور ﷺ نے فرمایا ''مافعل اسیرک یا معاذ'' یعنی اے معاذ! تمہارے قیدی نے کیا کا؟ میں نے حضور اقدس ﷺ کو سارا واقعہ عرض کر دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا وہ دوبارہ آئے گا لہٰذا تم تیار رہنا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پھر اس کمرہ میں داخل ہو گیا اور دروازہ بند کر لیا چنانچہ وہ پھر آیا اور دروازہ کے شگاف سے داخل ہو کر کھجوریں کھانے لگا تو میں نے پھر اسی طرح کیا جیسے پہلی مرتبہ کیا پھر اس نے کہا مجھے چھوڑ دو اب میں دوبارہ نہیں آؤں گا میں نے کہا اے اللہ کے دشمن! کیا تو نے پہلے بھی یہی نہیں کہا تھا کہ دوبارہ نہیں آئے گا؟ اس نے کہا اب میں ہرگز نہیں آؤں گا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ تم میں سے جو شخص سورہ بقرہ کے آخری حصہ کی تلاوت کرے گا تو ہم جنوں میں سے کوئی بھی اس رات اس کے گھر میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

(ابن ابی الدنیا، طبرانی، حاکم، ابو نعیم، بیہقی)

فائدہ:

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اس جن نے کہا میں عیالدار ہوں اور

Marfat.com

نصیبین ہی سے آیا ہوں اگر میں اس کے سوا کچھ پاتا تو اللہ کی قسم میں آپ کے پاس نہ آتا ہم آپ کے اسی شہر میں رہتے تھے جس میں آپ کے نبی ﷺ مبعوث فرمائے گئے جب یہ دو آیتیں نازل ہوئیں تو ہمیں اس شہر سے نکال کر نصیبین میں ڈال دیا گیا جس گھر میں یہ دو آیتیں تلاوت کی جائیں گی اس گھر میں شیطان تین دن تک داخل نہ ہوگا اگر آپ میرا راستہ چھوڑ دیں تو میں آپ کو وہ دونوں آیتیں سکھا دوں گا میں نے کہا ٹھیک ہے اس نے آیۃ الکرسی اور سورہ بقرہ کا آخری حصہ (امن الرسول سے آخر سورت تک) (یعنی سورہ بقرہ کی آخری تین آیات) کا ذکر کیا تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا اور صبح کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس بات کا ذکر کیا جو اس نے کہی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس خبیث جھوٹے نے سچ کہا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد سے میں دونوں آیتیں پڑھتا رہا پھر اس میں کوئی کمی نہیں پاتا۔ (از مترجم)

ایک چور جن کی حکایت:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا ایک طاقچہ (چھوٹی محراب) جس میں آپ نے کھجور رکھی ہوئی تھی تو ایک بھوتنی آتی اور اس میں سے کچھ چرا لے جاتی۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جاؤ اور جب اسے دیکھو تو یہ پڑھو "بسم اللہ اجیبی رسول اللہ ﷺ" اللہ تعالیٰ کے نام سے کہتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جواب دے۔

راوی کہتے ہیں اس طرح حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کو پکڑ لیا تو اس نے قسم کھائی کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گی تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا پھر جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

Marfat.com

اے ابوایوب! تیرا قیدی کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا اس نے قسم اٹھائی کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس بھوتنی نے جھوٹ بولا وہ جھوٹی ہونے کی وجہ سے دوبارہ آئے گی تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اسے دوبارہ پکڑ لیا پھر اس نے قسم کھائی کہ اب نہیں آئے گی چنانچہ پھر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت ﷺ میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس نے فرمایا اے ابوایوب! "مافعل اسیرک" یعنی تیرا قیدی کیا ہوا؟ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس نے قسم کھائی کہ اب نہیں آئے گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا وہ جھوٹی ہونے کی وجہ سے دوبارہ آئے گی۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اسے پھر (تیسری بار بھی) پکڑ لیا اور فرمایا اب میں تجھے نہیں چھوڑں گا یہاں تک کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے جاؤں گا اس نے کہا میں تمہیں ایک چیز یعنی آیت الکرسی بتاتی ہوں تم اسے اپنے گھر میں پڑھا کرو تو کوئی شیطان وغیرہ تمہارے قریب نہیں آئے گا پھر جب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا قیدی کیا ہوا؟ تو انہوں نے وہ بات بتائی جو اس نے کہی تھی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جھوٹی ہے لیکن یہ بات اس نے سچ کہی ہے۔

(ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ترمذی، ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان، ابوالشیخ کتاب العظمۃ، ابونعیم، حاکم)

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ کے پھلوں کو ایک بھوتنی کا خراب کرنا:

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باغ کے پھل توڑے اور اسے اپنے کمرے میں رکھ دیا ایک بھوتنی کھانے کو آتی اور ان کے پھل چراتی اور ان کو خراب کرتی تو حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے اس بات کی

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ بھوتنی ہے جب تم اس کی آواز سنو تو یہ کہو ''بسم اللہ اجیبی رسول اللہ ﷺ'' یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے کہتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جواب دے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو بھوتنی نے کہا اے ابو اسید! مجھے معاف کر دو اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جانے کی تکلیف نہ کرو میں تمہیں اللہ کے نام کا پکا وعدہ دیتی ہوں میں اب تمہارے گھر میں نہیں آؤں گی اور تمہاری کھجور بھی نہیں چراؤں گی اور میں تمہیں ایک ایسی آیت بتاتی ہوں کہ اگر تم اس کو اپنے گھر میں پڑھو گے اور (جن وشیطان) تمہارے گھر میں آئے گا تو تباہ برباد ہو جائے گا اور اگر تم اس کو اپنے برتن پر پڑھو گے تو اس کا ڈھکن نہیں کھلے گا اور ان کو اتنا اعتماد دلایا کہ وہ راضی ہو گئے اس نے کہا آیت جسے میں نے تمہیں بتانے کا وعدہ کیا ہے وہ آیۃ الکرسی ہے پھر وہ اپنی سرین سے گوز مارتی (آواز سے ریح خارج کرتی) ہوئی بھاگ گئی پھر حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ جب وہ واپس ہوئی تو اس نے ایک گوز بھی مارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے سچ کہا اگرچہ جھوٹی ہے۔
(ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابونعیم)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا چور جن:

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اپنے ایک باغ میں گئے تو انہوں نے ایک شور غوغا کی آواز سنی تو فرمایا یہ کیا ہے؟ ایک جن نے کہا ہم میں قحط پڑ گیا ہے اس لئے میں نے چاہا کہ آپ کے پھلوں سے کچھ لے لوں لہٰذا آپ خوشی سے ہمیں کچھ ہدیہ عنایت کر دیں؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے فرمایا ٹھیک ہے پھر فرمایا تم ہمیں وہ چیز نہیں بتاؤ گے جس کے ذریعہ ہم تم سے پناہ میں رہیں؟ تو اس نے کہا وہ آیۃ

Marfat.com

الکرسی ہے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

شیطان نے آیۃ الکرسی سے علاج بتایا:

حضرت ولید بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ایک درخت کے پاس آیا اس نے درخت سے کچھ حرکت سنی تو اس نے گفتگو کی مگر اس نے کچھ جواب نہیں دیا پھر اس شخص نے آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کے پاس ایک شیطان اتر آیا تو اس آدمی نے پوچھا ہمارا ایک آدمی بیمار ہے ہم علاج کس چیز سے کریں؟ شیطان نے کہا اسی سے جس سے تم نے مجھے درخت سے اتارا۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

سورہ بقرہ پڑھنے سے شیطان گھر میں داخل نہیں ہوتا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور بے شک وہ گھر جس مین سورۃ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہو اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور شیطان میں مقابلہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی کہیں تشریف لے گئے ان کی ایک شیطان سے ملاقات وڈ بھیڑ ہوگئی تو خوب مقابلہ ہوا بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے اس کو پچھاڑ دیا تو شیطان نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہیں تعجب میں ڈال دے گی تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا بیان کر اس نے کہا نہیں بتاؤں گا دوبارہ پھر دونوں میں مڈ بھیڑ ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے اس کو پھر اچھی طرح پچھاڑ دیا اور اس کے سینہ پر سوار ہوکر بیٹھ گئے اور اس کے انگوٹھے کو پکڑ کر چبایا تو شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ضرور بالضرور ایک ایسی بات

Marfat.com

بتاؤں گا جو تمہیں تعجب میں ڈال دے گی تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا بیان کر اس نے کہا نہیں بتاؤں گا تیسری بار دونوں میں مڈ بھیڑ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی نے اس کو پھر اچھی طرح پچھاڑ دیا اس کے سینہ پر چڑھ کر بیٹھ گئے اس کا انگوٹھا پکڑ کر چبایا تو شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دو، صحابی نے کہا میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑں گا جب تک تو مجھے وہ بات نہیں بتائے گا اس نے کہا وہ سورہ بقرہ ہے اس لئے کہ اس کی ہر آیت ایسی ہے جس کے پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور جس گھر میں اس سورت کی تلاوت ہوگی اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوگا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا اے ابو عبدالرحمٰن! یہ کون سے صحابی رسول تھے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سوا تمہیں کون نظر آتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد، ابو نعیم دلائل النبوۃ)

گھر کو شیطان سے محفوظ رکھنے کا عمل:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی جس سے دو آیتیں نازل فرمائیں جس پر سورہ بقرہ کو ختم فرمایا جس گھر میں یہ دونوں آیتیں تین رات پڑھی جائیں گی شیطان اس کے قریب بھی نہیں آئے گا۔ (جامع ترمذی فی ثواب القران)

صبح سے شام اور شام سے صبح تک شیطان سے محفوظ رہنے کا عمل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص صبح کے وقت سورہ مومن کی آیت ایک تا تین آیتیں اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے گا اس کی شام تک ان کے ذریعہ حفاظت کی جائے گی اور جو ان دونوں کو شام کے وقت تلاوت کرے گا اس کی ان کے ذریعہ صبح تک

Marfat.com

حفاظت کی جائے گی۔ (ترمذی فی ثواب القران)

تلاوت قرآن سے شیطان بھاگتا ہے:

حضرت ابو خالد الوائلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ وفد کی صورت میں عمرہ کے لئے روانہ ہوا تو ہم ایک منزل پر اترے اور میرے اہل وعیال میرے پیچھے تھے اچانک میں نے بچوں کا شور وغوغا سنا تو میں نے اپنی آواز قرآن کریم کے ساتھ اونچی کی تو کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں شیطانوں نے پکڑ لیا اور ہم سے کھیل کود کرنے لگے جب آپ نے قرآن پاک کے ساتھ اپنی آواز بلند کی تو وہ ہمیں پھینک کر بھاگ گئے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شام تک شیطان سے محفوظ رہنے کا وظیفہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جو شخص روزانہ سو مرتبہ

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر○

پڑھے گا تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور یہ کلمہ اس کے لئے اس دن شام تک شیطان سے پناہ دے گا۔

(بخاری بداء الخلق، مسلم، ترمذی فی الدعوات، ابن ماجہ فی الدعا)

اللہ کا ذکر شیطان سے حفاظت کا قلعہ ہے:

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم فرمایا ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس کا ذکر کرو کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے پیچھے دشمن لگ گئے یہاں تک کہ وہ ایک مضبوط ومحفوظ قلعہ میں آ گیا اور اپنے آپ کو دشمنوں سے بچالیا اس طرح کوئی شخص اپنے آپ کو شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی کے ذریعہ بچا سکتا ہے۔
(ترمذی کتاب الادب)

ایک کلمہ سے شیطان بے بس ہوگیا:

ابو الاسمر عبدی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رات کے وقت کوفہ کی لئے روانہ ہوا تو اچانک تخت کی صورت میں اسے کوئی چیز نظر آئی اور اس کے گرد بھی جمع تھی جو اسے گھیر رہی تھی تو یہ شخص ٹھہر کر ان کو دیکھنے لگا اچانک کوئی جماعت آئی اور اس تخت پر بیٹھ گئی اس نے ایک بات کی جس کو یہ آدمی سن رہا تھا کہ چیز حضرت عروہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کیسے ہیں؟ تو اس مجمع میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا میں اس کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تو اس نے کہا ابھی اور اسی وقت فوراً پیش کرو تو اس نے اپنا رخ مدینہ شریف کی طرف کیا اور تھوڑی دیر میں واپس آ گیا اور کہا میرا عروہ پر کوئی بس نہیں چلا اس نے کہا کیوں؟ اس نے کہا اس لئے کہ وہ صبح وشام ایک کلام پڑھتے ہیں اس لئے ان پر میرا کوئی بس نہیں چل سکتا پھر یہ مجمع منتشر ہوگیا اور یہ آدمی اپنے گھر واپس آ گیا جب صبح ہوئی تو اس آدمی نے ایک اونٹ خرید اور چل پڑا یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ پہنچ گیا اور جب حضرت عروہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے اس کلام کے بارے میں پوچھا جو وہ صبح وشام کے وقت پڑھتے ہیں۔ پھر اس نے ان کے سامنے وہ قصہ بھی بیان کیا تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں صبح وشام کے وقت ''تین مرتبہ یہ پڑھتا ہوں۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاسْتَمْسَکْتُ

Marfat.com

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

ترجمہ:۔ ''ایک اللہ پر ایمان لایا بت، کاہن اور جادوگر اور غیر اللہ کا انکار کیا اور مضبوط رسی (اسلام) کو تھام لیا جو ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے''۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الھواتف)

انسان کھانے والی بھوتنی کی خطرناک حکایت:

حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اشجع کے دو آدمی اپنی ایک شادی میں شرکت کے لئے آئے جب وہ ایک جگہ پر پہنچے تو سامنے ایک عورت آ گئی اور اس نے پوچھا تم دونوں کیا چاہتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہماری ایک شادی ہے اس میں جہیز دینا ہے۔ عورت نے کہا مجھے ان تمام باتوں کا خوب علم ہے لہٰذا جب تم دونوں فارغ ہو جاؤ تو میرے پاس سے گذرنا چنانچہ جب وہ فارغ ہو گئے تو اس کے پاس سے گذرے اس نے کہا میں تمہارے پیچھے چلوں گی تو انہوں نے دو اونٹوں میں سے ایک پر اس کو سوار کر لیا اور دوسرے کو اس کے پیچھے چلاتے رہے یہاں تک کہ وہ ریت کے ایک ٹیلہ پر جا پہنچے عورت نے کہا مجھے ایک کام ہے تو انہوں نے اس کے لئے اونٹ بٹھا دیا اور انہوں نے ایک گھڑی انتظار کیا جب اس نے دیر کر دی تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پیچھے نشان قدم پر گیا اور اس نے بھی دیر لگا دی تو وہ شخص کہتا ہے میں اس آدمی کی تلاش میں نکل پڑا جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ عورت اس کے پیٹ پر سوار ہے اور اس کا جگر نکال کر کھا رہی ہے جب میں نے یہ دیکھا تو واپس لوٹ آیا اور سوار ہو کر اپنا راستہ لیا اور تیزی سے بھاگا تو وہ واپس آ کر کہنے لگی تم نے بہت جلدی کی میں نے کہا تم نے جو دیر لگا دی ہے۔ تو وہ مجھ تک پہنچ گئی اور مجھے آ کر دیکھا کہ میں پیلا پڑ گیا ہوں تو کہنے لگی تمہیں کیا ہو گیا؟ میں نے کہا ہمارے سامنے ایک ظالم و جابر بادشاہ ہے اس نے کہا کیا میں تمہیں ایک دعا نہ بتا دوں کہ

Marfat.com

جب تو اس کے ذریعہ دعا کرے گا تو وہ اس کو ہلاک کردے گی اور اس سے تمہارا حق دلادے گی میں نے کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا اَذَرَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَا اَضَلَّتْ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ تَاْخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّہٗ وَخُذْلِیْ حَقِّیْ مِنْ فُلَانٍ فَاِنَّہٗ ظَلَمَنِیْ۔

ترجمہ:۔ ”اے اللہ آسمان اور ان چیزوں کے رب جن پر آسمانوں نے سایہ کیا اور زمینوں اور ان کے رب جب کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور ہواؤں کے رب اور ان کے جن کو ہواؤں نے اڑادیا ہے اور شیطانوں اور ان چیزوں کے رب جن کو شیطان نے گمراہ کیا تو احسان فرمانے والا ہے آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والا ہے جلال و بزرگی والے اے اللہ! تو ظالم سے مظلوم کا حق دلاتا ہے میرا حق بھی فلاں سے دلادے کیونکہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

میں نے کہا اے عورت! یہ دعا مجھے دوبارہ سنا جب میں نے یہ دعا اس عورت سے یاد کرلی تو اسی ڈائن عورت کے خلاف ہی مانگی اور یوں کہا ”اللھم انها ظلمتي واكلت اخي “یعنی اے اللہ! اسی نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اسی نے میرے بھائی کو کھایا ہے وہ شخص کہتا ہے کہ آسمان سے اس کی شرمگاہ پر آگ اتری جس نے اس کے دوٹکڑے کردیئے اور اس کا ایک حصہ اسطرف جاگرا اور دوسرا اس طرف یہ عورت بھوتنی جو انسانوں کو کھا جاتی تھی۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الهوتف)

جنات کا ایک اور خطرناک واقعہ:

حضرت ابو المنذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حج کرنے کے بعد ایک بڑے پہاڑ کے سایہ میں اترے قافلے والوں نے گمان کیا کہ یہاں جنات رہتے ہیں اچانک ہم نے ایک بوڑھے کو پانی کی طرف سے آتے ہوئے دیکھا تو میں

Marfat.com

نے کہا اے ابو شمیر! تم اس متعلق کیا کہتے ہو؟ تم نے اس پہاڑ میں کبھی کچھ دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں ایک دن میں اپنی کمان اور تیر لئے اس پہاڑ پر چڑھ گیا اور پانی کے چشمہ کے پاس درخت کا ایک گھر بنایا اور اس میں رہنے لگا ایک مرتبہ میں نے اچانک کچھ پہاڑی بکریاں دیکھیں جو میری طرف آ رہی تھیں کسی چیز سے ڈرتی نہیں تھیں انہوں نے اس چشمہ سے پانی پیا اور اس کے گرد گھٹنے کے بل بیٹھ گئیں ان میں سے ایک دنبہ کو میں نے تیر مارا جو اس کے دل پر لگا تو ایک چیخنے والی نے چیخ ماری اور پہاڑ میں کوئی چیز باقی نہ رہی مگر سب بھاگ گئی ان کے خیال میں حملہ ہوا اور ڈر گئے اور ان بکریوں کو چشمہ کے پاس آنے پر عار دلایا۔ پرندے ابو شمیر کے قبضہ میں آ گئے اسے ایک تیر آنکھ کی روشنی کی طرح تیزی سے واقع ہوا تو آواز آئی کہ ابن الاصغ نے اس سے کشتی لڑی تو ایک کہنے والے نے کسی سے کہا تو تباہ ہو جائے اسے قتل کیوں نہیں کر دیتا اس نے کہا مجھ میں اس کی طاقت نہیں اس نے کہا تجھ میں کیوں طاقت نہیں؟ کہا اس نے پہاڑ کی ٹیک لگاتے وقت (یا پہاڑ پر گھر بناتے وقت) اللہ کی پناہ نہ لے لی تھی جب میں نے یہ بات سنی تو میں مطمئن ہو گیا۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

سورہ فلق و سورہ ناس سے نظر بد اور جنات سے بچنے کا علاج:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگتے تھے یہاں تک کہ معوذتین (سورہ فلق، سورہ ناس) نازل ہوئیں جب یہ دونوں سورتیں نازل ہو گئیں تو انہیں اختیار فرما لیا (انہیں کے ذریعہ پناہ لینے لگے) اور باقی دوسرے اور وظائف کو چھوڑ دیا۔

(ترمذی کتاب الطب)

وضو اور نماز بھی شیطان سے پناہ کا ذریعہ ہیں:

آکام المرجان کے منصف فرماتے ہیں شیطان سے پناہ حاصل کرنے

Marfat.com

کے اعمال میں سے وضو اور نماز بھی ایک عمل ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔
بے شک غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے لہٰذا تم میں سے جب کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرلیا کرے۔ (اس حدیث کو امام احمد، ابوداوٗد نے بھی عطیہ سعدی سے روایت کیا)۔

چار باتیں شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہیں:

(۱) فضول نظر (بے کار ادھر ادھر دیکھنے) (۲) اور فضول گفتگو (۳) اور فضول کھانے (ضرورت سے زائد کھانے) (۴) اور لوگوں کی فضول ملاقات سے باز رہنا بھی شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے اس لئے کہ شیطان ان چار دروازوں سے انسان پر مسلط وحملہ آور ہوتا ہے۔

نظر بد لگانے سے بچنے کا انعام خداوندی:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
''نظر بد ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے نظر بد کرنا چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا''۔ (حاکم)

شیطان کے مکر سے بچنے کا وظیفہ:

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
''حضرت جبرئیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا عفریت (دیو، بھوت) جنوں میں سے ہے جو آپ کے ساتھ مکر کرتا ہے لہٰذا آپ جب بھی اپنے بستر پر تشریف لے جائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔
(ابن ابی الدنیا مکائد شیطان، دینوری المجالسہ)

Marfat.com

آیت الکرسی پڑھنے والے کی فرشتے حفاظت کرتے:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جو شخص اپنے بستر پر ٹیک لگاتے وقت آیت الکرسی پڑھ لے گا اس کے لئے دو فرشتے مقرر کر دیئے جائیں گے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ (ابن الغریس کتاب فضائل القران)

تمام آیتوں کی سردار آیت الکرسی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ میں ایک ایسی آیت کریمہ ہے جو قرآن کریم کی سب آیتوں کی سردار ہے جس گھر میں شیطان ہو یہ آیت پڑھنے سے شیطان نکل جاتا ہے وہ آیت الکرسی ہے۔ (بیہقی شعب الایمان)

شیطان سے گھر محفوظ رکھنے کا وظیفہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص رات میں سورہ بقرہ کی دس آیتیں پڑھ لے گا تو اس رات صبح تک اس گھر میں شیطان داخل نہ ہوگا چار آیتیں سورہ بقرہ کے ابتداء کی اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں آیۃ الکرسی کے بعد کی اور تین آیتیں سورہ بقرہ کے آخر کی جو (للہ مافی السموت ومافی الارض) سے شروع ہوتی ہے۔ (دارمی، ابن المنذر، طبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں اور آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے گا تو اس دن نہ اس کے قریب شیطان آئے گا نہ اس کے اہل خانہ کے پاس آئے گا اور نہ اس کے گھر والوں میں کوئی تکلیف دہ چیز ظاہر ہوگی نہ اس کے مال میں اور اگر انہی آیتوں کو کسی مجنوں پر پڑھا (دم کیا) جائے تو اس کو جنوں

Marfat.com

سے افاقہ ہو جائے گا۔ (دارمی، ابن الغریس فضائل القران)

نظر بد سے حفاظت کا وظیفہ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''جو شخص سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اپنے گھر میں پڑھے گا تو اس دن اس کو نہ تو کسی انسان کی نظر بد لگے گی اور نہ کسی جن کی''۔ (الدیلمی)

شیاطین کے لئے سخت آیات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شریر جنات کے لئے زیادہ سخت آیات اور کوئی نہیں۔ (دیلمی)

شریر جن کے لئے سورہ بقرہ کی وہ دو آیات مندرجہ ذیل ہیں:

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ:۔ ''اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان ۔ بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات ودن کا بدلنا اور وہ کشتی جو لوگوں کے لئے دریا میں چلتی ہے اور وہ اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے زندگی دی اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل اور زمین کے درمیان حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لئے ضرور نشانیاں ہیں''۔

Marfat.com

فائدہ:

ابوداؤد وترمذی میں ہے کہ ان دو آیتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔

ہر ظالم، شیطان درندوں اور چوروں سے حفاظت کا وظیفہ:

حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں جو شخص ہر رات میں ان بیس (۲۰) آیتوں کی تلاوت کرے گا میں اس کا ضامن ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی ہر ظالم حکمران، ہر سرکش شیطان، ہر قسم کے درندوں اور ہر عادی چور سے حفاظت فرمائے گا۔ (وہ بیس آیتیں یہ ہیں) سورہ بقرہ کی ایک آیت (آیۃ الکرسی)، سورہ اعراف کی تین آیتیں، سورہ صافات کی دس آیتیں، سورہ الرحمٰن کی تین آیتیں، سورہ حشر کی آخری تین آیتیں۔

(ابن ابی الدنیا کتاب الدعا)

مدینہ شریف جنات سے کیسے محفوظ ہوا:

حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ (ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض) (پارہ نمبر ۸ سورہ اعراف، آیت ۵۴) نازل ہوئی تو ایک بہت بڑی جماعت حاضر ہوئی جو نظر تو نہیں آتی تھی لیکن یہ معلوم ہو رہا تھا کہ یہ عربی ہیں تو صحابہ کرام نے ان سے پوچھا تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم جنات ہیں مدینہ منورہ سے نکل چکے ہیں اور ہمیں یہاں سے اسی آیت نے نکالا ہے۔ (ابن ابی حاتم)

صبح تک فرشتوں کے پروں کا سایہ:

حضرت عبید اللہ بن ابی مرزوق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص سوتے وقت یہ آیت کریمہ (ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض

Marfat.com

فی ستة ایام) پوری آیت پڑھ لے تو ایک فرشتہ صبح تک اس پر اپنا پر پھیلائے رہے گا۔ (ابن ابی الدنیا، ابو الشیخ فی التفسیر)

سورہ یٰسین کی برکات:

حضرت عبید اللہ بن محمد عمروالد باغ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک ایسے راستہ پر چلا جس پر جن، بھوت رہتے تھے تو اچانک ایک عورت میرے سامنے آئی جس پر پیلے رنگ کے کپڑے تھے جو ایک تخت پر بیٹھی تھی اور (اس کے اردگرد) شمعیں تھیں وہ مجھے بلا رہی تھی جب میں نے دیکھا تو سورہ یسین پڑھنے لگا تو اس کی ساری شمعیں بجھ گئیں اور وہ کہہ رہی تھی اے اللہ کے بندے! تو نے میرے ساتھ کیا کیا اے اللہ کے بندے! تو نے میرے ساتھ کیا کیا اس طرح میں اس سے محفوظ رہا۔ (ابو الشیخ کتاب العظمة)

سورہ یٰسین سے دیوانگی ختم:

حضرت جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مجنون پر سورہ یسین کی تلاوت کی تو وہ اچھا ہوگیا۔

(ابن الغریس فضائل القران)

ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جو شخص تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پھر سورہ حشر کی آخری آیتیں تلاوت کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بھیج دیتا ہے جو اس سے جن وانس کے شیطانوں کو دھکا دیتے رہیں گے اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک اور اگر دن کو پڑھے گا تو شام تک“۔ (ابن مردویہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی

Marfat.com

کے مثل بیان فرمایا مگر اس میں تعوذ کے متعلق یوں ارشاد فرمایا ہے کہ شیطان سے دس مرتبہ اللہ کی پناہ مانگے۔ (ابن مردویہ)

سورہ حشر کی آخری آیتوں کے ذریعہ سے جنات سے محفوظ رہنے کا عمل:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں کھجور خشک کرنے کی ایک جگہ تھی انہوں نے اس کو کم ہوتا ہوا دیکھا رات کو اس کی نگرانی فرمائی چنانچہ اچانک انہوں نے ایک شخص کو دیکھا تو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا جنوں میں سے ایک مرد ہوں ہمارا اس گھر میں آنے کا ارادہ ہے ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے اس لئے ہم تمہاری کھجور لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں کچھ کمی نہیں فرمائے گا تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو (اپنے کو جن کہنے میں) سچا ہے تو اپنا ہاتھ میری طرف بڑھا تو اس نے ہاتھ بڑھا دیا تو وہ کتے کے ہاتھ کی طرح بالوں والا تھا اس کو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب تک تم ہماری جتنی کھجوریں لے چکے ہو وہ تمہارے لئے حلال و معاف ہیں کیا تم وہ افضل ترین عمل نہیں بتاؤ گے جس کے ذریعہ آدمی جنات سے پناہ حاصل کرتا ہے؟ تو اس نے کہا وہ سورہ حشر کی آخری آیتیں ہیں۔ (ابن مردویہ)

سورہ اخلاص پڑھنے سے تکلیف اور شیطان سے بچ جاتا ہے:

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور بات چیت نہ کرے یہاں تک کہ وہ سورہ اخلاص (قل هو الله احد) پوری سورہ دس مرتبہ پڑھ لے اس کو اس دن کوئی تکلیف اور نقصان نہ پہنچے گا اور شیطان سے بھی اس کی حفاظت ہوگی''۔

(ابن عساکر)

Marfat.com

شیطان کے شعلہ سے نجات کا وظیفہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جس رات جنات کی ایک جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کی گئی تھی جنات کی ایک جماعت آگ کا شعلہ لئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے آئی تو آپ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ کلمات نہ بتادوں جب آپ اُن کو پڑھیں تو اُن کا شعلہ بجھ جائے گا اور وہ ناک کے بل گر جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھیں۔

اعوذ باللہ الکریم وکلماتہ التامتہ التی لا یجاوزھن برولا فاجر من شر ماینزل من السمآء وما یعرج فیھا من شر ماذرافی الارض وما یخرج منھا ومن شر فتن اللیل وفتن النھار ومن شر طوارق اللیل والنھار الا طارق یطرق بخیریا رحمن۔

ترجمہ:۔ ''اللہ کریم اور اس کے ان کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی بد تجاوز وسبقت نہیں کرسکتا اس شر سے جو شر آسمان سے اترتے یا آسمان میں چڑھتے ہیں اور زمین میں ہر داخل ہونے والے اور نکلنے والے شر سے اور رات ودن کے فتنوں کے شر سے اور رات ودن کے چوروں کے شر سے مگر بھلائی لانے والے کی بھلائی سے اے بڑی رحمت والے (اللہ)''۔

(ابونعیم دلائل النبوۃ)

شیاطین کا حملہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاعی وظیفہ:

حضرت ابو التیاح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبد الرحمٰن بن جنبش سے پوچھا گیا کہ جب شیاطین رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے دفاع فرمایا؟ حضرت عبد الرحمٰن نے جواب دیا کہ شیطانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہاڑوں اور وادیوں سے دھاوا بول دیا تھا ان میں سے ایک

Marfat.com

شیطان کے ہاتھ میں آگ کا ایک شعلہ بھی تھا اس نے اس سے رسول اللہ ﷺ کو جلانا چاہا تو آپ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ آپ یہ پڑھیں۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوز ھن برولا فاجر من شرما خلق وذرا وبرا ومن شر ما ینزل من السمآء ومن شرما یعرج فیھا ومن شر ما یلج فی الارض ومن شرما یخرج منھا ومن شر فتن اللیل وفتن النھار ومن شرکل طارق الا یطرق بخیریا رحمن۔

ترجمہ:۔ ''اللہ کریم اور اس کے ان کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی بد تجاوز وسبقت نہیں کرسکتا اس شر سے جو شر آسمان سے اترتے یا آسمان میں چڑھتے ہیں اور زمین میں ہر داخل ہونے والے اور نکلنے والے شر سے اور رات ودن کے فتنوں کے شر سے اور رات ودن کے چوروں کے شر سے مگر بھلائی لانے والے کی بھلائی سے اے بڑی رحمت والے (اللہ)''۔

رسول اللہ ﷺ نے جب یہ کلمات پڑھے تو شیطانوں کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان شیطانوں کو جلا بھی دیا۔ (ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

پناہ مانگنے کا اثر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص صبح کو ''اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم'' پڑھ لے گا تو وہ شام تک شیطان (کے شر) سے محفوظ کردیا جائے گا''۔

(ابن سنی عمل الیوم واللیلۃ)

حضرت خضر وحضرت الیاس (علیہما السلام) کے ملاقات کے بعد آخری کلمات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام دونوں ہر سال موسم حج میں ملاقات کرتے ہیں اور یہ کلمات کہہ کر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔

بسم الله ماشآء الله لا یسوق الخیر الا الله ماکان من نعمته فمن الله

بسم الله ماشآء الله لا یصرف السوء الا الله ماشآ الله لا حول ولا قوۃ الا بالله"۔

ترجمہ:۔ ''اللہ کے نام کی برکت سے جو اللہ چاہے، خیر اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے جو نعمت بھی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے، اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے آفت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ٹال سکتا اللہ جو چاہے، کوئی گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص ان مذکورہ کلمات کو تین مرتبہ صبح اور شام پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو غرق ہونے، جل جانے، چوری ہونے، شیطان و بادشاہ کے ظلم سے اور سانپ و بچھو سے محفوظ رکھے گا۔

(عقیلی ضعفا، دار قطنی کتاب الافراد، تاریخ ابن عساکر)

ہر قسم کی تکالیف سے نجات کا علاج:

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص نماز مغرب اور نماز صبح سے فارغ ہو کر قبلہ سے پھرنے اور قدم بدلنے سے پہلے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے گا۔

لاالہ الا الله وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد بیدہ الخیر

یحیی ویمیت وھو علی کل شیی قدیر۔

تو اس کے لئے ہر دفعہ کے پڑھنے کے بدلے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور یہ کلمات ہر قسم کی مصیبت و پریشانی اور شیطان مردود سے محافظ

Marfat.com

ہو جائیں گے۔ (مسند احمد، ترمذی کتاب الدعوات)

شیطان سے حفاظت کا وظیفہ:

حضرت عمارہ بن شیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جو شخص لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی ویمیت وھو علی کل شیی قدیر۔

نماز مغرب کے بعد دس بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مسلحہ فرشتے (محافظ) بھیج دے گا جو اس کی صبح تک شیطانوں سے نگہبانی کریں گے۔

(ترمذی)

امام ابن ابی الدنیا نے ''کتاب الدعا'' میں انہیں کلمات کے متعلق نماز مغرب وفجر کے بعد پڑھنا لکھا ہے۔

تورات میں جنات سے حفاظت کا وظیفہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے غیر محرف (اصل) تورات میں یہ لکھا ہوا پایا ہے کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا تو شیطان شام سے صبح تک اس کے قریب بھی نہ بھٹکے گا وہ کلمات یہ ہیں۔

الھم انی اعوذ باسمك وكلماتك التامته من الشر فی السامه والعامته واعوذ باسمك وكلماتك التامته من الشر فی السامته والعامته واعوذ باسمك وكلماتك التامته من عذابك ومن شر عبادك اللھم انی اعوذباسمك بكلامتك التامته من الشیاطن الرجیم وخیر ماتعطی وخیر ماتبدی وخیر ما تخفی اللھم انی اعوذباسمك وكلامتك التامته من شر ماتجلی به النھار وان كان اللیل قال من شر مادجی به اللیل۔

Marfat.com

ترجمہ:۔ ”اے اللہ! میں تیرے نام کی برکت اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں ہر خاص وعام چیز کے شر سے اور میں تیرے نام کی برکت اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب اور تیرے بندوں کے شر سے، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نام کی برکت اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نام کی برکت اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا تجھ سے سوال کیا جاتا ہے اور اس بھلائی کا جو عطا کی جاتی ہے اور اس بھلائی کا جو ظاہر کی جاتی ہے اور اس بھلائی کا جو پوشیدہ رکھی جاتی ہے، اے اللہ! میں تیرے نام کی برکت اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کے ذریعہ دن روشن ہوتا ہے اور اگر رات ہو تو یوں کہے ہر اس شئے کے شر سے جسے رات لاتی ہے“۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الدعاء)

شیطان کو دفع کرنے کا وظیفہ:

حضرت امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم۔

پڑھ لے گا تو شام تک اس کو شیطان (کے شر) سے پناہ دے دی جائے گی اور جو شخص اسی کو شام کے وقت پڑھ لے گا تو صبح تک اس کی شیطان سے حفاظت کی جائے گی۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الدعاء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مثل ان سے فرمایا اور اس میں اتنا اضافہ بھی فرمایا ہے کہ اس کے اور شیطان کے درمیان ایک فرشتہ حائل ورکاوٹ بن جاتا ہے جو شیطان کو اس سے اس طرح سے دفع کرتا ہے جس طرح غیر مملوک (جو کسی کی ملکیت نہ ہو) اونٹ کو دور کیا جاتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الدعاء)

Marfat.com

بسم اللہ شریف مہر ہے:

حضرت صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جنات انسان کے سازوسامان اور کپڑوں کو استعمال کرتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص کپڑا (پہننے کے لئے) اٹھائے یا (اتار کر) رکھے تو ''بسم اللہ شریف'' پڑھ لیا کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا نام مہر ہے ''بسم اللہ'' پڑھنے سے جنات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں گے۔ (ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

شیطان کے مکروفریب سے بچنے کا وظیفہ:

حضرت ابو العالیہ ریاحی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں میں سے ایک مکار مجھے فریب دیتا ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کلمات پڑھ لو۔

اعوذ بکلمات اللہ التامتہ اللاتی لا یجاوزھن برولا فاجر من شر ماذرافی الارض ومن شرما یخرج منھا ومن شرما یعرج فی السماء ومن شر ما ینزل منھا ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن ۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو مجھ سے دفع فرمادیا۔ (امام بیہقی دلائل النبوۃ)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خط سے ابو دجانہ کو جنات سے نجات مل گئی:

حضرت خالد بن ابی دجانہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے بستر پر سوتا ہوں تو اپنے گھر میں چکی چلنے کی آواز سنتا ہوں اور شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ جیسی بھنبھناہٹ سنتا ہوں اور بجلی کی چمک جیسی چمک دیکھتا ہوں جب میں گھبرا کر اور

Marfat.com

مرعوب ہو کر سر اٹھاتا ہوں تو مجھے سیاہ (کالا) سایہ نظر آتا ہے جو بلند ہو کر میرے گھر کے صحن میں پھیل جاتا ہے پھر میں اس کی طرف مائل ہوتا ہوں اور اس کی جلد چھوتا ہوں تو اس کی جلد سیہی (سیہی ایک جانور ہے جس کے بدن پر کانٹے ہوتے ہیں) کی جلد کی طرح معلوم ہوتی ہے اور وہ میری طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہے میرا گمان ہوتا ہے کہ وہ مجھے بھی جلا دے گا اور میرے گھر کو بھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو دجانہ! تمہارے گھر میں رہنے والا برا (جن) ہے رب کعبہ کی قسم اے ابو دجانہ! کیا تمہارے جیسے کو بھی کوئی ایذا دینے والا ہے؟ پھر فرمایا میرے پاس دوات اور کاغذ لے آؤ جب یہ دونوں چیزیں لائی گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا اے ابوالحسن! جو میں کہتا ہوں لکھو حضرت علی نے عرض کیا کیا لکھوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار من العماور والزوارو الصالحین۔ الا طارقا یطرق بخیریا رحمن اما بعد۔ فان الناولکم فی الحق منعته فان تک عاشقا مولعا اوفاجرا مقتحما اوراغبا حقا اومبطلا۔ ھذا کتاب اللہ تبارک وتعالیٰ ینطق علینا وعلیکم بالحق۔ انا کنا تستنسخ ما کنتم تعلمون۔ ورسلنا یکتبون ما تمکرون۔ اتر کوا صاحب کتابی ھذا وانطلقواالی عبدۃ الاصنام۔ والی من یزعم ان مع اللہ الھا آخر۔ لا الہ الا ھو کل شئی ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون۔ تغلبون حم لا تنصرون۔ حم عسق۔ تفرق اعداء اللہ۔ وبلغت حجۃ اللہ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم۔

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس خط کو لیا اور لپیٹ لیا اور اپنے گھر لے گیا اور اپنے سر کے نیچے رکھ کر رات اپنے گھر میں گزاری تو ایک چیخنے

Marfat.com

والے کی چیخ سے ہی میں بیدار ہوا جو یہ کہہ رہا تھا اے ابن دجانہ! لات وعزی کی قسم ان کلمات نے ہمیں جلا ڈالا تمہیں تمہارے نبی کا واسطہ ہے اگر تم یہ خط مبارک یہاں سے اٹھا لو تو ہم تیرے گھر میں کبھی نہیں آئیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نہ تمہیں ایذا دیں گے نہ تمہارے پڑوسیوں کو اور نہ اس جگہ پر جہاں یہ خط مبارک ہوگا حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جواب دیا کہ مجھے میرے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کی قسم میں اس خط کو یہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھاؤں گا جب تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت نہ حاصل کرلوں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری رات مجھ پر جنوں کی چیخ و پکار اور رونے سے طویل ہوگئی جب صبح ہوئی تو میں چلا اور میں نے نماز فجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دی جو میں نے رات میں جنوں سے سنی تھی جو میں نے جنوں کو جواب دیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابو دجانہ! (وہ خط اب تم) جنوں سے اٹھا لو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا وہ جن قیامت تک عذاب کی تکلیف پاتے رہیں گے۔

خط کا ترجمہ:۔ ''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا یہ خط ساری دنیا کے پروردگار کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گھروں کے دروازہ کھٹکھٹانے والے یعنی عمارتوں میں رہنے والے جنات اور بدکار اور صالحین مگر بھلائی لانے والے اے مہربان اسکے بعد بے شک ہمارے اور تمہارے لئے حق بات وسعت ہے لہٰذا اگر تو بہت گرویدہ ہونے والا عاشق ہے یا مشقت میں ڈالنے والا بدکار ہے یا حق کی طرف راغب ہے یا فساد پیدا کرنے والا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہم پر اور تم پر حق بولنے والی کتاب ہے بے شک ہم ختم کر دیتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو اور ہماری جماعت (ہماری بھیجی ہوئی جماعت) لکھتی ہے جو

Marfat.com

کچھ تم فریب دیتے ہو میری اس کتاب کو دیتے ہو میری اس کتاب والے کو تم لوگ چھوڑ دو اور بتوں کی پوجا اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک ٹھہرانے والے کی طرف بھاگ جاؤ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے مغلوب ہو جاؤ گے تمہاری مدد نہیں کی جائے گی اللہ کے دشمن جدا ہو جائیں گے اور اللہ کی دلیل پہنچ گئی۔ اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔ تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی سنتا جانتا ہے۔" (بیہقی دلائل النبوۃ)

"لا حول ولا قوۃ" کی برکت سے شیطان کے مکر سے محفوظ:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے اے محبوب! اپنی امت سے کہہ دو کہ وہ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" دس مرتبہ صبح کے وقت اور دس مرتبہ شام کے وقت اور دس بار سوتے وقت پڑھا کریں تو سونے کے وقت ان سے دنیا کی مصیبتیں دفع کر دی جائیں گی اور شام کے وقت شیطان کے مکر وفریب دور کر دیئے جائیں گے اور صبح کے وقت میرا سخت غضب ختم کر دیا جائے گا۔ (دیلمی)

تین قسم کے لوگ شیاطین سے محفوظ رہتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

تین قسم کے لوگ ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے محفوظ رہیں گے (۱) رات دن اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرنے والے (۲) سحر کے وقت گناہ کی مغفرت چاہنے والے (۳) اللہ عزوجل کے خوف سے رونے والے۔ (دیلمی)

Marfat.com

گھر میں سفید مرغ رکھنے کی برکت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سفید مرغ رکھا کرو اس لئے کہ جس گھر میں سفید مرغ ہوگا تو نہ شیطان اس گھر کے قریب ہوگا اور نہ جادوگر اور نہ کوئی درندہ اور نہ گھروں کے قریب ہوگا جو اس گھر کے اردگرد ہیں۔ (طبرانی اوسط)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مرغ نماز کے لئے اذان دیتا ہے جو شخص سفید مرغ رکھے گا اس کی تین چیزوں سے حفاظت کی جائے گی:

(۱) محل شیطان کے شر سے۔

(۲) جادوگر کے شر سے۔

(۳) کاہن (جنوں سے دریافت کر کے غیب کی خبر بتانے والا) کے شر سے۔

(بیہقی شعب الایمان)

حارث بن ابی اسامہ اپنی ''مُسند'' میں حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست کا بھی دوست ہے یہ اپنے مالک کے گھر کی بھی نگہبانی کرتا ہے اور اس کے اردگرد کے سات گھروں کی بھی۔'' (مسند حارث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''شاخ دار کلغی والا سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست حضرت جبرئیل کا بھی دوست ہے یہ اپنے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اپنے پڑوس کے سولہ گھروں کی بھی حفاظت کرتا ہے چار داہنی طرف سے بائیں جانب

Marfat.com

سے اور چار سامنے سے اور چار پیچھے سے۔"

(عقیلی کتاب الضعفاء، ابو الشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سفید مرغ کو برا بھلا مت کہو اس لئے کہ یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے۔" جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یہ جنوں کو دفع کرتا ہے۔ (ابن حبان کتاب الضعفاء، ابو الشیخ کتاب العظمۃ)

جن کو مارنے کا عجیب علاج:

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک طالب علم سفر کر رہا تھا کہ راستہ میں ایک شخص اس کے ساتھ ہو گیا جب وہ اس شہر کے قریب پہنچا جہاں اسے جانا تھا تو طالب علم سے کہا میرا تجھ پر ایک حق اور ذمہ ہے میں ایک جن ہوں مجھے تم سے ایک کام ہے طالب علم نے کہا وہ کیا ہے؟ جن نے کہا جب تو فلاں گھر میں جائے گا تو وہاں مرغیوں میں ایک سفید مرغ بھی پائے گا اس کے مالک سے پوچھ کر اس کو خرید لینا اور اسے ذبح کر دینا میں نے کہا اے بھائی! مجھے بھی تم سے ایک کام ہے جن نے پوچھا وہ کیا ہے؟ طالب علم نے کہا شیطان سرکش ہو جائے اور اس میں جھاڑ پھونک وغیرہ کچھ فائدہ نہ دے اور آدمی کو پریشان کر دے تو اس کا کیا علاج ہے؟ جن نے کہا چھوٹی دم والے بارہ سنگے کی کھال ایک عدد اتاری جائے جن کے اثر والے آدمی کے ہاتھوں کے انگوٹھوں پر مضبوطی سے باندھ دی جائے پھر سداب بری (کالا دانہ) کا تیل لے کر اس کی ناک کے داہنے نتھ میں چار مرتبہ اور بائیں نتھ میں تین مرتبہ ڈال دیا جائے تو اس کا جن مر جائے گا اس کے بعد پھر کوئی دوسرا جن بھی اس کے پاس نہیں آئے گا وہ طالب علم کہتا ہے جب میں اس شہر میں داخل ہوا تو مکان میں آیا معلوم ہوا کہ بڑھیا کا ایک مرغ ہے میں نے اس سے بیچنے کے متعلق پوچھا تو اس نے انکار کر دیا تو میں نے اس کو

Marfat.com

کئی گنہ قیمت میں خریدا جب میں خرید چکا تو جن نے دور سے مجھے شکل دکھائی اور اشارہ سے کہا اس کو ذبح کر دے تو میں نے ذبح کردیا جب میں نے ذبح کردیا تو بہت سے مرد اور عورتیں باہر نکل آئے اور مجھے مارنے لگے اور مجھے جادوگر کہنے لگے میں نے کہا نہیں میں جادوگر نہیں ہوں انہوں نے کہا جب سے تو نے مرغ کو ذبح کیا ہے ہماری لڑکی پر جن نے حملہ کر دیا ہے تو میں نے ان سے چھوٹی دم والے بارہ سنگے کی ایک کھال اور سداب بری کا تیل منگوایا جب میں نے وہی عمل کیا تو وہ جن چیخ پڑا اور کہا کیا میں نے تمہیں یہ عمل اپنے خلاف بتلایا تھا پھر میں نے اس کی ناک میں تیل کے قطرے ڈالے تو اسی وقت وہ جن مر کر گر پڑا اور اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو شفا عطا فرمائی اور کوئی شیطان اس کے بعد اس کے پاس نہیں آیا۔ (ابن جوزی)

فائدہ:

سداب بری ایک قسم کا کالا دانہ ہوتا ہے جس کو عورتیں نظر بد اتارنے کے لئے جلاتی ہیں۔

شیطان کو ناکام کرنے کا وظیفہ:

حضرت ھشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ بننے سے قبل میرے والد حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے گذشتہ رات ایک عجیب واقعہ دیکھا ہے میں اپنے گھر کی چھت پر بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ میں نے راستہ میں ایک شور وغوغا سنا میں نے جھانک کر دیکھا تو شیطان اتر رہے تھے یہاں تک کہ وہ میرے گھر کے پیچھے ویران جگہ میں جمع ہو گئے پھر ابلیس آیا اور بلند آواز سے چلایا کہ میرے پاس حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کون پیش کرے گا؟ تو ان میں سے ایک جماعت نے کہا ہم پیش کریں گے چنانچہ وہ گئے اور واپس آئے اور کہا ہم، اس پر بالکل

Marfat.com

قابو نہیں پاسکتے تو وہ دوسری مرتبہ پہلے سے بھی بلند آواز میں چیخا کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس کون لائے گا؟ تو ایک دوسری جماعت نے کہا ہم پیش کریں گے تو وہ جماعت گئی اور کافی دیر گزرانے کے بعد واپس آئی اور کہا ہم بھی اس پر قابو نہیں پاسکے پھر وہ (ابلیس) تیسری مرتبہ چلایا میں نے گمان کیا کہ شاید زمین پھٹ گئی ہے کون عروہ بن زبیر کو میرے سامنے پیش کرے گا؟ تو ایک جنوں کی تیسری جماعت اٹھی اور چلی گئی بہت دیر کے بعد واپس لوٹی اور کہا ہم بھی اس پر قابو نہیں پاسکے تو ابلیس غصہ میں گیا اور یہ جن بھی اس کے پیچھے پیچھے گئے تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھ سے میرے والد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو شخص رات اور دن کے ابتداء میں یہ دعا پڑھ لے گا اللہ تعالیٰ اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ ذِی الشَّانِ عَظِیْمِ الْبُرْهَانِ شَدِیْدِ السُّلْطَانِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ۔

ترجمہ:۔ ''شان والے اللہ کے نام جو عظیم البرہان ہے شدید السلطان (تمام بادشاہوں کا بڑا) ہے جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے۔'' (حاکم فی التاریخ، دیلمی مسند الفردوس، ابن عساکر)

شیطان کو بے بس کرنے کا وظیفہ:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ زوال کے وقت مسجد نبوی شریف میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میرے پاس کسی نے آ کر کہا ''السلام علیك یا ابن الزبیر'' اے ابن زبیر! تم پر سلام ہو میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی نظر نہیں آیا میں نے اس کو جواب تو دے دیا لیکن میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اس نے کہا آپ گھبرائیں نہیں میں خافیہ کے علاقہ کا ایک

Marfat.com

آدمی ہوں میں آپ کے پاس ایک چیز کی خبر دینے آیا ہوں اور ایک چیز کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں میں ابلیس کے ساتھ تین دن تک رہا وہ شام کے وقت کالے منہ والے نیلی آنکھوں والے شیطان سے پوچھ رہا تھا تو نے اس آدمی کے ساتھ کیا کیا؟ تو اس شیطان نے اسے جواب دیا کہ میں اس پر اس کلام کی وجہ سے اس پر قابو نہیں پاسکا جس کلام کو وہ صبح وشام پڑھا کرتا ہے جب تیسرا دن ہوا تو میں نے (کالے) شیطان سے پوچھا کہ تم سے ابلیس کیا پوچھ رہا تھا؟ اس نے کہا وہ مجھ سے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہہ رہا تھا کہ میں ان کو اغوا کرکے لئے آؤں لیکن میں اس کلام کی وجہ سے ان پر قابو نہ پاسکا جو وہ صبح وشام پڑھتے ہیں اسی وجہ سے میں آپ کے پاس آیا کہ آپ سے پوچھوں کہ آپ صبح وشام کیا پڑھتے ہیں؟

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَاعْتَصَمْتُ بِهٖ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ، وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى الَّتِيْ لَا انْفِصَامَ لَهَا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

ترجمہ:۔ ''میں اللہ بزرگ وبرتر پر ایمان لایا اس کو مضبوطی سے تھاما حد سی بڑھنے والے کا انکار کیا اور میں نے بڑی مضبوط رسی تھامی جو ٹوٹنے والی نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔'' (دینوری المجالسہ، ابن عساکر)

Marfat.com

جنات کو قتل کرنے کے شرعی احکام

دولہا صحابی اور جن کا قتل:

حضرت ہشام بن زہرہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر میں حاضر ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا تو میں آپ کی نماز مکمل ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا اسی دوران میں نے گھر کے ایک کونہ میں کھجور کے گچھے کی جڑوں میں حرکت سنی میں اس طرف متوجہ ہوا تو وہ ایک سانپ تھا میں اسے مارنے کے لئے اٹھا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو گھر کے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تم یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں دیکھ رہا ہوں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس حجرہ میں ہمارے خاندان کا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی پھر میں اور وہ نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق میں گئے یہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر چلا آتا تھا اور رات اس حجرہ میں رہتا تھا ایک دن اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اپنے ہتھیار اپنے ساتھ لیتے جاؤ اس لئے کہ میں تمہارے متعلق بنو قریظہ کے یہودیوں سے اندیشہ کرتا ہوں چنانچہ وہ نوجوان اپنا ہتھیار لے کر روانہ ہو گیا جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا اس کی بیوی دروازوں کے درمیان کھڑی ہے جس کی وجہ سے اسے شرم وغیرت آ گئی اس کو مارنے کے لئے نیزہ اٹھالیا اس کی بیوی نے کہا نیزہ روکو اتنی جلدی نہ دکھاؤ پہلے گھر میں جا کر دیکھو تا کہ تمہیں معلوم ہو کہ کس چیز

Marfat.com

نے مجھے گھر سے باہر نکالا ہے وہ نوجوان جب گھر میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک بڑا سانپ بستر پر کنڈلی مارے لہرا رہا ہے اس نوجوان نے اس پر نیزہ سے حملہ کیا اور سانپ نیزہ میں پرولیا پھر گھر سے باہر نکلا اور نیزہ صحن میں گاڑ دیا پھر سانپ نے تڑپ کر اس پر حملہ کیا اس کے بعد مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے پہلے کون مرا سانپ یا نوجوان؟ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا اور ہم نے یہ درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو ہمارے لئے زندہ فرمادے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے ساتھی کے لئے مغفرت کی دعا کرو پھر فرمایا مدینہ میں جو جنات ہیں وہ مسلمان ہو چکے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اس کو تین دن تک تنگ کرو (مہلت دو) اگر پھر بھی تمہارے سامنے آئے تو مار ڈالو اس لئے کہ وہ شیطان ہی ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)

فائدہ از مترجم:

عمل قلیل مفسد نماز نہیں جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو یہ عمل کثیر ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک وشبہ ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(درمختار جلد ۱، بہار شریعت جلد ۳)

ایک اور روایت میں اس طرح ہے۔

انسانوں کے گھروں میں جنات بہت رہتے ہیں لہٰذا جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اس کو تین مرتبہ نکال دو اگر چلا جائے تو ٹھیک ورنہ اس کو مار ڈالو کیونکہ وہ کافر جن ہے۔

Marfat.com

کیا جنات کو قتل کرنا جائز ہے یا نہیں:

ابن تیمیہ نے کہا کہ جنوں کو ناحق و بلا وجہ قتل کرنا جائز نہیں جس طرح انسانوں کو ناحق قتل کرنا جائز نہیں۔ ظلم ہر حال میں حرام ہے لہٰذا کسی کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی پر ظلم کرے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو جن مختلف شکلیں بدلتے رہتے ہیں کبھی کبھی گھروں کے سانپ بھی جنات ہوتے ہیں لہٰذا ان کو تین مرتبہ مہلت دینی چاہئے اگر چلے جاتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ مار ڈالا جائے اگر یہ اصلی سانپ ہوگا تو قتل ہو جائے گا اور اگر یہ جن ہوگا تو سانپ کی شکل میں انسانوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے نافرمان جن کو ظاہر ہونے پر اصرار کرے گا۔

مسلم جن کے قتل کے فدیہ میں بارہ ہزار درہم کا صدقہ:

حضرت ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جن ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہمیشہ ظاہر ہوتا تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کے قتل کا حکم دے دیا تو اس کو قتل کر دیا گیا پھر وہ آپ کے خواب میں نظر آیا اور عرض کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے ایک مسلمان بندے کو مروا ڈالا تو انہوں نے فرمایا اگر تو مسلمان ہوتا تو آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے پاس نہ جھانکتا تو اس نے عرض کیا میں تو آپ کے پاس اس وقت آتا تھا جب آپ کا لباس درست ہوتا تھا اور وہ بھی صرف قرآن پاک سننے کے لئے آتا تھا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیدار ہوئیں تو بارہ ہزار درہم صدقہ کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ یہ رقم مساکین پر تقسیم کر دی گئی۔ (ابو الشیخ کتاب العظمۃ)

جن کے قتل کے بدلہ چالیس غلام آزاد کرنا:

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حجرے میں ایک سانپ دیکھا تو اسے مار ڈالنے کا حکم دیا

Marfat.com

چنانچہ اس کو قتل کر دیا گیا تو وہ اسی رات (خواب) میں آیا اور ام المومنین سے کہا کہ یہ جن (جس کو آپ نے قتل کروا دیا) ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے وحی (سورہ الرحمٰن) کو سنا تھا تو ام المومنین نے کچھ لوگوں کو یمن بھیجا جوان کے لئے چالیس غلام خرید کر لائے اور آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا۔ (ابن ابی الدنیا)

زہریلے اور خبیث سانپوں (جنات) کو قتل کر دو:

حضرت نافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مخروطی عمارت (جس عمارت کی کرسی تکونی یا چکور ہو) کے پاس تھے وہاں انہوں نے ایک چمکدار جن دیکھا آپ نے فرمایا اس جن کا پیچھا کرو اور اسے قتل کر دو۔ حضرت ابو البابہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو گھروں میں رہنے والے جنوں کے قتل کرنے سے منع فرماتے سنا ہے مگر زہریلے اور خبیث قسم کے سانپ اس لئے کہ یہ دونوں آنکھوں کی روشنی ختم کر دیتے ہیں اور عورتوں کے شکم میں موجود بچوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔
(مسلم کتاب السلام)

گھر کے جنات کو کب قتل کیا جائے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"گھروں میں رہنے والے سانپ بچھو جنات میں سے ہیں لہٰذا جو شخص اپنے گھر میں ان میں سے کچھ (کسی کو) دیکھے تو اس کو تین مرتبہ تنگ کرے (یعنی مہلت دے) پھر اگر اس کے بعد بھی وہ آئے تو اس کو قتل کر دے کیوں کہ وہ شیطان ہے۔" (ابو داود کتاب الادب)

حضرت ابن لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھر کے سانپوں

(کو مارنے) کے متعلق سوال کیا گیا؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''جب تم لوگ ان میں سے کسی کو اپنے گھروں میں دیکھو تو کہہ دو ہم، تمہیں وہ عہد یاد دلاتے ہیں جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا اور وہ عہد یاد دلاتے ہیں جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں تکلیف نہ دو اگر یہ جنات اس کے بعد بھی گھر میں آئیں تو ان کو مار ڈالو۔''

(ابوداود کتاب الادب)

کونسا سانپ جن ہوتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں تم ان سفید جنات کے سوا جو چاندی کی ڈالی کی طرح (سفید) ہوتے ہیں ہر قسم کے سانپ مار ڈالو۔ (ابوداود کتاب الادب)

Marfat.com

آسمان سے باتیں چرانے والے جنات

شیطان آسمان کی باتیں کیسے چراتے تھے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک انصاری صحابی نے خبر دی اس حال میں کہ صحابہ کرام ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے خبر دی کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی پھیل گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اس طرح ستارہ ٹوٹتا تھا تو زمانہ جاہلیت میں تم اسے کیا کہتے تھے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں ہم تو زمانہ جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے کہ آج کوئی بڑا آدمی پیدا ہوا یا کوئی بڑا آدمی مرا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستارے کسی موت یا کسی پیدائش کے لئے نہیں ٹوٹتے بلکہ ہمارا پروردگار جس کا نام برکت والا اور بلند و بالا ہے جب وہ کوئی حکم نافذ فرماتا ہے تو عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں پھر اس آسمان والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں جو ان سے قریب ہیں یہاں تک اس دنیا کے آسمان والوں تک ان کی تسبیح پہنچ جاتی ہے پھر وہ فرشتے جو عرش اٹھانے والے فرشتوں کے قریب رہتے ہیں ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ وہ فرشتے ان فرشتوں کو اپنے رب کے فرمان سے مطلع کر دیتے ہیں پھر اس بات کو ان فرشتوں کے قریب رہنے والے دوسرے فرشتے سے پوچھتے ہیں اور ان سے ان فرشتوں سے قریب رہنے والے فرشتے سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتا ہے پھر اس خبر کو وہ جن اچک لیتا ہے جو کان لگائے ایسی خبروں کے انتظار میں رہتا ہے اور اپنے دوستوں کے کانوں تک اس خبر کو پہنچا دیتا ہے اور ان جنوں کو مارنے

Marfat.com

کے لئے وہ شعلے پھینکتے جاتے ہیں (یعنی جو ستارے نظر آتے ہیں وہ حقیقت میں شعلے ہیں جن کے ذریعہ ان جنوں کو بھگایا جاتا ہے) جو خبر اس طرح کاہنوں اور ساحروں میں اپنی طرف سے جھوٹی باتیں ملا دیتے ہیں اور ایک بات کی بہت سی باتیں بنالیتے ہیں (اسی ملاوٹ اور اپنی جانب سے اضافہ کی وجہ سے جھوٹ ہو جاتی ہے جو قابل قبول نہیں رہ جاتی)۔ (مسلم کتاب السلام)

سچ بات میں سو جھوٹ کی ملاوٹ:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کاہن جو بات کہتے ہیں کبھی کبھی ہم اسے سچ بھی پاتے ہیں (یعنی ان کی باتوں پر اعتماد کرنا کیسا ہے؟) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وہ بات حق تعالیٰ کی ہے جسے جن اچک لیتا ہے تو وہ اس بات کو اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے (جس طرح ایک مرغ دوسرے مرغ کے کان میں اپنی آواز پہنچاتا ہے) پھر وہ کاہن اسی حق بات میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں ملا دیتا ہے۔ (بخاری کتاب الطب، مسلم کتاب السلام)

ابلیس کو آسمان سے روک دیا گیا:

حضرت معروف بن خرَّبُوذ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ابلیس ساتوں آسمانوں میں چلا جاتا تھا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو تین آسمانوں سے روک دیا گیا صرف چار آسمانوں تک جاسکتا تھا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو اس کو ساتوں آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا۔

(تاریخ ابن عساکر)

Marfat.com

شہابِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے شروع ہوئے:

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی تو شیاطین پر شعلے پھینکے گئے اس سے پہلے شہاب (شعلے) نہیں پھینکے جاتے تھے تو وہ عبدیالیل بن عمرو ثقفی نامی (کاہن، نجومی) کے پاس آئے اور کہا جب سے لوگوں نے ستاروں کا گرنا دیکھا ہے اس وقت سے لوگ فارغ ہوگئے۔ ایک روایت میں ہے کہ بے چین ہوگئے اور اپنے غلام آزاد کردیئے اور اپنے جانوروں کو باندھ دیا تو جواب میں عبدیالیل نے کہا تم جلدی مت کرو بلکہ انتظار کرو اگر مشہور ستارے گرتے ہیں تو سمجھ لو کہ لوگوں کے فناء کا وقت آ گیا ہے اور اگر غیر معروف ستارے (شہاب) گرتے ہیں تو کوئی نئی چیز ظاہر ہوئی ہے چنانچہ انہوں نے دیکھا تو وہ غیر معروف ستارے گرتے ہیں تو انہوں نے کہا یہ کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے چنانچہ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کی آمد مبارک) کا سن لیا۔

(ابن عبدالبر، ابوداود، بیہقی دلائل النبوۃ، البدایہ والنہایہ ج ۳)

زمانہ جاہلیت میں بھی شہاب گرتے تھے:

عبدالرزاق اپنی ''تفسیر'' میں حضرت معمر بن ابی شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے شعلوں کے پھینکے جانے (ستارے گرنے) کے بارے میں پوچھا گیا کیا یہ زمانہ جاہلیت میں بھی گرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں گرتے تھے لیکن جب اسلام ظاہر ہوا تو زیادہ گرنے لگے۔

''لاحول ولا قوۃ'' کی شان میں عجیب حکایت:

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں تستر (شہر) کے فتح ہونے کے بعد اس کے راستوں میں سے کسی راستہ پر جارہا تھا کہ

Marfat.com

اچانک میں نے (ایک مرتبہ) ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ کَانَ''۔ پڑھا تو وہاں کے بہادروں میں سے ایک بہادر نے میرا یہ کلام سن لیا تو اس نے کہا جب سے میں نے یہ کلام سنا ہے پھر آسمان سے سنا ہے پھر کسی سے نہیں سنا۔ میں نے کہا وہ کیسے؟ اس نے کہا میں ایسا آدمی تھا جو بادشاہ کے پاس وفد لے کر جایا کرتا تھا کسریٰ وقیصر کے پاس بھی وفد لے جاتا تھا ایک سال میں بادشاہ کسریٰ کے پاس وفد لے کر گیا تو شیطان میری شکل میں آ کر میری بیوی کے پاس رہنے لگا جب میں واپس آیا تو میری بیوی نے کوئی خوشی کا اظہار نہیں کیا جیسا کہ سفر سے واپس آنے کی اس کے گھر والے کرتے ہیں تو میں نے کہا تم لوگوں کا کیا حال ہے؟ گھر والوں نے کہا تم ہم سے غائب نہیں ہوئے ہو پھر وہ شیطان میرے سامنے ظاہر ہو گیا اور کہا تم تسلیم کرلو کہ تمہاری بیوی کا ایک دن تمہارے لئے اور ایک دن میرے لئے ہوگا پھر وہ ایک دن میرے پاس آیا اور کہا میں ان جنوں میں سے ہوں جو (آسمان سے) باتیں چراتے ہیں اور ان کی چوری کی باری مقرر ہوتی ہے آج رات میری باری ہے کیا تم بھی میرے ساتھ چلو گے؟ میں نے کہا ہاں چلوں گا بہادر شخص کہتا ہے جب شام ہوئی تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے اپنی پشت پر بٹھا لیا اس وقت اس کی شکل خنزیر جیسی تھی اس نے مجھ سے کہا اچھی طرح مجھے پکڑ لو اس لئے کہ عنقریب تم عجیب اور خطرناک چیزیں دیکھو گے تم مجھے چھوڑنا نہیں ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے پھر وہ جنات اوپر چڑھے یہاں تک کہ آسمان سے چمٹ گئے تو میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ، وَمَا لَمْ یَشَآءُ لَا یَکُوْنَ۔

''یعنی گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔''

پھر ان جنات پر آگ پھینکی گئی تو وہ آبادی کے پیچھے پاخانہ اور درخت

پر جا گرے اور میں نے کلمات یاد کر لئے جب صبح ہوئی تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور جب وہ (شیطان) آتا تو میں یہی کلمات پڑھتا تو اس سے وہ گھبراتا یہاں تک کہ گھر کے روشندان سے نکل جاتا پھر میں ان کلمات کو ہمیشہ پڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔

(ابن ابی الدنیا کتاب الاشراف، ابوعبدالرحمٰن ہروی کتاب العجائب)

دوسرا واقعہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ شیاطین آسمان کی طرف چڑھتے تھے اور وحی کے کلمات سنتے تھے اور ان کلمات کو لے کر زمین پر اترتے اور ان میں نو حصے اضافہ کر دیتے تھے تو زمین والے وہ اصل بات تو حق وصحیح پاتے اور نو باتیں جھوٹ پاتے یہ شیاطین ہمیشہ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا اور وہ ان شرارتوں سے روک دیئے گئے پھر شیطانوں نے ابلیس سے اس بات کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ زمین میں کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے پھر اس نے پہاڑوں کے درمیان قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے پایا تو شیطانوں نے کہا اللہ کی قسم یہی وہ نئی بات ہے اور اسی کی وجہ سے ان پر شعلے پھینکے (شہابے چھوڑے) جاتے ہیں جب ستارے تم سے چھپ جاتے ہیں تو وہ اسے پا لیتے ہیں کبھی غلطی نہیں ہوتی لیکن وہ اسے قتل نہیں کرتے البتہ اس کا چہرہ اس کا پہلو اور اس کا ہاتھ جلا دیتے ہیں۔

(بیہقی دلائل النبوۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جنات کو آسمان سے دھتکار دیا گیا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہر قبیلہ کی آسمان میں ایک نشست ہوتی تھی جہاں سے وہ وحی سن کر کاہنوں کو خبر دیتے تھے

Marfat.com

لیکن جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا انہیں دھتکار دیا گیا۔
(ابو نعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

زمانہ فترت تک جنات آسمان پر بیٹھتے تھے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے درمیان زمانہ فترت میں جنات سے آسمان دنیا کی حفاظت نہیں کی جاتی تھی وہ جنات آسمان میں سننے کے لئے اپنی نشست گاہوں پر بیٹھتے تھے پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آسمان کی بہت زیادہ حفاظت کردی گئی اور شیاطین پر شہابے چھوڑے جانے لگے۔
(بیہقی دلائل النبوۃ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا شیاطین پر شہابے نہیں چھوڑے گئے لیکن جب رسول اللہ ﷺ کو نبی بنا کر جلوہ گر کیا گیا تو ان پر شہابے پھینکے گئے۔
(ابو نعیم دلائل النبوۃ)

رمضان شریف میں شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
''جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کرلئے جاتے ہیں۔'' یعنی مضبوطی کے ساتھ جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے۔
(ترمذی، ابن ماجہ)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کے متعلق اپنے والد سے پوچھا اور عرض کیا کہ ماہ رمضان المبارک میں بھی انسان کو وسوسہ ہوتا ہے اور مرگی کا حملہ ہوتا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا حدیث شریف میں ایسے ہی وارد ہوا ہے۔

Marfat.com

سرکار دو عالم ﷺ کی آمد کی خبر سب سے پہلے جنات نے دی:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم ﷺ کی تشریف آوری کی خبر سب سے پہلے اس طرح پہنچی کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت رہتی تھی جس کے تابع ایک جن تھا وہ ایک پرندہ کی شکل میں آیا اور اس عورت کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا تو عورت نے اس سے کہا اتر آؤ ہم تمہیں کچھ سنائیں اور کچھ تم ہمیں سناؤ اس نے کہا اب ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس نے ہمیں دوستی سے منع کر دیا ہے اور ہم پر زنا کو بھی حرام کر دیا ہے۔ (طبرانی اوسط، ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

Marfat.com

جنات کے اشعار

ایک جن نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور آپ پر ایمان لانے کی خبر دی:

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمیں اپنی ابتداء اسلام کی بات سناؤ وہ کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ہندوستان سے آیا تھا اور میرا ایک مشیر جن تھا جس کی میں ساری باتیں مانا کرتا تھا کہتے ہیں میں ایک رات سو رہا تھا اچانک میرے پاس کوئی آیا اور کہا اٹھو اگر تم عقل رکھتے ہو تو غور وفکر کرو اور سمجھ کہ لوئی بن غالب کے نسب سے ایک رسول کی بعثت ہوئی ہے پھر اس نے یہ اشعار کہے۔

عجبت للجن وانجاسها   وشدها العیس باحلاسها

تهوی الی مکة تبغی الهدی   مامومنوها مثل ارجاسها

فانهض الی الصفوة من هاشم   واسم بعینیك الی راسها

ترجمہ:۔ ”میں جنوں اور ان کی نجاستوں سے اور بھورے رنگ کے (قیمتی) اونٹ کو بے قیمت ٹاٹ سے باندھنے پر حیران ومتعجب ہوں۔“

”تم ہدایت کی تلاش میں مکہ جاؤ آپ پر ایمان لانے والے وہاں کے مومن وہاں کے پلیدوں (کافروں) کی طرح نہیں ہیں۔“

”بنو ہاشم کی پونجی (نبی کریم ﷺ) کے پاس حاضری دو اور اس پونجی (نبی کریم ﷺ) کے سر کو اپنی آنکھوں سے چوم لو۔“

”پھر اس نے مجھے بیدار کر کے پریشان کیا اور کہا اے سواد بن قارب! بے شک اللہ تعالیٰ عزوجل نے ایک نبی مبعوث فرمایا ہے تم ان کے پاس جاؤ اور رشد وہدایت حاصل کرو پھر جب دوسری رات آئی تو وہ پھر میرے پاس آیا اور جگا کر یہ اشعار کہے۔“

Marfat.com

عجبت للجن وتطلابها وشدها العیس باقتابها

تھوی الی مکة تبغی الھدی ماصادق الجن ککذابھا

فانھن الی صفوة من ھاشم وسم بعینیکم الی بابھا

ترجمہ: ”میں جنوں سے اور ان کی سرگردانی سے اور ان کے بھورے اونٹ کو کجاوہ سے باندھنے سے متعجب وحیران ہوں۔“

”تم ہدایت تلاش کرنے مکہ جاؤ جنوں کی سچائی ان کے جھوٹوں کے مثل نہیں ہے۔“

”تم بنو ہاشم کے سردار (حضرت محمد ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان کے دروازے کو اپنی آنکھوں سے بوسہ دو۔“

پھر جب تیسری رات ہوئی تو پھر میرے پاس آیا اور بیدار کر کے کہا:

عجبت للجن وتخبارھا وشدھا العیس باکوارھا

تھوی الی مکة تبغی الھدی لیس ذووالشر کاخیارھا

فانھض الی صفوة من ھاشم ماموٴمنو الجن ککفارھا

ترجمہ: ”میں جنوں سے اور ان کے خبر دینے اور بھورے اونٹ کو عمامہ کے پیچوں کے ساتھ باندھنے سے متعجب وحیران ہوں۔“

”تم ہدایت حاصل کرنے کے لئے مکہ جاؤ شریر جن نیکوکار جنوں کی طرح نہیں ہیں۔“

”بنو ھاشم کے عظیم الشان نبی کی بارگاہ میں جلدی جاؤ ایمان لانے والے خوش بخت جن (جنات) حضور ﷺ کا انکار کرنے والے کافروں کی طرح بد بخت نہیں ہیں۔“

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا اب بھی وہ تمہارا مشیر جن تمہارے پاس آتا ہے؟ حضرت سودا بن قارب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں نے قرآن کریم

Marfat.com

پڑھنا شروع کیا ہے وہ میرے پاس نہیں آتا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اس جن کا بہترین عوض (بدلہ) ہے۔ (بیہقی دلائل النبوۃ)

عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ:

حضرت عباس بن مرادس رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ وہ دوپہر کے وقت نر کھجور کے شگوفہ کے پاس تھے کہ اچانک ان کے سامنے روئی کے مثل ایک سفید شتر مرغ ظاہر ہوا جس پر ایک سفید آدمی سفید کپڑوں میں سوار تھا اس نے مجھ سے کہا اے عباس بن مرداس! تم دیکھتے نہیں آسمان پر پہرے دار مقرر کر دیئے گئے ہیں اور جنات گھبرا گئے اور گھوڑوں نے اپنے سوار اتار دیئے اور جو ذات والا صفات نیکی اور تقویٰ کے ساتھ پیر کے دن منگل کی شب مبعوث ہوئی ہے وہ قصواء نامی اونٹنی والے ہیں تو جو کچھ میں نے سنا اور دیکھا اس سے مرعوب ہو کر میں نکلا یہاں تک کہ میں اپنے ایک ضمار نامی بت کے پاس آیا جس کی ہم پوجا کرتے تھے اس کے اندر سے آواز آتی تھی میں اس کے پاس آیا اس کے اردگرد جھاڑ و دیا پھر اس کو چھوا اور بوسہ دیا تو اچانک اس کے اندر سے چیخ مارنے والے نے چیخ ماری جو کہہ رہا تھا:۔

قل للقبائل من سليم كلها هلك الضمارو عاش اهل المسجد
هلك الضماروكان يعبدمرة قبل الكتاب الى النبى محمد
ان الذى ورث النبوة والهدى بعد ابن مريم من قريش مهتدى

ترجمہ:۔ ”قبیلہ نبو سلیم کے تمام قبیلوں سے کہہ دو کہ ضمار (بت) ہلاک ہو گیا اور مسجد والے (مسلمان) کامیاب وکامران ہو گئے۔“

نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کتاب نازل ہونے سے پہلے جس ضمار بت کی پوجا کی جاتی تھی وہ ہلاک و برباد ہو گیا۔“

”وہ ذات جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بعد نبوت وہدایت کی

وارث ہوئی وہ ہدایت یافتہ قریش میں سے (تشریف لا چکی) ہے۔

(ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابونعیم، خرائطی الھواتف)

فائدہ از مترجم:

آکام المراجان، اور مکائد الشیطان، میں اس واقعہ کے اخیر میں قدرے اضافہ بھی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں یہ سن کر خوفزدہ ہوا اور اپنی قوم میں آ کر پورا واقعہ سنایا پھر اپنی قوم بنی حارث کے تین سو افراد کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مدینہ منورہ مسجد نبوی میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا اے عباس! تم کیسے مسلمان ہو گئے؟ تو میں نے آپ کے سامنے سارا واقعہ سنایا آپ نے فرمایا تم (عباس) نے سچ کہا اس طرح سے میں اور میری قوم (سب) مسلمان ہو گئے۔ اور اس روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منگل کی شب میں پیدا ہوئے جب کہ صحیح ترین روایتوں سے ثابت ہے کہ شب پیر کو پیدا ہوئے تفصیل فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ میں ملاحظہ کریں۔

ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جبل ابوقیس پر جنات کا نداء کرنا:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف ہوئی تو جبل ابوقیس اور حجون کے پہاڑوں پر چڑھ کر جن نے نداء کی۔

فاقسم لا أنثى من الناس أنجبت　　ولا ولدت أنثى من الناس واحده

كما ولدت زهرية ذات مفخر　　مجنبة يوم القبائل ماجده

فقد ولدت خير القبائل أحمدا　　فأكرم بمولودو أكرم بوالده

ترجمہ: ''میں قسم کھاتا ہوں انسانوں میں سے کوئی عورت مرتبہ والی نہیں ہوئی اور نہ انسانوں میں سے کسی عورت نے کوئی (ایسا) بچہ جنا''۔

''جیسا فخر وصفات والا بچہ حضرت آمنہ زہریہ (بنو زہرہ ایک قبیلہ

Marfat.com

ہے) رضی اللہ عنہا نے جنا ہے یہ شان وشوکت والی قبائل کی ملامت سے دور رہنے والی ہے"۔

"حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے تمام قبیلوں سے بہترین اور بڑھکر بیٹا حضرت احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جنا ہے تو بڑی عظمت اور شان وشوکت والا بیٹا ہے اور بڑی ہی مکرم ومعظم شان والی ماں ہے"۔ (ابن ابی الدنیا)

جبل ابوقبیس پر ایک جن کے اشعار:

یاساکنی البطحاء لا تغلطوا — ومیزوا الأمر بعقل مضی
ان بنی زھرۃ من سرکم — فی غابر الدھر وعند البدی
واحدۃ منکم فھاتوا لنا — فیمن مضی فی الناس أومن بقی
واحدۃ من غیرکم مثلھا — جنینھا مثل النبی المتقی

ترجمہ: "اے بطحاء (مکہ مکرمہ) کے رہنے والو! غلطی نہ کرو معاملہ کو روشن عقل کے ذریعہ ممتاز وجداگانہ کرلو"۔

"قبیلہ بنو زہرہ تمہاری نسل میں سے ہیں زمانہ قدیم میں بھی اور اس زمانہ میں بھی"۔

"لوگوں میں سے جو گذر چکے یا جو موجودہ ہیں ان میں سے ایک خاتون ایسی ہو تو اسے ہمارے سامنے لاؤ"۔

"ایک ایسی خاتون غیروں ہی میں سے لاکر دیکھا دو جس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پاکباز نبی جنا ہو"۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

مازن طائی کیسے مسلمان ہوئے:

ھشام بن محمد کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے قبیلہ بنو طے کے شیوخ میں سے ایک شیخ نے بیان کیا کہ حضرت مازن طائی رضی اللہ عنہ عمان کے علاقہ میں رہتے تھے اور اپنے علاقہ میں بتوں کی خدمت کرتے تھے ان کا اپنا بھی ایک

Marfat.com

بت تھا جس کا نام ''ناجر'' تھا حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ناجر پر قربان کرنے والے دن ایک جانور ذبح کیا تو اس بت سے آواز سنی جو کہہ رہا تھا:۔

یا مازن أقبل الی أقبل تسمع مالا یجهل

هذا نبی مرسل جاء بحق منزل

فآمن به کی تعدل عن حر نار تشعل

ترجمہ:۔ ''اے مازن! میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ اور ایسی بات سنو جس سے ناواقف نہیں رہا جا سکتا''۔

ترجمہ: ''یہ بھیجے ہوئے نبی ہیں جو نازل شدہ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں''۔

''تم ان پر ایمان لے آؤ تا کہ تو بھڑکنے والی آگ کی تپش سے بچ سکو''۔

وقودها بالجندل۔

''اس آگ کا ایندھن بڑی بڑی چٹانیں ہوں گی''۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے (کہ بت بھی بول رہا ہے) پھر میں نے چند دن بعد ایک اور عتیرہ (جانور) قربان کیا تو پہلے سے بھی زیادہ واضح آواز میں سنا کہ وہ یہ کہہ رہا ہے۔

یا مازن اسمع تسر ظهر خیر وبطن شر

بعث نبی من مضر بدین الله الکبر

فدع نحیتا من حجر تسلم من حر سقر

ترجمہ: ''اے مازن! سنو خوشی کا اظہار کرو خیر ظاہر ہو گیا اور شر چھپ گیا''۔

''قبیلہ مضر سے اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے دین کے ساتھ ایک نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجے گئے''۔

''پتھر سے تراشے ہوئے (بت) کو چھوڑ دو تو دوزخ کی آگ سے محفوظ ہو جاؤ گے''۔ (بیہقی)

Marfat.com

فائدہ:

عتیرہ اس ذبح کئے ہوئے جانور کو کہتے ہیں جو اہل عرب رجب کے مہینہ میں بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے ابتدائے اسلام میں مسلمان بھی رجب کے مہینہ میں اللہ کے نام پر ذبح کرتے تھے جسے رجبیہ کہتے تھے جب قربانی کا حکم آ گیا تو رجبیہ کی سنت منسوخ ہو گئی لیکن اباحت اب بھی باقی ہے جس مہینہ جس دن چاہے اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے۔ چنانچہ ایک صاحب نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں عتیرہ کیا کرتے تھے اب ہمارے لئے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اللہ کے نام پر ہر ماہ میں کر سکتے ہو۔ (از مترجم)

حضرت ذباب بن الحارث کس طرح مسلمان ہوئے:

حضرت ابوخیثمہ عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ سے روایت ہے کہتے ہیں مجھ سے حضرت ذباب بن حارث صحابی نے فرمایا کہ ابن وقشہ کا ایک مشیر جن تھا جو اس کو چند پیش آنے والی باتوں سے آگاہ کر دیتا تھا ایک دن وہ آیا اور اس کو ایک بات بتلائی تو ابن وقشہ نے میری طرف دیکھا اور کہا۔

یا ذباب یا ذباب   اسمع العجب العجاب

بعث محمد بالکتاب   یدعو بمکة فلا یجاب

ترجمہ:۔ ''اے ذباب! اے ذباب! ایک عجیب و غریب بات سنو''۔

''محمد ﷺ کو مکہ مکرمہ میں کتاب کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا گیا ہے وہ مکہ مکرمہ میں بلا رہے ہیں لیکن ان کو مانا نہیں جا رہا ہے''۔

میں نے اس سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا ایسے ہی (جن کی طرف سے) کہا گیا ہے۔

(ابن شاہین کتاب الصحابہ، معانی الجلیس)

Marfat.com

حضرت ام معبد کو بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جن نے خبر دی:

ابن اسحاق کہتے ہیں حدیث شریف میں ہے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہجرت کے ارادے سے نکلے تو تین راتوں تک ہمیں خبر نہ ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرف تشریف لے گئے ہیں یہاں تک کہ مکہ کی نچلی جانب سے ایک جن ظاہر ہوا جو عرب کے گنگنانے والے اشعار گا رہا تھا لوگ اس کے پیچھے پیچھے اس کی آواز سنتے جا رہے تھے۔ لوگ اسے دیکھ نہیں رہے تھے یہاں تک کہ وہ مکہ کی نچلی جانب نکل گیا وہ یہ اشعار کہہ رہا تھا۔

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمتی ام مبعد

ھما نزلا بالبر ثم ترحلا فافلح من امسی ففیق محمد

یامازن أقبل الی أقبل تسمع مالا یجھل

ترجمہ:۔ ”انسانوں کا پروردگار اللہ تعالیٰ اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے ان دو ساتھیوں پر جنہوں نے ام معبد کے خیمہ میں قیلولہ کیا“۔

”وہ دونوں حضرات میدان میں اتر پڑے پھر کوچ کیا پس وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں شام کی“۔

”اے مازن! میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ اور ایسی بات سنو جس سے ناواقف نہیں رہا جا سکتا“۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ہم نے اس کی بات سنی تو معلوم ہوا کہ آپ کس جگہ تشریف لے گئے ہیں آپ اس وقت مدینہ منورہ کی طرف رخ فرما چکے تھے“۔

حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کے اسلام کی خبر:

حضرت عبدالمجید بن ابی عبس اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت

Marfat.com

کرتے ہیں کہ قریش نے جبل ابوقبیس پر ایک بلند آواز سے پکارنے والے کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا"۔

فان یسلم السعدان یصبح محمد بمکة لا یخشی خلاف المخالف

ترجمہ:۔ "اگر دونوں سعد (سعد بن معاذ، سعد بن عبادہ) مسلمان ہو جائیں تو رسول اللہ ﷺ کسی مخالف سے فکر مند نہ ہوں گے"۔

تو ابوسفیان اور اشراف قریش نے کہا یہ سعدان کون ہیں؟ کیا یہ سعد بن ابی بکر، سعد بن زید اور سعد بن قضاعہ ہیں؟ جب دوسری رات ہوئے تو ان لوگوں نے جبل ابوقبیس پر (دوبارہ) پکارنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا۔

ایا سعد سعد الاوس کن انت ناصرا ویا سعد سعد الخزرجین الغطارف
اجیا الی داعی الهدی وتمنیا علی الله فی افردوس زلفة عارف
یا مازن أقبل الی أقبل تسمع مالا یجهل
فان ثواب الله لطالب الهدی جنان من الفردوس ذات رفارف
خیر کهلین فی بنی الخزرج العز بشیرو ابن سعد بن عبادہ
المجیبان اذ دعا أحمد الخیر فنالتها هناك السعادہ
ثم عاشا مهذبین جمیعا ثم لقاهما الملیك شهادہ

ترجمہ:۔ "اے قبیلہ اوس کے سعد! تو مددگار ہو جاؤ اور اے سخاوت والے قبیلہ خزرج ک سعد! تم بھی مددگار ہو جاؤ"۔

"اے دونوں سعد! تم ہدایت کی دعوت دینے والے (حضرت محمد ﷺ) کی دعوت قبول کرو اور تم دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جنت الفردوس میں عارف الٰہی کے قرب کے آرزو و تمنا کرو"۔

"اے مازن! میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ اور ایسی بات سنو جس سے ناواقف نہیں رہا جا سکتا"۔

Marfat.com

''اس لئے کہ ہدایت کے طلبگار کیلئے اللہ تعالیٰ کا ثواب وہ جنت الفردوس ہے جس کے فرش اور تکیے باریک ریشمی کپڑوں کے ہیں''۔

اشراف قریش نے کہا اس سعدان سے تو حضرت سعد بن عبادۃ اور حضرت سعد بن معاذ مراد ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، خرائطی، بیہقی)

علامہ ابن عبدالبر، حضرت عبدالمجید بن ابی عبس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات مدینہ منورہ میں ایک ہاتف کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔

''اے عزت وشرف والے قبیلہ بنوخزرج کے بوڑھوں کے بہترین لوگو! سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کی طرف چلو''۔

''جب حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھلائی (اسلام) کی دعوت دی تو انہوں نے اس کو قبول کیا اور ان دونوں کو اسی وقت سعادت نیک بختی حاصل ہوگئی''۔

''پھر ان دونوں نے مہذب انداز میں زندگی گزاری پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے شہادت عطا فرمائی''۔

جنگ بدر میں کفار کی شکست کی خبر:

حضرت قاسم بن ثابت ''دلائل'' میں روایت کرتے ہیں کہ جب مکہ کے قریش میدان بدر کی طرف متوجہ ہوئے تو جس دن کفار پر مسلمانوں نے فتح و کامیابی پائی اسی دن مکہ مکرمہ میں ایک غیبی جن سے سنا گیا وہ ترنم بھری آواز میں یہ اشعار گنگنا رہا تھا جب کہ وہ خود نظر نہیں آ رہا تھا۔

زاد الحنیفیون بدرا وقیعة — سینقض منہا رکن کسریٰ وقیصرا

أبادت رجالا من لؤی وأبرزت — حرائر یضربن الترائب حسرا

فیا ویح من أمسی عدو محمد — لقد حاد عن قصد الھد وتحیرا

ترجمہ:۔ حنیفیون (قبیلہ حنیف کے لوگوں) نے جنگ بدر میں کیا دیکھا

Marfat.com

عنقریب اس سے قیصر وکسریٰ کی بنیادیں اکھڑ جائیں گی''۔

''قبیلہ لوئی کے نوجوانوں کو ہلاک و برباد کر دیا اور ان کی عورتیں باہر نکل کر حسرت سے سینہ پیٹنے لگیں''۔

''ہائے افسوس اس پر جس نے حضرت محمد ﷺ سے دشمنی کی یقیناً وہ ہدایت کے قصد و ارادہ سے ہٹ گیا ہے اور حیران و پریشان رہا''۔

فائدہ:

اس میں کسی نے پوچھا کہ یہ حنیفیون کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا یہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی صحابہ ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف پر ہیں۔(از مترجم)

اس کے بعد کچھ دیر نہ ٹھہرے ہوں گے کہ ان کے پاس مسلمانوں کی فتح مبین کی خبر آ گئی۔ (قاسم بن ثابت فی الدلائل)

Marfat.com

جنات کا عورتوں پر ظاہر ہونا

جن سانپ کی شکل میں:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے گھر کے صحن میں تھا کہ اچانک میرے پاس میری بیوی کا قاصد آیا اور کہا کہ آپ فلانہ (میری بیوی) کے پاس جائیں چنانچہ میں نے اندر داخل ہو کر پوچھا کون ہے؟ تو اس (میری بیوی) نے کہا یہ سانپ ہے جب میں گھر سے باہر جنگل میں قضائے حاجت کیلئے گئی تو اس کو دیکھا تھا پھر میں کچھ دیر ٹھہری رہی پھر مجھے یہ نظر نہیں آیا اب میں اس کو دیکھ رہی ہوں یہ وہی سانپ ہے میں اس کو پہچانتی ہوں، تو حضرت سعد نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں اگر میں نے اس کے بعد تجھ کو دیکھا تو یقیناً تجھے قتل کر ڈالوں گا تو وہ سانپ نکلا اور گھر کے دروازہ سے چلا گیا یہاں تک کہ وہ سانپ مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس آیا اور اس پر چڑھ کر آسمان کی طرف چلا گیا اور غائب ہو گیا۔ (یہ ایک جن تھا جو سانپ کی شکل میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی بیوی کے سامنے ظاہر ہوا تھا)۔ (ابن ابی الدنیا)

جن کا حملہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت:

حضرت حسن بن حسین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ میں حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم کی خدمت میں حاضر ہوا ان سے کچھ سوال کئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی نشست پر بیٹھی تھی کہ میرے گھر کی چھت پھٹی اور اونٹ کی طرح یا گدھے کے مثل کوئی کالا جانور میرے اوپر گرا میں نے اس جیسا کالا اور گھبراہٹ کے اعتبار سے کوئی جانور نہیں دیکھا۔ فرماتی ہیں کہ وہ میرے قریب ہوا وہ مجھے پکڑنا چاہتا تھا لیکن اس کے پیچھے ایک چھوٹا سا کاغذ کا رقعہ آیا جب اس کو اس

(جن جانور) نے کھولا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

من رب کعب الی کعب أما بعد فلا سبيل لك على المرأة الصالحة بنت الصالحين۔

ترجمہ:۔"یہ رقعہ کعب کے رب کی جانب سے کعب کی طرف ہے اس کے بعد تمہیں حکم ہے کہ تمہیں نیک والدین کی نیک بیٹی پر (شرارت کی) کوئی اجازت نہیں ہے۔

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا گیا اور میں اس کا واپس ہونا دیکھ رہی تھی۔ حضرت حسن بن حسین رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں پھر انہوں نے مجھے وہ رقعہ دکھایا جو ان کے پاس ابھی تک موجود تھا"۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

کالا سانپ اور حفاظت خداوندی:

حضرت یحیٰی بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت آیا تو ان کی خدمت میں بہت سے تابعین کرام جمع ہوئے ان میں حضرت عروہ بن زبیر، حضرت قاسم بن محمد اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم بھی تھے یہ حضرات ان کے پاس ہی تھے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو غشی طاری ہوگئی اور ان حضرات نے چھت پھٹنے کی آواز سنی پھر ایک کالا سانپ (اژدھا) گرا جو کھجور کے بڑے تنا کے مثل (موٹا اور لمبا) تھا اور وہ اس خاتون کی طرف لپکنے لگا تو اچانک ایک سفید رقعہ گرا جس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ٥من رب كعب الى كعب ٥ليس لك على بنات الصالحين سبيل٥

ترجمہ:۔"اللہ کے نام شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا بنوکعب کے رب کی طرف سے بنوکعب کی طرف تمہیں نیک لوگوں کی بیٹیوں پر ہاتھ بڑھانے کی اجازت نہیں ہے"۔

Marfat.com

جب اس اژدھا نے یہ سفید کاغذ دیکھا تو اوپر چڑھا اور جہاں سے اترا تھا وہیں سے نکل گیا۔ (ابن ابی الدنیا، بیہقی دلائل النبوۃ)

شہید بدر کی برکت سے جن کے حملہ سے محفوظ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن عفراء رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھیں ان کو معلوم بھی نہ ہوا کہ ایک حبشی (سیام فام آدمی) ان کے سینہ پر چڑھ گیا اور اس نے اپنا ہاتھ ان کے حلق میں ڈال دیا تو اچانک پیلے رنگ کا ایک کاغذ آسمان کی طرف سے گر رہا تھا یہاں تک کہ ان کے سینے پر آ گرا تو اس (کالے آدمی) نے اس رقعہ کو لے لیا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

من رب لكين الى لكين اجتنب ابنة العبد الصالحo فانه لاسبيل لك عليهاo

ترجمہ:۔ "یہ حکم نامہ لکین کے رب کی جانب سے لکین کی طرف ہے کہ نیک انسان کی بیٹی سے دور رہو اس لئے کہ تمہارا اس پر کوئی حق نہیں ہے"۔

وہ فرماتی ہیں چنانچہ وہ سیاہ فام آدمی اٹھا اور اپنا ہاتھ میری حلق سے ہٹایا اور اپنا ہاتھ میرے گھٹنے پر مارا کہ سوجن آ گئی (اور کالا پڑ گیا) یہاں تک کہ میرا گھٹنا بکری کے سر کی طرح (سوج) گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ واقعہ ان سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بھائی کی بیٹی! جب تو حیض میں ہو تو اپنے کپڑوں کو سمٹ کر رکھا کر تو یہ تمہیں ہرگز کبھی تکلیف نہیں دے گا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کو اس کے والد کی وجہ سے حفاظت فرمائی کیونکہ وہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

(ابن ابی الدنیا، بیہقی)

Marfat.com

جنات کا علم حاصل کرنا اور فتویٰ دینا

ابوعبدالرحمٰن ہروی بن شکر، حضرت یحییٰ بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت حفص طائفی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ منیٰ میں تھا کہ (ہم نے دیکھا) ایک شیخ جو سفید سر والا اور سفید داڑھی والا لوگوں کو فتویٰ دے رہا ہے تو حضرت حفص نے مجھ سے فرمایا اے ابوایوب! کیا تم اس بوڑھے کو دیکھ رہے ہو جو لوگوں کو فتوے دے رہا ہے۔ یہ عفریت جن (سخت خبیث) ہے پھر حضرت حفص اس کے قریب گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا جب حضرت حفص نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اپنے جوتے اٹھائے اور بھاگ گیا لوگ بھی اس کے پیچھے بھاگے اور حضرت حفص کہنے لگے اے لوگو! یہ عفریت جن ہے۔

ایک جن کا خطاب کرنا:

حضرت ابوخلیفہ عبدی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میرا چھوٹا سا بچہ فوت ہو گیا جس کا مجھے بہت سخت صدمہ ہوا اور میری نیند اچاٹ ہو گئی خدا کی قسم میں ایک رات اپنے گھر میں اپنے بستر پر تھا اور میرے گھر میں کوئی نہ تھا اور میں اپنے بیٹے کی فکر میں پڑا تھا تو اچانک گھر کے ایک جانب سے کسی پکارنے والے نے مجھے آواز دی اور کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ یا أبا خلیفۃ''

میں نے کہا ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ'' جبکہ میں سخت گھبرایا ہوا تھا پھر اس نے سورۂ آل عمران کی آخری آیتیں تلاوت کیں جب وہ ''وما عند اللہ خیرٌ للابرار○'' تک پہنچا تو کہا اے ابوخلیفہ! میں نے کہا ''لبیک'' اس نے پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ صرف تمہارے بیٹے ہی کیلئے زندگی مخصوص رہے اور دوسرے کیلئے نہیں؟ کیا تم اللہ کے نزدیک زیادہ شان والے ہو یا

Marfat.com

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاجزادے حضرت ابراہیم بھی تو فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں دل غمگین ہے۔ ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دے۔ کیا تم اپنے بیٹے سے موت دفع کرنا چاہتے ہو؟ جبکہ تمام مخلوق کیلئے موت لکھی جا چکی ہے۔ یا تم چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ پر ناراض ہو جاؤ اور اس کی مخلوق کے متعلق اس کی تدبیر کو رد کر دو۔ اللہ کی قسم اگر موت نہ ہوتی تو زمین اتنی وسیع نہ ہوتی اگر دکھ اور غم نہ ہوتے تو مخلوق کسی عیش سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی پھر اس نے کہا کیا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟ میں نے پوچھا تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ اس نے کہا میں تیرے پڑوسی جنوں میں سے ایک ہوں۔ (ابن ابی الدنیا)

جنات کا لوگوں سے مختلف سوال کرنا:

حضرت اسحق بن عبداللہ بن ابی فروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جنات کے چند افراد انسانوں کی شکل اختیار کر کے ایک شخص کے پاس آئے اور کہا تم اپنے لئے کون سی چیز زیادہ پسند کرتے ہو؟ اس آدمی نے کہا اونٹ پسند کرتا ہوں انہوں نے کہا تم نے اپنے لئے سختی، محنت اور طویل مصیبت کو پسند کیا ہے تجھے مسافری لاحق ہو گی جو تمہیں تمہارے دوستوں سے دور کر دے گی (اس لئے کہ اونٹ والوں کو اسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے) پھر وہ جن اس کے پاس سے چلے گئے اور دوسرے آدمی کے پاس آئے اور اس سے پوچھا تم اپنے لئے کون سی چیز پسند کرتے ہو؟ کہا غلاموں کو پسند کرتا ہوں انہوں نے کہا پھر تو بہت عزت پاؤ گے اور میخوں کی طرح سخت غصہ پاؤ گے اور مال و دولت پاؤ گے اور دور دراز کے سفر کرتے رہو گے پھر یہ جن اس کے پاس سے نکل کر ایک تیسرے شخص کے پاس گئے اور پوچھا تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا میں بکریاں پسند کرتا ہوں تو ان

Marfat.com

جنوں نے کہا کھانا حلال کا ہوگا اور سائل کی ضرورت بھی پوری کرو گے لیکن جنگ میں شرکت نہیں کرسکو گے آرام بھی نہیں پاؤ گے اور درد دکھ سے نجات بھی نہ ملے گی۔ پھر وہ اس کے پاس سے روانہ ہوئے اور ایک چوتھے شخص کے پاس پہنچے اور پوچھا تمہیں اپنے لئے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟

اس شخص نے کہا درخت پسند کرتا ہوں تو جنوں نے کہا تین سو ساٹھ کھجور پورے سال کیلئے کافی ہیں جو سردی اور گرمی دونوں موسم کے مال ہیں پھر جنات اس کے پاس سے بھی چلے گئے اور ایک پانچویں آدمی کے پاس آئے اور کہا تم اپنے لئے کون سی چیز پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا میں کھیتی باڑی پسند کرتا ہوں جنوں نے کہا تیری زندگی اس کام کیلئے مقرر ہوئی کہ اگر کاشت کاری کرے گا تو پائے گا اگر کاشت نہیں کرے گا تو کچھ نہیں پائے گا پھر وہ جن اس کے پاس سے بھی روانہ ہو گئے اور ایک چھٹے آدمی کے پاس پہنچے اور پوچھا تم اپنے لئے کون سی چیز پسند کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا پہلے تم اپنے بارے میں بتاؤ کہ تم کون ہو؟ تاکہ میں تمہاری خاطر کروں چنانچہ وہ جنوں کیلئے روٹی لے آیا تو جنات نے کہا کارآمد گندم ہے پھر وہ ان کے پاس گوشت لے کر آیا تو جنوں نے کہا روح روح کو کھاتی ہے یہ جتنا کم ہوگا اتنا ہی اس کی زیادتی سے بہتر ہے پھر وہ کھجور اور دودھ لے کر آئے تو جنوں نے کہا کھجوروں کی کھجور ہے بکریوں کا دودھ ہے اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔

راوی کہتے ہیں جب کھا چکے تو جنات نے کہا آپ یہ بتائیں کہ کون شئ زیادہ میٹھی ہے؟ اور کون سی شئ زیادہ حسین ہے؟ اور کون سی چیز زیادہ خوشبو کے اعتبار سے عمدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا سب سے زیادہ میٹھی بھوکی داڑھ ہے جو بھوکی آنتوں میں ڈالتی ہے۔ اور سب سے حسین وہ بارش ہے جو اونچی زمین پر بادل کے ظاہر ہونے پر برسے۔ اور عمدہ خوشبو اس کلی کی ہے جو بارش کے بعد کھلتی

ہے۔ ان جنات نے کہا آپ ہمیں یہ بتائیں کہ آپ اپنے لئے کون سی شئے پسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں موت کو پسند کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ آپ نے تو ایسی تمنا کی ہے جو آپ سے پہلے کسی نے بھی نہیں کی لہٰذا اب آپ ہمیں کچھ وصیت فرمائیں اور توشہ سفر عطا کریں تو آپ نے ان کیلئے دودھ کا ایک مشکیزہ دیا اور فرمایا یہ تمہارا توشہ سفر ہے جنات نے کہا کچھ اور بھی وصیت فرمائیں فرمایا: "لاالٰہ الا اللہ" پڑھا کرو یہ آگے پیچھے کی سب ضروریات کیلئے کافی ہے اس کے بعد وہ جنات آپ کے پاس سے روانہ ہو گئے اور آپ کو جن وانس پر ترجیح دی۔ حضرت ابوالنضر ہاشم بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ وہ آدمی جس کے پاس یہ جنات سب سے آخر میں آئے تھے وہ حضرت عویمر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تھے۔ (ابن ابی الدنیا)

Marfat.com

جنات کا انسانوں کو حکمت کی تعلیم دینا

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنگ میں شرکت کیلئے نکلے تو ہم ایک جزیرہ مین اترے اور ہم نے آگ جلائی اچانک وہاں ایک بہت بڑا حجرہ دکھائی دیا ہماری جماعت کے ایک شخص نے کہا میں نے ایک بہت بڑا حجرہ دیکھا ہے شاید تمہیں اس کے رہنے والے سے اذیت ہو لہٰذا اپنی آگ یہاں سے اٹھالو (یعنی قیام کی یہ جگہ بدل لو) جب اس حجرے میں رہنے والا رات کو آیا تو اس (گھر میں رہنے والے نے حجرے کے پاس سے ہٹانے والے) سے کہا تم نے ہمارے گھروں سے اپنے ساتھیوں کو دور کیا اس لئے میں تمہیں حکمت کا علم بتاتا ہوں جس سے تمہیں بھلائی ملے گی وہ یہ ہے کہ جب کوئی مریض تمہارے پاس درد کی شکایت کرے تو جو کچھ تیرے جی میں آئے کر کہ یہی اس کی دوا ہے تو وہی اس درد کی دوا ہوگی۔ (ابن ابی الدنیا الھواتف)

حکایت از مترجم:

ابن ابی الدنیا نے ''کتاب الھواتف'' میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کے پاس مسجد کوفہ میں لوگ علاج کیلئے جاتے تھے ایک مرتبہ ایک بڑے پیٹ والا شخص آیا اور کہا کہ تم مجھے اس بیماری کی کوئی دوا بتادو جو تم میری حالت دیکھ رہے ہو میں کھاؤں یا نہ کھاؤں بہرصورت میری یہی حالت رہتی ہے یعنی پیٹ پھولا رہتا ہے؟ تو اس علاج کرنے والے جوان نے کہا اے لوگو! کیا تم اس بات سے تعجب نہیں کرتے کہ یہ شخص جو مجھ سے علاج پوچھ رہا ہے آج دوپہر کو مر جائے گا تو وہ شخص واپس چلا گیا پھر جب تندرست ہونے کے بعد واپس آیا جب کہ اس حکیم کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے اس نے آتے ہی کہنا شروع کر دیا کہ یہ

Marfat.com

حکیم جھوٹا ہے میں تو زندہ ہوں حالانکہ اس نے کہا تھا کہ تم دوپہر تک مرجاؤ گے تو حکیم نے کہا اس سے پوچھو کہ اس کے درد کا کیا ہوا آرام آیا کہ نہیں اس نے کہا درد ختم ہوگیا تو حکیم نے کہا میں نے اسی علاج کیلئے تو تجھے اس طرح ڈرایا تھا۔

جنات کا انسانوں سے فیصلہ کرانا:

حافظ سلیمان محمد بن عبد اللہ زکیر رفعی ''کتاب العجائب'' میں حضرت ابو میسرہ حرانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں جن اور انسان قاضی محمد بن علاثہ مدینہ منورہ کے پاس ایک کنوئیں کا جھگڑا لے کر گئے ابو میسرہ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنات آپ کے سامنے ظاہر بھی ہوا؟ حضرت ابو میسرہ نے فرمایا میرے سامنے ظاہر تو نہیں ہوا لیکن میں نے ان کی گفتگو سنی ہے تو قاضی صاحب نے انسانوں کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کوئیں سے پانی لے لیا کریں اور جنات کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اس کنوئیں سے پانی لیا کریں۔

اس حکایت کے راوی کہتے ہیں انسانوں میں سے جب کوئی کنوئیں سے غروب آفتاب کے بعد پانی لیتا تو اسے پتھر مارا جاتا۔ (کتاب العجائب)

جن وانس میں بڑا عالم کون ہے؟

علی بن سرح سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جنات کے چند افراد جمع ہوئے اور کہا ہمارا عالم انسانوں کے عالم سے بڑا (زیادہ علم رکھتا) ہے انسانوں اور جنوں کا اس کے متعلق اختلاف ہوگیا اور طے یہ پایا کہ قائف بن خثعم کے پاس چلتے ہیں چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور اس کے خیمہ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت بوڑھا شخص بیٹھا ہوا تھا اس نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا کیا مقصد ہے؟ ان لوگوں نے کہا ہمارا اونٹ گم ہوگیا ہے ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ اس میں غور کریں (یعنی اونٹ تلاش کردیں) تو بوڑھے نے کہا میں تو

Marfat.com

کمزور ہوں میرا دل بھی میرے جسم کا ایک حصہ ہی ہے وہ بھی میرے جسم کی طرح کمزور ہوگیا ہے جنوں نے کہا آپ کو ہر حالت میں ہمارے ساتھ چلنا ہوگا بوڑھے نے کہا میں نے تو تمہیں اپنی حالت بتادی ہے لیکن تم میرے بیٹے کے پاس جاؤ وہ تلاش کر دے گا انہوں نے کہا کیا آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ کوئی چھوٹا لڑکا بھیج دیں؟ تو بوڑھے نے اس کے سوا دوسرا کام کرنے سے انکار کردیا چنانچہ وہ جن بچے کے ساتھ چلے گئے جن خیمے سے نکلے اور کچھ دور ہوئے تو ان کے سامنے سے ایک پرندہ گزرا اس نے ایک پر نیچے کیا اور دوسرا اوپر کیا تو بچہ اٹھ کر کھڑا ہوگیا اور کہا اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور شیخ نے انکار کردیا اور میرے علاوہ اس کو کوئی یاد نہیں کر رہا ہے حالانکہ میں تو چھوٹا بچہ ہوں تم اللہ سے ڈرو اور مجھے چھوڑ دو انہوں نے کہا کیوں چھوڑ دیں؟ تمہیں خرابی ہو ہمیں بتاؤ تو سہی۔ بچے نے کہا تم لوگوں نے اس پرندہ کو نہیں دیکھا جو تمہارے سامنے سے گزرا اس نے ایک پر جھکائے ہوئے تھا اور دوسرا اٹھائے ہوئے تھا اس نے مجھے آسمان اور زمین کے رب کی قسم دی ہے کہ ان کا اونٹ گم نہیں ہوا ہے اس لئے یقیناً تم لوگ جن ہو انسان نہیں ہو تو جنوں نے کہا اللہ تمہیں رسوا کرے تم اپنے باپ کے پاس چلے جاؤ (اس سے ثابت ہوا کہ جنات کے بجائے انسانوں ہی میں بڑے عالم ہیں)۔ (ابوعبدالرحمٰن ہروی کتاب العجائب)

جنات انسان سے ڈرتے ہیں:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک لڑکا آ کر کھڑا ہوگیا تو میں اسے پکڑنے کے لئے تیار ہوا تو اس نے چھلانگ ماری اور دیوار کے پیچھے جا گرا۔ میں نے اس کے گرنے کی آواز سنی اس کے بعد وہ پھر کبھی میرے پاس نہیں آیا۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنات تم (انسانوں) سے اسی طرح ڈرتے ہیں جس طرح تم جنات سے

Marfat.com

ڈرتے ہو۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جتنا تم (انسانوں) میں سے کوئی شیطان سے گھبراتا ہے تو شیطان اس سے زیادہ تم سے گھبراتا ہے لہٰذا جب وہ تمہارے سامنے آئے تو تم اس سے نہ گھبرایا کرو، ورنہ وہ تم پر سوار ہو جائیگا۔

(ابن ابی الدنیا)

حضرت ابو شراعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے یحییٰ جزار نے دیکھا کہ میں رات کے وقت گلیوں میں جانے سے ڈر رہا ہوں تو انہوں نے مجھے فرمایا جس سے تم ڈر رہے ہوں وہ اس سے زیادہ تم سے ڈرتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیاطین کو گھڑوں میں بند کر دیا:

حضرت سفیان بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مغرب کے امیر و گورنر موسیٰ بن نصیر سے سوال کیا جب کہ موسیٰ بن نصیر کو لشکر اسلام کا سپہ سالار بنا کر بھیجا جاتا تھا حتیٰ کہ انہوں نے مغرب تک کے علاقے اور ممالک فتح کیے تھے کہ سمندر کی کوئی بات جو تم نے دیکھی یا سنی ہو بیان کرو۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے میں پہنچے تو ہم نے وہاں ایک تعمیر شدہ گھر دیکھا اور اس میں سترہ (۱۷) سبز گھڑے دیکھے جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر لگی ہوئی تھی تو میں نے سب سے چھوٹے اور درمیانے اور سب سے بڑے گھڑے کو لانے کا حکم دیا چنانچہ اس گھر کے صحن میں لایا گیا میں نے ان میں سے ایک کے کھولنے کا حکم دیا جب اس میں سوراخ کیا گیا تو اس میں سے شیطان نکلا جس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے وہ کہہ رہا تھا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ (حضرت سلیمان علیہ السلام) کو نبوت کا شرف بخشا ہے میں زمین میں فساد کرنے کے لئے پھر کبھی نہیں آؤں گا پھر اس شیطان نے ادھر ادھر دیکھا اور کہا اللہ کی قسم نہ تو میں حضرت سلیمان علیہ السلام

Marfat.com

دیکھ رہا ہوں اور نہ ہی اس کا ملک پھر اس نے زمین میں غوطہ لگایا اور غائب ہو گیا پھر میں نے باقی گھڑوں کو ان کی جگہوں پر رکھ دینے کا حکم دیا تو وہ ان کی جگہوں پر رکھ دیا گیا۔ (ابو عبدالرحمٰن الہروی کتاب العجائب)

حکایت:

حضرت موسیٰ بن نصیر سے روایت کیا کہ وہ جہاد کے لئے سمندر کے راستہ سے چلے یہاں تک کہ وہ سمندر کی تاریکی میں پہنچے اور کشتیوں کو ان کے رخ پر چلتا ہوا چھوڑ دیا پھر انہوں نے کشتیوں میں کھٹکھٹانے کی آواز سنی جب دیکھا تو سبز رنگ کے مہر لگے ہوئے گھڑے نظر آئے ان میں سے ایک گھڑا اٹھالیا تو اس کی مہر توڑنے سے ڈر گئے فرمایا اس کو نیچے سے سوراخ کرو جب گھڑے کا منہ ایک پیالے کے برابر ہو گیا تو ایک چیخنے والے نے چیخ ماری کہ اللہ کی قسم اے اللہ کے نبی! میں واپس نہیں آؤں گا تو حضرت موسیٰ بن نصیر نے کہا یہ تو شیطانوں میں سے ہے جن کو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے قید کیا ہے۔ حضرت موسیٰ نے حکم دیا کہ گھڑے کے اس سوراخ کو بند کر دیا جائے پھر اچانک کشتی پر ایک آدمی دکھائی دیا جو گھور رہا تھا اور ان کو دیکھ کر کہہ رہا تھا اللہ کی قسم تم لوگ وہی ہو اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں تم سب کو غرق کر دیتا۔ (عبدالرحمٰن الہروی کتاب العجائب)

فائدہ از مترجم:

مندرجہ بالا روایات میں حضرت موسیٰ بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہوا یہ وہی حضرت موسیٰ بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں سمندروں کے راستوں سے جہاد پر مامور تھے اور اندلس جیسے عظیم ملک کو فتح کیا۔ کہا جاتا ہے کہ جتنے زیادہ کافروں کو انہوں نے قید کیا کسی اور مسلمان جرنیل نے نہیں کیا۔ (از مترجم)

Marfat.com

جنات بھی نیکی اور بدی کا بدلہ چکاتے ہیں:

ولید بن ہشام حذمی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ عبید بن ابرص اور اس کے ساتھی سفر میں تھے کہ یہ ایک سانپ کے پاس سے گزرے جو گرمی کی شدت اور پیاس سے تڑپ رہا تھا ان میں سے ایک شخص نے اس کو قتل کرنا چاہا تو عبید نے کہا یہ جس مصیبت میں گرفتار ہے وہ یہ ایک قطرہ پانی کا زیادہ محتاج ہے پھر وہ شخص اترا اور اس پر پانی ڈال دیا پھر وہ لوگ چل پڑے تو بہت بُری طرح سے بھٹک گئے اور راستہ بھی گم ہوگیا یہ اسی پریشانی کے عالم تھے کہ ایک ہاتف نے آواز دے کر کہا۔

یاایھاالرکب المضل مذھبہ دونک ھذا البکر منا فارکبہ

حتیٰ اذا اللیل تولی مغربہ وسطع الفجر ولاح کوکبہ

ترجمہ:۔ ”اے اپنے راستے سے بھٹکے ہوئے مسافرو! یہ جوان اونٹ ہے اور اس پر سوار ہوجا۔“

”یہاں تک کہ اپنے ڈوبنے کی جگہ پھر جائے اور صبح روشن ہوجائے اور صبح کے ستارے چمکنے لگیں۔“

فخل عنہ رحلہ وسبسبہ۔

تو اسے چھوڑ دے اور اس سے اتر جا۔

عبید کہتے ہیں چنانچہ وہ رات ہی کو وہاں سے چل پڑے جب دس دن اور دس رات کی مسافت کیے برابر چلے تو صبح طلوع ہوئی۔

یا ایھا البکر قد انجیت من غمر ومن فیافی تضل الراکب الھادی

ھلا تخبرنا بالحق نعرفہ من الذی جاد بالنعماء فی الوادی

انا الشجاع الذی ابصرتہ رمضا فی ضحضح نازح یسری بہ صادی

فجدت بالماء لماضمن شاربہ رویت منہ ولم تبخل بانجادی

Marfat.com

الخیر یبقی وان طال الزمان بہ والشر اخبث ما اوعیت من زاد

ترجمہ:۔ ”اے نوجوان! تو نے ہمیں جہالت و بے خبری اور جنگل وبیابان سے نجات دی جس جنگل میں واقف کار سوار بھی گم ہو جاتے ہیں۔“

”تو کیا تم ہمیں حق بات سے آگاہ نہ کرو گے تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو جائے کہ وہ کون ہے جس نے اس وادی میں نعمتوں کی سخاوت کی ہے۔“

تو اس جن نے عبید کو جواب دیتے ہوئے کہا:۔

”میں وہی بہادر ہوں جس کو تم نے تپتی ہوئی ریت پر تڑپتے ہوئے دیکھا تھا جس کی وجہ سے میرا شکار آسان ہو گیا تھا (مجھے قتل کیا جا سکتا تھا)۔

”تم نے پانی کی سخاوت واہتمام اس وقت کیا جب کہ اس کا پینے والا بخل کرتا ہے تم نے اس سے سیراب کیا اور کم ہونے کے خوف سے بخل سے کام نہ لیا۔“

”نیکی باقی رہتی ہے اگرچہ عرصہ دراز گزر جائے اور برائی بدترین چیز ہے جسے کوئی توشہ سفر نہ بنائے۔“ (ابن ابی الدنیا)

جن عورت کی حکایت:

حضرت ہیثم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا ایک ساتھی دونوں سفر پر نکلے تو اچانک ہم نے ایک عورت کو بیچ راستے میں کھڑا دیکھا اس ساتھی نے ہم سے پوچھا کہ ہم اسے سوار کرلیں تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کو سوار کرلو چنانچہ اس نے اس کو اپنے پیچھے سوار کرلیا میں نے اس عورت کی طرف دیکھا کہ اس نے اپنا منہ کھولا تو اچانک اس کے منہ سے حمام کی بھٹی کے مثل ایک شعلہ نکل رہا ہے تو میں نے اس عورت پر حملہ کر دیا اس عورت نے کہا میں نے تمہارا کیا کیا ہے؟ اور چیخ ماری تو میرے ساتھی نے کہا تم اس سے کیا چاہتے ہو؟ پھر وہ تھوڑی دیر چلتا رہا پھر میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس عورت نے اپنا منہ کھولا اور اس کے منہ سے حمام کی بھٹی کے مثل ایک شعلہ نکلا تو میں نے پھر اس عورت پر حملہ

Marfat.com

کر دیا اس عورت نے کہا میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ چیخ ماری تو میرے ساتھی نے کہا اس سے کیا چاہتے ہو؟

پھر وہ تھوڑی دیر چلتا رہا پھر میں نے اس کی طرف توجہ کی تو اس عورت نے اپنے منہ سے حمام کی بھٹی کی طرح ایک شعلہ نکالا تو میں نے پھر اس عورت پر حملہ کر دیا اس عورت نے یہی حرکت تین مرتبہ کی جب میں نے یہ تماشا بار بار دیکھا تو میں نے پختہ ارادہ کر لیا اور میں نے اس کو دبوچ لیا تو وہ زمین پر گر پڑی اور کہنے لگی اللہ تجھے غارت کرے تیرا دل کتنا سخت ہے جس نے بھی میری یہ حالت دیکھی اس کا دل اکھڑ گیا (ڈر کے مارے اس کا دل ٹوٹ گیا اور اس کو مجھ سے مقابلہ کی سکت نہ رہی لیکن ایک تو ہے کہ ڈرنے کے بجائے مقابلہ کے لئے ڈٹ گیا)۔ (ابن ابی الدنیا)

جن کے پیشاب سے آدمی کے بال جھڑ گئے:

حضرت صمعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک شخص حضر موت شہر سے نکلا تو ایک جادوگر جن نے اس کا پیچھا کیا جب اسے خوف ہوا کہ اب جن مجھے پکڑ لے گا تو وہ ایک کنوئیں میں داخل ہو گیا تو جن نے اس کے اوپر پیشاب کر دیا پھر جب وہ آدمی کنوئیں سے باہر نکلا تو اس کے بال گر چکے تھے اور ایک بال بھی اس کے سر پر باقی نہ رہا تھا۔

ہرن جنات کے جانور ہیں:

حمید بن ہلال سے روایت ہے کہتے ہیں ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ ''ہرن'' جنات کے جانور ہیں تو ایک مرتبہ ایک لڑکا آیا جس کے پاس کمان اور تیر تھے جو ارطاۃ درخت (ایک درخت ہے جس کا پھل عناب کی طرح سرخ ہوتا ہے) کے پیچھے چھپا ہوا تھا اور اس کے سامنے ہرن کا ایک ریوڑ تھا اور وہ ان ہرنوں میں سے کسی ایک کا شکار کرنا چاہتا تھا تو ایک ہاتف نے آواز دی جو نظر

Marfat.com

نہیں آ رہا تھا۔

ان غلاما عسر الیدین یسعی بید أو بلهزمین

متخذ الأرطاة جنتین لیقتل التیس مع العنزین

ترجمہ:۔ ''بے شک لڑکا ہاتھوں کی تیر اندازی کا ماہر ہے ہاتھ یا جبڑوں (تیر اور کمان) سے کوشش کرتا ہے۔''

''ارطاۃ کے درخت کو ڈھال بنا رکھا ہے تا کہ ہرن یا جنگلی بکرے کو نیزوں سے مار ڈالے۔'' (ابن ابی الدنیا)

ایک اور واقعہ:

حضرت نعمان بن سھل الحرانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایک بستی میں بھیجا تو اس نے دودھ والی ایک ہرنی دیکھی اس پر حملہ کیا اور اسے پکڑلیا تو جنوں میں سے ایک جن نے آواز دے کر کہا۔

یاصاحب الکنانة المسکورة خل سبیل الظبیة المصرورة

فانها لصیبة مضرورة غاب ابوهم غیبة مذکررة

فی کورة لا بورکت من کورة

ترجمہ:۔ ''اے ٹوٹے ہوئے ترکش وتیر والے دودھ والی ہرنی کا راستہ چھوڑ دے۔''

''اس لئے کہ یہ محتاج ضرورتمند بچی کی ملکیت ہے جس کے والد کا غائب ہونا مشہور ہو چکا ہے۔''

''ایسے کھڈے میں (غائب ہوگیا) جہاں کسی کھڈے سے برکت (مدد) نہیں پہنچائی جاسکتی۔''

جن نے نیکی کا بہترین بدلہ دیا:

حضرت مالک بن نصر الدلانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے

Marfat.com

شیخ کو بیان کرتے سنا فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں مالک بن خزیم اپنے قبیلہ کے چند افراد کے ساتھ بازار عکاظ (عرب کا مشہور بازار) کے اردے سے نکلے تو انہیں سخت پیاس لگ گئی چنانچہ وہ لوگ پانی کی تلاش میں اس شخص کی طرح نکلے جس طرح کوئی خیمہ کا مالک اپنے خیمہ میں رہتا ہے (اور پانی تلاش کرتا ہے) ان میں سے ایک شخص نے ایک سانپ کا پیچھا کیا ایک پناہ گاہ کے سامنے آ گیا یہاں تک کہ مالک کے پالان میں داخل ہو کر پناہ لی وہ شخص بھی اس کے نشان پر چلا اور وہاں پہنچ گیا اور کہا اے مالک! بیدار ہو اس لئے کہ سانپ تیرے پاس ہے۔ چنانچہ مالک بیدار ہوا اور سانپ کی طرف دیکھا جو پناہ لئے ہوئے تھا مالک نے اس آدمی سے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اسے چھوڑ دو چنانچہ اس نے چھوڑ دیا اس طرح سانپ بچ گیا اور محفوظ جگہ پر چلا گیا اور وہ قافلہ بھی چلا گیا جب انہیں سخت پیاس محسوس ہوئی تو ایک ہاتف نے آواز دی جو نظر نہیں آ رہا تھا۔

(ابن ابی الدنیا)

یا أیها القوم لا ماء أمامکم حتیٰ تسوموا المطایا یومها التعبا

ثم اعدلوا اشامة فالماء عن کثب عین رواء وماء یذهب اللغبا

حتیٰ اذا ما أصبتم منه ریکم فاسقوا المطایا ومنه فاملؤا القربا

ترجمہ:۔ ”اے لوگو! تمہارے سامنے پانی نہیں ہے یہاں تک کہ تم اپنی سواریوں کو آج کے دن تکلیف دو یعنی اگرچہ دور دراز تک سفر کرلو“۔

”پھر تم سیدھے شامہ چلے جاؤ (اور پیاس پر قابو کرو) تو تمہیں ایک ٹیلہ کے پاس بہت زیادہ پانی مل جائے گا جو کمزوری کو ختم کر دے گا“۔

”یہاں تک کہ جب اپنے پھیپھڑوں کو پانی سے سیراب کرلو (خوب سیر ہو پی لو) اور تم اپنی سورایوں کو بھی پانی پلاؤ اور اپنے مشکیزے بھی بھرلو“۔

ہمارے شیخ فرماتے ہیں یہ لوگ ”شامہ“ پہنچے تو وہاں دیکھا کہ پہاڑ کی جڑ

Marfat.com

میں ایک چشمہ جاری ہے انہوں نے خود بھی پیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا اور کچھ اپنے ساتھ بھی لے لیا اور بازار عکاظ پہنچ گئے پھر جب واپسی میں اسی مقام پر پہنچے تو وہاں کچھ بھی نہ تھا اور ایک ہاتف نے آواز دی۔

یامالك عنی جزاك الله صالحة هذاوداع لكم منی وتسلیم

لاتزهدن فی اصطناع الخیر مع أحد ان الذی یحرم المعروف محروم

من یفعل الخیر لا یعدم مغبته ماعاش والکفر بعد الغب مذموم

أنا الشجاع الذی أنجیت من رهق شکرت ذلك ان الشکر مقسوم

ترجمہ:۔''اے مالک! اللہ تعالیٰ تمہیں میری طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے یہ میری جانب سے تمہیں الوداع اور سلام ہے۔''

''کسی کے ساتھ نیکی کرنے سے کنارہ کشی اختیار نہ کرو بے شک جو بھلائی کرنے سے محروم کرتا ہے وہ خود بھی محروم رہتا ہے۔''

''جو خیر خواہی کرتا ہے وہ قابل رشک ہوتا ہے جب تک زندہ رہتا ہے اور فائدہ اٹھانے کے بعد انکار کرنا مذموم حرکت ہے۔''

''میں وہی سانپ ہوں جس کو تم نے موت سے نجات دی میں نے اس کا شکریہ ادا کیا کیونکہ شکریہ ادا کرنا لازم و قابل رشک بات ہے۔''

پھر ان لوگوں نے چشمہ تلاش کیا لیکن وہ نہیں ملا۔ (ابن ابی الدنیا)

گمشدہ ہرن تلاش کرنے والا جن:

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص حضرت ابو بکر تیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قبیلہ بنو عقیل کے ایک شخص سے سنا ہے وہ کہتا تھا کہ میں نے ہرنوں میں سے ایک نر ہرن پکڑا اور اسے اپنے گھر میں لا کر باندھ دیا جب رات ہوئی تو ایک ہاتف کو کہتے ہوئے سنا اے فلاں! تم نے یتیموں کا اونٹ دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں مجھے

Marfat.com

ایک لڑکے نے بتایا ہے کہ انسان نے اس کو پکڑ لیا ہے رب کعبہ کی قسم اگر اس نے کوئی نقصان کیا تو میں بھی اسی جیسا نقصان کر ڈالوں گا جب میں نے یہ بات سنی تو اس ہرن کے پاس گیا اور اسے چھوڑ دیا پھر اس سے سنا جو اس کو بلا رہا ہے میں اس آواز کی طرف گیا تو وہ اونٹ کی طرف بل بل (اونٹ کی آواز نکالنا) کر رہا تھا اور غضبناک ہو رہا تھا۔

حکایت:

حضرت ابو بکر تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شخص چوہے کے پاس پہنچا تو اس کے اوپر ہانڈی ڈھانک دی ابھی وہ پانی کے چشمہ کے پاس تھا کہ اچانک اس نے دو ننگے بدن آدمی دیکھے جس میں سے ایک کہہ رہا تھا ہائے کلیجہ اگر یہ خبیث ہے تو اس کو ذبح کر دیا جائے۔ دوسرے نے کہا اگر میں نجات نہیں پاؤں گا تو میں اپنی جماعت کے مالک کو گم کر دوں گا جب میں نے یہ بات سنی تو چوہے کے پاس آیا اور اس کے نیچے اس کی ایک چادر تھی پھر میں نے اسے کھول دیا تو وہ ہاتھوں کو اوپر نیچے کرتے ہوئے چلا گیا۔

حکایت:

امام بن ابی الدنیار رحمۃ اللہ علیہ قاد بن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک ہرن کو پکڑا جب رات ہوئی تو اس نے میرے پاس رات بسر کی رات میں ایک ہاتف کو آواز دیتے ہوئے سنا ہاتف کہہ رہا تھا۔

أيا طلحة الوادی ألا ان شاتنا　　　أصيبت بلليل وهی منك قريب

أحسن لنا من بات يختل فرقا　　　لـه بهليـع الـواديين دبيب

ترجمہ:۔ ”اے وادی کے درخت کیکر! سنو بے شک ہماری وہ بکری جو تم سے قریب تھی وہ رات میں ماری گئی۔“

”ہمیں اطلاع دو جس نے رات گزاری اس نے ہرن کے ریوڑ کو

فریب دیا اس کا دو وادیوں کے نیچے نومولود بچہ ہے۔"

پھر میں نے اس کو اطلاع دیکر چھوڑ دیا۔

انسانوں کا جنوں کی عبادت کرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انسانوں کا ایک طبقہ جنوں کے ایک طبقہ کی عبادت کرتا تھا جنوں کی یہ جماعت تو مسلمان ہوگئی لیکن انسان پھر بھی ان جنوں کی عبادت کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

اولئك الذين يدعون يبتغونَ الىٰ ربهم الوسيلة۔ (سورہ اسراء)

ترجمہ:۔ "وہ مقبول بندے جن کی یہ کافر عبادت کرتے ہیں وہ (مقبول بندے) خود ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔" (بخاری، نسائی)

فائدہ از مترجم:

اس آیت کریمہ کے شان نزول میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت ایک عرب کی جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتی تھی وہ جنات ایمان لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انہیں عار دلایا اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کے مقرب بندوں کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنانا بلاشبہ جائز ہے اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا عجیب واقعہ:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حجاج بن علاط سلمی رضی اللہ عنہ چند افراد کے ساتھ مکہ مکرمہ کے لئے راونہ ہوئے جب خوفناک وخطرناک وادی میں رات ہوگئی تو ان کے ساتھیوں نے کہا اے حجاج! اٹھو اپنے

Marfat.com

اور اپنے ساتھیوں کے لئے امان پکڑو تو (حجاج اٹھے اور) اپنے ساتھیوں کے گرد چکر لگانے لگے اور یہ شعر کہے رہے تھے۔

أعیذ نفسی وأعیذ صحبی من کل جنی بھذا النقب

حتی أعود سالما ورکبی

ترجمہ:۔''میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے اس پہاڑی راستہ کے تمام جنوں سے پناہ مانگتا ہوں۔''

حتیٰ کہ میں اور میری جماعت صحیح سالم لوٹ جائیں۔

حجاج علاط کہتے ہیں میں نے ان اشعار کے کہنے کے بعد ایک قاری کو یہ آیت کریمہ تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذو امن اقطار السموات والارض فانفذو الا تنفذون الا بسلطن○ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ:۔''اے جن وانس کے گروہ! اگر تم آسمان اور زمین کے کنارے سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اس کی حکومت ہے (تم اللہ تعالیٰ سے کہیں بھاگ نہیں سکتے)۔

جب یہ مکہ مکرمہ میں پہنچے تو کفار قریش کو اس بات کی خبر دی جو انہوں نے سنی تھی تو قریش نے کہا اے حجاج! بے شک یہ حضرت محمد ﷺ کا دعویٰ ہے کہ یہ آیت ان پر نازل ہوئی ہے۔ حجاج نے کہا، اللہ کی قسم اس کو میں نے خود بھی سنا ہے اور میرے ان ساتھیوں نے بھی سنا ہے۔

یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران حضرت عاص بن وائل رضی اللہ عنہ آئے تو کفار قریش نے ان سے پوچھا اے ابو ہشام! ابو کلاب جو کہہ رہے ہیں کیا تم نے بھی سنا ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو حجاج بن علاط نے اپنا سارا واقعہ سنایا تو حضرت عاص بن وائل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تمہیں اس سے تعجب کیوں

Marfat.com

ہے؟ یہ آیت جس کو تم نے سنا ہے یہ تو حضرت محمد ﷺ کی زبان مبارک پر القاء ہوئی ہے پھر کفار قریش نے مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف مائل ہونے سے منع کیا لیکن اس معاملہ میں میری بصیرت اور بڑھتی گئی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے چچا زاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ چلے گئے ہیں تو میں اپنی سواری پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہو گیا یہاں تک کہ مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے جو کچھ سنا تھا آپ سے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

''اے ابو کلاب! خدا کی قسم تو نے حق سنا اللہ کی قسم وہ میرے پروردگار کا کلام ہے جو اس نے مجھ پر نازل فرمایا بے شک تم نے حق بات سنی ہے۔''

پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اسلام کی تعلیم ارشاد فرمایئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے کلمہ اسلام سے گواہی دلوائی اور فرمایا۔

یاسر الی قومك فادعسم الی مثل ماأدعك الیه فانه الحق

ترجمہ:۔''تم اپنی قوم کی طرف جاؤ اور ان کو اسی کی دعوت دو جس کی میں نے تمہیں دعوت دی ہے یہ دین حق ہے۔'' (ابن ابی الدنیا کتاب الھواتف)

جنات کے ذریعہ اسلام میں داخل ہونے کی ہدایت:

حضرت محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنی مجلس کے حاضرین سے فرمایا جنات کے واقعات میں سے کوئی واقعہ بیان کرو! تو ایک صاحب نے عرض کیا اے امیر المومنین! میں اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ ملک شام کے ارادے سے نکلا ہم نے ایک ایسی ہرنی پکڑی جس کی سینگ ٹوٹی ہوئی تھی اس وقت ہم چار تھے ہمارے پیچھے سے ایک شخص آیا اور کہا اس کو چھوڑ دو میں نے کہا مجھے اپنی زندگی کی قسم میں اس کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا اس نے کہا بسا اوقات تم نے ہمیں اس راستہ میں دیکھا ہے اللہ کی قسم ہم دس افراد سے بھی

Marfat.com

زائد ہیں تو ہم میں سے کوئی ایک کسی کو بھی اچک لے گا۔ اے امیر المومنین! پھر اس نے مجھے غافل کر دیا یہاں تک کہ ہم گرجا (راہیوں کے رہنے کی جگہ) پہنچ گئے جس کو "دیر الضیف" (مہمانوں کے رہنے کی جگہ کو کہتے ہیں) پھر ہم وہاں سے بھی روانہ ہوئے اور وہ بھی ہمارے ساتھ تھا کہ اچانک ایک ہاتف نے ندادی۔

یا أیها الرکب السراع الأربعة خلوا سبیل النافر المروعة

مهلا عن العضبا ففی الأرض سعة ولم أقل قول کذوب امعة

ترجمہ:۔"اے چار افراد کی تیز رو جماعت! اس بھاگنے والی خوفزدہ ہرنی کو چھوڑ دو۔"

"اس ہرنی کو چھوڑ دو جس کی سینگ ٹوٹی ہوئی ہے وسیع زمین (جنگل) سے اور ہرنی مل سکتی ہے میں جھوٹے فسادی کی طرح جھوٹ نہیں بولتا۔"

جب اس نے یہ کہا تو اے امیر المومنین! پھر میں نے اس کی رسی اپنی سواری سے کھول دی پھر ہماری طرف ایک بہت بڑا قبیلہ آیا اور انہوں نے ہمارے سامنے کھانے پینے کی چیزیں پیش کیں ہم ملک شام چلے گئے اور اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر واپس لوٹے تو جب ہم اسی جگہ پہنچے جہاں اس قبیلہ نے ہمارا استقبال کیا تھا تو وہ زمین بالکل خالی تھی وہاں کچھ بھی نہ تھا اے امیر المومنین! مجھے یقین ہوگیا کہ وہ جنوں کا قبیلہ تھا پھر میں اس گرجا گھر کی طرف متوجہ ہوا جہاں ہم پہلے اترے تھے تو اچانک ایک غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی جو یہ کہہ رہا تھا۔

ایاك لا تعجل وخذها من ثقة انی اسیر الجدیوم الحقحقة

قد لاح نجم واستوی بمشرقة ذو ذنب کالشعلة المحرقة

یخرج من ظلماء عسر موبقة انی امرؤ أبناؤه مصدقة

ترجمہ:۔"تم جلدی نہ کرو اور (میری نصیحت) مضبوطی سے تھام لو بے

Marfat.com

شک میں تیز ترین جانے والے دن کی طرح بہت تیز چلتا ہوں۔"

"ایک ستارہ چمکا ہے اور مقام طلوع کو گھیرے میں لے لیا ہے جو جلانے والے شعلہ کی طرح دم دار ہے۔"

"یہ ہلاک کردینے والی تنگ وتاریک وادی سے طلوع ہوتا ہے میں وہ شخص ہوں جس کی خبر درست وصحیح ہوتی ہے۔"

تو اے امیر المومنین! جب میں واپس آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو چکے تھے (اپنی نبوت کا اعلان فرما چکے تھے) اور اسلام کی دعوت دے رہے تھے چنانچہ میں مسلمان ہوگیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلانے والا جن:

ایک اور شخص نے بیان کیا اے امیر المومنین! میں اور میرا ایک ساتھی ہم دونوں بھی اپنے کسی کام کی غرض سے نکلے تو ہم نے ایک سوار شخص کو دیکھا جب ہم مقام مزجر پہنچے تو اس نے بلند آواز سے نداء دی۔

احمد یا أحمد والله أعلى وامجد، محمد أتانا يالله يوحد، يدعوالى الخير واليه فاعمد۔

ترجمہ:۔ "اے احمد! اے احمد! اللہ بہت بلند اور بزرگی والا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس صرف ایک معبود کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائے وہ ہمیں بھلائی کی دعوت دیتے ہیں تم ان کے پاس جاؤ۔

اس کی اس بات نے ہمیں گھبرادیا پھر اس نے اپنے بائیں جانب سے آواز دے کر کہا۔

انجز ماأوعد من شق القمر حان له والله اذا دين ظهر

ترجمہ:۔ "انہوں نے چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کردیا اللہ کی قسم اس وقت دین غالب وظاہر ہوگیا۔

Marfat.com

جب میں واپس آیا تو نبی کریم ﷺ اسلام کی دعوت دے رہے تھے چنانچہ میں بھی مسلمان ہوگیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک جن نے بعثت نبوی ﷺ کی خبر دی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایک ذبح شدہ جانور کے پاس تھا کہ اس کے اندر سے ایک ہاتف نے آواز دی۔ ''اے ذریح! اے ذریح! چیخنے والا چیخ رہا ہے کامیاب معاملہ، نجات دہندہ (دینے والا) ہدایت کے لئے کہہ رہا ہے ''لا الـه الا الـلـه'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ظہور ہو چکا ہے جو اسلام کی دعوت دے رہے ہیں چنانچہ میں بھی مسلمان ہوگیا۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الهواتف)

فائدہ از مترجم:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ مشہور ہے اس اور اس واقعہ میں موافقت کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ یکے بعد دیگرے دونوں واقعات وقوع پذیر ہوئے ہوں یا یہ واقعہ بھی ان کے اسلام لانے کا ایک سبب ہو۔

خریم بن فاتک کے اسلام لانے کا واقعہ:

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا ایک اونٹ گم ہوگیا میں اس کی تلاش میں نکلا جب ہم ایک وادی میں پہنچے تو ہم یہ کہہ رہے تھے ''نعوذ بعزیز هذا الوادی'' یعنی ہم اس وادی کے بادشاہ کی پناہ لیتے ہیں پھر میں نے اپنی اونٹنی کو باندھ دیا اور یہ کہا:۔

أعوذ بعزيز هذا الوادی — أعوذ بعظيم هذا الوادی

ويحك (لا) عذ بالله ذی الجلال — منزل الحرام والحلال

ووحد الله ولا تبالی — ما هول الجن من الأهوال

Marfat.com

اذ تذکر اللہ علی الأمیال وفی سھول الأرض والجبال

وصار کید الجن فی سفال الالتقی وصالح الأعمال

ترجمہ:۔ ’’میں اس وادی کے بادشاہ کی پناہ لیتا ہوں میں اس وادی کی عظیم ہستی کی پناہ لیتا ہوں۔‘‘

پھر اچانک ایک غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی جو کہہ رہا تھا۔

’’خرابی ہو تمہیں (سنو) جلال والے اللہ کی، حرام وحلال کے نازل کرنے والے کی پناہ مانگ‘‘۔

’’اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو ایک جان اور اس چیز سے خوف زدہ نہ ہو جس سے جنات ڈارتے ہیں۔‘‘

’’میلوں میل اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرو اور زمین اور پہاڑوں کی نرمی میں بھی۔‘‘

’’اور جنوں کے مکروفریب پستی میں چلے گئے لیکن اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اچھے اعمال کرتے رہو۔‘‘

میں نے اس کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

یاأیھا القائل ماتقول؟ أرشد عندك أم تضلیل

ھذا رسول اللہ ذوالخیرات جاء بیاسین وحامیمات

وسوبعد مفصلات محلات ومحرمات

یامر بالصلوۃ والزکوۃ ویزجر الأقوام عن ھنات

قد کن فی الأنام منکرات

ترجمہ:۔ ’’اے کہنے والے! تو کہہ رہا ہے؟ کیا تیرے پاس ہدایت کی بات ہے یا گمراہی کی۔‘‘

’’یہ اللہ کے رسول ہیں بھلائی کے مالک ہیں یاسین اور حامیمات (کئی

Marfat.com

حم) لے کر تشریف لائے۔''

''اور مفصلات کے بعد حلال وحرام چیزوں کے متعلق بھی سورتیں لے کر آئے۔''

''نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے ہیں اور قوم کو رنج و تکلیف کی چیزوں سے روکتے ہیں۔''

''مخلوق میں برائیاں ہوگئی ہیں۔''

میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اس نے جواب دیا میں؟ مالک بن مالک جن ہوں میں نے ایمان قبول کرلیا ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے جنوں کے پاس بھیجا ہے (تاکہ میں انہیں اسلام اور اللہ کی عبادت واطاعت کی دعوت دوں اے خریم! تم بھی اسلام قبول کرلو)۔

میں (خریم) نے کہا کیا مجھے کوئی ایسا شخص مل سکتا ہے جو میرے اونٹ کو میرے گھر پہنچا دے تاکہ میں ان کے پاس حاضر ہوکر اسلام قبول کرلوں اس نے کہا میں اسے تمہارے گھر والوں کے پاس صحیح سلامت پہنچا دوں گا جب تم اپنے گھر پہنچو گے تو تمہارا اونٹ بھی تمہارے گھر پہنچ چکا ہوگا۔ حضرت خریم فرماتے ہیں میں دوسرے اونٹ پر سوار ہوکر مدینہ منورہ حاضر ہوا (چونکہ جمعہ کا دن تھا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے جلوہ افروز ہو چکے تھے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا اس شخص نے کیا کیا جس نے تیرے لئے ضمانت لی تھی کہ تیرا اونٹ تیرے گھر والوں تک صحیح سلامت پہنچا دے گا سنو! اس نے تیرا اونٹ تیرے گھر صحیح سلامت پہنچا دیا ہے۔

ایک روایت میں اس طرح ہے خریم کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو میں نے کہا اونٹ کو مسجد کے دروازہ پر بیٹھا دیتا ہوں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوں گے

Marfat.com

تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا واقعہ عرض کروں گا چنانچہ جب میں اونٹ بیٹھا چکا تو حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور کہا اے خریم! خوش آمدید حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہیں مبارک ہو تمہارے مسلمان ہونے کی خبر مجھے مل چکی ہے آ جاؤ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو تو میں داخل ہوا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز ادا کی پھر آپ کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا۔

تمہارے ساتھی (مالک بن مالک) نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اس نے پورا کر دیا ہے اور تمہارا اونٹ تمہارے گھر میں پہنچ چکا ہے۔

(ابن ابی شیبہ فی التاریخ طبرانی، ابن عساکر)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو جنوں نے قتل کیا:

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے تھے (ایک روایت میں ہے کہ پیشاب کر رہے تھے) تو آپ کو جنوں نے قتل کر دیا حاضرین نے کسی کہنے والے کو یہ شعر کہتے ہوئے سنا۔

قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ　　رمیناہ بسھمین فلم فؤادہ

ترجمہ:۔ ''ہم نے خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے ہم نے اس پر ایسے دو تیر چلائے جو اس کے دل کے نشانہ سے خطانہ ہوئے۔'' (مسند حارث بن ابی اسامہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر شیطان منہ کے بل گر جاتے:

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس خبر لانے والے جن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خبر لانے میں دیر کر دی تو حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک عورت کے پاس گئے جس کے پیٹ میں شیطان بولتا تھا انہوں نے اس سے اس تاخیر کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا

Marfat.com

میں نے اس کو چادر میں بندھا ہوا چھوڑ دیا (میں اس کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں) وہ (عمر رضی اللہ عنہ) صدقہ کے اونٹ جمع کر رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ شان تھی کہ جب بھی کوئی شیطان آپ کو دیکھ لیتا منہ کے بل گر پڑتا فرشتے آپ کے سامنے ہوتے تھے اور روح القدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) آپ کی زبان پر بولتے۔ (ابن ابی الدنیا، ابن عساکر)

فائدہ از مترجم:

بخاری و مسلم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! جس راستہ پر چلتے ہو شیطان اس راستہ سے ہٹ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ اور بیس سے زائد مواقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آیت مقدسہ واحکام نازل فرمائے۔ (از مترجم)

مذکورہ واقعہ قدرے تفصیل سے:

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ بصرہ کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خبر پہنچانے میں دیر ہوگئی وہاں ایک عورت تھی جس کے پہلو میں شیطان بولتا تھا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے پاس ایک قاصد بھیجا تو اس نے عورت سے جا کر کہا اپنے شیطان سے کہو کہ وہ جا کر امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خبر ہمیں لا کر دے اس لئے کہ وہی ہمارے سردار ہمارے معاملات درست کرنے والے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ وہ اس وقت یمن میں ہے عنقریب آجائے گا تو تھوڑی دیر انتظار میں رکے رہے پھر وہ حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا تم دوبارہ جاؤ اور حضرت امیر المومنین کے متعلق خبر دو کیونکہ وہ ہمارے سردار ہیں اور ان کی خبر کی تاخیر نے ہمیں بہت پریشان کر دیا ہے تو شیطان نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسی شان والے شخص ہیں جن کے قریب جانے کی ہم طاقت نہیں رکھتے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان روح القدس جلوہ گر ہیں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی شیطان پیدا فرمائے جب بھی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنتے ہیں تو منہ کے بل گر ہی جاتے ہیں۔
(عبداللہ بن احمد بن حنبل کتاب فضائل صحابہ)

جن کا خبریں پہنچانا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دشمنان اسلام کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر اسلام روانہ فرمایا پھر (چند دنوں بعد) ایک شخص مدینہ منورہ آیا اور اس نے اطلاع دی کہ مسلمان دشمنوں پر فتح یاب ہوگئے اور یہ خبر مدینہ منورہ میں مشہور ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق پوچھا تو آپ کو بتایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ابو الہیثم مسلمان جنوں کے خبر رساں (ڈاکیا) ہیں عنقریب انسانوں کا خبر رساں بھی پہنچنے والا ہے چنانچہ چند دنوں میں وہ بھی پہنچ گیا (کیونکہ جن تیز رفتار ہوتے ہیں اس لئے اس نے جلدی خبر پہنچا دی اور انسان اتنی جلدی نہیں پہنچ سکتا اس لئے انسان کے ذریعہ میں اطلاع ملی)۔

اب تو اس قدر جدید زمانہ ہے کہ موبائل، اور دیگر برقی آلات کی وجہ سے ایک سیکنڈ سے بھی پہلے ہر خبر دنیا کے کونے پہنچ جاتی ہے۔

صحابہ اور علماء کی وفات کی خبر دینا:

حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل مکہ کے ایک شیخ نے مجھے اعشی بن نباش بن زرارہ تیمی کے بارے میں خبر دی انہوں نے کہا کہ میں چند افراد کے ساتھ ملک شام کے ارادے سے نکلا تو ہم ایک وادی میں اترے جس وادی کو ''وادی غول'' کہتے ہیں اس وادی سے محبت ہوگئی میں رات کے ایک حصہ میں بیدار ہوا تو ایک کہنے والا کہہ رہا تھا۔

ألا هلك النساك خير بني فهر	وذو الباع والمجد التليد وذو الفجر
ألا أيها الناعي أخا الجود والفجر	من المرء تنعاه لنا من بني فهر

Marfat.com

ترجمہ:۔ ''سنو! قبیلہ بنو فہر کے اچھے عبادت گزار لوگ ہلاک ہو گئے فیاضی کرنے والے اور قدیم عزت و بزرگی والے بھلائی و بخشش کرنے والے۔''

تو میں نے اپنے دل میں کہا اللہ کی قسم میں اس کا جواب ضرور دوں گا چنانچہ میں نے یہ شعر کہا۔

''خبردار اے لوگو! میں سے فیاض اور سخاوت کرنے والے بھائی کی خبر دینے والے قبیلہ بنو فہر کے ایسے شخص کی تو نے ہمیں خبر دی۔'' (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:

لقط المرجان میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعض علمائے حضرات کی شہادت یا ان کی وفات پر جنوں کے نوحہ کرنے اور ان کی وفات کی خبر دینے کے متعلق اشعار روایت کا ذکر ہے ہم یہاں ذیل میں ان میں سے چند خاص خاص کا ترجمہ بیان کرتے ہیں۔ (از مترجم)

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر جنات کا رونا:

ابو عاصم رقی بیان کرتے ہیں کہ ہم سے خلیجی نے بیان کیا کہ جس رات حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو جنات ان پر رو رہے تھے تو وہ جن آواز سنا رہے تھے مگر وہ نظر نہیں آ رہے تھے وہ یہ کہہ رہے تھے۔

ذهب الفقه فلا فقه لكم　　فاتقوا الله وكونوا اخلفا
مات نعمان فمن هذا الذى　　يحى الليل اذا سدفا

ترجمہ: ''فقیہ چلا گیا تو اب تمہارے لئے کوئی فقیہ نہ رہا لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور ان کے پیروکار اور جانشین بنو۔''

''حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو اب کون ہے جو راتوں کو قیام کرے جب رات کی تاریکی ہو۔''

Marfat.com

حضرت وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر جن کا نوحہ کرنا:

عباس دوری اپنی ''تاریخ'' میں کہتے ہیں ہم سے ہمارے اصحاب وہ حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کے لئے نکلے تو ان کے گھر والوں کو ان کا نوحہ سنائی دینے لگا پھر جب لوگ حج سے واپس آئے تو حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کے گھر والوں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ حضرت وکیع کا وصال کب ہوا؟ تو لوگوں نے کہا فلاں رات میں تو وہ وہی رات تھی جس میں حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کے گھر والوں نے نوحہ سنا تھا۔

فائدہ:

علامہ بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''آکام المرجان'' میں حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے امام اور حافظ الحدیث اور جید عالم تھے جو ہمیشہ روزہ رکھتے اور ہر رات کثرت سے تلاوت قرآن کرتے اور زہد و تقویٰ کے مالک تھے اور حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے ایک سو ستانوے ۱۹۷ھ میں اڑسٹھ (۶۸) سال کی عمر میں وصال ہوا۔ (از مترجم)

ہارون رشید کی وفات کی خبر دینا:

ابو الولید حسان بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے ان کے والد نے ابراہیم بن عبداللہ سعدی سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ منارہ پر اذان دینے کے لئے چڑھے اور صبح ہونے کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک کتے کی شکل جیسے چیز کی طرف آتی ہوئی دکھائی دی اور ایک کتا اس کی مخالف سمت سے آیا ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا سویق! دوسرے نے کہا بلیق! اس نے پوچھا کیا خبر ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ گزشتہ رات امیر المومنین انتقال فرما گئے ہیں میں

Marfat.com

نے منارے سے اتر کر وہ تاریخ نوٹ کر لی بعد میں معلوم ہوا کہ ہارون رشید کا اسی رات انتقال ہو گیا ہے۔ (حاکم تاریخ نیشا پور)

المتوکل جعفر کی موت پر جنات کا نوحہ کرنا:

عمرو بن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے جس رات متوکل کا قتل ہوا اسی رات کو میں نے خواب دیکھا کہ کوئی یہ اشعار پڑھ رہا ہے لیکن وہ نظر نہیں آ رہا ہے۔

یانائم اللیل فی جثمان یقظان   آفض رموعك یا عمروبن شیبان

ترجمہ:۔ ”اے وہ شخص جس کی آنکھیں جسم میں سوتی ہیں۔ اے عمرو بن شیبان! اپنے آنسو بہاؤ۔“

میں اس کی وجہ سے گھبرایا تو یہ آواز تین مرتبہ آئی پھر میں نے لونڈی سے کہا کہ مجھے دوات اور کاغذ دے تو اس نے میرے پاس رکھ دیا پھر یہ اشعار کہے۔

ألا تری العصبة الأنجاس مافعلوا   بالھا شمی وبالفتح بن خاقان

وافی الی اللہ مظلوما فعج لہ   أھل السماوات من مثنی ووحدان

وسوف تاتیکم أخری مومة   تو قعوھا لھا شان من الشان

فابکوا علی جعفر وارثوا خلیفتکم

فقد بکاہ جمیع الانس والجان

ترجمہ:۔ ”کیا تم نے نہیں دیکھا کہ چند غنڈوں نے ہاشمی بادشاہ اور فتح بن خاقان کے ساتھ کیا کیا۔“

”اللہ سے اس ظلم کی فریاد کر رہے ہیں آسمان والوں کے سامنے ان قاتلوں کا بھی برا انجام ہوگا۔“

”اور عنقریب تم کو بھی وہ مصیبت پہنچے گی کہ بُرائی کا بدلہ بُرائی ہی ہوتا ہے۔“

”خلافت کے منبر پر آؤ اور اپنے خلیفہ کا مرثیہ کہو اور آہ بکا کرو کہ تمام جن وانس اس پر آہ بکا کر رہے ہیں۔“ (ابن ابی الدنیا)

Marfat.com

جنات کے لئے جانور ذبح کرنا:

یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں مجھ سے ابن وھب نے کہا کہ بعض خلفاء نے ایک چشمہ جاری کیا اور جنوں کے لئے اس چشمہ پر ایک جانور ذبح کیا تا کہ اس کا پانی جذب نہ ہو پھر وہ جانور لوگوں کو کھلا دیا یہ خبر جب ابن شہاب امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ کیا انہوں نے وہ چیز نہیں ذبح کی جو ان کے لئے حلال نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے کھانے سے منع فرمایا ہے جو جنوں کے لئے اور ان کے نام پر ذبح کی گئی ہو۔

عجیب حکایت:

آکام المرجان کے مصنف ''علامہ قاضی بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ'' فرماتے ہیں میں نے شیخ شمس الدین ابن قیم حنبلی کے خط سے نقل کیا انہوں نے مجھ سے بیان کیا اور کہا کہ یہ واقعہ بعینہ مکہ مکرمہ میں اسی سال واقع ہوا جس سال خلفاء نے اس چشمہ کو جاری کیا۔ تو مجھ سے امام الحنابلہ نجم الدین بن محمود الکیلانی نے بیان کیا اور کہا کہ جب میں اس جگہ جس کا ذکر ہوا (چشمہ پر) پہنچا تو ایک مرگی زدہ آدمی کنواں کھودنے والوں میں سے نکلا جو بات نہ کرتا تھا اسی حالت میں دیر تک رہا پھر ہم نے سنا کوئی کہہ رہا ہے کہ اے مسلمانو! تمہیں ہم پر ظلم کرنا حلال نہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ ہم نے تم پر کس طرح ظلم کیا؟ اس نے کہا ہم اس سرزمین پر رہنے والے ہیں اور اللہ کی قسم اس میں میرے سوا کوئی مسلمان نہیں ہے اور تم نے ان کو میرے پیچھے بندھا ہوا چھوڑا ہے، ورنہ تم ان سے بُرائی کے ساتھ ملتے اور انہوں نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے وہ کہتے ہیں ہم تمہیں نہ چھوڑیں گے کہ تم اس پانی کے پاس سے ہماری زمین میں گزرو یہاں تک کہ تم ہمارے لئے ہمارا حق چھوڑ دو یعنی (ہمارا حق ادا کرو) میں نے پوچھا تمہارا حق کیا ہے؟

اس نے کہا تم ایک بیل لے کر اسے خوب عمدہ طریقہ سے آراستہ کرو اور

اسے کپڑا پہناؤ اور اسے اندرون مکہ سے تیزی کے ساتھ دوڑاؤ یہاں تک کہ وہ یہاں پہنچے پھر تم اسے ذبح کر کے عبدالصمد نامی کنویں میں اس کا خون اور اس کا گوشت پوست اور سری ہمارے لئے ڈال دو تو تمہارا معاملہ باقی رہے گا (پانی جاری نہ ہوگا) میں نے اس سے کہا ٹھیک ہے میں یہ کام کروں گا یہ کہنا تھا کہ اچانک وہ آدمی جو مرگی زدہ تھا ٹھیک ہوگیا پھر میں نے یہ واقعہ مکہ والوں سے بیان کیا تو انہوں نے ایک بیل خریدا اور اسے آراستہ کیا اور ہم بیل لے کر نکلے اور اسے دوڑایا یہاں تک کہ ہم کنویں کے پاس پہنچے پھر ہم نے اسے ذبح کیا اور اس کا خون اور گوشت پوست وغیرہ سب اسی کنویں میں ڈال دیا جس کنویں میں ڈالنے کا کہا گیا تھا۔

راوی کہتے ہیں جب ہم اس جگہ پہنچتے تھے تو وہاں پانی جذب ہو جاتا تھا اور ہمیں نہیں معلوم کہ پانی کہاں جاتا تھا اور نہ ہی کوئی چشمہ اور کوئی نشان نظر آتا تھا۔ جب ہم نے اس کنویں میں بیل ذبح کر کے ڈالا تو گویا کسی نے میرے ہاتھ سے لے لیا اور اس نے مجھے وہ جگہ بتا دی اور کہا اس جگہ کنواں کھودو چنانچہ ہم نے وہاں کنواں کھودا تو اس جگہ سے خوب پانی ابلنے لگا اور مکہ مکرمہ تک پانی پہنچ گیا۔
(آکام المرجان)

جنات کے لئے جانور ذبح کرنا منع ہے:

میں (امام جلال الدین سیوطی) کہتا ہوں، ابن حبان نے ''تاریخ الضعفاء'' میں عبداللہ بن اذینہ کی سند سے تخریج کیا وہ ثور بن زید سے وہ امام زہری سے وہ حمید بن عبدالرحمٰن سے وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے لئے جانور ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابو عبید نے ''الغریب'' میں لور امام بیہقی نے اپنی ''سنن'' میں یونس کی سند سے تخریج کیا وہ امام زہری سے اور زہری اس حدیث کو مرفوعاً روایت کرتے

Marfat.com

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کے لئے جانور ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابو عبید کہتے ہیں لوگوں میں سے کوئی شخص گھر بنا کر فارغ ہوتا تو ایک جانور ذبح کرتا اور کہتے کہ جب کوئی شخص یہ کام کرلے گا تو جن اس گھر والوں کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کی خبر:

مرداس بن قیس دوسی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کاہنوں کا ذکر ہو رہا تھا تو میں نے کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں بھی اس میں سے کوئی چیز تھی اور وہ یہ کہ ہمارے یہاں ایک لونڈی خلصہ نامی تھی اور ہم اس کے بارے میں اچھائی کے سوا کچھ نہیں جانتے تھے اچانک ایک دن وہ ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی کہ اے قبیلہ دوس والو! کیا تم میرے بارے میں بھلائی کے سوا کچھ جانتے ہو؟ ہم نے کہا کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی کہ میں اپنی بکریوں میں تھی کہ اچانک مجھے ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور میں نے وہ چیز محسوس کی جو ایک عورت ایک مرد سے محسوس کرتی ہے (یعنی کسی نے مجھ سے صحبت کی) پھر کچھ ہی دنوں بعد حمل محسوس ہوا اور میں نے ایک عجیب الخلقت بچہ جنا جس کے کتے کی طرح دو کان تھے وہ ہم میں رہا یہاں تک کہ ایک مرتبہ جب وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو اس نے ایک چھلانگ لگائی اور اپنے کپڑے اتار کر بلند آواز سے چلانے لگا خرابی ہے خرابی اللہ کی قسم گھاٹی کے پیچھے گھوڑ سوار ہیں اور خوب صورت لڑکیاں ہم سوار ہوئے ہم نے ان کو پالیا اور ان کو شکست دیکر مال غنیمت حاصل کرلیا اور اس طرح وہ ہم سے جب کبھی کوئی بات کہتا تو وہ ایسے ہی ہوتی جیسا اس نے کہا ہوتا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ ہوئی اب وہ ہمیں جھوٹی خبریں دینے لگا ہم نے اس سے کہا تیرا خانہ خراب ہو تجھے کیا ہوگیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ مجھے

Marfat.com

معلوم نہیں جو مجھے سچی خبریں دیتا تھا اب وہ جھوٹی خبریں دینے لگا ہے مجھے تین دن میرے گھر میں قید کردو پھر میرے پاس آنا چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا تین دن گزرنے کے بعد جب ہم اس کے پاس پہنچے تو وہ ایسے تھا گویا کہ آگ کا انگارہ اس نے کہا اے قبیلہ دوس کے لوگو! آسمان پر پہرا لگ چکا ہے سید الانبیاء ﷺ تشریف لا چکے ہیں ہم نے پوچھا کہاں؟ اس نے جواب دیا مکہ مکرمہ میں۔ پھر بولا جب میں مرجاؤں تو مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دینا اور میں جلد ہی آگ بن جاؤں گا جب تم مجھے سلگتا دیکھو تو مجھے تین پتھر مارنا اور ہر پتھر پر کہنا 'سمك اللهم ،اے اللہ! تیرے نام کی برکت سے تو میں ٹھنڈا ہو جاؤں گا اور میری آگ بجھ جائے گی تو ہم نے ایسا ہی کیا یارسول اللہ ﷺ! کچھ ہی عرصہ بعد جب حجاج واپس لوٹے تو انہوں نے آپ کی بعثت کی خبر دی۔ (امام خرائطی الهواتف، ابن عساکر)

آٹا پیسنے والا جن:

نوف البکالی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک لونڈی تھی جو ہر رات تین بوری آٹا پیستی تھی اس کے پاس شیطان آیا اور اس کو سمندر کی طرف لے گیا تو اسے مشکل پیش آئی اور اس نے چکی لے لی پھر وہ خود ہر رات اس کا گندم لے جاتا اور تھوڑی دیر میں پیس کر آپ کے پاس لے آتا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اس کام سے منع فرمادیا پھر آپ نے اس لونڈی سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے اس واقعہ سے آگاہ کر دیا تو آپ نے خود سمندر کے گرد چکی پیسی چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ کام کیا ہے۔ (خرائطی کتاب اعتلال القلوب، سلفی طیوریات)

ابلیس کی خواہش پوری ہوگئی:

حضرت مجاہد مشہور تابعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ خود تو سب کو دیکھے اور اس کو کوئی دوسرا انسان نہ دیکھ سکے

Marfat.com

اور یہ کہ وہ زمین کے نیچے سے بھی نمودار ہو سکے اور یہ کہ جب وہ بوڑھا ہو تو دوبارہ جوان ہو جائے چنانچہ اس کے تینوں سوال پورے کر دیئے گئے۔ (ابو الشیخ فی التفسیر)

جنات شیاطین کو نہیں دیکھ سکتے:

نعیم بن عمر سے روایت ہے کہ جنات انسان کی طرح شیطانوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ (ابو الشیخ کتاب العظمۃ)

شیطان سے مقابلہ کا طریقہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم میں سے جس کے سامنے شیطان ظاہر ہو جائے تو وہ شیطان سے منہ نہ موڑے بلکہ اس کی طرف نظر جمائے رہے اس لئے کہ وہ تمہارے ان (شیطان) سے ڈرنے سے زیادہ تم سے ڈرتے ہیں کیونکہ اگر کوئی اس سے ڈر جائے گا تو وہ اس پر سوار ہو جائے گا اور ڈٹ جائے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔ (ابو الشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا یہاں تک کہ میں نے شیطان کو دیکھا تو میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان یاد کیا اور میں ڈٹ گیا چنانچہ وہ مجھ سے ڈر کر بھاگ گیا۔

کلام کی حقیقت شیطان نے بتائی:

طیوریات میں ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے شیاطین قیدیوں میں سے ایک شیطان قیدی سے پوچھا کلام کی کیا حقیقت ہے؟ اس نے کہا "ہوا" آپ نے پوچھا اس کا قبضہ میں لینے کا طریقہ ہے؟ اس نے کہا کتاب۔

جن کی دعوتِ اسلام کا عجیب واقعہ:

حضرت کلبی سے روایت ہے کہ خنافر بن التوم کاہن تھا وہ ایک سرسبز

Marfat.com

وادی میں پہنچا زمانہ جاہلیت میں اس کا ایک رہنما جن تھا جو زمانہ اسلام میں گم ہو گیا یہ کاہن کہتا ہے کہ میں اس وادی میں ایک رات تھا کہ اچانک عقاب کی رفتار کی طرح وہ میرے پاس آیا، خنافر کہتا ہے میں نے پوچھا کیا تم شصار (چھوٹے پرندہ) ہو اس نے کہا (ہاں) میں کچھ سنانا چاہتا ہوں میں نے کہا کہو میں سنوں گا۔ اس نے کہا لوٹ آ غنیمت پائے گا ہر امت کی انتہا ہوتی ہے اور ہر ابتدا کی انتہا ہے۔ میں نے کہا ہاں بالکل درست ہے اس نے کہا ہر حکومت کی ایک عمر ہوتی ہے پھر چند سال حکومت کے لئے مقدر رہتا ہے۔ تمام دین و مذہب منسوخ ہو گئے ہیں اور حقائق اصل دین کی طرف لوٹ آئے میں نے ملک شام میں آل العدام کے کچھ لوگوں کو حاکموں پر حکام دیکھے ہیں جو بارونق کلام کے طلبگار ہیں وہ گڑھے ہوئے شعر بھی نہیں اور پر تکلف سجع بندی بھی نہیں میں اس کی طرف جھکا تو مجھے ڈانٹا گیا تو میں واپس آ گیا پھر جھانک کر میں نے کہا کس چیز سے خوش ہو رہے ہو اور کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہو؟

انہوں نے کہا بہت بڑا خطاب ہے جو بادشاہ جبار کی طرف سے آیا ہے اے شصار! تو بھی وہ سچا کلام سن کر اس کی تصدیق کر اور واضح ترین راستہ پر چل سخت ترین آگ سے نجات پائے گا میں نے پوچھا وہ کون سا کلام ہے؟ انہوں نے کہا وہ کلام کفر و ایمان کے درمیان فرق و امتیاز کرنے والا ہے جس کو قبیلہ مضر کے رسول (حضرت محمد ﷺ) لے کر آئے ہیں پھر انسانوں میں سے بھیجا گیا تو وہ غالب ہوا پھر وہ ایسا فرمان لائے ہیں جو سب پر غالب ہو گیا ہے اور راستہ کو نہایت واضح کرنے والے ہیں جس سے باقی تمام نشان مٹا دیئے گئے ہیں اس میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

میں نے پوچھا بڑی نشانیوں کے ساتھ کون مبعوث ہوئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا تمام انسانوں سے افضل حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ پر اگر ایمان لے آؤ

Marfat.com

تو دولتوں سے مالا مال کردیئے جاؤ گے اور اگر نافرمانی ومخالفت کرو گے تو دوزخ کی آگ میں جلا دیئے جاؤ گے اے خنافر! میں نے تو ایمان قبول کرلیا ہے اور تیری طرف بھاگا دوڑا آیا ہوں لہٰذا آتو بھی ہر نجس اور کافر سے دور ہوجا اور ہر مومن کے ہمراہ ہوجا ورنہ تیرا میرا راستہ الگ ہے۔

وہ کاہن کہتا ہے میں سوار ہوکر صنعاء (یمن) میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے اسلام پر بیعت کی اور اسی کے متعلق میں نے کہا ہے۔

ألم تر أن الله عاد بفضله وغنقذ من لفح الرجيم خنافرا
دعاني شصاع للتي لور فضتها لأصليت جمرا من لظى الهون جائرا

ترجمہ: ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے لوٹا دیا اور خنافر کو دوزخ کی آگ کی لپٹوں سے نجات عطا فرمائی۔''

''مجھے شصار نے اس دین کی دعوت دی کہ اگر میں اس کو چھوڑ دیتا تو ظالم بن کر ذلت کے شاعلوں کے ساتھ دوزخ کے انگاروں میں ڈال دیا جاتا۔''

(امام ابن درید کتاب الاخبار المنثور)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر جنات نے بھی مذمت کی:

حضرت نائلہ بنت فرافصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لئے کچھ لوگ گھر میں داخل ہوئے اس وقت کمرے میں تھی ایک ہاتف ایک کونے سے ان لوگوں کو پکار کر کہہ رہا تھا جس کو وہ لوگ سن رہے تھے مگر اس کو دیکھ نہیں رہے تھے۔

فان تكن الدنيا تزول عن الفتى ويورث دار الخلد فالخلد أفضل
وان تكن الأحكام ينزل بها القضا فما حلية الانسان والحكم ينزل
فلا تقتلوا عثمان بالظلم جهلة فانكمعن قتل عثمان تسألوا

Marfat.com

ترجمہ:۔ ''اگر دنیا اس جوان سے زائل ہو جاتی ہے اور یہ جوان جنت کا وارث بن جاتا ہے تو جنت ہی افضل ہے۔''
''اگر شہادت کے احکام نازل ہو چکے ہیں تو اب انسان کیا حیلہ کر سکتا ہے۔''
''حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جہالت وظلم کی وجہ سے قتل مت کرو اس لئے کہ تم سے (قیامت کے دن) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔''
لیکن ظالموں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور ہاتف کی آواز کی کوئی پرواہ نہ کی۔ (ابن نجار فی التاریخ)

انسانوں کے گرد جنات کا گھومنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج شریف کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ جب شب معراج مجھ پر آئی اور میں پہلے آسمان پر چڑھا تو میں نے اپنے نیچے دیکھا تو مجھے آگ کا شعلہ اور دھواں اور آوازیں نظر آئیں میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ شیاطین ہیں جو انسانوں کے گرد گھوم رہے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں غور وفکر نہیں کرتے اگر یہ اس میں غور وفکر کرتے تو ان کو بڑے بڑے عجائب نظر آتے۔ (احمد، ابن ابی شیبہ)

بیت المقدس کی تعمیر کا حیرت انگیز واقعہ:

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کا ارادہ کیا تو شیاطین سے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے جس کے پتھر لوہے سے نہ کاٹے گئے ہوں تو شیاطین نے کہا اس بات پر اس شیطان کے سوا کسی کو طاقت نہیں جس کے لئے سمندر میں پانی پینے کی ایک جگہ ہے جہاں وہ آیا کرتا ہے تو حضرت

Marfat.com

سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تم اس کے پانی پینے کی جگہ جاؤ اور اس کا پانی نکال کر اس کی جگہ شراب بھر دو جب وہ پینے کے لئے آیا تو اسے بو محسوس ہوئی تو اس نے کچھ کہا اور اس نے پانی نہیں پیا لیکن جب اس کو بہت سخت پیاس لگی تو اس کو پی لیا (نشہ سے مست ہو گیا) اس طرح اس کو گرفتار کر لیا گیا جب شیاطین اس شیطان کو قید کر کے لا رہے تھے تو راستہ میں ان شیاطین نے ایک شخص کو دیکھا جو پیاز کے بدلے لہسن بیچ رہا تھا تو وہ ہنس پڑا پھر وہ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو لوگوں کے سامنے غیب کی باتیں بتا رہی تھی تو اس کو بھی دیکھ کر ہنس پڑا جب اسے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس کے ہنسنے کی خبر دی گئی یا وہاں بھی ہنسنے لگا تو آپ نے اس سے پوچھا؟

تو اس نے جواب دیا کہ میں ایسے آدمی کے پاس سے گزرا جو دوا (لہسن) کو بیماری (پیاز) کے بدلہ میں بیچ رہا تھا (اس وجہ سے ہنس پڑا) اور میں ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرا جو غیب کی خبریں دے رہی تھی حالانکہ اس کے نیچے خزانہ تھا مگر اس کو اس کا علم نہ تھا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے بیت المقدس کی تعمیر کی نوعیت بتائی تو اس شیطان نے کہا کہ اس کے پاس لوہے کی اتنی بڑی دیگ لائی جائے جس کو بہت بڑی جماعت بھی نہ اٹھا سکے پھر اس کو گدھ کے بچوں پر رکھ دی جائے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر یہ گدھ اس ہانڈی کے پاس گیا لیکن گدھ بچوں تک نہ پہنچ سکا اور یہ گدھ آسمانی فضاء میں اڑ گیا پھر واپس آیا تو اس کی چونچ میں ایک لکڑی تھی جس کو اس نے ہانڈی پر رکھ دیا اور وہ ہانڈی دو ٹکڑے ہو گئی تو یہ اس لکڑی کے حاصل کرنے کو دوڑے لیکن اس نے اس کو پہلے ہی اٹھا لیا تو (معماروں نے بیت المقدس کے لئے) اس طرح سے بغیر لوہے سے کاٹے پتھر بنائے تھے (اسی لکڑی سے جسے گدھ نے دیگ پر رکھ کر اس کے ٹکڑے کر دیئے تھے) معماروں نے پتھر تراش کر بیت المقدس کی تعمیر کی اس طرح بغیر

Marfat.com

لوہے کے پتھر تراشنے کا کام لیا گیا۔

(علامہ ابو بکر واسطی کتاب فضائل بیت المقدس)

بسم اللہ کی برکت کا حیرت انگیز واقعہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے اور آپس میں فضائل قرآن پر مذاکرہ کر رہے تھے کہ ان میں سے ایک صحابی نے کہا سورہ توبہ کا آخری حصہ افضل ہے ایک دوسرے صحابی نے کہا سورہ بنی اسرائیل کا آخری حصہ افضل ہے ایک تیسرے صحابی نے کہا سورہ کھیعص اور طہ افضل ہے اسی طرح سے ہر ایک نے اپنے اپنے علم کے مطابق مختلف اقوال بیان کئے اور ان حضرات میں حضرت عمرو بن معدی کرب الزبیدی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے کہا اے امیر المومنین! آپ لوگوں نے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے عجیب وغریب فضائل کو کیسے بھلا دیا اللہ کی قسم "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے عجائبات میں سے ایک بہت ہی عجیب چیز ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اے ابو ماثور! (حضرت عمرو بن معدی کرب کی کنیت ہے) ہم سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے فضائل عجیبہ بیان کرو تو حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اے امیر المومنین! زمانہ جاہلیت میں ہم پر سخت قحط آ پہنچا تو میں نے کچھ رزق کی تلاش کے لئے جنگل میں گھوڑا ڈال دیا میں اسی حالت میں جا رہا تھا کہ میرے سامنے ایک گھوڑا کچھ مویشی اور خیمہ نظر آیا جب میں خیمہ کے پاس پہنچا تو وہاں ایک خوبصورت عورت نظر آئی گویا کہ مخلوق کی حسین ترین عورت ہے اور خیمہ کے صحن میں ایک بوڑھا ٹیک لگائے ہوئے ہے میں نے کہا جو کچھ تو نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے وہ سب مجھے دے دے تیری

Marfat.com

ماں تجھ پر روئے اس نے کہا اے شخص! اگر مہمانی چاہتا ہے تو اتر آ اور اگر مدد چاہتا ہے تو ہم تیری مدد کریں گے میں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے یہ سب مجھے دے دے تو وہ بوڑھا ایسے بوڑھے کی طرح اٹھا جو کھڑا نہیں ہو سکتا پھر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے ہوئے میرے قریب ہوا پھر اس نے مجھے اپنی طرف کھینچا کہ میں اس کے نیچے ہو گیا اور وہ میرے اوپر ہو گیا اس نے مجھ سے کہا میں تجھے قتل کر دوں یا چھوڑ دو؟

میں نے کہا چھوڑ دو تو وہ میرے اوپر سے اٹھ گیا پھر میں نے اپنے دل میں کہا اے عمرو! تو عرب کا شہسوار ہے اس بوڑھے کمزور سے بھاگنے سے زیادہ بہتر مر جانا ہے چنانچہ میرے دل نے پھر مقابلہ کے لئے اکسایا اور بھڑکایا تو میں نے کہا یہ سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھ پر روئے چنانچہ وہ پھر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے ہوئے میرے قریب ہوا اور اس نے ایسا کھینچا کہ میں اس کے نیچے آ گیا اور وہ میرے سینے پر سیدھا چڑھ کر بیٹھ گیا اور کہا میں تجھے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟ میں نے کہا بلکہ معاف کر دے چنانچہ اس نے مجھے چھوڑ دیا میں نے پھر کہا اپنا سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھ پر روئے وہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے ہوئے پھر میرے قریب آیا تو مجھ پر رعب طاری ہو گیا اور اس نے مجھے ایسا کھینچا کہ میں اس کے نیچے آ پڑا میں نے کہا مجھے چھوڑ دو اس نے کہا اب تیسری بار تو میں تجھے نہیں چھوڑوں گا پھر اس نے کہا اے لونڈی! تیز دھار کی تلوار لے آ چنانچہ وہ اس کے پاس تلوار لے آئی تو اس نے میرے سر کا اگلا حصہ (چوٹی) کاٹ دی پھر اتر گیا اے امیر المومنین! ہم عربوں میں یہ رواج ہے کہ جب ہماری چوٹی کاٹ دی جاتی ہے تو اس کے اگنے سے پہلے ہمیں اپنے گھر لوٹ جانے میں شرم آتی تھی۔

Marfat.com

چنانچہ میں ایک سال تک اس کی خدمت کرنے پر راضی ہو گیا جب پورا سال گزر گیا تو اس نے مجھ سے کہا اے عمرو! میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ جنگل کی طرف چلو تو میں اس کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم ایک وادی میں پہنچے اس نے جنگل والوں کو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے آواز لگائی تو تمام پرندے اپنے اپنے گھونسلے چھوڑ کر نکل گئے ایک پرندہ بھی باقی نہ رہا پھر دوبارہ آواز لگائی تو تمام درندے اپنے احاطوں سے باہر چلے گئے پھر تیسری بار آواز لگائی تو ایک لمبے کھجور کے درخت کی طرح لمبا کالا آدمی نظر آیا جو اونی لباس پہنے ہوئے تھا جس سے مجھ پر رعب طاری ہو گیا اس بوڑھے نے کہا اے عمرو! گھبرا مت اگر ہم ہار گئے تو تم کہنا میرا ساتھی (بوڑھا) "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی برکت سے اس پر غالب آ جائے گا لیکن مقابلہ میں وہ لمبا کالا آدمی غالب آ گیا تو میں نے کہا میرا ساتھی لات وعزیٰ کی وجہ سے غالب ہو گا تو اس نے مجھے ایک ایسا تھپڑ مارا کہ میرا سر اکھڑ جاتا میں نے کہا میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا پھر جب ہم جیت گئے تو میں نے کہا میرا ساتھی "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی برکت سے غالب آ گیا تو اس بوڑھے نے اس کو اٹھا کر زمین میں اس طرح گاڑ دیا جس طرح گھاس کو گاڑا جاتا ہے پھر اس کے پیٹ کو پھاڑ کر اس سے سیاہ لالٹین کی طرح کوئی چیز نکالی اور کہا اے عمرو! یہ اس کا دھوکہ اور کفر ہے میں نے کہا آپ کا اور اس پلید کا کیا قصہ ہے؟ اس نے کہا وہ لڑکی جس کو تم نے خیمہ میں دیکھا وہ فارعہ بنت مستورد ہے ایک جنات مرد تھا جس سے میرا بھائی چارہ تھا اور وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دین کا پابند تھا یہ اس کی قوم تھی ہر سال ایک جنات ان میں سے میرے ساتھ جنگ لڑتا تھا تو اللہ تعالیٰ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی برکت سے مجھے ان پر فتح عطا فرماتا تھا۔

Marfat.com

پھر ہم جنگل میں چلتے رہے تو وہ میرے ہاتھ کا تکیہ بنا کر سو گیا اور میں نے اس کے نیچے سے اس کی تلوار کھینچ کر اس پر ایک وار کر کے دونوں پنڈلیاں کاٹ دیں اس نے مجھے کہا اے غدار! تو نے کیسا خطرناک دھوکہ دیا ہے لیکن میں اس کو مارتا رہا یہاں تک کہ میں نے اسے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پھر میں خیمہ میں آیا تو لونڈی میرے سامنے آئی اور کہا اے عمرو! بوڑھے نے کیا کیا؟ میں نے کہا اس کو جنات نے قتل کر دیا ہے اس نے کہا تو جھوٹ بول رہا ہے بلکہ اے غدار! تو نے اس کو قتل کیا ہے پھر وہ خیمہ میں جا کر رونے لگی اور یہ اشعار کہہ رہی تھی۔

عين جودى لفارسى مغوار — وأنـدبيـه بـواكـفـات غـرار
لهف نفسي على بقائك يا عمرو — أسـلـمتــه الـحيــاة لأقـدار
بعد ماجزما به كنت تسمو — فـي زبيـدو مـعشـر الـكـفـار
ولعمرى لورميته أنت حقا — دمـت مـنـه بـصـارم بتـار
فجزاك المليك سوء اوهونا — عشـت مـنـه بـذلة وصغـار

پھر میں اسے قتل کرنے کیلئے خیمہ میں داخل ہوا تو مجھے کوئی نظر نہیں آیا گویا کہ اس کو زمین نے نگل لیا تھا۔ (دینوری المجالسہ)

جنات کا ایک بچہ اٹھا کر لے جانا:

حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے روایت ہے کہ مجھے سعد بن نصر نے خبر دی کہ جنوں کے ایک گروہ نے قیافہ بنی اسد کا تذکرہ کیا اور ان کے پاس آ کر کہا ہماری اونٹنی گم ہوگئی ہے اگر تم ہمارے ساتھ قبیلہ ثقیف میں سے کسی کو لگا دو تو اچھا ہے انہوں نے اپنے ایک کم عمر لڑکے کو ساتھ کر دیا جو ان کے ساتھ چل پڑا چنانچہ ایک جن نے اس کو اپنے پیچھے سوار کر لیا اور چل پڑا تو انہیں ایک عقاب نظر آیا جس کا ایک بازو ٹوٹا ہوا تھا تو وہ لڑکا کانپ کانپ کر رونے لگا جنوں نے اس سے

Marfat.com

پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ بچے نے کہا تم نے ایک بازو توڑ دیا او دوسرا چھوڑ دیا میں علی الاعلان اللہ کی قسم کھاتا ہوں تم انسان نہیں ہو اور نہ اونٹنی کی تلاش میں نکلے ہو چنانچہ وہ اسے وہیں پھینک کر چلے گئے اور وہ لڑکا گھر واپس آ گیا۔

(دینوری المجالسہ)

ہر جاندار کو پانی پلانے کا ثوب ملتا ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے پانی کا کنواں کھودا۔ اس سے کسی انسان یا جن یا درندہ یا پرندہ کے پیاسے جگر نے پیاس بجھائی۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا اسے اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ (فوائد سمیہ، المختارہ مقدسی)

Marfat.com

شیاطین کے نام

شیطان کی طرف نسبت کرنا ممنوع ہے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرب کے ایک قبیلہ کا وفد حاضر ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا بتاؤ تم کون اور کس قبیلہ کے ہو؟ انہوں نے عرض کیا بنونہم سے۔ آپ نے ان سے فرمایا نہم تو شیطان ہے (تم شیطان کے بندے نہیں ہو بلکہ) تم اللہ تعالیٰ کے بندے کی اولاد ہو۔ (ابن اثیر الہنایہ)

حضرت ابوسلمہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ''الھواء وشیطانِ سواء'' تو شیطان کا نام ہے جو نفوس کے ساتھ مقرر کیا گیا ہے۔
(ابن اثیر الہنایہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان والے نام بدل دیئے:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی سلول سے فرمایا جن کا نام ''حُباب'' تھا تمہارا نام عبداللہ ہے کیونکہ حباب شیطان کا نام ہے۔ (طبقات ابن سعد)

حضرت خثیمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے پوچھا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا اس کا کیا نام ہے؟ عرض کیا، حُباب، فرمایا اس کا نام حباب نہ رکھو اس لئے کہ حباب شیطان کا نام ہے۔ (طبرانی)

Marfat.com

اجدع شیطان کا نام ہے:

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا مسروق بن الاجدع ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے ''الاجدع شیطان'' یعنی اجدع شیطان کا نام ہے۔

(ابن ابی شیبہ)

شہاب بھی شیطان کا نام ہے:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا جس کو ''شہاب'' کہا جاتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہشام ہو (اب تمہارا نام ہشام رہے گا) اس لئے کہ شہاب شیطان کا نام ہے۔

(بیہقی شعب الایمان)

اشہب بھی شیطان کا نام ہے:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے چھینک ماری اور کہا اشہب تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اشہب'' شیطان کا نام ہے ابلیس نے اس کو چھینک اور الحمدللہ کے درمیان مقرر کیا ہے تاکہ اس کو یاد کیا جائے۔ (ابن ابی شیبہ)

اشعار تعلیم دینے والا جن:

اعشی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں قیس بن معدی کرب سے ملاقات کے ارادے سے حضرموت (ایک شہر کا نام) کیلئے نکلا تو میں یمن کے ابتدائی علاقہ ہی میں بھٹک گیا اور بارش بھی شروع ہوگئی میں نے ادھر اُدھر نگاہ

Marfat.com

دوڑائی تو میری نگاہ بالوں (اون) کے بنے ہوئے ایک خیمہ پر پڑی چنانچہ میں نے اس کی طرف جانے کا ارادہ کرلیا وہاں خیمہ کے دروازہ پر ایک بوڑھے شخص سے ملاقات ہوئی میں نے اس کو سلام کیا اس نے مجھے سلام کا جواب دیا پھر وہ میری اونٹنی کو کمرے کے اس جانب لے گیا جس کے دروازے پر وہ خود بیٹھا تھا اس نے مجھے کہا اپنا کجاوہ کھول لو اور کچھ آرام کرلو چنانچہ میں نے کجاوہ کھول دیا اور وہ میرے لئے کوئی چیز لایا میں اس پر بیٹھ گیا اس نے پوچھا تم کون ہو اور کہاں جارہے ہو؟ میں نے کہا میں اعشیٰ ہوں اس نے کہا اللہ تیری عمر لمبی کرے کہاں جارہے ہو؟ میں نے کہا میں قیس بن معدی کرب کے پاس جارہا ہوں اس نے کہا میرا خیال ہے کہ تم نے اشعار میں اس کی تعریف کہی ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا وہ مجھے بھی سناؤ چنانچہ میں نے شعر کہنا شروع کیا۔

رحلت سمیه غدوة أحمالها　　　غضبی علیك فما تقول بدالها

ترجمہ:۔ سمیہ صبح اپنی سواری سے چلی گئی اے سمیہ! تجھ پر میرا غضب ہو اے قیس بن معدی کرب! تم اس کے بیچنے والے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

اس نے کہا بس بس کافی ہے کیا یہ قصیدہ تم نے کہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں میں نے ابھی اس کا صرف ایک ہی شعر سنایا تھا کہ اس نے پوچھا یہ سمیہ کون ہے؟ جس کی طرف تم نے شعر کی نسبت کی ہے۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا لیکن اس کا نام میرے دل میں ڈال دیا گیا ہے اور میں نے اس کو اچھا جانا اس لئے میں نے اس کی طرف شعر کی نسبت کر دی تو اس نے پکارا اے سمیہ! باہر آؤ تو ایک پانچ سالہ لڑکی باہر آ کر کھڑی ہوگئی اور پوچھا اے ابو کیا کام ہے؟ اس نے کہا اپنے چچا کے سامنے میرا وہ قصیدہ سناؤ جس میں میں نے قیس بن معدی کرب کی تعریف کی ہے اور اس کا پہلا شعر تمہارے نام سے منسوب کیا ہے تو اس نے

Marfat.com

فوراً شروع سے اخیر تک سارا قصیدہ سنا دیا اور ایک حرف بھی نہیں بدلا جب وہ سارا قصیدہ سنا چکی تو اس نے کہا اب واپس چلی جاؤ چنانچہ وہ واپس ہوگئی پھر اس نے پوچھا کیا تو نے اس کے علاوہ بھی کچھ کہا ہے؟ میں نے کہا ہاں میرے اور میرے چچا زاد بھائی کے درمیان عداوت تھی جس کا نام یزید بن مسہر ہے اور کنیت ابوثابت میں نے اس کی بُرائی بیان کی ہے اور اس کو لاجواب کیا ہے اس نے کہا تم نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے؟ میں نے کہا ایک پورا قصیدہ کہا ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

ودع هريرة ان الركب مرتحل　　　وه تطيق وداعا أيها الرجل

میں ابھی یہ ایک شعر ہی کہنے پایا تھا کہ اس نے کہا بس کرو پھر اس نے پوچھا یہ ہریرہ کون ہے؟ جس کی طرف تم نے اس شعر کو منسوب کیا ہے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا اس کو بھی اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح سے سمیہ کا ذکر کیا ہے تو اس نے آواز دی اے ہریرہ! تو ایک لڑکی پہلی لڑکی کی ہم عمر ظاہر ہوئی اس نے کہا اپنے چچا کو میرا وہ قصیدہ سناؤ جس میں نے ابوثابت یزید بن مسہر کی مذمت بیان کی ہے تو اس نے وہ قصیدہ شروع سے آخر تک بغیر کوئی حرف چھوڑے سب سنا دیا تو میں شرمندہ ہوا اور میں حیرت میں پڑ گیا اور کپکپی نے مجھے گھیر لیا جب اس نے میری یہ حالت دیکھی تو اس نے کہا اے ابوبصیر! گھبرا مت میں تمہارا وہی دوست ہوں جو تمہاری زبان پر شعر القاء کرتا ہے تب جا کر میرے نفس کو سکون ہوا اور میرا ہوش ٹھکانے لگ گیا اور بارش بھی رک گئی تو میں نے اس کو کہا مجھے راستہ بتا دو تو اس نے مجھے راستہ بتایا اور میرے روانہ ہونے کی سمت دکھا دی اور کہا ادھر اُدھر نہ مڑنا قیس کے علاقہ میں پہنچ جاؤ گے۔ (آمدی شرح دیوان الاعشیٰ)

Marfat.com

دوسرا واقعہ:

وکیع ''الغرر'' میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں سفر کیا تو میرے اونٹ پر (سفر میں) رات ہوگئی میں نے اپنے اونٹ کو پانی پلانا چاہا چنانچہ میں چاہنے لگا کہ میرا اونٹ آگے بڑھے تو اللہ کی قسم میرا اونٹ آگے نہ بڑھا اور میں نے پانی کے قریب ہوکر اسے باندھ دیا پھر پانی لایا تو میں نے دیکھا کہ پانی کے پاس کچھ بدشکل لوگ ہیں چنانچہ میں بیٹھ گیا میں ان کے پاس ہی تھا کہ اسی دوران ان کے پاس ایک آدمی آیا جوان لوگوں سے بھی زیادہ بدشکل تھا ان لوگوں نے کہا یہ شاعر ہے ان لوگوں نے کہا اے ابو فلاں! یہ شعر پڑھ اس لئے کہ یہ مہمان ہے تو اس نے پڑھا۔

ودع هريرة ان الركب مرتحل وهل تطيق وداعا أيها الرجل

میں نے پوچھا یہ قصیدہ کس نے کہا؟ اس نے کہا یہ قصیدہ میں نے کہا ہے اگر تم نہ کہتے تو میں تمہیں ضرور خبر دیتا کہ یہ قصیدہ مجھے اعشٰی بن قیس بن ثعلبہ نے نجران میں اول سال میں سنایا تھا اس نے کہا بالکل تم سچ کہتے ہو میں ہی وہ شخص ہوں جس نے اس کی زبان پر یہ قصیدہ القاء کیا تھا اور میرا نام مسحک ہے کسی شاعر کا شعر ضائع نہ ہوگا جسے میمون بن قیس کے پاس رکھا گیا ہوگا۔

جنات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر دینا:

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم گفتگو کررہے تھے کہ کتے جنات ہوتے ہیں چنانچہ بنی فیروز کا ایک کتا ہمارے کتے کے پاس آیا یا ہمارا کتا بنو فیروز کے کتے کے پاس گیا اس نے کہا مجھے چربی کھلاؤ تو میں تمہیں ایک خبر سناؤں گا دوسرے کتے نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے البتہ میرے گھر والوں نے گوشت بھونا ہے اس کی سیخ لے آتا ہوں تم اس کو کھالینا چنانچہ وہ اس کے پاس

Marfat.com

ایک سیخ لے آیا جب وہ کھا کر فارغ ہوا تو بتایا کہ حضرت محمد ﷺ کا وصال ہو گیا ہے چنانچہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی وفات کے متعلق سے پہلی خبر ہے جو فارس والوں کو ملی۔ (اصمعی کتاب الاصمعیات)

فائدہ از مترجم:

اس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں قبیلوں کے کتے حقیقت میں جن تھے اور جنوں کے ذریعہ دنیا کے کونے میں تار وفون کی بہ نسبت بھی بہت جلد خبر پہنچ جاتی ہے اور علاقہ کے جن اسی علاقہ کی زبان بولتے ہیں اور جو شکل وصورت چاہتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ (از مترجم)

نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ ہونا شیطانی کام ہے:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ ایک تبع تابعی سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب کوئی بندہ نماز میں کسی طرف التفات کرتا ہے تو شیطان اس کی گردن موڑ دیتا ہے۔ (المصنف)

فائدہ:

امام احمد، ابو دواؤد، نسائی، ابن خزیمہ اور حاکم بافادۂ تصحیح حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بندہ نماز میں ہوتا ہے تو اللہ عزوجل کی رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے جب اس نے منہ پھیرا تو اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے اور اِدھر اُدھر لومڑی کی طرح دیکھنا ممنوع ہے (امام احمد باسناد حسن) جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے تو فرماتا اے ابن آدم! کس طرف التفات کرتا

Marfat.com

ہے کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے؟ جس کی طرف تو التفات کرتا ہے پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے تو ایسا ہی فرماتا ہے پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے تو اللہ عزوجل اپنی رحمت خاص کو اس سے پھیر لیتا ہے۔ (بزار) نماز میں التفات سے بچو کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔ (ترمذی میں باسناد حسن) جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں ان کی نگاہ اچک لی جائے گی۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) (از مترجم)

خنتیعور بھی شیطان کا نام ہے:

امام ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں کہ خنتیعور شیطان کا نام ہے اور ''المختار'' میں ہے شیطان کا نام خنتیعور ہے۔ ابو ھدرش کہتے ہیں کہ ''خنتیعور'' شیطان کی اولاد میں سے ایک ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ ان جنوں میں سے ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے سے زمین پر رہتے تھے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔ (النہایہ)

ضروری وضاحت:

لقط المرجان کے ص ۲۰۶ سے ص ۲۱۰ تک عربی فصاحت وبلاغت کے عمدہ ترین اشعار ہیں عوام الناس کے فائدہ کی چیز نہیں اس سے علماء وادباء ہی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اس لئے ان اشعار کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

خواب کا شیطان:

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شیطان نفوس کے لئے مقرر کیا گیا ہے جس کا نام ''الـلھـو'' ہے یہ (نیند کے وقت) نفوس میں خیال ڈالتا ہے اور ان کے در پے رہتا

Marfat.com

ہے اگر اس نفس کو (خواب میں) اوپر کو بلند کیا جائے تو وہ بھی اس کے ساتھ جاتا ہے جب وہ آسمان تک پہنچ جاتا ہے تو پھر وہ نفس جو خواب دیکھتا ہے وہ سچ ہوتا ہے (اس لئے کہ آسمان پر شیطان کی رسائی نہیں ہوتی وہ صرف زمینی خوابوں میں اپنے بُرے اثرات ملا سکتا ہے تو وہ خواب کبھی جھوٹے ہوتے ہیں اور کبھی سچے بھی ہوتے ہیں)۔ (حکیم ترمذی نوادر الاصول)

شیاطین کے پر بھی ہوتے ہیں:

حضرت عبیداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کیا شیطانوں کے پر ہوتے ہیں؟ تو حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہاں ان کے پر ہیں جب ہی تو وہ فضاء میں اڑتے ہیں ورنہ کیسے اڑتے۔ (ابن جریر)

Marfat.com

صالحین جنات

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینے والوں سے جنوں کو نفرت:

حضرت سلمہ بن شبیب سے روایت ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ رہنے کا عزم و ارادہ کیا اور اپنا گھر بیچ دیا جب میں نے اس کو خالی کر کے خریدار کے سپرد کر دیا اور اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر (جنوں کو مخاطب کر کے) کہا اے گھر والو! ہم تمہارے پڑوسی رہے تو تم نے ہمیں اچھا پڑوس مہیا کیا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے ہم نے تم سے بھلائی ہی دیکھی اب ہم نے اپنا گھر بیچ دیا ہے اور مکہ مکرمہ منتقل ہو رہے ہیں "فعلیکم السلام ورحمته الله وبرکاته" یعنی لہٰذا تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تو گھر میں سے کسی جواب دینے والے نے جواب دیا اللہ تمہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے ہم نے بھی تم سے بھلائی ہی دیکھی اور ہم بھی یہاں سے جا رہے ہیں اس لئے کہ جس نے یہ گھر خریدا ہے وہ رافضی شیعہ ہے جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا ہے۔ (ابن جوزی صفوة الصفوة)

قرآن کی تلاوت سے چار جنات فوت ہو گئے:

یحییٰ بن عبد الرحمٰن قصری سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت خلید رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی نے اس نے خلید سے روایت بیان کی حضرت خلید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہا تھا اور یہ آیت کریمہ میں نے تلاوت کی۔

كل نفس ذائقة الموت ○

اور بار بار اسی آیت کو دہراتا رہا تو گھر کے ایک کونے سے کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا اس آیت کو بار بار کیوں دہراتے ہو؟ تم نے ہمارے چار جنوں

Marfat.com

کو قتل کر دیا ہے اور اس آیت کو دہرانے کی وجہ سے جن اپنے سر بھی آسمان کی طرف نہیں اٹھا سکے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔ حضرت خلید رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی فرماتی ہیں حضرت خلید رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرنے کے بعد ایسے بے خود ہو گئے کہ ہم نے پہچاننے سے انکار کر دیا گویا وہ نہیں ہیں جو تھے۔

(ابن جوزی صفوۃ الصفوۃ، ابن ابی الدنیا)

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو معرفت کی تعلیم دینے والا جن:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ایک دن سفر میں نکلے اور میں ایک پہاڑ کے دامن میں تھا کہ رات ہو گئی وہاں مجھ سے کوئی انس و محبت کرنے والا نہ تھا کہ اچانک آدھی رات کو کسی پکارنے والے نے پکارا کہ تاریکیوں میں دل نہیں پگھلنے چاہئے بلکہ محبوب (اللہ تعالیٰ) کے حاصل نہ ہونے کے خوف سے نفوس کو پگھلنا چاہئے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تعجب میں پڑ گیا میں نے پوچھا مجھے جن نے پکارا ہے یا انسان نے پکارا ہے اس نے کہا بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے مومن جن نے پکارا ہے اور میرے ساتھ میرے دوسرے بھائی بھی ہیں میں نے پوچھا کیا ان کے پاس بھی وہ (ایمان) ہے جو تمہارے پاس ہے؟ کہا جی ہاں بلکہ ان کے پاس مجھ سے زیادہ (ایمان) ہے تو ان میں سے دوسرے (جن) نے مجھے آواز دی بدن سے خدا کا غیر اس وقت تک نہیں جاتا جب تک کہ دائمی مسافر (بے گھر) نہ ہو جائے میں نے اپنے دل میں کہا ان کی باتیں کتنے اونچے درجہ کی ہیں۔ پھر ان میں سے تیسرے (جن) نے مجھے پکارا کہ جو تاریکیوں میں اللہ تعالیٰ سے انس رکھتا ہے اسے کسی قسم کی فکر لاحق نہیں ہوتی تو میری چیخ نکل گئی اور غشی طاری ہو گئی پھر مجھے خوشبو سونگھنے ہی سے افاقہ ہوا میں نے دیکھا تو میرے سینہ پر ایک نرگس کا پھول رکھا ہوا ہے میں نے اسے سونگھا تو

Marfat.com

ہوش آیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کوئی وصیت بھی کرو تو ان سب نے کہا اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کے دلوں کو جلا وحیات عطا فرماتا ہے لہٰذا جس نے غیر خدا کی طمع کی بے شک اس نے ایسی جگہ طمع کی جو طمع کے قابل نہیں اور جو شخص (طبیب) معالج کے چکر میں رہے گا تو اس کی بیماری ہمیشہ رہے گی۔ اسکے بعد انہوں نے مجھے الوداع کیا اور چلے گئے میں اس وقت سے ہمیشہ اس کلام کی برکت اپنے دل میں پاتا رہا۔

(عبداللہ شیرازی حکایات الصوفیہ، تاریخ بخاری، ابن جوزی)

جنات بھی وعظ و نصیحت سنتے ہیں:

حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نیشاپور میں وعظ وتقریر کے لئے رکا تھا تو میری آنکھیں خراب ہو گئیں۔ مجھے اپنی اولاد سے ملاقات کا شوق ہوا چنانچہ میں نے ان راتوں میں سے ایک رات خواب دیکھا گویا کہ ایک شخص میرے پاس آ کر کہتا ہے اے شیخ! آپ اتنی جلدی واپس نہیں جا سکتے کیونکہ نو جوان جنوں کی ایک جماعت آپ کی مجلس میں حاضر ہے اور آپ کا وعظ سن رہی ہے اور وہ وعظ کو کسی دوسرے موقع پر سننے پر تیار نہیں جب تک وہ اپنے مقصد تک نہیں پہنچ جاتے۔ آپ ان کو چھوڑ کر نہیں جا سکتے شاید اللہ تعالیٰ ان کو جلا بخش دے پھر جب صبح ہوئی تو میری آنکھیں درست ہو گئیں گویا مجھے کبھی تکلیف ہی نہ ہوئی۔ (ابن جوزی صفوۃ الصفوۃ)

ایک جن عورت کا نصیحت کرنا:

حضرت صالح بن عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کسی جنات سے ملاقات کر کے بات کرنا چاہتا تھا تو میں نے ایک (جن) عورت کو دیکھا تو اس کے ساتھ ہو لیا میں نے اس سے کہا تو مجھے کچھ نصیحت کر تو اس نے کہا لکھو غزالہ کہتی ہے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو جا کہ یہ تمام کاموں (میں مشغول ہونے)

Marfat.com

سے بہتر ہے اور ایک لمحہ بھی غافل مت ہو اگر وہ لمحہ تجھ سے فوت ہو گیا تو وہ کبھی ہاتھ نہیں آسکتا۔ (ابن جوزی صفوۃ الصفوۃ)

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حکایات پر ''چنے ہوئے جنات'' کے بیان میں باب متعین کیا ہے اور یہ سب جنوں سے بعید ہے۔

گھروں میں رہنے والے مسلمان یا کافر جنات:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

تم اپنے گھروں کے لئے قرآن پاک کا کچھ حصہ ذخیرہ کرلو اس لئے کہ جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جائے گی وہ گھر والوں کے لئے مانوس بن جائے گا اور اس کی خیر و برکت بڑھ جائے گی اور اس میں مومن جن رہائش اختیار کریں گے اور جب اس گھر میں تلاوت نہیں کی جائے گی تو وہ گھر اس کے رہنے والوں پر وحشت بن جائے گا اور اس کی خیرو برکت بھی کم ہوجائے گی اور اس میں کافر جنات بسیرا کریں گے۔ (تاریخ ابن نجار)

جنات کا اشعار کہنا:

محمد بن داؤد نے ''کتاب الزھرۃ'' میں ایک باب متعین کیا ہے۔'' ان اشعار کا بیان جو ایسے لوگوں سے سنے گئے کہ ان کے کہنے والے نظر نہیں آتے ان میں بہت سے وہ اشعار ہیں جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ بشر بن مروان نے جریر کی ہجو بیان کرنے کے لئے بہت سے شعراء جمع کئے تو بارق کے ایک آدمی کے سوا کسی کو اس کی ہجو (برائی) پر نہیں پایا جب جریر کو اس کی خبر پہنچی تو جریر آیا اور کہا اے میرے دوست! اگر چراغ روشن ہوتو رات اس کو آدھے مکان سے ہرگز نہیں روک سکتی جس چراغ کو اس کا کوئی غیر شخص روشن کرے پھر جب صبح

Marfat.com

ہونے کے قریب ہوئی تو ایک ہاتف کو کہتے ہوئے سنا!

یہاں بھی لقط المرجان کے ص ۲۱۴ سے ص ۲۳۲ تک امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الزھرۃ'' کے حوالے سے جنوں کے ایسے اشعار بیان کئے ہیں جن کو کسی کہنے والے نے کہا لیکن وہ نظر نہیں آتے تھے ان اشعار میں عوام الناس کے لئے کوئی فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے ان اشعار کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں حاضر ہونے والا صحابی جن:

حضرت غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حج کیا تو آپ کے ساتھ آپ کے چند مریدین بھی تھے جب بھی یہ لوگ کسی منزل پر قیام کرتے تو ان کے پاس سفید کپڑے میں ایک جوان آجاتا مگر نہ تو وہ ان کے ساتھ کھاتا نہ پیتا۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدوں کو وصیت فرمائی کہ وہ اس سفید پوش نوجوان سے بات چیت نہ کریں پھر جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور ایک گھر میں جا کر قیام کیا جب یہ حضرات گھر سے نکلتے تو وہ شخص داخل ہوجاتا اور جب یہ حضرات داخل ہوتے تو وہ نکل جاتا۔ ایک مرتبہ سب لوگ نکل گئے مگر ان لوگوں میں سے ایک صاحب بیت الخلاء میں رہ گئے اسی دوران وہ جن داخل ہوا تو اُسے کوئی نظر نہیں آیا چنانچہ اس نے تھیلی کھولی اور ایک گدر کھجور (جو کھجور پکنے کے قریب ہو" اور ایک روایت میں مینگنی آیا ہے) نکال کر کھانے لگا جب وہ صاحب بیت الخلاء سے نکلے اور ان کی نظر اس (سفید پوش نوجوان) پر پڑی تو وہ نوجوان جن وہاں سے چلا گیا اس کے بعد پھر کبھی ان حضرات کے پاس نہیں آیا پھر ان صاحب نے حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر دی تو آپ نے فرمایا یہ شخص ان جنات میں سے ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید سنا ہے۔ (علامہ ابن العماد کتاب شرح ارجوزۃ الجان)

Marfat.com

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب وغریب واقعہ:

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک سال حج کے لئے گیا میں ایک راستہ سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جارہا تھا کہ اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ میں سب لوگوں سے الگ ہوکر شارع عام سے ہٹ کر کسی دوسرے راستہ پر چلوں چنانچہ میں نے عام راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرلیا تو میں تین دن رات مسلسل چلتا رہا نہ مجھے کھانے کا خیال آیا نہ پینے کا نہ کوئی دوسری حاجت پیش آئی آخرکار میں ایک ہرے بھرے جنگل میں پہنچا جہاں پھلدار درخت اور خوشبودار پھول تھے اور اس باغ کے درمیان میں ایک چھوٹا سا تالاب تھا تو میں نے اپنے دل میں کہا یہ جنت ہے اس سے مجھے بہت تعجب ہوا ابھی میں اسی فکر میں تھا اچانک لوگوں کی ایک جماعت میرے سامنے آگئی جن کے چہرے آدمیوں کی طرح تھے نفیس پوشاک خوب صورت پٹکے سے آراستہ وپیراستہ تھے ان لوگوں نے مجھے آتے ہی گھیرلیا اور سب نے مجھے سلام کیا میں نے جواب میں ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کہا۔ کہاں میں اور کہاں آپ لوگ؟ پھر میرے اس سوال کے بعد میرے دل میں خیال گزرا کہ یہ لوگ جن ہیں گیا اور یہ عجیب وغریب سرزمین ہے اتنے میں ان میں سے ایک شخص بولا ہم لوگوں کے درمیان ایک مسئلہ درپیش ہے اور اس میں ہمارا باہم اختلاف ہے اور ہم لوگ جنوں میں سے ہیں ہم نے لیلۃ الجن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا مقدس کلام رسالت پناہ پیغمبر خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سننے کا شرف حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام کی وجہ سے تمام دنیاوی کام ہم سے چھین لئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس جنگل میں یہ تالاب مقدر فرمادیا ہے۔

میں نے دریافت کیا کہ جس مقام پر میں نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑا ہے اس کے اور ہمارے درمیان (یہاں سے) کتنا فاصلہ ہے؟ یہ سن کر ان میں

Marfat.com

سے ایک مسکرایا اور کہا اے ابواسحاق! اللہ عزوجل ہی کے لئے اسرار و عجائبات ہیں یہ مقام جہاں اس وقت آپ ہیں آپ کے ساتھیوں میں سے ایک نوجوان کے سوا آج تک کوئی نہیں آیا اور وہ بھی یہیں وفات پا گیا اور دیکھیئے وہ اس کی قبر ہے اور اس کی قبر کی جانب اشارہ کیا وہ قبر تالاب کے کنارے پر تھی جس کے اردگرد ایسے خوش نما و خوشبودار پھول تھے جو اس سے پہلے میں نے کبھی نہ دیکھے پھر اس جن نے کہا آپ کے ساتھیوں اور آپ کے درمیان اتنے مہینہ کی مسافت کا فاصلہ ہے اور راوی کہتے ہیں یا اتنے سال کا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دونوں مسافتوں میں سے حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے کس کا ذکر کیا۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ان جنوں سے کہا اس جوان کا کچھ حال بیان کرو؟ تو ان میں سے ایک نے کہا ہم یہاں تالاب کے کنارے بیٹھے ہوئے محبت کا ذکر کر رہے تھے اس میں گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک ایک شخص ہمارے پاس آیا اور ہمیں سلام کیا ہم نے جواب دیا اور ہم نے اس سے دریافت کیا اے نوجوان! تم کہاں سے آئے ہو، اس نے جواب دیا نیشاپور کے ایک شہر سے۔ ہم نے پوچھا تم وہاں سے کب نکلے تھے؟ اس نے جواب دیا سات دن ہوئے پھر ہم نے پوچھا تم کو اپنے وطن سے نکلنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ اس نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان۔

وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون۔ (سورہ زمر)

ترجمہ:۔ ”اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو (توبہ کرو) اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔“

ہم نے اس سے پوچھا؟ الانابۃ، التسلیم، العذابہ کے کیا معنی ہیں؟ اس نے جواب دیا ”الانابۃ“ کے معنی اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسی کا

Marfat.com

ہو جانے کے ہیں۔

راوی کہتے ہیں اصل قصہ میں ''التسلیم'' کا ذکر نہیں ہے شاید تسلیم کے معنی اپنی جان اسی کے سپرد کر دینا کے ہیں اور یہ جانے کہ اللہ ہی اسی کا مالک حقیقی ہے پھر کہا اور عذاب اور ایک زوردار چیخ ماری اور اسی وقت مر گیا ہم لوگوں نے اسے یہاں دفن کر دیا اور یہ اس کی قبر ہے اللہ اس سے راضی ہو۔ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کے اس اوصاف کے بیان کرنے سے مجھے تعجب ہوا پھر میں اس کی قبر کے قریب گیا تو اس کے سرہانے نرگس کے پھولوں کا ایک بہت بڑا گلدستہ رکھا ہوا تھا اور

یہ عبارت لکھی ہوئی تھی ''ھذا قبر حبیب اللہ قتیل الغیرہ'' یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے دوست کی قبر ہے اسے غیرت نے مارا ہے۔ اور ایک ورق پر ''الانابۃ'' کا معنی لکھا تھا

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کچھ لکھا تھا میں نے پڑھا پھر جنوں نے مجھ سے اس کی تفسیر کے متعلق سوال کیا؟ تو میں نے اس کی تفسیر بیان کر دی تو وہ بہت خوش ہوئے پھر جب ان کا اختلاف واضطراب جاتا رہا تو انہوں نے کہا ہمیں ہمارے مسئلہ کا کافی وشافی جواب مل گیا۔ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر مجھے نیند آ گئی جب مجھے ہوش آیا اور نیند سے بیدار ہوا تو (مکہ مکرمہ میں) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مسجد (تنعیم) کے پاس اپنے آپ کو دیکھا اور میرے پاس پھولوں کا گلدستہ تھا جو سال بھر اسی طرح باقی رہا پھر کچھ عرصہ بعد وہ خود بخود گم ہو گیا۔ (امام عبداللہ یافعی روض الریاحین)

ایک نوجوان لڑکے نے جن عورت کو لاجواب کر دیا:

مقامات حریری کے مصنف علامہ حریری فرماتے ہیں عرب کی کہانیوں میں سے ایک کہانی یہ ہے کہ ایک جن عورت نے عربوں کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا

Marfat.com

دلائل سے غالب آنے والے ہر شخص کے سامنے آ کر رک جاتی اور ہر ایک سے مقابلہ کرتی مگر کوئی شخص اس کے مقابلہ میں ثابت قدم نہ رہ سکتا تھا یہاں تک کہ عرب کے نوجوان لڑکوں میں سے ایک نے اس کے سامنے آ کر کہا میں تم سے مقابلہ کروں گا۔

جن عورت:۔ مقابلہ شروع کرو۔

نوجوان:۔ قریب ہے۔

جن عورت:۔ دولہا بادشاہ ہو جاتا ہے۔

نوجوان:۔ قریب ہے۔

جن عورت:۔ پیدل چلنے والا سوار ہو جاتا ہے۔

نوجوان:۔ قریب ہے۔

جن عورت:۔ شتر مرغ پرندہ ہوتا ہے

نوجوان:۔ اب لڑکا خاموش ہو گیا۔

جن عورت:۔ میں تم سے مقابلہ کروں گی۔

نوجوان:۔ کہو کیا کہتی ہو۔

جن عورت:۔ میں حیران ہوں۔

نوجوان:۔ تم حیران ہو زمین سے کہ اس کی مٹی کیوں خشک نہیں ہوتی اور چارا نہیں اگاتی۔

جن عورت:۔ میں حیران ہوں۔

نوجوان:۔ تو کنکریوں سے حیران ہے کہ چھوٹی کنکریاں بڑی کیوں نہیں ہوتیں اور بڑی کنکریاں بوڑھی کیوں نہیں ہوتیں۔

جن عورت:۔ میں حیران ہوں۔

نوجوان:۔ تو اپنی دونوں رانوں کے درمیان گڑھے سے حیران ہے کہ

Marfat.com

اس کی گہرائی کو کیوں نہیں جانا جاتا اور اس گڑھے کو کیوں نہیں بھرا جاتا۔
کہتے ہیں کہ وہ جن عورت اس نوجوان کا کامل جواب سن کر شرمندہ ہو کر چلی گئی پھر واپس لوٹ کر نہ آئی۔ (علامہ حریری درۃ الغواص)

ایک جن کی حکمت آموز نصیحت:

حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو عمرو بن العلاء کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی۔

وان امرأ دنیاہ أکبر من همه لمستمسك منها بحبل غرور

ترجمہ: ”وہ آدمی جس کی تگ و کوشش دنیا ہی ہو تو وہ غرور کی رسی تھامے ہوئے ہے“۔

میں نے اس سے اس نقش کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں دوپہر کو اپنے مال و اسباب میں گھوم رہا تھا کہ ایک کہنے والے کو یہ شعر کہتے ہوئے سنا یعنی اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ مال و اسباب صرف یہیں کام آئے گا پھر جب میں نے دیکھا تو کوئی نظر نہیں آیا میں نے پوچھا تم انسان ہو یا جن؟ اس نے کہا انسان نہیں بلکہ میں جن ہوں چنانچہ میں نے اپنی انگوٹھی پر اس شعر کو نقش کرالیا۔
(ابن عساکر فی التاریخ)

چار سو سالہ پرانا شاعر جن:

فوائد البختری میں ہے قبیلہ بنو ثقیف کے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں عبدالملک بن مروان کے دروازہ پر کھڑا تھا کہ اچانک اس کے پاس حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی آیا اور کہا اے امیر المؤمنین! میں نے آج بہت ہی عجیب واقعہ دیکھا ہے اس نے پوچھا تم نے کیا دیکھا ہے؟ اس شخص نے کہا میں شکار کھیلتے کھیلتے بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں پہنچا تو وہاں میں نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا جس کے ابرو آنکھوں میں گرے ہوئے تھے اور لاٹھی کی

Marfat.com

ٹیک لگائے ہوئے کھڑا تھا میں نے پوچھا اے بوڑھے! تو کون ہے؟ اس نے کہا اپنے کام کو جاؤ اور مجھے چھوڑو اس چیز کے متعلق سوال نہ کر جس کے جاننے کا کوئی فائدہ نہیں میں نے کہا کیا تم عرب کے اشعار بھی کچھ نقل کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں میں بھی ان کی طرح کے شعر کہتا ہوں جیسے وہ کہتے ہیں میں نے کہا تم کیا کہتے ہو؟ تو اس نے یہ اشعار سنائے۔

أقول والنجم قدمالت أواخره — الى المغيب تبين نظرة حار

المحة من سنا برق رأى بصري — أم وجه نعم بدالى أم سنا نار

بل وجه نعم بدا والیل معتکر — ولاح من بین أثواب وأستار

شیخ نے کہا حالانکہ میں جانتا تھا کہ یہ اشعار نابغہ بنوذبیان کے ہیں میں نے کہا اے شیخ! قبیلہ بنوذ بیان کے بھائی نے ان اشعار کے کہنے میں تم سے پہل کی ہے تو وہ شیخ ہنس پڑا پھر کہا اللہ کی قسم نابغہ میرے لفظوں میں اشعار کہتا تھا میں ابوھادر بن ماہر ہوں پھر اس نے میرے گھوڑے کی گردن پر ٹیک لگائی اور کہا تم نے میرا بچپن یاد دلا دیا ہے اللہ کی قسم یہ اشعار میں نے چار سو سال پہلے کہے ہیں پھر میں نے زمین کی طرف دیکھا تو اسکا کوئی نام ونشان نہ تھا تو عبدالملک نے اس شخص سے کہا یقیناً تو نے عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے۔ (فوائد التجزی)

جنات نے علم نحو سیبویہ سے پڑھا:

حضرت ابو الحسن بن کیسان سے فرماتے ہیں میں ایک رات سبق یاد کرنے کے لئے جاگتا رہا پھر میں سو گیا تو میں نے خواب میں جنات کی ایک جماعت دیکھی جو فقہ، حدیث، حساب، نحو اور شعر وشاعری میں مذاکرہ کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کیا تم میں بھی علماء ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں ہم میں علماء بھی ہوتے ہیں میں نے پوچھا پھر تم نحو کے مسائل میں کن علمائے نحو کے پاس جاتے ہو؟ انہوں نے کہا سیبویہ کے پاس۔ (تاریخ خطیب بغدادی)

Marfat.com

موصل کا شیطان، ابن درید شاعر کے پاس:

علامہ ابن درید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں فارس کے علاقہ میں اپنے گدھے سے گر پڑا اور ساری رات درد سے کراہتا رہا تو رات کو خواب میں میرے پاس کوئی شخص آیا اور اس نے مجھ سے کہا شراب کے بارے میں کچھ اشعار کہو میں نے کہا کیا ابونواس نے شراب کے بارے میں کہنے والے کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ (جو میں کہوں) اس نے کہا آپ اس سے بڑے شاعر ہیں تو کیا یہ اشعار آپ نے نہیں کہے۔

وخمراء قبل المزج صفراء بعده أتت بين ثوبی نرجس وشقائق

حكت وجنة المعشوق حزنا فسلطوا عليها مزاجا فاكتست ثوب عاشق

میں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں تمہارا شیطان ابوزاجیہ ہوں میں نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو؟ اس نے جواب دیا موصل میں۔ (تاریخ ابن نجار)

دو جنتی شیطان:

ابوعلی اشعت رحمۃ اللہ علیہ ایک متروک اور متہم راوی الحدیث ہے اس کی کتاب ''کتاب السنن'' میں ایک ابیض نامی جن کا ذکر آیا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی اسناد سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے شیطان کو ذلیل ورسوا فرمائے (الحدیث) اس حدیث میں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ''میرے ساتھ بھی ایک شیطان تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی تو وہ مسلمان ہوگیا اس کا نام ابیض ہے وہ جنت میں ہے ہامہ بن ھیم بن الاٗ قیس بن ابلیس اور ابیض دونوں جنت میں جائیں گے۔ (علامہ ابن حجر الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ)

Marfat.com

کذاب اسود عنسی کے دو شیطان:

حضرت نعمان بن برزخ فرماتے ہیں اسود عنسی کذاب قبیلہ بنو عبس کا ایک آدمی تھا جب اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو اس وقت اس کے ساتھ دو شیطان تھے ایک کا نام سحیق اور دوسرے کا نام شفیق تھا یہ دونوں شیطان لوگوں کے تمام معاملات وواقعات کی اسود عنسی کو اطلاع دیتے تھے (یعنی یہ کذاب اپنے ان دونوں شیطانوں کی شہ پر لوگوں کو گمراہ کرتا اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا) پھر ان دونوں کا قصہ بیان کیا۔ (بیہقی سنن الکبریٰ)

کذاب اسود عنسی کا قصہ (از مترجم):

روایات میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو بعض اشقیاء وجہال کو دعوائے نبوت کا خبط سمایا چنانچہ مسلمہ بن ثمامہ، اسود بن کعب عنسی، طلیحہ بن خولید اسدی اور ایک عورت جس کا نام سجاح بنت الحارث بن سوید تھا ان لوگوں نے دعوائے نبوت کیا انہیں میں سے اسود عنسی دوسرا مدعی نبوت ہے جو عنس بن قدحج سے منسوب تھا اس کا نام علیہ تھا اور اسے ذوالخمار بھی کہتے ہیں ''خمار'' کے معنی دوپٹہ کے ہیں چونکہ یہ اپنے منہ پر دوپٹہ ڈالا کرتا تھا اور بعض اس ذوالخمار حاء کے ساتھ بتاتے ہیں اور اس کی وجہ تسمیہ یہ بتاتے ہیں کہ وہ کہتا تھا جو شخص مجھ پر ظاہر ہوتا ہے وہ گدھے پر سوار ہوتا ہے ارباب سیر کہتے ہیں کہ وہ ایک کاہن تھا اور اس سے عجیب وغریب باتیں ظاہر ہوتی تھیں وہ لوگوں کے دلوں کو اپنی چرب زبانی سے گرویدہ کرلیتا تھا اور اس کے ساتھ دو ہمزاد شیطان تھے جس طرح کاہنوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ان کو زمانہ کی خبریں لاکر بتاتے ہیں اس ملعون کا پورا قصہ اس کی ابتداء اور انجام کا یہ ہے کہ باذان جو ابنائے فارس سے تھا اور کسریٰ کی جانب سے یمن کا حکم تھا اس نے آخر میں توفیق اسلام پائی اور حضور اکرم ﷺ نے باذان کو صنعا کی حکومت پر یمن میں

Marfat.com

برقرار رکھا جب اس نے وفات پائی تو اس کی مملکت کو تقسیم فرما کے کچھ اس کے بیٹے شہر بن باذان کو دیا کچھ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اور کچھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو مرحمت فرمایا پھر اسود عنسی نے خروج کیا اور نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے لشکر کے ساتھ اہل صنعا پر غالب آیا اور وہ مملکت اپنے قبضہ وتصرف میں لے لیا شہر بن باذان کو قتل کر دیا اور مرزبانہ جو شہر بن باذان کی بیوی تھی اس کی خواہش کی فردہ بن مسیک نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے وہاں کے عامل تھے اور قبیلہ مراد سے تعلق رکھتے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھا جس میں تمام حالات اور واقعات کو بیان کیا حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما جو اس نواح میں تھے باہمی اتفاق رائے سے حضر موت چلے گئے جب یہ خبر بارگاہ رسالت میں پہنچی تو اس جماعت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا کہ متفقہ طور پر جس طرح بھی ممکن ہو اسود عنسی کے شر و فساد کے دفع کرنے کی کوشش کرو اور مادہ فساد کا خاتمہ کرو اس پر تمام فرمانبرداران نبوت ایک جگہ جمع ہو گئے اور مرزبانہ کو پیغام بھیجا کہ اسود عنسی وہ شخص ہے جس نے تیرے باپ اور تیرے شوہر کو قتل کیا ہے اس کے ساتھ تیری زندگی کیسے گزرے گی؟ اس نے کہلوایا میرے نزدیک یہ شخص مخلوق کا بدترین دشمن ہے اس پر مسلمانوں کی جماعت نے پیغام بھیجا کہ جس طرح تمہاری سمجھ میں آئے اور جیسے بھی ممکن ہو اس ملعون کے خاتمہ کی تدبیر کرو چنانچہ مرزبانہ نے فیروز دیلمی کو جو مرزبانہ کے چچا کا بیٹا اور نجاشی کا بھانجا تھا اور وہ دسویں سال آ کر مسلمان ہو گیا تھا اور ایک اور شخص کو جس کا نام داود یہ تھا آمادہ کیا کہ رات کے وقت دیوار میں نقب لگا کے اسود کی خواب گاہ میں داخل ہو کر اسے قتل کر دیں جو وہ مقررہ رات آئی تو مرزبانہ نے اسود کو خالص شراب بہت زیادہ پلا دی یہاں تک کہ وہ مدہوش ہو کر سو گیا وہ اپنے دروازہ پر ایک ہزار پہرے دار رکھتا تھا فیروز دیلمی نے ایک جماعت کے ساتھ دیوان خانہ میں نقب لگائی اور اس

Marfat.com

بد بخت کے سر کو تن سے جدا کر دیا اس وقت بڑی شدید آواز گائے کے ڈکارنے کی طرح اس کے منہ سے نکلی پہریداروں نے جب یہ آواز سنی تو اس کی طرف دوڑے مرزبانہ گھر سے نکل کر ان کے سامنے آ گئی اور کہا خاموش رہو کیونکہ تمہارے نبی پر وحی آ رہی ہے جب صبح ہوئی اور موذن کو اس حالت کی اطلاع ملی تو اس نے اذان میں

''اشھد ان محمد رسول اللہ'' کے بعد'' اشھد ان علیہ کذاب'' بڑھا کر کہا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت فرمانے کے بعد مدینہ منورہ میں پہنچی لیکن رحلت فرمانے سے ایک دن پہلے واقعہ کی کیفیت وحی کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگئی تھی اور فرمادیا تھا کہ آج رات اسود عنسی مارا گیا ہے اور اسے فیروز نے قتل کیا ہے اور فرمایا 'فاز فیروز ، فیروز کامیاب ہوا۔

بعض ارباب سیر نے بیان کیا ہے کہ اس ملعون کا قتل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوا جبکہ حضرت عکرمہ بن ابو جہل کو مسلمانوں کی ایک فوج پر امیر مقرر کر کے بھیجا تھا اس واقعہ میں بھی اسود کا قتل فیروز کے ہاتھ سے ہے لیکن اکثر محدیثن اور علماء سیر کا خیال وہی ہے جو پہلے مذکورہ ہوا۔ کذافی مدارج النبوۃ۔ (مترجم)

اذان سن کر جنات بھاگ جاتے ہیں:

مطرف بن عبداللہ نیشاپوری ان سے حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ کو قبیلہ بنی سلیم کی کان (خزانہ) پر نگران مقرر کیا گیا تھا اور یہ کان ایسی تھی جس میں جنات انسانوں کا شکار کر لیتے تھے جب حضرت زید رضی اللہ عنہ اس کے والی ہوئے تو لوگوں نے آپ سے شکایت کی تو آپ نے اذان دینے کا حکم فرمایا کہ اونچی آواز سے اذان دیں چنانچہ لوگوں نے

Marfat.com

ایسا ہی کیا تو یہ مصیبت ٹل گئی۔ (طبقات ابن سعد)

شیطان کا بیٹا روم کا بادشاہ ہوگا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حمل الضان کے ظاہر ہونے کا زمانہ قریب آ گیا ہے کسی نے سوال کیا یہ حمل الضان کیا ہے؟ فرمایا ایک آدمی ہے جس کے والدین میں سے ایک شیطان ہوگا وہ آدمی ملک روم کا بادشاہ بنے گا اور میدان میں پچاس کروڑ فوجیں دریا میں اور پانچ لاکھ فوجیں خشکی میں لائے گا یہاں تک کہ عمق کی سرزمین پر اترے گا۔ (نعیم بن حماد کتاب الفتن)

فائدہ:

اسی سی ملتی جلتی حدیث صحیح مسلم میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کا ظہور قرب قیامت میں ہوگا مسلمان روم فتح کریں گے پھر شیطان ان میں اعلان کرے گا کہ تمہاری عدم موجودگی میں مسیح دجال تمہارے گھروں میں پہنچ گیا مسلمان یہ خبر سنتے ہی شام پہنچیں گے تو دجال خروج کرے گا مشکوۃ باب الملاحم میں تفصیل کے ساتھ حدیث درج ہے وہاں ملاحظ فرمالیں۔
(از مترجم)

دجال شیطانوں میں سے ہوگا:

نعیم اپنی ''سنن'' میں کثیر بن مرہ سے روایت کرتے ہیں دجال انسان نہیں ہوگا بلکہ شیطان ہی ہوگا۔

حیرت انگیز واقعہ:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ازاد بن ھرمز جب کسریٰ کے فوجی افسر تھے ان سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں ہم کسریٰ کے دروازہ پر اجازت کے انتظار میں کھڑے تھے کہ ہمیں اجازت ملنے میں دیر ہوگئی اور گرمی سخت تھی اور ہم بے

Marfat.com

قرار ہو گئے تھے تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا۔

''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَآءُ لَمْ یَکُنْ''

ترجمہ:۔ ''گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی توفیق سے ہے اللہ تعالیٰ نے جو چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا۔''

پھر قوم میں سے ایک شخص نے کہا سمجھ رہے ہو تم نے کیا کہا؟ اس نے کہا جی ہاں بے شک اللہ تعالیٰ اس کے کہنے والے سے پریشانی دور فرماتا ہے اس نے مجھ سے کہا کیا میں اس کی وضاحت کے متعلق تم سے بات نہ کروں؟ میں نے کہا بیان کرو اس نے کہا میری ایک نہایت خوب صورت بیوی تھی جب میں سفر سے آتا تو وہ میرے لئے اس طرح سجتی جیسے دلہن شوہر کے لئے سنورتی ہے ایک مرتبہ میں کسی سفر سے واپس آیا تو وہ پراگندہ حال تھی میں نے اس سے کہا اے فلانہ! اس نے کہا جی؟ میں نے کہا تمہیں کیا ہوا کہ جس طرح تم پہلے میرے لئے سنورتی تھی آج تم میرے لئے نہیں سنوری؟ اس نے کہا تم تو جدا بھی نہیں ہوئے میں نے کہا میں تو ابھی آیا ہوں اس نے اپنی باندی کو پکارا اور پوچھا اے فلانہ! کیا تیرا آقا فلاں سفر پر گیا تھا؟ باندی نے کہا نہیں میں خاموش ہو گیا ابھی میں پھاٹک کے چھوٹے دروازے کے پاس اس سے گفتگو کر رہا تھا کہ جب میں نے پردہ ہٹایا تو اچانک ایک آدمی نظر آیا اس نے میری طرف اشارہ کیا میں باہر نکلا تو دیکھا کہ وہ میری شکل وصورت میں ہے اس نے کہا میں ایک جن ہوں اور میں تیری بیوی پر فریفتہ ہو گیا ہوں اور میں اس کے پاس تیری صورت میں آتا ہوں وہ اس سے منع نہیں کرتی (اس کے شوہر کی صورت میں ہوتا تھا تو وہ اسے اپنا شوہر ہی سمجھتی تھی اور اس لئے منع نہیں کرتی تھی) لہٰذا تم اختیار کرلو کہ دن کا وقت تمہارے لئے ہوگا اور رات کا وقت میرے لئے ہوگا یا رات تمہاری ہوگی اور دن میرا ہوگا جب وہ جن دور ہوا تو اس نے مجھے گھبرا دیا اور مجھے بے چینی ہوئی تو میں نے کہا کہ دن

Marfat.com

تیرے لئے اور رات میری ہوگی اس نے کہا نہیں لیکن میں تم سے بدعہدی نہیں کروں گا اور نہ ہی تم اس کے سوا کچھ دیکھو گے پھر میں نے رات کے متعلق غور کیا اور اس سے مجھے وحشت ہوئی تو میں نے کہا دن میرے لئے ہوگا اور رات تمہاری ہوگی پھر میں اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرا رہا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اور وہ پھاٹک کے چھوٹے دروازے پر رکا رہا جب اس نے میری طرف اشارہ کیا تو میں باہر نکل گیا اور وہ داخل ہوگیا اور وہ میری صورت میں اور میرے تمام ان احوال و گفتار میں تھا جن کو میری بیوی جانتی تھی جب وہ میری بیوی کے پاس گیا تو میرا گمان تھا کہ وہ میں ہی ہوں پھر ہم اسی حال میں ٹھہرے رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر ایک دن شام کو وہ میرے پاس آیا اور مجھے اشارہ کیا تو میں نکل کر اس کے پاس گیا اس نے مجھ سے کہا اے فلاں! آج رات کو تو اپنی بیوی کے ساتھ ہو جا میں نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا اس میں تیرے لئے بہتری ہے میں نے کہا وہ کیسے؟ تو نے مجھے آج کی رات کا کہا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ ہو جاؤں دوسری راتوں کے لئے نہیں کہا کہ تو اپنی بیوی کے ساتھ ہو جا کیا تو نے مجھ سے کبھی کوئی چیز پائی؟

اس نے کہا نہیں میں نے کہا پھر تو نے مجھ سے کیوں کہا؟ اس نے کہا اس رات میں ہماری اس چیز کی باری ہے جو ہم آسمان سے چوری کرتے ہیں میں نے پوچھا کیا تم لوگ آسمان کی باتیں چوری کر سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں کیا تم میرے ساتھ چلنا پسند کرو گے؟ میں نے کہا ہاں اس نے کہا مجھے ڈر ہے کہ تمہارا دل برداشت نہ کر سکے گا میں نے کہا اللہ کی قسم میرا مرتبہ اور مقام کسریٰ کی بارگاہ میں بہادری ہی کی وجہ سے ملا ہے اس نے کہا اچھا تم اسے پسند کرتے ہو؟ میں نے کہا ہاں اس نے کہا تو تم اپنا منہ دوسری طرف کرو چنانچہ میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کرلیا اچانک وہ خنزیر کی شکل کا ہوگیا اور اس کے دو بازو تھے پھر اس نے مجھ سے کہا چڑھ جاؤ تو میں اس کی پیٹھ پر سوار ہوگیا پھر وہ مجھے آسمان و زمین

Marfat.com

کے درمیان لے گیا یہاں تک کہ ہم پہنچ گئے سیدھے کھڑے ہوئے سلم درخت کے مثل تک تو میں ٹھہرا آخری کنارے پر ہم رات کے تھوڑے حصہ تک ٹھہرے تھے کہ اچانک شعلہ نے پہلے کو جلا دیا (جو جن اس سے پہلے چڑھا تھا) پھر پہلے سے نیچے والا چڑھا تو پہلا ٹھہر کر چڑھ کر اس جگہ کھڑا ہوگیا جہاں اس کے آگے والا جن کھڑا تھا پھر سارے جن اس جگہ چڑھ گئے جہاں آگے والا ٹھہرا تھا پہلے والے جن کے نقصان کی وجہ سے تو ہم ویسے ہی تھوڑی دیر ٹھہر گئے اس جن نے مجھ سے کہا تم نے کوئی آواز سنی میں نے کہا ہاں کیوں نہیں اچانک ساتویں آسمان سے آواز آئی سارے آسمان جلاتے ہیں یہاں تک کہ پہلے آسمان تک پہنچ گئے اور کہہ رہا تھا۔

لا حول ولا قوة الا باللہ ما شآء اللہ کان ومالم یشآء لم یکن O

ترجمہ:۔ ''گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔''

یہ کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم میں سے کوئی باقی نہ رہا مگر ان کلمات کی وجہ سے چیخ پڑا، چنانچہ میں اور وہ جن ایک چٹیل میدان میں پڑے تھے جب میں نے دیکھا تو وہ میرے پہلو میں پٹکا ہوا تھا یہاں تک کہ فجر روشن ہوگئی پھر میں غمزدہ حالت میں بیٹھ گیا اور میں نے کہا یہ وہی معاملہ ہے جس کا اس نے میرے ساتھ ارادہ کیا کہ وہ مجھے اس چٹیل میدان میں چھوڑ کر چلا جائے گا اور وہ میری بیوی کے ساتھ دن رات دونوں وقت خلوت کرے۔ تھوڑی دیر میں ٹھہرا رہا کہ اچانک کانپ رہا ہے اور بیٹھ گیا گویا وہ جن ہے پھر اس نے مجھ سے کہا اے فلاں! کیا تو نے دیکھا جو آج رات ہمارے پاس پیش آیا؟ میں نے کہا ہاں اس نے کہا تو اپنے دل میں سوچ رہا ہے کہ میں تجھے یہاں چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور تیری بیوی سے خلوت کروں گا؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تیرا مجھ پر حق ہے

Marfat.com

اللہ کی قسم میں تیرے ساتھ وعدہ خلافی نہ کروں گا لہٰذا تو اپنا منہ دوسری طرف کر چنانچہ میں نے اپنا دوسری طرف کیا تو وہ خنزیر کی شکل میں ہوگیا جس کے دو بازو وہیں تھے پھر اس نے کہا سوار ہو جا تو میں اس کی پشت پر سوار ہوگیا پھر مجھے کچھ پتہ نہ چلا اور میں اپنے گھر پہ ہوں پھر میں گھر میں داخل ہوا تو میں کچھ بھی نہ جان سکا میں اس دن شام تک اسی عالم میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے مجھے اشارہ کیا کہ میں رات جدا گزاروں یہاں تک کہ اس کی آنکھیں انگارہ ہوگئیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس معاملہ میں کب تک ایسے رہوں کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح دیکھے اور وہ اسے نہ بدل سکے (اپنے آپ کو غیرت دلائی) اللہ کی قسم ضرور بالضرور بات کہوں گا جو میں نے آسمان سے سنی تھی خواہ مجھے مار ڈالے یا میں اسے مار ڈالوں چنانچہ میں نے سکون لیا اور پڑھا۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ ما شآء اللہ کان ومالم یشآء لم یکن ○

ترجمہ:۔ ''گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔''

میں پڑھتا رہا قسم اللہ کی وہ جل کر راکھ ہوگیا پھر میں اس کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ بیس برس تک رہا۔ (ابونعیم کتاب معرفۃ الصحابہ)

فائدہ:

اس واقعہ کو اختصار کے ساتھ علامہ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الاشرف'' میں اور ابو عبدالرحمٰن ھروی نے ''کتاب العجائب'' میں حضرت جریر عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جو پہلے گزر چکا ہے۔

جنات کی تعداد انسانوں سے زیادہ ہے:

حضرت ابو الاعیس خوانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنوں اور انسانوں کے دس

Marfat.com

حصے ہیں تو انسان اس میں سے ایک حصہ ہیں اور نو حصے جنات ہیں۔

(ابن عساکر فی التاریخ)

کعبہ شریف کا طواف کرنے والی جن عورتیں:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تو میں۔نے دیکھا کہ چند عورتیں بیت اللہ شریف کا طواف کررہی ہیں جنہوں نے مجھے تعجب وحیرانی میں ڈال دیا جب وہ عورتیں طواف سے فارغ ہوئیں تو وہ اس دروازے سے نکل گئیں جو باب الحذاءین سے متصل ہے میں نے دل میں کہا میں ان کے پیچھے جاؤں تاکہ میں ان کے گھر دیکھ لوں چنانچہ وہ چلتی رہیں یہاں تک کہ ایک دشوار گزار (مشکل ترین) گھاٹی میں پہنچیں پھر اس گھاٹی پر چڑھ گئیں میں بھی ان کے پیچھے پیچھے اس پر چڑھ گیا پھر وہ اس سے اتریں تو میں بھی ان کے پیچھے پیچھے اتر گیا پھر وہ ایک ویران جنگل میں داخل ہوگئیں تو میں بھی اس کے پیچھے داخل ہوگیا میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں کچھ مشائخ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ابن زبیر! آپ یہاں کیسے آگئے؟ میں ان سے پوچھا اور آپ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا ہم جنات ہیں میں نے کہا میں نے چند عورتوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا تو انہوں نے مجھے تعجب میں ڈال دیا یعنی وہ مجھے انسان کے سوا کوئی اور مخلوق معلوم ہوئیں چنانچہ میں نے ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ اس جگہ پہنچ گیا انہوں نے کہا یہ ہماری عورتیں تھیں اے ابن زبیر! آپ کیا پسند کریں گے؟ میں نے کہا پختہ تازہ کھجور کھانے کو دل چاہ رہا ہے حالانکہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تازہ کھجور کا کہیں نام نشان نہیں ہے لیکن وہ میرے پاس پکی ہوئی تازہ کھجور لے آئے جب میں نے کھالیا تو انہوں نے مجھ سے کہا جو باقی بچ گئی ہیں ان کو آپ اپنے ساتھ لے جائیں۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ بچی ہوئی کھجوریں

اٹھالیں اور گھر واپس آ گیا میرا ارادہ تھا کہ یہ کھجور مکہ والوں کو دکھاؤں گا جب میں گھر میں داخل ہوا تو یہ کھجوریں میں نے ٹوکری میں رکھ دیں اور ٹوکری کو صندوق میں رکھ دیا پھر میں اپنا سر رکھ کر سو گیا اللہ کی قسم میں نیند اور بیداری کے عالم میں تھا کہ اچانک گھر میں شور غوغا کی آواز سنائی دی ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کھجوریں کہاں رکھی ہیں؟ دوسرے نے کہا ''صندوق میں پھر ایک نے کہا صندوق کھولو پھر انہوں نے صندوق کھولا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کھجوریں کہاں ہیں؟ تو دوسرے نے کہا ٹوکری میں اس نے کہا ٹوکری کھولو انہوں نے کہا ہم اس کو نہیں کھول سکتے اس لیے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس پر اللہ عزوجل کا نام (بسم اللہ شریف) پڑھ کر بند کیا ہے تو ایک جن نے کہا یہ جس طرح ہے اسی طرح مکمل اٹھالو۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ وہ اس کو اٹھا کر لے گئے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اتنا کسی چیز پر افسوس نہیں کیا جتنا اس پر افسوس کیا کہ ان کو کیسے میں اچھل کر پکڑلوں اس وقت وہ میرے گھر ہی میں تھے۔ (ابن عساکر فی التاریخ)

Marfat.com

کیا شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا؟

سوال:

علامہ ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اگر کوئی یہ سوال کرے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے شیطان مردود سے بلا واسطہ کلام فرمایا؟

جواب:

اس سلسلہ میں علامہ نے اختلاف فرمایا ہے حق اور صحیح یہ ہے جس پر محققین ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس مردود سے براہ راست کلام نہیں فرمایا بلکہ کسی فرشتے کی زبان کے ذریعہ اس سے گفتگو فرمائی اس لئے کہ باری تعالیٰ کا کسی سے کلام فرمانا اس پر رحمت وخوشنودی فرمانے اور اس کی عزت وشان بڑھانے کے لئے ہوتا ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے علاوہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر اس کلام فرمانے کی وجہ سے فضیلت عطاء فرمائی گئی ہے۔

کیا شیطان فرشتوں میں سے تھا؟

سوال:

علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے شیطان کے احوال کے متعلق اختلاف فرمایا کہ کیا وہ فرشتوں میں سے تھا؟

جواب:

کہا گیا ہے کہ ہاں وہ فرشتوں سے تھا اور منصف رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

''فسجدو الاابلیس ابی''(سورہ بقرہ)

''سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں کیا۔''

اس آیت میں ''الا'' حرف استثناء اس بات پر دلالت کررہا ہے کہ ابلیس فرشتوں کی جنس سے تھا اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ''الا ابلیس'' سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس جن میں سے تھا یہ حضرات اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ جنات بھی فرشتوں کی ایک قسم ہے جن کو جنات کہا جاتا ہے جس طرح فرشتوں کی ایک قسم کو کروبیون (اشرف ومقرب ملائکہ) اور دوسری قسم کو روحانیون کہا جاتا ہے۔

شیطان کی حقیقت اور اس کے مردود ہونے کا واقعہ:

علامہ ابن جریر، حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ابلیس فرشتوں کے قبائل میں سے ایک ایسے قبیلہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا ہے ان کو ملائکہ کے درمیان میں جھلسنے والی آگ سے پیدا کیا گیا ابلیس کا نام حارث تھا اور یہ جنت کے دربانوں میں سے ایک تھا اس قبیلہ کے علاوہ تمام فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا وہ آگ کی زبان ہے جب آگ شعلہ زن ہوتی ہے تو وہ آگ کے کنارے ہوتی ہے زمین پر سب سے پہلے جنات ہی رہتے تھے تو ان لوگوں نے زمین پر فساد برپا کیا اور خون بہائے اور ایک دوسرے کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سرکوبی کے لئے فرشتوں کا لشکر دے کر ابلیس کو بھیجا اس نے جنوں سے قتال کیا یہاں تک کہ جنوں کو سمندر کے جزیروں اور پہاڑوں کے اطراف میں بھگادیا جب ابلیس نے یہ کیا تو اس کے نفس میں غرور آگیا اس نے کہا میں نے ایسا کام کیا ہے جو کسی اور نے نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی پہلے سے اس بات سے باخبر ہے لیکن فرشتوں کو اس کا علم نہ ہوسکا تو جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا ''انی جاعل فی الارض خلیفۃ'' یعنی میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے عرض کیا کیا تو زمین میں

Marfat.com

ایسے کو نائب بنائے گا جو زمین میں فساد پھیلائے اور خون ریزیاں کرے جس طرح جنوں نے فساد پھیلایا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں ابلیس کے دل میں تکبر اور غرور پر باخبر ہوں جس پر تم (فرشتے) آگاہ نہ ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چیکنے اور بجنے والی مٹی سے پیدا کیا اور آپ کا جسد خاکی چالیس رات تک ابلیس کے سامنے رکھا رہا ابلیس آپ کے پاس آتا آپ کو اپنے پاؤں سے ٹھوکر مارتا اور منہ سے داخل ہو کر پیچھے سے نکل جاتا اور پیچھے سے داخل ہو کر منہ سے نکل جاتا پھر کہتا تو کچھ نہیں ہے اگر تو پیدا نہ ہوتا تو کیا حرج تھا اگر مجھے تم پر مسلط کر دیا گیا تو ضرور بالضرور تجھے ہلاک و برباد کر دوں گا اور اگر مجھے تم پر مسلط کیا گیا تو یقیناً میں تجھے گناہوں میں ملوث کر دوں گا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکی تو فرشتوں کو حکم کیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا اور جو اس کے دل میں تکبر پیدا ہو چکا تھا اس کی وجہ سے تکبر کیا اور کہا میں اس کو سجدہ نہیں کروں گا اس سے بہتر ہوں اور عمر میں بڑا ہوں اور طاقتور جسم کا مالک ہوں اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے اس سے خیر چھین لی اور ہر قسم کی بھلائی سے محروم و مایوس کر دیا اور اس کو شیطان مردود قرار دیا۔ (ابن جریر طبری)

ابلیس فرشتوں میں مکرم تھا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابلیس قبیلہ کے اعتبار سے اشراف ملائکہ اور مکرم فرشتوں میں سے تھا یہ جنت کا داروغہ تھا آسمان دنیا کا حکمران تھا مجمع البحرین روم اور فارس بھی اس کے تصرف میں تھے ایک مشرق کی طرف جاری تھا اور ایک مغرب کی طرف اور یہ زمین کا بھی حکمران تھا اس لئے اس کے نفس نے اس کو گمراہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے باوجود دیکھ رہا ہے کہ اسے اس درجہ آسمان والوں پر عظیم اور بلند مرتبہ ہے اسی وجہ سے اس کے دل میں

Marfat.com

تکبر و غرور آ گیا جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نے نہیں جانا جب سجدہ کرنے کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا تکبر ظاہر فرما دیا اور قیامت تک کے لئے اس کو ملعون قرار دیا۔ (ابن جریر طبری، ابن المنذر)

ابلیس آسمان و زمین کا حکمران تھا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرشتوں کے ایک قبیلہ کا نام جن تھا اور ابلیس بھی انہیں میں سے تھا اور ابلیس آسمان اور زمین کے مابین حکمرانی کرتا تھا جب اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر غضب فرمایا اور اس ابلیس کو شیطان مردود قرار دے دیا۔

(ابن جریر طبری، ابن المنذر، ابو الشیخ کتاب العظمۃ، بیہقی شعب الایمان)

جن کو جن کہنے کی وجہ:

حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ابلیس کو پہلے آسمان کا ذمہ دار مقرر کر دیا گیا اور ابلیس فرشتوں کے اس قبیلہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا تھا ان کا نام جن اس لئے ہے کہ وہ جنت کا داروغہ و ذمہ دار تھا اور یہ ابلیس اپنی حکمرانی کے ساتھ جنت کا داروغہ بھی تھا پھر اس کے دل میں تکبر و غرور آ گیا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سب کچھ اس لئے عطا فرمایا ہے تاکہ فرشتوں پر میری برتری ظاہر کرے۔ (ابن جریر طبری)

ابلیس ہوا کے نظام چلانے والے دس فرشتوں میں سے ایک تھا:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہوا کا نظام چلانے والے دس فرشتوں میں سے دسواں (ایک) ابلیس تھا۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

ابلیس کا اصل نام:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابلیس کا اصل نام "عزازیل" تھا

Marfat.com

اور یہ ابلیس چار پروں والے مقرب فرشتوں میں سے تھا پھر اس کے بعد اللہ کی رحمت سے مایوس ومحروم کردیا گیا۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان، ابن ابی حاتم، بیہقی شعب الایمان)

حضرت ابوالمثنی فرماتے ہیں کہ ابلیس کا نام ''نائل'' تھا جب اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوا تو اس کا نام شیطان رکھ دیا گیا۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کا نام ابلیس کیوں رکھا گیا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان کا نام ابلیس اس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر قسم کی خیر سے محروم ومایوس کردیا۔ (ابن جریر طبری)

ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا:

حضرت ضحاک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے ابلیس کے متعلق اختلاف کیا تو ان میں سے ایک نے فرمایا کہ ابلیس فرشتوں کے اس قبیلہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا تھا۔

(ابن المنذر، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

عبدالرزاق اور علامہ ابن جریر طبری، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان

فسجدو الا ابلیس کان من الجن (سورہ کہف)

ترجمہ:۔ ''سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے جو قوم جن سے تھا''

کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ میں سے تھا جس کو جنات کہا جاتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ اگر ابلیس فرشتوں میں سے نہ ہوتا تو اس کو سجدہ کا حکم بھی نہ دیا جاتا یہ پہلے آسمان کا نگران تھا۔

Marfat.com

جنات قیامت تک جنتیوں کے زیور بنائیں گے:

ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان۔

فسجدو الاابلیس کان من الجن (سورہ کہف)

ترجمہ:۔ ”سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جوقوم جن سے تھا“

کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جنات فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں جو قیامت قائم ہونے تک ہمیشہ جنتیوں کے لئے زیور بناتے رہیں گے۔ (ابن ابی حاتم، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

ابلیس کی شکل تبدیل کردی گئی:

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کوملعون قرار دیا تو اس کی شکل کو دوسری شکل میں بدل دیا گیا پھر ابلیس نے اس کے لئے آہ وزاری اور فریاد کی اور ایسا رویا کہ دنیا میں قیامت تک کے رونے والوں کو اس میں شمار کیا جاسکتا ہے (یعنی عرصہ دراز تک روتا رہا) راوی کا بیان ہے کہ جب شیطان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں دیکھا تو دوبارہ پھر رویا اور اس کے پاس اس کی ذریت جمع ہوگئی تو ابلیس نے اپنی ذریت سے کہا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو شرک میں مبتلا کرنے سے ناامید ہوجاؤ لیکن ان کو ان کے دین کے معاملہ میں فتنہ بازی کرسکتے ہو ان میں نوحہ و ماتم اور شعر و شاعری داخل کرسکتے ہو۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان ابن ابی حاتم، ابوالشیخ)

فائدہ:

مذکورہ بالا تمام روایتوں سے واضح ہوتا ہے ابلیس مردود فرشتوں میں سے تھا جس کے متعلق چند دلائل روایات بھی بیان کی گئیں لیکن علماء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ ابلیس فرشتوں میں سے نہیں ہے اور ان حضرات کے

Marfat.com

دلائل بھی آگے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کئے ہیں اور یہی حق وصحیح ہے۔ اور آیت مقدسہ ''فسجدو الاابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربه'' یعنی تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے جو قوم جن سے تھا تو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ اس پر بین دلیل ہے۔ (از مترجم)

ابلیس کے متعلق دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرشتوں میں سے نہیں ہے:

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس ایک پلک جھپکنے بھر کے لئے فرشتوں میں سے نہیں تھا ابلیس جن کا اصل ہے جس طرح انسان کی اصل حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ (ابن جریر طبری، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

ابلیس فرشتہ نہیں تھا:

علامہ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابلیس تمام جنوں کا باپ ہے جس طرح حضرت آدم علیہ السلام تمام انسانوں کے باپ ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام انسانوں میں سے ہیں اور انسانوں کے باپ ہیں اور ابلیس جنوں میں سے ہے اور جنوں کا باپ ہے۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ)

شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابلیس ان جنوں میں سے ہے جس کو فرشتوں نے دھکا دیا تھا تو بعض فرشتوں نے ابلیس کو گرفتار کرلیا اور آسمان پر لے گئے۔ (ابن جریر طبری، ابن ابی حاتم فی التفسیر)

علامہ ابن جریر، حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرشتوں نے جنوں سے قتال کیا تو ابلیس کو گرفتار کرلیا گیا اور اس وقت وہ چھوٹا تھا پھر فرشتوں کے ساتھ عبادت کرتا رہا۔ (ابن جریر طبری)

ابن جابر، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک فرمائے جنہوں نے یہ گمان کیا کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا جبکہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ارشاد فرماتا ہے۔ ''کان من الجن'' یعنی ابلیس جنوں میں سے تھا۔ (ابن المنذر)

شیطان کے تکبر کی ایک اور وجہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہیں اللہ رب العزت نے ابلیس کو بھیجا کہ سطح زمین سے میٹھی اور شوریلی مٹی اٹھالا چنانچہ ابلیس لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اسی سے پیدا فرمایا اسی وجہ سے ابلیس نے کہا تھا

''اسجد لمن خلقت طیناً'' (سورہ اسراء)

''کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا، جبکہ اس مٹی کو میں ہی لایا تھا۔'' (طبقات ابن سعد، طبری، ابی حاتم)

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام کو بہکانے کے لئے شیطان کا جنت میں دخول

جنت میں کیسے داخل ہوا؟

حضرت ابن مسعود اور چند صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا

اسکن انت وزوجك الجنة۔ (سورہ بقرہ)

ترجمہ:۔ ''اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔''

تو ابلیس نے ان کے پاس جنت میں جانا چاہا تو جنت کے داروغہ نے روک دیا تو ابلیس سانپ کے پاس آیا اور اس وقت اونٹ کی طرح سانپ کی بھی چار ٹانگیں تھیں اور وہ (سانپ) سب جانوروں سے زیادہ خوبصورت تھا اس سے ابلیس نے بات کی کہ سانپ ابلیس کو اپنے منہ میں داخل کرلے تاکہ وہ اس ترکیب سے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچ جائے چنانچہ سانپ نے اس کو اپنے منہ میں داخل کرلیا اور داروغہ کے پاس سے گزر کر جنت میں داخل ہوگیا اور داروغہ نہ جان سکے کہ اس کام سے اللہ تعالیٰ نے کیا ارادہ فرمایا ہے چنانچہ ابلیس سانپ کے منہ سے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا اے آدم! کیا میں تمہیں جنت کے درخت اور ہمیشہ باقی رہنے والے ملک کا پتہ نہ بتاؤں۔

(ابن جریر، ابن ابی حاتم)

سانپ نے ابلیس کا ساتھ دیا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے دشمن ابلیس نے اپنے

Marfat.com

آپ کو زمین کے تمام جانوروں کے سامنے پیش کیا کہ اسے کون اٹھائے گا تا کہ وہ اس جنت میں داخل ہو جائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے گفتگو کرے تو سب جانوروں نے اس بات سے انکار کر دیا حتیٰ کہ ابلیس نے سانپ سے بات کی اور اس سے کہا کہ میں تجھے انسان کی ایذا سے بچاؤں گا اگر تو مجھے جنت میں داخل کر دے تو تو میرے ذمہ میں ہوگا چنانچہ سانپ نے ابلیس کو اپنے دانتوں میں اٹھالیا (یہاں تک کہ ابلیس سانپ کے منہ میں داخل ہو گیا) پھر ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے سانپ کے منہ سے گفتگو کی یہ سانپ کپڑے پہن کر چار ٹانگوں پر چلتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ابلیس کا ساتھ دینے کی وجہ سے اسے کپڑا اور ٹانگوں سے عاری (ننگا) کر دیا اور اسے پیٹ کے بل چلنے والا کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لہٰذا سانپ کو جہاں کہیں تم پاؤ اسے مار ڈالو اور اللہ کے دشمن کا اس سے بدلہ چکاؤ۔ (تفسیر عبدالرزاق، ابن جریر)

سانپ کی اصلیت:

حضرت ربیع فرماتے ہیں مجھ سے ایک محدث نے بیان کیا کہ شیطان جنت میں چار ٹانگوں والے جانور کی شکل میں داخل ہوا گویا کہ یہ اونٹ معلوم ہوتا تھا اللہ کی اس پر لعنت ہوئی تو اس کی ٹانگیں گر گئیں اور سانپ بن گیا۔

(ابن جریر طبری)

حضرت ربیع کہتے ہیں مجھ سے حضرت ابو لعالیہ نے بیان کیا کہ کچھ اونٹ ابتدائے آفرینش میں جن تھے۔

میں تمہارا خیر خواہ ہوں:

حضرت ابی غنم سعید بن احمد بن حمید بن حضرمی سے روایت ہے کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم و حضرت حوا علیہا السلام کو جنت میں ٹھہرایا تو حضرت آدم علیہ السلام جنت کی سیر کو نکل گئے ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کی غیر موجودگی کو

Marfat.com

غنیمت جانا اور وہاں پہنچ گیا جہاں حضرت حواء موجود تھیں تو اس نے ایسی بانسری بجائی کہ اس جیسی لذت وشہوت اور گیت سننے والوں نے سنی ہی نہیں حتیٰ کہ حضرت حواء کا جوڑ جوڑ حرکت کرنے لگا پھر شیطان نے بانسری نکال دی پھر بانسری کو پلٹ کر دوسری طرف سے دوبارہ بجایا تو رونے اور کسی چیز کے چلانے کی ایسی آواز آئی کہ اس جیسی آواز سننے والوں نے کبھی سنی نہیں گویا ہنگامہ محشر برپا کردیا حضرت حواء نے اس سے فرمایا تو یہ کیا چیز لایا ہے؟ شیطان نے کہا میں نے جنت میں تم دونوں کا مرتبہ ومقام اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری عزت وکرامت کو یاد کیا تو میں تمہارے مرتبہ ومقام سے بہت خوش ہوا اور اس بات کو یاد کر کے کہ تم کو یہاں سے نکال دیا جائے گا تو میں تمہارے حق میں رویا اور غمگین ہوا۔ کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں یہ نہیں کہا کہ جب تم دونوں اس درخت سے کھاؤ گے تو مرجاؤ گے اور اس جنت سے نکال دیئے جاؤ گے؟ اے حواء! میری طرف دیکھو جب میں اس درخت سے کھا کر مرجاؤں یا میری شکل صورت کچھ بگڑ جائے تو تم دونوں اس درخت سے مت کھانا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے صرف اس لئے منع کیا کہ تم جنت میں ہمیشہ نہ رہنے لگو میں تمہارے لئے قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ (ابن المنذر)

کوکھ پر ہاتھ رکھنا شیطان کا طریقہ ہے:

حضرت حمید بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا اس لئے مکروہ فرمایا گیا ہے کہ ابلیس اسی حالت میں زمین پر اتارا گیا۔ شیطان کمر پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔ (ترمذی شریف، ابن ابی شیبہ)

شیطان زمین پر کہاں اتارا گیا؟

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابلیس بصرہ سے چند میل کے فاصلہ پر ''دست میسان'' میں اتارا گیا۔ (ابن ابی حاتم فی التفسیر)

Marfat.com

شیطان کے ہاتھ کی نحوست:

حضرت سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اتارے گئے تو ان کے ساتھ گندم تھا تو اس پر ابلیس نے اپنا (منحوس) ہاتھ رکھا دیا چنانچہ اس بد بخت کا ہاتھ جس چیز پر پڑا اس کا نفع ضائع ہوگیا۔

(ابن ابی حاتم، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت حواء علیہا السلام نے جب بچہ جنا تو ابلیس نے آپ کے گرد چکر لگایا کیوں کہ آپ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا شیطان نے کہا آپ اس کا نام عبدالحارث رکھ دیں تو یہ فوت نہ ہوگا چنانچہ انہوں نے اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا تو وہ زندہ رہا حضرت حواء نے یہ کام شیطان کے القاء اور اس کے کہنے سے کیا تھا۔

(احمد، ترمذی، حاکم، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ)

فائدہ:

جب حضرت آدم علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ابلیس نے بچہ کا نام عبدالحارث رکھوایا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ہمارا کھلا دشمن ہے چنانچہ اس کا نام بدل دیا گیا۔

(ازمترجم)

Marfat.com

ابلیس کا انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس آنا

حضرت نوح علیہ السلام اور شیطان:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو ایک بوڑھے کو دیکھ کر پہچان نہ سکے تو پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ابلیس ہوں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے پوچھا، کس لئے داخل ہوا؟ اس نے کہا میں اس لئے داخل ہوا تا کہ آپ کے ساتھیوں کے دلوں کو خراب کروں اور ان کے دل میرے ساتھ ہوں اور بدن آپ کے ساتھ تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے دشمن! یہاں سے نکل جا شیطان نے کہا پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کے ذریعہ سے میں لوگوں کو گمراہ وہلاک کرتا ہوں میں ان میں سے تین آپ کو بتادوں گا لیکن دو نہیں بتاؤں گا (لہٰذا آپ مجھے کشتی سے نہ نکالیں) پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ آپ کو ان تین کی ضرورت نہیں اس کو حکم دیں کہ وہ دو چیزیں بیان کرے ابلیس نے کہا میں انہی دو چیزوں سے لوگوں کو ہلاک وگمراہ کرتا ہوں اور وہ چیزیں یہ ہیں جن کو جھٹلایا نہیں جاسکتا (۱) حسد:۔ اسی کی وجہ سے میں ملعون ہوا اور شیطان مردود ہوا (۲) حرص:۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے پوری جنت حلال فرمادی (اور حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں ہمیشہ رہنے کی خواہش تھی) اسی حرص کی وجہ سے میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور شیطان:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اسی طرح ابلیس نے حضرت

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات کی تو اس نے کہا اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا اور آپ سے کلام فرمایا میں بھی خدا کی مخلوق میں سے ہوں میں نے گناہ کیا ہے اور اب میں توبہ کرنا چاہتا ہوں لہٰذا آپ اپنے پروردگار بزرگ وبرتر کی بارگاہ میں میری سفارش کریں کہ وہ میری توبہ قبول فرمائے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! میں نے تیری حاجت پوری کردی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ابلیس سے ملے اور فرمایا مجھے یہ حکم ملا ہے کہ تو حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کر تو تیری توبہ قبول کرلی جائے گی تو ابلیس تکبر اور غصہ میں آکر کہنے لگا میں نے اس کی زندگی میں سجدہ نہیں کیا تو اب اس کے مرجانے کے بعد اسے سجدہ کروں۔ پھر ابلیس نے یہ بھی کہا اے موسیٰ! میرے حق میں اپنے رب کے حضور آپ کی سفارش کرنے کی وجہ سے آپ کا مجھ پر کچھ حق ہے لہٰذا آپ تین مواقع پر مجھے یاد کرلیا کریں ہلاکت کی تین ہی جگہیں ہیں۔

(۱) غصہ کے وقت مجھے یاد کریں اس لئے کہ اس وقت میرا چہرا آپ کے چہرے میں ہوگا اور میری آنکھیں آپ کی آنکھوں میں لگی ہوں گی اور میں اس وقت آپ کے خون میں دوڑ رہا ہوں گا۔

(۲) دولشکروں (اسلام وکفر) کے درمیان جنگ کے وقت بھی مجھے یاد کریں کہ اس وقت بھی میں ہی انسانوں کے پاس آتا ہوں اور اس کو اس کی اولاد بیوی بچے یاد دلاتا ہوں تاکہ وہ پیٹھ دیکھا کر بھاگ جائے۔

(۳) نامحرم عورت کی مجلس میں بیٹھنے سے بھی آپ گریز کریں کیوں کہ میں اس کا آپ کے پاس اور آپ کا اس کے پاس قاصد بنا ہوتا ہوں۔

(ابن ابی الدنیا مکائدالشیطان)

Marfat.com

حضرت نوح علیہ السلام اور شیطان:

حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی لنگر انداز ہوئی تو آپ نے ابلیس کو کشتی کے پچھلے حصہ میں دیکھا تو آپ نے اس سے فرمایا ابلیس! تو تباہ ہو جا تیری وجہ سے زمین والے غرق ہوئے تو نے ہی ان کو تباہ کیا ہے ابلیس نے کہا پھر میں کیا کروں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا تو توبہ کر لے اس نے کہا پھر آپ اپنے پروردگار عزوجل سے پوچھیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ تو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ اس کی توبہ کی صورت یہی ہے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرے حضرت نوح علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا تیری توبہ مقرر ہوگئی ہے اس نے پوچھا وہ کیا ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تو حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کر لے اس نے کہا میں نے اس کو زندگی میں سجدہ نہیں کیا تو کیا اب اس کے مرجانے کے بعد اسے سجدہ کروں۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

کشتی نوح میں شیطان کیسے داخل ہوا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کشتی نوح میں سب سے پہلے چیونٹی داخل ہوئی اور سب سے آخر میں گدھا داخل ہوا اور ابلیس گدھے کی دم سے لٹک کر داخل ہوا۔

میں (امام سیوطی) کہتا ہوں ابن جریر اور ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں جانوروں میں سب سے پہلے چیونٹی کو سوار کیا اور سب سے آخر میں گدھے کو جب گدھا داخل ہوا تو گدھے نے اپنا اگلا حصہ کشتی میں داخل کیا تو ابلیس اس کی دم سے لٹک گیا جس کی وجہ سے گدھا اپنے پاؤں اٹھا نہ سکا تو حضرت نوح علیہ السلام اس سے فرمانے لگے تیری خرابی ہو داخل ہو جا تو اس نے پاؤں اٹھائے مگر اٹھا نہ سکا

Marfat.com

یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا خرابی ہو پورے طور پر داخل ہو جا اگرچہ تیرے ساتھ شیطان بھی ہو آپ کی زبان سے یہ الفاظ جاری ہو گئے جب حضرت نوح علیہ السلام نے یہ کلمہ فرمایا تو شیطان نے گدھے کا راستہ صاف کر دیا اور گدھا اندر داخل ہو گیا اور شیطان بھی اس کے ساتھ ہی داخل ہو گیا تو حضرت نوح علیہ السلام نے اس سے پوچھا اے اللہ کے دشمن! تجھے کس نے داخل کیا؟ اس نے کہا کیا آپ نے (گدھے سے) نہیں کہا تھا کہ داخل ہو جا اگرچہ تیرے ساتھ شیطان بھی ہو؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا چل میرے پاس سے نکل جا ابلیس نے کہا آپ کو اپنے ساتھ مجھے سوار کرنا لازمی ہے (کیوں کہ مجھے قیامت تک مہلت مل چکی ہے اور اللہ اس طوفانی عذاب سے اس کشتی کے ذریعے بچائے گا) چنانچہ یہ کشتی کی چھت پر سوار ہو گیا۔

شیطان گدھے کی دم سے لٹک کر داخل ہوا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے گدھے کو کشتی میں سوار کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت نوح علیہ السلام نے گدھے کے دونوں کان پکڑے تو ابلیس نے اس کی دم پکڑ لی حضرت نوح علیہ السلام اس کو اپنی طرف کھینچنے لگے اور ابلیس ملعون اسے اپنی طرف کھینچنے لگا تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اے شیطان! داخل ہو جا گدھا داخل ہو گیا اور ابلیس بھی اس کے ساتھ داخل ہو گیا جب کشتی روانہ ہوئی تو ابلیس اس کی دم میں بیٹھ کر گانے لگا حضرت نوح علیہ السلام نے اس سے فرمایا تیری خرابی ہو تجھے کس نے اجازت دی؟ ابلیس نے کہا آپ نے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے پوچھا میں نے کب اجازت دی؟ ابلیس نے کہا آپ نے گدھے سے کہا اے شیطان! داخل ہو جا چنانچہ میں آپ کی اجازت سے داخل ہو گیا۔ (ابو الشیخ فی التفسیر)

Marfat.com

کشتی نوح کے بانس پر بیٹھ کر شیطان نے نجات پائی:

حضرت عطاء اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابلیس کشتی میں سوار ہونے کے لئے آیا تو حضرت نوح علیہ السلام نے دفع فرمادیا ابلیس نے کہا اے نوح! مجھے تو مہلت دی گئی ہے اور تمہارا مجھ پر کوئی بس نہیں چل سکتا (آپ مجھے بیٹھنے سے منع نہیں کر سکتے) تو حضرت نوح علیہ السلام نے جان لیا کہ وہ اس بات میں سچا ہے اس لئے حضرت نوح علیہ السلام نے ابلیس کو بیٹھنے کی اجازت دے دی کہ کشتی کے بانس پر بیٹھ جا۔ (ابن عساکر فی التاریخ)

حضرت نوح علیہ السلام سے انگور کے لئے شیطان کا جھگڑا:

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے ساتھ کشتی میں ہر مخلوق کا جوڑا لے لیں اور ایک فرشتہ بھی اپنے ساتھ لے لیں چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے ہر مخلوق سے ایک ایک جوڑا اٹھالیا لیکن انگور باقی رہ گئے تو ابلیس ملعون نے آ کر کہا یہ تو سب میرے ہیں تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرشتہ کی طرف دیکھا (کہ تمہاری کیا رائے ہے؟) فرشتہ نے کہا ابلیس آپ کا شریک وحصہ دار ہے آپ اس سے عمدہ شراکت کریں تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا بہت اچھا دو تہائی میرے ہوں گے اور ایک تہائی اس کا ہوگا فرشتہ نے پھر کہا یہ آپ کا شریک ہے آپ اس سے بھی شراکت کا معاملہ کریں تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا آدھ میرا اور آدھہ اس کا ہوگا تو ابلیس نے کہا (نہیں بلکہ) یہ تو سب میرے ہی ہیں تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرشتے کی طرف دیکھا تو فرشتے نے کہا یہ آپ کا شریک ہے آپ اس سے اچھی شراکت کریں تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا بہت اچھا میرا ایک تہائی ۱/۳ اور اس کا دو تہائی ۲/۳ فرشتے نے کہا آپ نے بہت اچھا کیا آپ محسن ہیں آپ اس کو انگور کی شکل میں کھائیں

Marfat.com

گے اور یہ کشمش بنا کر اور جوس بنا کر تین دن تک پیئے گا۔

(ابن ابی حاتم فی التفسیر)

ابن المنذر نے بھی شیخ التابعین حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کی اور آخر میں اتنا اضافہ بھی کیا ہے کہ آپ اس کو پکائیں گے جس سے ودتہائی خباثت اتر جائے گی اور یہی شیطان کا حصہ ہوگا اور اس کا ایک تہائی جو بچے گا وہ آپ (انسان) پئیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان لعین نے حضرت نوح علیہ السلام سے انگور کی لکڑی کے متعلق جھگڑا کیا اور کہا کہ یہ میری ہے اور حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا یہ میری ہے تو ان دونوں نے صلح اس پر کرلی کہ اس کا ایک تہائی حضرت نوح علیہ السلام کی ہوگی اور دوتہائی شیطان کی ہوگی۔

(نسائی کتاب الاشربہ)

حضرت ابراھیم علیہ السلام اور شیطان

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی میں رکاوٹ:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے صاجبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا اخواب دیکھا (انبیائے کرام علیھم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں اس لئے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی وحی کی گئی) تو شیطان نے کہا اگر میں نے ان کو اس موقع پر فتنہ میں نہ ڈالا تو پھر کبھی بھی ان کو فتنہ میں نہیں ڈال سکوں گا چنانچہ جب حضرت ابراھیم علیہ السلام اپنے صاجزادے کو ذبح کرنے کے لئے لے کر نکلے تو شیطان حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور پوچھا کہ ابراھیم تمہارے بیٹے کو کہاں لے کر جارہے ہیں؟ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابراھیم اپنے بیٹے کو اپنے

Marfat.com

کسی کام سے لے کر جا رہے ہیں شیطان نے کہا وہ اپنے کسی کام سے نہیں لے گئے بلکہ وہ اسے ذبح کرنے کے لئے لے گئے ہیں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا وہ اپنے صاحبزادے کو کیوں ذبح کریں گے؟ شیطان نے کہا ان کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات کا حکم دیا ہے تو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کا حکم مانا تو یہ انہوں نے بہت ہی اچھا کیا ہے (جب شیطان کی یہاں دال نہ گلی) تو شیطان وہاں سے (نامراد) نکلا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس پہنچ کر کہا تمہارے والد تمہیں کہاں لے جا رہے ہیں؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اپنے کسی کام سے لے جا رہے ہیں شیطان نے کہا (نہیں بلکہ) وہ تمہیں ذبح کرنے کے لئے لے جا رہے ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا وہ مجھے ذبح کیوں کریں گے؟ شیطان نے کہا ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات کا حکم دیا ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات کا حکم دیا ہے پھر تو وہ اسے ضرور کریں چنانچہ شیطان انہیں چھوڑ کر بھاگا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گیا اور پوچھا آپ اپنے صاحبزادے کو کہاں لے جا رہے ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ایک کام سے لے جا رہا ہوں شیطان نے کہا آپ اسے کسی کام سے نہیں لے جا رہے ہیں بلکہ آپ اسے ذبح کرنے کے لئے لے جا رہے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں اسے کس لئے ذبح کروں گا؟ شیطان نے کہا آپ کا گمان ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم اگر اللہ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے تو میں ضرور کروں گا چنانچہ شیطان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ دیا اور شیطان اپنی پیروی کرانے سے مایوس ہو گیا۔ (عبدالرزاق، ابن جریر، حاکم، بیہقی شعب الایمان)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت

Marfat.com

ابراہیم علیہ السلام کو اپنے صاحبزادے کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا اے بیٹے! چھری لے آؤ شیطان نے کہا یہی وہ وقت ہے کہ میں آل ابراہیم سے اپنی حاجت کو پہنچ سکتا ہوں۔ چنانچہ شیطان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کے کسی دوست کی شکل میں ملاقات کی اور کہا اے ابراہیم! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کسی کام سے جارہا ہوں شیطان نے کہا اللہ کی قسم آپ نے جو خواب دیکھا ہے اس کی وجہ سے آپ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے جارہے ہیں جبکہ خواب کا حال یہ ہے کہ کبھی غلط ہوتا ہے اور کبھی صحیح و درست بھی ہوتا ہے اور آپ نے جو خواب دیکھا ہے اس میں کچھ فائدہ نہیں کہ آپ اسماعیل کو ذبح کریں جب شیطان مردود نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذرا برابر نہیں پھسلا سکا تو اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا اے اسماعیل! کہاں جارہے ہیں؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کام سے جارہا ہوں شیطان نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام تو تمہیں ذبح کرنے لے جارہے ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا ان کو میرے ذبح کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ پھر فرمایا کیا تو نے کسی کو دیکھا ہے جس نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا ہو؟ شیطان نے کہا وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ذبح کریں گے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لئے ذبح کریں گے تو میں صبر کروں گا اللہ تعالیٰ اس کے لائق ہے (کہ میں اس کے لئے قربان کیا جاؤں) جب شیطان نے دیکھا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بھی ذرہ برابر ٹس سے مس نہ کرسکا تو شیطان حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور پوچھا کہ اسماعیل کہاں جارہے ہیں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کے کسی کام کے لئے جارہے ہیں شیطان نے کہا (نہیں بلکہ) وہ تو ان کو ذبح کرنے کے لئے جارہے ہیں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے

Marfat.com

فرمایا کیا تو نے کسی کو دیکھا ہے جس نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا ہو؟ شیطان نے کہا وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ذبح کریں گے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ذبح کریں گے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام اللہ ہی کے (بندے) ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے لائق ہے جب شیطان نے دیکھا کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا پر بھی اس کا کچھ بس نہیں چل سکا (تو مقام منیٰ میں) جمرہ (عقبہ) کے پاس آیا اور غصہ سے اتنا پھولا کہ پوری وادی بند کردی اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ بھی (حضرت جبریل علیہ السلام) تھا فرشتہ نے کہا اے ابراہیم! سات کنکریاں ماریئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (شیطان کو) سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر، کہتے رہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے راستہ کشادہ ہوگیا پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام چل کر دوسرے جمرہ (وسطیٰ) کے پاس پہنچے اس وقت بھی شیطان نے غصہ میں پھول کر ساری وادی بند کردی تو فرشتے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا اے ابراہیم! پھر سات کنکریاں ماریئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر، کہا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے راستہ کشادہ ہوگیا پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام چل کر تیسرے جمرہ (اولیٰ) کے پاس پہنچے اس وقت بھی شیطان نے غصہ میں پھول کر ساری وادی بند کردی پھر فرشتے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا اے ابراہیم! پھر سات کنکریاں ماریئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر، کہتے اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے راستہ کشادہ ہوگیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام قربان گاہ تک پہنچ گئے۔

(ابن جریر، ابن ابی حاتم فی التفسیر)

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شیطان کو کنکریاں مارنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم ہوا تو منیٰ جاتے وقت شیطان آپ کے سامنے آ گیا اور ان سے سابقت (آگے بڑھنا چاہا) کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سبقت لے گئے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کو جمرہ عقبہ لے گئے شیطان رکاوٹ بن کر آ گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شیطان کو ساتھ کنکریاں ماریں اور آگے چل پڑے پھر شیطان نے جمرہ وسطیٰ کے پاس آ کر رکاوٹ ڈالی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ شیطان بھاگ گیا۔
(ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیہقی شعب الایمان)

ذبیح کون؟ لاجواب تحقیق از مترجم:

حضرت اسماعیل علیہ السلام قربان ہوئے یا حضرت اسحاق علیہ السلام ''لقط المرجان'' کے بعض نسخوں میں جو روایتیں ہیں ان سے تو یہی ثابت ہوتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کو قربان کرنے کے لئے لے گئے تھے لیکن جو نسخہ میرے پاس ہے جس کا میں ترجمہ کر رہا ہوں اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پیش فرمائی لیکن نسخہ میں ایک عجیب بات یہ بھی ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر کیا گیا اور انہیں حضرت سارہ کا بیٹا بتایا گیا جبکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا ہے۔ تفسیر روح المعانی میں مختلف کتب کے حوالہ سے حضرت عمر بن خطاب، حضرت عباس، حضرت مسعود، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کو قربان کرنے کے لئے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں مختلف روایات ہیں بعض میں حضرت اسحاق علیہ السلام کا ذکر ہے اور بعض میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح بیان کیا گیا ہے

Marfat.com

تابعین میں حضرت کعب، سعید بن جبیر مجاہد، قاسم بن یزید، مسروق، قتادہ، عکرمہ، وہب بن منبہ، عبید بن عمیر عبدالرحمٰن بن یزید، قاسم بن حنبل اور ابن شہاب زہری وغیرہم بھی حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبیح مانتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے علامہ سہیلی فرماتے ہیں حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبیح ہونے میں شک ہی نہیں ہوسکتا لیکن علماء کا ایک اور گروہ یہ کہتا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام قربان کرنے کے لئے لے گئے تھے اس کے قائل حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت امام حسن اور حضرت سعید بن المسیب امام شعبی محمد بن کعب قرظی ہیں حضرت عمر بن العزیز اور عمرو بن العلاء سے بھی یہی روایت کیا گیا ہے علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ذکر میں ایک مقام پر فرمایا "الیق باسماعیل لان اول ولد له الخ اس بحث کے آخر میں فرمایا:

والتوقف عندی خیر من هذا القول والذی امیل انا الیه انه اسماعیل علیہ السلام بناء علی ان ظاهر الایه تقتضیه وانه المروی عن کثیر من ائمه اهل البیت ولم اتیقن صحه حدیث مرفوع یقتضی خلاف ذلك وحال اهل الکتاب لا یخفی علی ذوی الالباب

حاصل کلام یہ ہے کہ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بہتر ومناسب یہی ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام قربان کرنے کے لئے لے گئے تھے اس لئے کہ آیت کا ظاہر بھی اسی پر دلالت کرتا ہے اور فرماتے ہیں میرا خود اسی طرف میلان ہے۔ (روح المعانی، ج ۲۳)

دیگر دلائل:

حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام دونوں ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں جمہور علماء کے نزدیک حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کی قربانی ہوئی ذبیح اللہ یہی ہیں اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کعبہ

Marfat.com

معظّمہ کی تعمیر انہوں نے ہی کی، آب زمزم انہیں کے قدم مبارک کے نیچے سے جاری ہوا، مکہ معظمہ انہیں کے سبب آباد ہوا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے نبی سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کی نسل پاک سے پیدا ہوئے، یہ تمام یادگاریں حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی سے متعلق ہیں کہ مسلمان روزانہ پانچ وقت انہیں کے تعمیر کئے ہوئے کعبہ معظّمہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں انہیں کی قربانی کے سبب ہر سال دنیا کے لاکھوں مسلمان بے شمار جانوروں کی قربانی کرتے ہیں اور لاکھوں مسلمان ہر سال مکہ شریف حاضر ہو کر ان کے بنائے ہوئے کعبہ معظّمہ کا اپنی آنکھوں سے نظارہ کرتے اور اس کا طواف کرتے ہیں صفا و مروہ کے درمیان ان کے لئے پانی کی تلاش میں انہی کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے سعی کرنے کی وجہ سے تمام حجاج کرام سعی کرتی ہیں اور سعادت سے بہرہ مند ہونے کے لئے اہل اسلام جوق درجوق دنیا کے گوشے گوشے سے پہنچتے ہیں۔اور قربانی کس کی ہوئی بیشک یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں یا حضرت اسحٰق علیہ السلام لیکن دلائل کی قوت اس پر دال ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں یہ مسئلہ اہل کتاب اور اہل اسلام کے درمیان بھی مختلف فیہ ہے یہود و نصاریٰ اور کچھ اہل اسلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ نہیں تسلیم کرتے بلکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دیتے ہیں لیکن جمہور اہل اسلام کے نزدیک قربانی کا عظیم واقعہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی سے متعلق ہے نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام سے جس کی تفصیل قرآن کریم میں اللہ ب العزت جل مجدہ نے اس طرح بیان فرمائی ہے۔

ترجمہ:۔"اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا الٰہی مجھے لائق اولاد دے تو ہم نے اسے خوشخبری سنائی ایک عقل مند لڑکے کی پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا کہا اے میرے بیٹے! میں

Marfat.com

نے خواب میں دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے کہااے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدانے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی حوصلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دیکر اسے بچالیا اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی سلام ہو ابراہیم پر ہم ایسا ہی حوصلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا نبی ہمارے قرب خاص کے سزاواروں (لائق) میں۔

(سورۃ الصفت، آیت ۹۹ تا ۱۱۲۔ ترجمہ کنز الایمان)

ان آیات بینات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وہ صاحبزادے جو دعا سے پیدا ہوئے وہی ذبح اللہ ہیں مگر ان کا نام مذکور نہیں البتہ واقعہ کی تفصیل کے بعد حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بشارت ہے اس لئے کچھ اہل اسلام بھی حضرت اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دیتے ہیں لیکن جمہور اہل اسلام جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ مانتے ہیں ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''انا ابن الذبیحین ''یعنی میں دو ذبیح کا بیٹا ہوں

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصحیح کی اور ایک اعرابی نے حضور کو ''یا ابن الذبیحین'' کہہ کر پکارا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا ''اخرجہ الحاکم'' جب لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ''ابن الذبیحین'' کی وجہ دریافت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا کہ ایک ذبیح تو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جو ہمارے آبائی کرام میں سے ہیں اور دوسرے ذبیح ہمارے والد ماجد حضرت عبداللہ ہیں کہ جب حضرت عبدالمطلب نذر پوری کرنے کے لئے انہیں ذبح کرنے چلے تو سو اونٹ کے فدیہ سے ان کی جان بچی اس طرح میں ''ابن الذبیحین'' ہوں۔ (تفسیر کبیر)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام

(۲) حضرت اصمعی نے حضرت ابو عمرو بن العلا سے دریافت کیا کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں یا حضرت اسحٰق علیہ السلام تو انہوں نے فرمایا اے اصمعی! تمہاری عقل کہاں ہے؟ حضرت اسحٰق علیہ السلام مکہ میں کب تھے وہ تو ملک شام میں تھے مکہ مکرمہ میں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی تھے انہوں نے اپنے باپ کے ساتھ کعبہ معظّمہ کی تعمیر فرمائی اور قربان گاہ بھی مکہ مکرمہ ہی میں ہے۔ (تفسیر کبیر، معالم التنزیل) ثابت ہوا کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اسمعیل وادریس وذالکفل کل من الصبرین (سورہ الانبیاء)

ترجمہ:۔''اسماعیل اور ادریس اور ذو الکفل وہ سب صبر والے تھے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو صابر فرمایا کہ انہوں نے ذبح پر صبر کیا اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کو کہیں صابر نہ فرمایا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

واذکر فی الکتب اسمعیل انه کان صادق الوعد وکان رسولا نبیاO (سورہ مریم)

ترجمہ:۔''اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور

Marfat.com

رسول تھا غیب کی خبریں بتایا۔“

یعنی وہ وعدہ کے سچے ہیں کہ انہوں نے ذبح پر صبر کرنے کا جو اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا اس کو پورا فرمایا اس لئے تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام۔

(۴) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فبشر ناھا باسحق ومن ورآء اسحق یعقوب○ (سورہ ھود)

ترجمہ:۔”تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی۔“

اس آیت کریمہ میں حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ولادت کی بشارت کے ساتھ ان سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بھی خبر دی گئی ہے تو اگر حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بارے میں ذبح کا حکم مان لیا جائے تو یہ دو حال سے خالی نہیں یا تو ذبح کا حکم حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہوا یا بعد میں اگر حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ذبح کا حکم مانا جائے تو صحیح نہیں اس لئے کہ جب ان کی ولادت کی خبر پہلے دی جا چکی ہے تو بیٹے کی پیدائش سے پہلے باپ کو ذبح کا حکم دینا وعدہ الٰہی کے خلاف ہوگا جو باطل ہے اور اگر حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش کے بعد ان کے باپ حضرت اسحٰق علیہ السلام کے لئے ذبح کا حکم مانا جائے تو یہ بھی باطل ہے اس لئے کہ آیت کریمہ۔

فلما بلغ معه السعی قال یبنی انی اری فی المنام انی اذبحك○ (سورہ الصفت)

ترجمہ:۔”پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔“

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ذبح کا واقعہ بیٹے کی کم عمری

Marfat.com

میں ہوا لہٰذا حضرت اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دینا صحیح نہیں۔

(۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کی۔

رب ھب لی من الصلحین (سورہ الصفت)

ترجمہ:۔''اے میرے پروردگار مجھے نیک اور صالح اولاد عطا فرما۔''

اس سے معلوم ہوا کہ دعا کے وقت کوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کوئی اولاد نہ تھی اس لئے کہ طلب حاصل محال ہے اگر دعا کے وقت کوئی اولاد ہوتی تو یوں فرماتے کہ پروردگار مجھے دوسری اولاد عطا فرما لہٰذا معلوم ہوا کہ دعا پہلے بیٹے کے لئے تھی اور سب مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام سے پہلے پیدا ہوئے۔ (تفسیر کبیر)

اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دونوں صاحبزادوں کی پیدائش پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر پہلے کیا اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کا ذکر بعد میں چنانچہ سورہ ابراہیم میں ہے۔

الحمد لله الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل واسحقO

(سورہ ابراہیم)

تفسیر جلالین میں ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اس وقت پیدا ہوئے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۹۹ سال تھی اور جب آپ کی عمر ۱۲ سال ہوئی تو حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر جب ۱۱۷ برس کی ہوئی تو حضرت ابراہم علیہ السلام کو حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بشارت دی گئی۔

اور تفسیر کبیر میں ہے بعض لوگوں کے نزدیک حضرت اسماعیل علیہ السلام ۹۹ سال اور حضرت اسحٰق علیہ السلام ۱۱۲ سال کی عمر میں پیدا ہوئے اور بعض علماء کا یہ قول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۶۴ برس ہوئی تو حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے

Marfat.com

اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش ۹۰ سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام ایک سوسترہ سال کی عمر کے بعد ہی پیدا ہوئے ہیں۔

الحاصل ان اقوال میں اگرچہ سال کے تعین میں اختلاف ہے لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پہلے پیدا ہوئے یعنی ان کی ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے ہوئی بلکہ اسی وجہ سے ان کا نام اسمٰعیل رکھا گیا جیسا کہ تفسیر خازن اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اولاد کی دعا کرتے تھے اور کہتے تھے "اسمع یا ایل، یعنی اے اللہ تعالیٰ! سن لے اس لئے کہ 'ایل، سریانی زبان میں اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں تو جب اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سن لی اور صاحبزادے پیدا ہوئے تو ان کا نام وہی دعا کا جملہ 'اسمع یا ایل، رکھا گیا جو کثرت استعمال سے اسمٰعیل ہوگیا اور تورات شریف میں ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام دعوت ابراہیم ہیں یعنی حضرت ابراہیم کی دعا سے پیدا ہوئے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اسماعیل رکھا کیونکہ عبرانی زبان میں اسمٰعیل دو لفظوں سے مل کر بنا ہے اسمع اور ایل اسمع کے معنی سننا اور ایل کی معنی اللہ۔

(تکوین اصحاح، ۱۵۔۱۷۔۱۸)

ان دلائل سے آفتاب نیم روز کی طرح واضح ہوگیا کہ قرآن کریم کی آیت مبارکہ۔

رب ھب لی من الصلحین فبشر نه بغلم حلیم O

حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کے متعلق ہے پھر اس کے فوراً بعد ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

فلما بلغ معه السعی O

سے واقعہ ذبح کا بیان اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ ذبیح اللہ حضرت

Marfat.com

اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سب سے پہلی اولاد ہیں اور قربانی کے وقت تک بھی اکلوتے ہی رہے اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق آپ حضرت اسحٰق علیہ السلام سے تیرہ سال بڑے تھے اور دوسری روایتوں کے لحاظ سے اٹھارہ (۱۸) یا چھبیس (۲۶) سال بڑے تھے تورات میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس بیٹے کی قربانی کا حکم ہوا تھا اس کے بارے میں تصریح تھی کہ وہ اکلوتا ہو اور محبوب ہو۔ (تکون اصحاص، ص ۲۲ آیت ۱۲)

(۶) حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بشارت سورہ حجر میں 'غلم علیم، کے ساتھ ارشاد ہے 'انا نبشرك بغلم علیم، یعنی ہم آپ کو علم والے بچے کی بشارت دیتے ہیں اور سورہ ذاریات میں ہے فرشتوں نے ان کی ولادت کی بشارت ''غلم علیم'' کے ساتھ دی ارشاد ہے۔

وبشروہ بغلم حلیم (سورہ الذریت) یعنی فرشتوں نے انہیں علم والے بچے کی بشارت دی مگر جس بچے کی قربانی ہوئی اس کی بشارت 'غلم علیم، کے ساتھ ارشاد ہے ''فبشرنہ بغلم حلیم'' (سورہ الصفت) یعنی ہم نے اس کو متحمل مزاج بچے کی بشارت دی ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام صفت علم سے متصف (تعریف کئے گئے) ہوئے اور دوسرے صاحبزادے جن کی قربانی ہوئی وہ صفت حلم سے متصف (تعریف کیے گئے) ہوئے لہٰذا حضرت اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دینا صحیح نہیں۔

(۷) سورہ الصافات کی آیات میں واقعہ ذبح سے پہلے فرمایا۔

فبشرنہ بغلم حلیم O

پھر اس کے بعد فرمایا

وبشرنہ باسحق نبیا من الصلحین (سورہ صفت)

یعنی دوسری آیت کا پہلی آیت پر عطف (پھیرا) ہے اور معطوف (پھیرا

Marfat.com

ہوا) ومعطوف علیہ (جس پر پھیرا گیا ہو) میں مغائرت ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ ذبح کا واقعہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کے سوایعنی دوسرے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے متعلق ہے۔

(۸) جو مینڈھا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ فدیہ میں ذبح کیا گیا تھا اس کی سینگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے قبضہ میں تھی جو کعبہ مقدسہ میں لٹکائی ہوئی تھی۔ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یزیدی حملہ سے جل گئی اس کے بارے میں اخبار کثیرہ ہیں۔ (تفسیر کبیر)

حضرت شعبی نے فرمایا کہ مینڈھے کی سینگ ہم نے کعبہ مقدسہ میں لٹکی ہوئی دیکھی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ابتدائے اسلام میں مینڈھے کا سر اپنی دونوں سینگوں کے ساتھ کعبہ مقدسہ میں لٹکا ہوا تھا جو سوکھا ہوا تھا۔

(تفسیر خازن ومعام التنزیل)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں اور حضرت اسحٰق علیہ السلام ذبیح اللہ ہوتے تو مینڈھے کے سینگ ملک شام میں ان کی اولاد بنی اسرائیل کے قبضہ میں ہوتی۔

(۹) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل اور ان کی ملت کے متبعین میں قربانی کی متعدد یادگاریں آج تک پائی جارہی ہیں تورات میں ہے کہ جو بچہ اللہ تعالیٰ کی نذر کر دیا جاتا اس کے سر کے بال چھوڑ دیئے جاتے پھر معبد (عبادت خانہ) کے پاس مونڈے جاتے تھے۔ (قضاۃ اصحاح،۱۳۔۱۴) تو مسلمان حج وعمرہ کا احرام باندھتے ہی بال کے مونڈنے، کترنے اور اکھاڑنے سے رک جاتا ہے پھر حج وعمرہ سے فارغ ہونے کے بعد ہی مونڈاتا یا کترواتا ہے۔

اور تورات ہی میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

Marfat.com

قربانی کا حکم دینا چاہا تو پکارا اے ابراہیم! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا میں حاضر ہوں (تکوین اصحاح ۲۲، آیت ۱) تو مسلمان حج یا عمرہ کا احرام باندھتے ہی پکارتا رہتا ہے "لبیك لبیك" یعنی میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ اور صاحبزادے کے بدلے جانور ذبح ہوا تو حج قران وتمتع کرنے والوں پر اور چند شرطوں کے ساتھ ہر صاحب استطاعت مسلمان پر ہر سال قربانی واجب کی گئی۔ حدیث شریف میں ہے "سنة أبیكم ابراهیم" یعنی قربانی تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (احمد، ابن ماجہ)

قربانی کی یہ تمام یادگاریں مسلمانوں میں ہی پائی جاتی ہیں نہ کہ بنی اسرائیل میں اگر حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قربانی ہوئی ہوتی تو اس کی یادگاریں بنی اسرائیل میں ضرور پائی جاتیں معلوم ہوا کہ ذبیح اللہ حضرت اسحٰق علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور ذبح کا واقعہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کے ساتھ پیش آیا اور بنی اسرائیل صرف بغض وعناد میں ان کے ذبیح ہونے کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۰) اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذبح کے واقعہ میں ارشاد فرمایا: "فلما أسلما" یعنی جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن جھکائی "اسلما" کا مقصدر "الاسلام" (اسلما اسلام سے بنا ہے) جس کے معنی فرمانبردار ہونا، کسی کی بات ماننا کے ہیں تو ذبح کا حکم دونوں کے مان لینے کو اللہ رب العزت نے "اسلما" سے تعبیر فرمایا یعنی ان دونوں کو مسلم قرار دیا پھر اس عظیم کارنامہ کے صلہ میں ان کے وارثین ومتبعین کا نام مسلمان رکھا اور یہی اعزازی نام نسلاً بعد نسل چلا آرہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: هو سمكم المسلمين من قبل وفی هٰذا۔ (سورۂ حج)

تفسیر جلالین میں ہے "أی قبل هذا الكتاب وفی هذا القرآن" لہٰذا اس آیت کریمہ کا مطلب وخلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کتاب سے پہلے اور اس قرآن میں تمہارا نام مسلمان رکھا لہٰذا قربانی کے اعزاز میں ملا ہوا

Marfat.com

خطاب ''مسلمان'' جن کے وارثین ومتبعین کا ہوا وہی ذبیح اللہ ہیں اور وہ ذبیح اللہ نہیں ہیں جن کے وارثین ومتبعین اپنے آپ کو بنی اسرائیل اور یہود و نصاریٰ وغیرہ دوسرے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

ان دلائل قاہرہ وباہرہ سے یہ مسئلہ روزِ روشن کی طرح واضح وعیاں ہوگیا کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم بالصواب۔ (تحقیق لاجواب ختم ہوئی از مترجم)

شیطان زمین میں دھنس گیا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

یعنی جب حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لے کر جمرۂ عقبہ کے پاس گئے تو شیطان سامنے آیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کو جمرۂ وسطیٰ کے پاس لے آئے پھر یہاں بھی شیطان آیا پھر آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا پھر جبرئیل علیہ السلام آپ کو ایک اور جمرہ (جمرۂ اولیٰ) کے پاس لائے پھر شیطان آیا پھر آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو کنکریاں مارتے ہو اور ملت ابراہیم کی اتباع کرتے ہو)۔(مسند احمد)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے شیطان:

حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ کہیں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ابلیس ملعون آیا اور اس نے رنگ برنگا لباس یا ٹوپی پہن رکھی تھی (برنس کے معنی وہ لمبی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی اور اس لباس کو بھی کہتے ہیں جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ

Marfat.com

کام کرتا ہے) جب ابلیس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوا تو ٹوپی اتار کر رکھ دی اور آپ کے پاس آ کر کہا "السلام علیك یاموسی" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا ابلیس۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے زندہ نہ چھوڑے تم یہاں کیوں آئے ہو؟ ابلیس نے کہا اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کی بڑی قدر و منزلت ہونے کی وجہ سے میں آپ کو سلام کرنے کے لئے آیا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا وہ کیا چیز تھی جو میں نے تجھ پر دیکھی تھی؟ ابلیس نے کہا اسی کے ذریعہ میں انسانوں کے دل اچک لیتا ہوں

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا انسان کا وہ کونسا کام ہے جب وہ کرتا ہے تو انسان پر اغلاب ہو جاتا ہے؟ ابلیس نے کہا وہ جب خود پسندی میں مبتلا ہوتا ہے اور اپنے علم کو بہت اچھا سمجھنے لگتا ہے اور اپنے گناہوں کو بھول جاتا ہے۔ میں آپ کو تین چیزوں سے ڈراتا ہوں۔

(۱) وہ عورت جو آپ کے لئے حلال نہیں اس (غیر محرم عورت) سے خلوت نہ کریں کیوں کہ جب کوئی شخص نامحرم عورت سے خلوت کرتا ہے تو میں اس وقت موجود ہوتا ہوں اور اس کو گناہ میں مبتلا کر دیتا ہوں۔

(۲) جب آپ اللہ کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ کریں تو آپ اس کو پورا کیا کریں اس لئے کہ جب کوئی شخص اللہ کے ساتھ کوئی معاہدہ کرتا ہے تو میں اس کے پیچھے پڑ جاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کو ایفائے عہد سے پھیر دیتا ہوں۔

(۳) اور جب کوئی صدقہ نکالیں تو اسے خرچ کر دیا کریں اس لئے کہ جب کوئی شخص صدقہ نکالے اور خرچ نہ کرے (مستحق کو ادا نہ کرے) تو میں اس کے پیچھے لگ جاتا ہوں یہاں تک کہ میں اسے خرچ کرنے سے پھیر دیتا ہوں۔ پھر ابلیس منہ پھیر کر تین مرتبہ اسے خرابی ہو؟ اسے خرابی

Marfat.com

ہو کہتا ہوا چلا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جان لیا کہ وہ کیا چیز ہے جس سے انسان کو بچنا چاہیے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور شیطان کی مکاری:

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا کہ ابلیس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت آیا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب عزوجل سے مناجات فرمارہے تھے فرشتے نے ابلیس سے کہا تجھے خرابی وتباہی ہو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا چاہتا ہے وہ بھی اس حالت میں جبکہ وہ اپنے رب سے مناجات کررہے ہیں؟ ابلیس نے کہا میں ان سے وہی چاہتا ہوں جو میں نے ان کے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے چاہا تھا جب وہ جنت میں تھے۔
(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت ذوالکفل علیہ السلام اور شیطان:

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبیوں میں سے کسی ایک نبی علیہ السلام نے اپنے صحابہ سے فرمایا تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو غصہ نہ ہونے کی ذمہ داری اور میرے ساتھ میرے درجہ کو پہنچ جائے اور میرے بعد میری قوم میں میرا جانشین بن جائے؟ اس جماعت میں سے ایک نوجوان نے عرض کیا میں ضمانت دیتا ہوں اس نبی علیہ السلام نے پھر یہ سوال دوبارہ پوچھا تو اسی نوجوان نے جواب دیا میں ضمانت دیتا ہوں اس نبی علیہ السلام نے پھر تیسری بار وہی سوال پوچھا اس مرتبہ بھی اسی نوجوان نے جواب دیا میں ضمانت دیتا ہوں چنانچہ جب ان نبی علیہ السلام کا وصال ہواتو وہی نوجوان ان کی جگہ پر فائز ہوئے (خلیفہ ہوئے) تو ان کے پاس ابلیس آیا اور ان کو غصہ دلانے کے لئے اور ان سے مدد حاصل کرنے کے لئے کہا تو ایک شخص نے کہا میں اس کے ساتھ جاتا ہوں۔ پھر واپس آ کر اس نے اس نوجوان کو خبر دی کہ اس نے کچھ نہیں دیکھا ابلیس پھر آیا اور نوجوان کے

Marfat.com

پاس کھڑا ہو گیا تو انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا (اور غصہ نہیں کیا) اور شیطان ان کے پاس چپکے سے کھسک گیا اسی واقعہ کی وجہ سے آپ کا نام ذوالکفل رکھا گیا کیونکہ آپ نے غصہ ظاہر نہ کیا۔

(ابن ابی الدنیا ذم الغصب، ابن جریر، ابن امنذر، ابن ابی حاتم)

حضرت ایوب علیہ السلام اور شیطان:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شیطان آسمان کی طرف چڑھا اور عرض کیا اے پروردگار! مجھے حضرت ایوب علیہ السلام پر مسلط کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھے ان کے مال اور اولاد پر مسلط کر دیا لیکن تجھے ان کے جسم پر مسلط ہونے کی اجازت نہیں۔ پس ابلیس آسمان سے نیچے اتر اور اپنے لشکر کو جمع کیا اور اپنی فوج سے کہا مجھے حضرت ایوب علیہ السلام پر مسلط کیا گیا ہے اب تم مجھے اپنا تسلط دکھاؤ تو وہ ساری فوج پہلے تو آگ ہو گئی پھر وہ مغرب تک اور مغرب سے مشرق تک پانی پانی ہو گئی پھر ابلیس نے انہی میں سے ایک گروہ کو حضرت ایوب علیہ السلام کی کھیتی کی طرف بھیجا اور ایک گروہ کو ان اونٹوں کی طرف اور ایک گروہ کو ان کی گائیوں کی طرف اور ایک گروہ کو ان کی بکریوں کی طرف۔ اور کہا حضرت ایوب (علیہ السلام) تم سے صبر ہی کے ذریعہ محفوظ رہ سکتے ہیں چنانچہ شیطانوں نے حضرت ایوب علیہ السلام پر یکے بعد دیگرے مصیبت پر مصیبت ڈھائی پس کھیتی والا شیطان آپ کے پاس آیا اور عرض کیا اے ایوب (علیہ السلام) کیا آپ نے اپنے رب کو نہیں دیکھا جس نے آپ کی کھیتی پر آگ بھیج دی جس نے اس کو جلا کر راکھ کر دیا پھر آپ کے پاس اونٹوں والا شیطان آیا اور کہا اے ایوب! کیا آپ نے اپنے رب کو نہیں دیکھا جس نے آپ کے اونٹوں پر دشمن بھیج دیئے جو لے کر بھاگ گئے پھر گایوں اور بکریوں والا شیطان آیا اور کہا اے ایوب! آپ نے اپنے رب کو نہیں دیکھا جس نے آپ کی بکریوں پر دشمن بھیج دیا جو ان کو لے

Marfat.com

بھاگ گئے اور اب حضرت ایوب علیہ السلام اپنی اولاد کیلئے اکیلے رہ گئے پھر ابلیس نے آپ کی اولاد کو سب سے بڑے مکان میں جمع کیا ابھی وہ کھانے پینے میں مشغول تھے کہ اچانک ایک ایسی ہوا چلائی جس نے گھر کے ستون اکھیڑ دیئے اور مکان کو ان کے اوپر گرا دیا پھر شیطان حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس ایک لڑکے کی شکل میں آیا اس کے کانوں میں بالیاں تھیں اس نے کہا اے ایوب! (علیہ السلام) آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا اس نے آپ کے بیٹوں کو بڑے مکان میں جمع کیا اور وہ کھانے پینے میں مشغول ہوئے تو اچانک ایک ایسی ہوا چلائی جس نے مکان کے ستون تک اکھاڑ دیئے اور اس کو ان کے اوپر گرا دیا اگر آپ ان کو کھانے پینے اور خون میں لت پت دیکھتے تو آپ کا کیا حال ہوتا؟ حضرت ایوب علیہ السلام نے ابلیس سے پوچھا تم اس وقت کہاں تھے؟ ابلیس نے کہا اس وقت میں بھی ان کے ساتھ ہی تھا حضرت ایوب علیہ السلام نے پوچھا پھر تم کیسے بچ گئے؟ ابلیس نے کہا بس بچ گیا حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا تو شیطان ہے پھر حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا آج میں ایسی حالت وکیفیت میں ہوں جس دن میری والدہ نے مجھے جنا تھا پھر آپ کھڑے ہوئے اور اپنا سر منڈوایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو ابلیس (اپنی نامرادی وناکامی اور حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر پر) اتنا رویا کہ اس کے رونے کی آواز آسمان اور زمین والوں نے سنی پھر شیطان آسمان کی طرف چڑھا (اس زمانہ میں شیطان کو آسمان پر جانے کی اجازت تھی) اور کہا اے میرے رب! وہ تو مجھ سے بچ نکلے لہٰذا تو مجھے اس پر مسلط ہونے کی اجازت دے دے اس لئے کہ میں ان پر تیری اجازت کے بغیر غالب نہیں آ سکتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا میں نے ان کے جسم پر بھی تجھے مسلط ہونے کی اجازت دے دی ہے لیکن ان کے دل پر میں نے تجھے تسلط نہیں دیا چنانچہ شیطان پھر اترا اور آپ کے قدموں کے نیچے ایک پھونک ماری تو آپ کے پیروں سے لے کر سر تک زخم ہی زخم ہو گیا سارا بدن

Marfat.com

پھوڑا پھوڑا ہو گیا (اور آپ زمین پر گر گئے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ ظاہر ہو گیا آپ کی زوجہ آپ کی خدمت کرتی تھی ایک دفعہ انہوں نے عرض کیا اے ایوب علیہ السلام! اللہ کی قسم مجھے خدمت اور فاقہ سے بڑی دشواریاں ہو رہی ہیں میں نے اپنا سب سامان بیچ کر خرچ کر دیا ہے آپ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے آپ نے فرمایا تجھے خرابی ہو ہم ستر سال تک نعمتوں میں سرفراز رہے اب صبر کرو تاکہ ہم دکھ میں بھی ستر سال گزار لیں چنانچہ آپ نے اس دکھ اور مصیبت کے امتحان میں بھی ستر سال گزار دیئے)۔

(امام احمد کتاب الزھد، ابن ابی حاتم فی التفسیر)

حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف سے شیطان خوش ہوتا:

حضرت طلحہ بن مصرف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے ابلیس لعین نے کہا مجھے (حضرت) ایوب (علیہ السلام) سے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے میں خوش ہوتا سوائے اس کے کہ جب میں ان کے ذرد سے کراہنے کو سنتا تو میں جان لیتا کہ میں نے ان کو بڑی تکلیف پہنچائی ہے۔

(عبداللہ بن احمد کتاب زوائد الزھد، ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی اور شیطان کی مکاری:

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی سے پوچھا یہ مصیبت آپ لوگوں کو کیسے پہنچی؟ حضرت ایوب علیہ السلام کی اہلیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ابلیس نے کہا تم میرے پیچھے آؤ وہ اس کے پیچھے گئی تو ابلیس نے ان کو وہ سب چیزیں ایک وادی میں اکٹھا دکھائیں اور کہا تم مجھے صرف سجدہ ہی کر دو تو میں یہ سب چیزیں تمہیں واپس کر دوں گا انہوں نے فرمایا میرے شوہر بھی ہیں میں ان سے اس کی اجازت لے لوں تب سجدہ کروں گی چنانچہ انہوں نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بتایا تو حضرت

Marfat.com

ایوب علیہ السلام نے فرمایا ابھی تک وہ گھڑی نہیں آئی کہ تو جان لے کہ وہ شیطان ہے اگر میں شفایاب ہوا تو تجھے اس کے بدلہ میں سو درّے ماروں گا۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں امام احمد ''الزہد'' میں اور عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ابلیس ملعون راستہ میں بیٹھا صندوق کھول کر لوگوں کا علاج کرنے لگا (ایک دن اس سے) حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی نے کہا اے اللہ کے بندے! یہاں پر ایک آدمی ایسی ایسی بیماری میں مبتلاء ہے تو کیا تم اس کا بھی علاج کرو گے؟ ابلیس نے کہا ضرور کروں گا لیکن شرط یہ ہے کہ اگر میں نے اس کو اچھا کردیا تو تم صرف اتنا کہہ دینا کہ تو نے اس کو شفا دے دی اس کے علاوہ میں تم سے کوئی اور اجرت نہیں لوں گا تو وہ حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے ذکر کیا تو حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا تم پر افسوس ہے وہ تو شیطان ہے اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمائی تو میں تمہیں سو درّے ماروں گا (کہ شیطان کے بہکاوے میں کیوں آئی)۔

حضرت ایوب علیہ السلام کو ایذا دینے والے شیطان کا نام:

نوف بکالی کہتے ہیں جس شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ایذا پہنچائی اس کا نام مسوط اور ایک نسخہ میں سیوط ہے۔ (ابن ابی حاتم)

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم السلام اور شیطان:

حضرت وہیب بن الورد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں خبر پہنچی کہ ابلیس ملعون حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا اور کہا کہ میں آپ کو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹ بولتا ہے تو مجھے نصیحت نہیں کر سکتا بلکہ تو مجھے انسانوں کے متعلق کچھ خبر دے؟ ابلیس نے کہا ہمارے نزدیک

Marfat.com

انسانوں کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) انسانوں کی پہلی قسم تو یہ ہے کہ وہ ہم پر سب سے زیادہ گراں ہیں ہم ان کو گناہ میں مبتلا کر کے خوش ہوتے ہیں پھر وہ وقت نکال کر استغفار اور توبہ کر لیتے ہیں تو وہ ہماری تمام محنت پر پانی پھیر دیتے ہیں پھر ہم دوبارہ انہیں گناہوں میں مبتلا کرتے ہیں تو وہ پھر مبتلا ہو جاتے ہیں اس طرح ہم ان سے کبھی مایوس نہیں ہوتے لیکن ہم اپنا مقصد بھی حاصل نہیں کر پاتے ہم اس قسم کے انسانوں کے گمراہ کرنے کی فکر میں لگتے رہتے ہیں۔

(۲) انسانوں کی دوسری قسم ہمارے ہاتھوں میں اس گیند (فٹ بال) کی طرح ہے جو تمہارے بچوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے ہم جیسے چاہتے ہیں ان کا شکار کر لیتے ہم ان کے دلوں کیلئے کافی ہوتے ہیں۔

(۳) انسانوں کی تیسری قسم وہ ہے جو آپ جیسے حضرات کی طرح معصوم ہوتے ہیں ہم ان میں سے کسی پر ذرہ برابر بھی قابو نہیں پا سکتے۔ اس کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے کبھی مجھ پر بھی قدرت پائی؟ ابلیس نے کہا ایک مرتبہ کے سوا کبھی قدرت نہیں پائی اور وہ اس طرح کہ آپ کھانا کھا رہے تھے تو میں آپ کی اشتہاء (بھوک) بڑھاتا رہا اور آپ نے اپنی خواہش سے زیادہ کھا لیا اس کے نتیجہ میں آپ اس رات سو گئے اور جس طرح آپ نماز کیلئے قیام کیا کرتے تھے اس رات قیام نہ کر سکے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا اب تو مجھ پر لازم ہو گیا کہ میں اب کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھاؤں گا ابلیس نے کہا اب آپ کے بعد کسی نبی کو میں کبھی نصیحت نہیں کروں گا۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

Marfat.com

خواہشات شیطان کا پھندا ہے:

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں اطلاع پہنچی کہ ابلیس، حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے سامنے ظاہر ہوا آپ نے اس پر ہر چیز کا بوجھ لدا ہوا دیکھ کر پوچھا اے ابلیس! یہ بوجھ کیسا ہے جو میں تیرے اوپر دیکھ رہا ہوں؟ ابلیس نے جواب دیا یہ وہ خواہشات ہیں جن کے ذریعہ میں انسانوں کا شکار کرتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اس میں میرے لئے بھی کوئی ہے؟ (ان میں سے کسی چیز کی خواہش کرسکتا ہوں۔) ابلیس نے کہا نہیں پھر پوچھا کبھی تو نے میرا بھی شکار کیا ہے؟ ابلیس نے کہا جب کبھی آپ سیر ہو کر کھا لیتے ہیں تو ہم آپ کی نماز اور ذکر الٰہی سے روک دیتے ہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کبھی شکار کیا؟ ابلیس نے جواب دیا اس کے سوا کبھی کچھ نہیں کیا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم اب کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاؤں گا ابلیس نے کہا اللہ کی قسم اب میں بھی کبھی کسی مسلمان کو کوئی نصیحت نہیں کروں گا۔

(امام احمد کتاب الزھد، بیہقی شعب الایمان)

شیطان بخیل کا دوست ہے اور فاسق سخی کا دشمن:

حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شیطان سے اس کی اصل صورت میں ملاقات ہوئی تو فرمایا اے ابلیس! تو مجھے بتا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ تجھے کون پسند ہے اور تیرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسند کون ہے؟ ابلیس نے کہا مجھے سب سے زیادہ پسند وہ مسلمان ہے جو بخیل ہو اور لوگوں میں سب سے ناپسند وہ فاسق (گناہگار) ہے جو سخاوت کرتا ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے پوچھا وہ کیسے؟ ابلیس نے کہا اس لئے کہ بخیل کا تو مجھے بخل ہی کافی ہے اور فاسق سخی سے میں ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی سخاوت کو دیکھ کر اسے نہ قبول فرما لے اس کے بعد شیطان یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ اگر آپ یحییٰ نہ ہوتے تو میں آپ کو یہ راز کبھی نہ بتاتا۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور شیطان

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابلیس کو تھپڑ مارا:

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات ہوئی تو ابلیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ کی ذات تو وہ ہے کہ آپ ربوبیت کے بہت بڑے مرتبہ پر فائز ہیں اس لئے کہ آپ نے بچپن میں جھولے میں کلام فرمایا جبکہ آپ سے پہلے کسی نے جھولے میں کلام نہیں کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ربوبیت وخدائی اور عظمت وبزرگی تو اللہ ہی کیلئے ہے جس نے مجھے بولنے کی طاقت وقوت بخشی پھر وہی مجھے موت بھی دے گا اور وہی مجھے زندہ فرمائے گا ابلیس نے کہا نہیں نہیں بلکہ آپ ہی تو ہیں جو اپنے ربوبیت وخدائی کے بڑے درجہ پر فائز ہیں کیونکہ آپ مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ ربوبیت وخدائی اور عظمت وبزرگی اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے جو مجھے بھی موت دے گا اور اسے بھی جسے میں نے اللہ کے حکم سے زندہ کیا پھر وہ مجھے بھی زندہ کرے گا ابلیس نے کہا اللہ کی قسم آسمان کے بھی تم ہی معبود ہو اور زمین کے بھی تم ہی خدا ہو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابلیس کو اپنے پر سے ایک تھپڑ مارا کہ وہ سورج کی ٹکیہ کے قریب جا گرا پھر ایک دوسرا تھپڑ رسید کیا تو عین حامیہ (گرم چشمہ) کے پاس جا گرا پھر ایک تیسرا تھپڑ مارا تو اسے ساتویں سمندر کی تہہ میں داخل کر دیا اور سمندر میں ایسا دھنسایا کہ اس کے کیچڑ کا مزہ چکھا دیا پھر وہ سمندر سے یہ کہتے ہوئے نکلا کسی نے کسی سے ایسی چیز نہیں پائی ہوگی جو میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے پائی (یعنی ایسی ذلت وخواری کسی نے کسی سے نہ پائی ہوگی جیسی میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے پائی)۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

Marfat.com

شیطان کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہلاک کرنے کی سازش:

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ شیطان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا اے مریم کے بیٹے اگر آپ سچے (نبی) ہیں تو اپنے آپ کو اس بلند پہاڑ سے نیچے گرا دیں (اور موت بھی نہ واقع ہو) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تجھے خرابی وتباہی ہو کیا اللہ تعالیٰ نے انسان سے نہیں فرمایا کہ اے آدم کی اولاد! تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر میرا امتحان نہ لے اس لئے کہ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

بندے اللہ کا امتحان نہیں لے سکتے:

حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھ رہے تھے تو آپ کے پاس ابلیس نے آکر کہا آپ کہتے ہیں کہ تمام چیزیں قضاء و تقدیر الٰہی سے ہوتی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں (بے شک ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہوتی ہے) ابلیس نے کہا تو پھر اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گرایئے اور کہیے کہ اے اللہ! تو نے میرے لئے یہی مقدر فرمایا ہے (اور تو اپنی قدرت کا نمونہ دکھا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے ملعون! اللہ تعالیٰ تو بندوں کا امتحان لیتا ہے لیکن بندوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا امتحان لیں۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا سے بے رغبتی:

حضرت سعید بن عبدالعزیز دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے شیطان کو دیکھ کر فرمایا یہ دنیا کا بڑا کسان ہے اسی دنیا کی وجہ سے انسان جنت سے نکلا اور اسی کے متعلق جواب دہ ہوگا میں اس کی کسی چیز میں حصہ دار نہیں بنوں گا اور کوئی پتھر اپنے سر کے نیچے (بطور تکیہ) نہیں رکھوں گا اور اس

Marfat.com

میں رہ کر کبھی نہیں ہنسوں گا یہاں تک کہ میں اس سے واپس چلا جاؤں گا۔
(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کے مکر وفریب:

حضرت ابن حلبس یونس بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

''بے شک شیطان دنیا کے ساتھ ساتھ ہے اور مال کے ساتھ اس کا فریب ہے اور خواہش ومحبت کے وقت اس کا خوبی دکھلانا ہے اور خواہشات نفس کے وقت غلبہ حاصل کرنا ہے''۔ (ابن ابی الدنیا کتاب مکائد الشیطان)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پتھر کے تکیہ پر شیطان کا اعتراض کرنا:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں ابن عساکر نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ ابلیس ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پتھر کا تکیہ لگائے ہوئے تھے اور نیند کا مزہ حاصل کر چکے (بیدار ہو چکے) تھے ابلیس نے آپ سے کہا اے عیسیٰ! کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ آپ کو دنیا کی کوئی چیز نہیں چاہیے جبکہ یہ پتھر دنیا کے سازوسامان سے تعلق رکھتا ہے (آپ نے اسے تکیہ کیوں بنا رکھا ہے)۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے اور پتھر اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا (اے ابلیس!) یہ پتھر دنیا سمیت تیرا ہے۔ (ابن عساکر تاریخ دمشق)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہاڑ کو روٹی بنانے کو خواہش:

حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ فرماتے ہیں کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں اگر آپ ایسے مرتبہ پر فائز ہیں تو آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ اس پہاڑ کو روٹی بنا دے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

Marfat.com

ابلیس سے فرمایا کیا سب لوگ روٹی کے سہارے جیتے ہیں؟ ابلیس نے کہا اگر آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ کہتے ہیں (مردوں زندہ کر دیتے ہیں) تو اس مکان سے چھلانگ لگادیں اس لئے کہ آپ کو فرشتے بچالیں گے زمین پر نہیں گرنے دیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اپنے نفس کا تجربہ نہ کروں اس لئے کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرا رب مجھے سلامت رکھے گا یا نہیں۔ (امام احمد کتاب الزھد)

فائدہ:

اس کا مطلب یہ نہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو غیب کا علم نہیں ہوتا بلکہ کبھی عاجزی وانکساری کے طور پر ایسا ہوتا ہے یا وہ یاد الٰہی میں اتنا محو ہوتے ہیں یا اللہ عزوجل کے مشاہدہ میں مستغرق ہوتے ہیں تو اس وقت دنیا کی طرف توجہ نہیں ہوتی اسی کو ذہول کہتے ہیں جو منافی علم نہیں ہے اور یہ شان نبوت کے خلاف بھی ہے اللہ کے علم اور انبیاء کے علم میں نیز اللہ تعالیٰ کا علم ازلی، ابدی، سرمدی، ذاتی اور غیر متناہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ذہول، بھول، چوک، نسیان وغیرہا سے پاک ہے اور انبیاء کا علم عطائی ہوتا ہے تفسیر جمل ص ۲۰۵ ص ۲۴۷ ج ۲ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تین معجزات کا ذکر ہے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے بچوں کو مکتب میں پڑھاتے وقت ان کے والدین جو کھاتے اور جو چھپا کر رکھتے وہ سب بتادیتے یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علم غیب پر بین ثبوت ودلیل ہے وغیر ذالک۔ (از مترجم)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان لعین سے مقابلہ:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو یہ دعا پڑھتے سنا "اعوذ باللہ منك" میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر آپ نے فرمایا "ألعنك بلعنة الله" (میں تجھ پر اللہ لعنت

بھیجتا ہوں) یہ الفاظ حضور نبی کریم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائے پھر حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا گویا کوئی چیز پکڑنا چاہتے ہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو نماز میں کہتے سنا جو اس سے پہلے کبھی آپ نے نہیں کہا اور ہم نے آپ کو ہاتھ بڑھاتے دیکھا حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کا دشمن آگ کا شعلہ لے کر آیا تا کہ وہ اسے میرے چہرے پر ڈالے اس لئے میں نے تین بار کہا "أعوذ بالله منك" میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں لیکن وہ پیچھے نہ ہٹا پھر میں نے تین بار "ألعنك بلعنة الله" (میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں) کہا لیکن اس کے باوجود وہ میرے سامنے سے نہ ہٹا پھر میں نے اسے پکڑنا چاہا اللہ کی قسم اگر ہمارے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ شیطان صبح تک بندھا ہوتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس سے کھیلتے۔

(مسلم کتاب المساجد، نسائی کتاب السھو)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آج رات شیطان میرے سامنے آیا اور مجھے تنگ کرنے لگا تا کہ میری نماز خراب کردے لیکن اللہ نے مجھے اس پر طاقت بخشی میں نے اسے پچھاڑ دیا اور میں نے اسے (مسجد کے) ایک ستون میں باندھنا چاہا کہ تم سب صبح اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی۔

رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لا حد من بعدی (سورہ ص)

ترجمہ:۔"اے میرے رب! مجھے بخش دے اور ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔" تو میں نے اسے ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔

(بخاری کتاب الصلوۃ مسلم کتاب المسجد)

فائدہ از مترجم:

مندرجہ بالا حدیث میں جو قرآنی دعا مذکور ہے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام

Marfat.com

نے فرمائی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ ایسا ملک آپ کے لئے معجزہ ہو اور قسم کے شیاطین آپ کے لئے مسخر کر دیئے گئے تھے جن کو آپ ادب دیتے اور فتنہ و فساد سے روکنے کے لئے زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑوا کر قید کر دیتے تھے شیاطین آپ کے حکم سے حسب مرضی عجیب و غریب عمارتیں تعمیر کرتے اور آپ کے لئے سمندر سے موتی نکالتے دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے آپ ہی نے موتی نکلوائے مذکورہ بالا آیت کا بھی یہی مفہوم ہے چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے قبضہ میں ہر قسم کے شیاطین و جنات تھے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو گرفتار فرمایا تا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ خصوصیت باقی رہے۔ (از مترجم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پاس شیطان آ گیا تو آپ نے اس کو پکڑ کر نیچے دبوچ دیا اور اس کا گلا دبا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں یہاں تک کہ (گلا دبانے کی وجہ سے) میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس کی اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو یہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا یہاں تک کہ لوگ اسے دیکھ لیتے۔ (نسائی کتاب السھو)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر صبح کی نماز (فجر) ادا فرما رہے تھے اور تلاوت فرمائی تو آپ پر قرأت (تلاوت) میں اشتباہ (شبہہ) ہو گیا جب اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ مجھے اور ابلیس کو دیکھتے تو میں اسے اپنے ہاتھ سے نیچے گرا دیتا اور اس وقت تک اس کا گلا دبائے رکھتا یہاں تک کہ میں اس کے لعاب کی ٹھنڈک اپنے انگوٹھے اور اس سے متصل (شہادت کی) انگلی میں پا لیتا اور اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو وہ صبح کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون میں بندھا ہوتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس سے کھیلتے۔ (مسند احمد)

Marfat.com

عبد بن حمید اور ابن مردویہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان میرے پاس سے گزرا تو میں نے اسے پکڑلیا اور اس کا گلا دبا دیا یہاں تک کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ میں محسوس کی شیطان نے کہا آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی، آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی (تو میں نے چھوڑ دیا) اور اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو صبح کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون میں بندھا ہوتا اور مدینہ منورہ کے بچے اسے دیکھتے۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں عبد بن حمید حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج میری رات کی نماز میں ایک شیطان میرے سامنے آیا گویا کہ وہ ایسا (شگوفہ) ہے تو میں نے اسے پکڑ کر صبح تک قید کرنا چاہا لیکن مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔

ابن مردویہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ دروازے کے پیچھے شیطان موجود ہے تو میں نے اسے پکڑلیا اور اس کا گلا دبا دیا اور اتنی دیر دبائے رکھا کہ اس کی زبان کی ٹھنڈک میں نے اپنے ہاتھ میں محسوس کی اگر میرے عبد صالح (حضرت سلیمان علیہ السلام) نے دعا نہ کی ہوتی تو بقیع میں صبح تک بندھا ہوتا اور لوگ اسے دیکھتے۔

فائدہ:

ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا یہ واقعہ کئی بار پیش آیا۔

(از مترجم)

Marfat.com

شیطان کا چار بار رونا:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ابلیس چار مرتبہ رویا۔

(۱) پہلی بار اس وقت رویا جب اسے ملعون قرار دیا گیا۔

(۲) دوسری بار اس وقت رویا جب اسے آسمان سے اتارا گیا۔

(۳) تیسری بار اس وقت رویا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔

(۴) چوتھی بار اس وقت رویا جب سورہ فاتحہ نازل کی گئی۔

(ابو الشیخ کتاب العظمۃ، ابو نعیم حلیۃ الاولیاء)

ابن الضریس، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب ''الحمد للہ رب العلمین'' یعنی سورہ فاتحہ نازل ہوئی تو ابلیس پر بہت بڑی بلاء ٹوٹ پڑی اور بہت زیادہ رویا اور اس نے بہت زیادہ کمزوری محسوس کی۔

شیطان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے تو صبح کو سارے بت اوندھے پڑے تھے تو تمام شیطانوں نے ابلیس کے پاس آ کر خبر دی تو ابلیس نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی نبی مبعوث ہوا ہے لہٰذا تم اسے تلاش کرو شیطانوں نے کہا ہم نے تلاش کرلیا ہمیں نہیں ملا، ابلیس نے کہا اچھا میں خود تلاش کرتا ہوں چنانچہ وہ خود تلاش کرنے نکلا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں پالیا تو ابلیس وہاں سے نکل کر شیطانوں کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے اس نبی کو پالیا ہے اس کے ساتھ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی (بطور محافظ) ہیں۔ (ابو نعیم دلائل النبوۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن دبانے کا ناپاک ارادہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں سجدہ

Marfat.com

میں تھے کہ اسی حالت میں ابلیس آ گیا اور اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو روندنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے ایک ایسی پھونک ماری کہ اس کے قدم نہ ٹک سکے یہاں تک کہ وہ اردن میں جا گرا۔

(ابن ابی الدنیا، طبرانی اوسط، ابوالشیخ کتاب العظمۃ، ابونعیم دلائل النبوۃ)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابلیس کو اٹھا پھینکا:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ ابونعیم "دلائل النبوۃ" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ شیاطین نزول وحی کے وقت وحی کو سنا کرتے تھے مگر جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے اس بات کی شکایت کی تو ابلیس نے کہا یقیناً کوئی بہت بڑا امر ظاہر ہوا ہے پھر وہ مکہ معظّمہ کے پہاڑ جبل ابو قبیس پر چڑھا تو اس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں کہنے لگا میں ابھی جاتا ہوں اور ان کی گردن مڑوڑ دیتا ہوں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آ گئے اور اس کو ایک ایسا دھکا مارا کہ بہت دور پھینک دیا۔

آگ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کرنے والا شیطان:

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سرکش جن کو دیکھا جو آگ کا شعلہ لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر رہا تھا جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوتے وہ نظر آتا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کیا میں آپ کو وہ کلمات نہ سکھا دوں کہ آپ اسے پڑھ لیں تو اس کا شعلہ بجھ جائے اور اس کے گوشت کا ٹکڑا گر جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیوں نہیں ضرور بتاؤ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا آپ یہ دعا پڑھیں!

اعوذ بوجہ اللہ الکریم وبکلمات اللہ التامات اللاتی لا یجاوزھن

Marfat.com

بر ولا فاجر من شرما ینزل من السمآء ومن شر ما یعرج فیھاومن شر ماذرافی الارض وشر ما یخرج منھا ومن فتن اللیل والنھار ومن طوارق اللیل والنھار الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن۔

ترجمہ:۔ ’’اللہ کریم کی اور اس کے ان کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی بد تجاوز وسبقت نہیں کرسکتا اس شر سے جو شر آسمان سے اترتے یا آسمان میں چڑھتے ہیں اور زمین میں ہر داخل ہونے والے اور زمین سے نکلنے والے شر سے اور رات ودن کے فتنوں کے شر سے اور رات ودن کے چوروں کے شر سے مگر بھلائی لانے والے کی بھلائی سے اے بڑے مہربان (اللہ)۔ (موطاامام مالک)

رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف شیطان کا کفار مکہ کو بھڑکانا:

ابن اسحاق، ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب ہم نے لیلتہ العقبہ (منیٰ کی ایک گھاٹی جہاں بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو شیطان نے عقبہ کی چوٹی سے بلند آواز سے ایسی چیخ ماری کہ میں نے ایسی چیخ کبھی نہیں سنی وہ کہہ رہا تھا اے اونٹنیوں (شہر مکہ) والو! کیا تمہارے یہاں مذمم (مذمم کے معنی مذموم کے ہوتے ہیں کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کے بجائے بگاڑ کر مذمم کہتے تھے) اور اس کے ساتھ بے دین ہیں جو تمہارے ساتھ جنگ کے لئے جمع ہوگئے ہیں۔ (تم لوگ اس کو قابو نہیں کرسکتے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ازب العقبہ (شیطان کا نام) جو ازیب العقبہ کا بیٹا ہے اس کی آواز ہے پھر شیطان کو مخاطب کرکے فرمایا اے العقبہ! اے اللہ کے دشمن! میری بات غور سے سن میں بھی تم سے ضرور نمٹوں گا۔ (دلائل النبوۃ بیہقی ج ۲)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش میں شیطان، شیخ نجدی کی شکل میں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قریش کے تمام قبیلوں کے سردار ''دارلندوۃ'' میں جمع ہوئے اور ابلیس لعین بھی بوڑھے بزرگ کی شکل میں ان کے پاس پہنچ گیا جب سردار ان قریش نے اس کو دیکھا تو پوچھا تم کون ہو؟ ابلیس نے کہا میں نجد کے علاقہ کا ایک بوڑھا آدمی ہوں جس مقصد کے لئے تم لوگ جمع ہوئے ہو وہی سن کر میں نے بھی تمہارے پاس حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور تم مجھ سے یقیناً بڑی اہم رائے اور نصیحت ہی حاصل کرو گے سرداران قریش نے کہا بہت اچھا تم بھی اس مجلس میں شریک ہو جاؤ چنانچہ شیطان بھی ان کے ساتھ (دارالندوۃ میں) داخل ہو گیا پھر سب نے کہا تم اس شخص (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق خوب غور کرلو اللہ کی قسم وہ عنقریب اپنے معاملہ کے ذریعہ تمہارے کاموں پر غالب آجائے گا تو ایک سردار نے کہا اس (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کو مضبوط باندھ دو اور خوب تکلیف دیتے رہو یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے جس طرح اس سے پہلے شعراء ہلاک ہو گئے مثلاً زبیر و نابغہ وغیرہما اس لئے کہ وہ بھی انہیں کی طرح ہے تو اللہ کے دشمن نجدی شیخ (ابلیس) نے کہا اللہ کی قسم یہ کوئی رائے نہیں اللہ کی قسم اس (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر قید خانہ سے نکل کر اس کے صحابہ تک پہنچ جائے گی تو وہ بہت جلد تم پر حملہ کر کے اسے تمہارے ہاتھوں سے چھڑا لیں گے پھر وہ لوگ تمہیں تمہارے مقصد میں روک دیں گے تو میں اس کی ضمانت اور رائے نہیں دیتا کہ وہ تمہیں تمہارے شہروں سے نکال دیں لہٰذا اس رائے کے علاوہ کوئی اور رائے سوچو چنانچہ ایک سردار نے کہا اس (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے علاقہ سے نکال کر اس سے چین و سکون حاصل کرلو اس لئے کہ جب یہ یہاں سے نکل جائے گا تو پھر وہ جو کچھ بھی کرے اور جہاں رہے اس سے تمہیں ہرگز کوئی نقصان نہ ہوگا اور جب اس کی تکلیف تم سے دور ہو جائے گی تو تم اس سے راحت و آرام پا جاؤ گے اور اس کی

Marfat.com

شرارت دوسروں کے سامنے ہوگی۔تو شیخ نجدی (ابلیس لعین) پھر بولا اللہ کی قسم تمہاری یہ رائے بھی کوئی وقعت نہیں رکھتی کیا تم نے اس (محمد ﷺ) کے کلام کی تلاوت وشرینی اور اس کی زبان کی فصاحت نہیں دیکھی؟ اور کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اس کی بات سننے والوں کے دلوں پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے؟ خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو یہ دوسرے علاقوں کے لوگوں میں اپنی دعوت شروع کردے گا اور وہ عرب اس کی دعوت اسلام پر لبیک کہیں گے اور اس کے گرویدہ ہو جائیں گے اور پھر وہ ان کو لے کر تم پر چڑھ آئے گا اور تمہیں تمہارے شہروں سے نکال دے گا اور تمہارے سرداروں کو قتل کردے گا (ابلیس کی اس بات کو سن کر) سب سرداروں نے کہا اللہ کی قسم اس شیخ نجدی نے درست کہا لہٰذا اس کے سوا کوئی اور طریقہ سوچو تو ابو جہل (ملعون) نے کہا اللہ کی قسم میں بھی تمہیں ایک ایسی رائے دیتا ہوں جو میری سمجھ میں آرہی ہے تم اس پر غور کرلو اس سے بہتر کوئی رائے نہیں ہوسکتی ہے سرداران قریش نے پوچھا وہ کیا ہے؟ ابو جہل نے کہا ہم ہر قبیلہ سے ایک ایک درمیانہ قسم کے نوجوان لیتے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کو تیز ترین تلواریں دے دیتے ہیں یہ سب اس (حضور ﷺ) کو ایک ہی آدمی کے وار کی طرح تلوار مار کر ختم کردیں جب تم اسے قتل کردو گے تو اس کا خون تمام قبیلوں میں پھیل جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ بنو ہاشم کا یہ قبیلہ تمام قریشیوں سے جنگ کا ارادہ کرنے پر قادر نہ ہوگا اور اگر انہوں نے ہم سے جنگ کا ارادہ بھی کیا تو تم لوگ دیت (خون بہا، جرمانہ) کے ضامن بن جانا اور ہم اس کی ایذا سے محفوظ ہوجائیں شیخ نجدی ملعون نے کہا اللہ کی قسم یہی تو رائے ہے اور جو بات اس نوجوان نے کہی اس کے علاوہ اور کوئی رائے نہیں ہوسکتی (میری بھی یہی رائے ہے) پھر اسی رائے پر متفق ہوکر منتشر ہوگئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آج آپ اپنی اس آرام گاہ میں آرام

Marfat.com

نہ فرمائیں جہاں آپ آرام فرماتے ہیں اور حضور ﷺ کو کفار کے مکروفریب سے آگاہ کردیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت ہجرت کا حکم بھی فرما دیا۔

(ابن اسحاق، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابونعیم دلائل، بیہقی دلائل النبوۃ)

شیطان غزوہ بدر میں سراقہ کی شکل میں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابلیس شیطانوں کی فوج میں شامل ہو کر جنگ بدر میں آیا اور اس کے ساتھ ایک جھنڈا تھا یہ شیاطین قبیلہ مدلج کے آدمیوں کی شکل میں تھے اور شیطان (ابلیس) سراقہ بن مالک بن جعشم کی شکل میں تھا شیطان نے کہا آج ان مسلمانوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں آئے گا اور میں تمہارا مددگار و ذمہ دار ہوں اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام شیطان کی طرف متوجہ ہوئے جب شیطان نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اس وقت اس کا ہاتھ ایک مشرک (حارث بن ہشام) کے ہاتھ میں تھا شیطان نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور پیٹھ دیکھا کر بھاگا اور اس کی شیطانی فوج بھی بھاگ کھڑی ہوئی تو اس آدمی (حارث) نے پکارا اے سراقہ! تو تو ہمارا ضامن و مددگار بنا تھا؟ (تو بھاگ کیوں رہا ہے۔) شیطان نے کہا مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا اور یہ کیفیت اس وقت ہوئی جب اس نے فرشتوں کو دیکھ لیا۔

انی اخاف الله والله شدید العقاب (سورہ انفال)

ترجمہ:۔ ''میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

(ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیہقی)

غزوہ بدر میں ابلیس کی بدحواسی:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں طبرانی اور ابونعیم حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ فرماتے ہیں جب ابلیس نے جنگ بدر میں فرشتوں کو دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل کر رہے ہیں تو خوف کے مارے قتل ہونے سے جان

Marfat.com

چھڑا کر بھاگنے لگا تو حارث بن ہشام (ابو جہل) اس کو سراقہ بن مالک سمجھ کر چمٹنے لگا لیکن ابلیس نے ابو جہل کے سینہ میں ایسا (گھونسا) مکا مارا کہ اس کو نیچے گرادیا اور وہاں سے بھاگتا ہوا نکلا یہاں تک کہ اس نے اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دیا (چھلانگ ماردی) اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگنے لگا'' اَللّٰھم انی أسئلك نظرتك ایای ''یعنی اُے اللہ! میں تجھ سے خاص کر اپنے لئے تیری دی ہوئی مہلت مانگتا ہوں۔

عبدالرزاق، حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ کفار نے بیان کیا کہ وہ جنگ سے فارغ ہونے کے بعد سراقہ بن مالک کے پاس گئے (اور اس کا ہاتھ چھڑا کر بھاگنے کا الزام لگایا) تو اس نے اس سے انکار کر دیا کہ میں نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی ہے۔

فائدہ:

اس واقعہ کا بیان سورہ انفال کی آیت نمبر ۴۸ اور اس کی تفسیر میں مذکور ہے اور تفسیر ''خزائن العرفان'' میں ہے کہ جب کفار شکست کھا کر مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے یہ مشہور کر دیا کہ ہماری شکست کا سب سے بڑا سبب سراقہ ہوا یہ خبر جب سراقہ کو پہنچی تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کہا یہ لوگ کیا کہتے ہیں نہ مجھے ان کے آنے کی خبر ہے نہ جانے کی تو قریش نے کہا فلاں فلاں دن تو ہمارے پاس آیا تھا سراقہ نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے تب انہیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا۔ (از مترجم)

غزوہ احد میں شیطان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا جھوٹا اعلان کرنا:

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد میں جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کمزور پڑ گئے تو ایک نداد ینے والے نے ندادی کہ سنو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے لہٰذا تم اپنے پرانے دین کی طرف لوٹ جاؤ (نعوذ باللہ من ذالك) اور

''طبقات ابن سعد'' کے الفاظ یہ ہیں (نادی ابلیس) یہ ندا ابلیس نے دی تھی۔
(ابن جریر طبری)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورہ والنجم تلاوت فرمائی جب اس مقام پر پہنچے۔

افرایتم اللات والعزی ومنوة الثالثة الاخری (سورہ والنجم)

تو شیطان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر القاء کر دیا

تلك العزانیق العلی وان شفاعتهن ترتجی

''یعنی وہ مقرب بت ہیں اور بے شک ان کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔''

تو مشرکین اس بات سے خوش ہوئے اور کہا اس سے پہلے انہوں نے ہمارے بتوں کی تعریف نہیں کی یہ آیت تلاوت فرما کر سجدہ فرمایا تو مشرکوں نے بھی سجدہ کیا پھر اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا جو آپ نے پڑھا وہ سنایئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ آپ کا کلام نہیں ہے یہ شیطان کا کلام ہے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مقدسہ نازل فرمائی۔

وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فینسخ الله ما یلقی الشیطان ثم یحکم الله ایاته والله علیم حکیم۔ (سورہ حج)

ترجمہ:۔ ''اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے سب ہی پر یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی آیتوں کو پکی کر دیتا ہے۔ (ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ، بزار، طبرانی)

Marfat.com

فائدہ از مترجم:

اس موقعہ پر مشرکین نے یا تو اپنے بت لات وعزی کا ذکر سن کر سجدہ کیا یا حضور ﷺ سے ذکر الٰہی سن کر ایسا مرعوب ہوئے کہ سجدہ میں گر گئے اور اشعة اللمعات وغیرہ میں یہ روایت بھی ملتی ہے کہ اسی موقعہ پر شیطان نے حضور ﷺ کی طرح آواز بنا کر مشرکین کے بتوں کی تعریف کی یا خود حضور ﷺ کی زبان مبارک پر بلا قصد ان بتوں کا نام آ گیا تو مشرکین نے سمجھا کہ حضور ﷺ ہمارے دین میں آ گئے تو اس شکرانہ میں انہوں نے سجدہ کیا بہر حال اس سے واضح ہوا کہ مسلمانوں نے سجدہ تلاوت کیا اور مشرکین نے غلط فہمی میں سجدہ شکر کیا آپ کی زبان اقدس پر بتوں کی تعریف کی روایت باطل محض ہے اور شیطان کا اپنی آواز کو حضور ﷺ کی آواز کی طرح آواز بنا کر بتوں کی تعریف کرنے کو بھی صاحب لمعات محقق علی الاطلاق عبد الحق محدث دہلوی ور صاحب مرقات ملا علی قاری علیہما الرحمہ نے باطل فرمایا ہے اور اسے مورخین کی اختراع وایجاد قرار دیا نیز اس واقعہ کو محدثین کرام نے نہیں ذکر کیا بلکہ علمائے کرام نے "القی الشیطن فی امنیته" کی تفسیر میں شیطان کا آواز بنانے کا واقعہ ذکر کیا جس کا باطل وغلط اور مہمل ہونا آفتاب نیم روزے بھی زیادہ واضح ہے اولاً اس قصہ اور اس کی تفصیلات میں سخت اختلاف وانتشار ہے بتوں کی تعریف میں جو الفاظ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ تقریبا ہر روایت دوسری سے مختلف ہے پھر اس پر جو حاشیے بڑھائے گئے اور اس کی توجہیں ذکر کی گئیں ہیں وہ بھی ایک دوسرے سے متعارض ومتناقض ہیں مثلاً۔

(۱) (معاذ اللہ) دوران واعظ یہ الفاظ شیطان نے آپ پر القا کر دیئے تھے اور آپ نے سمجھا یہ بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام لائے ہیں۔

(۲) آپ کو اونگھ آ گئی تھی اور اس حالت میں یہ الفاظ نکل گئے۔

Marfat.com

(۳) آپ نے یہ الفاظ قصداً استفہام انکاری کے طور پر کہے تھے۔

(۴) شیطان نے یہ الفاظ کفار کو آپ کے لہجہ میں سنا دیا اور سمجھا گیا کہ یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیے ہیں۔

(۵) اس سلسلے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ الفاظ کہنے والا مشرکین میں سے کوئی شخص تھا۔

(٦) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا تھی کہ قرآن کریم میں ایسی کوئی بات نازل ہو جائے کہ جس سے اسلام کے خلاف کفار کی نفرت ختم ہو جائے تو یہ الفاظ (معاذ اللہ) اسی خواہش کے زیر اثر سہواً آپ کی زبان سے ادا ہو گئے ہم نے اوپر مذکورہ واقعہ کے متعلق چھ روایتیں نقل کیں کی سب ایک دوسرے کے متعارض ہیں جو اس واقعہ کے لغو و باطل ہونے پر بین ثبوت ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ اپنی خواہش کے مطابق قرآن کریم میں کچھ ملا دیں یا یہ خواہش فرمائیں کہ وحی الٰہی میں کوئی ایسی بات نازل ہو جائے جس سے کفار راضی و خوش ہو جائیں کیونکہ خود رب تبارک و تعالیٰ آپ کی صفائی بیان فرما رہا ہے۔

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحٰی۔ (سورۂ نجم)

''اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے مگر جو انہیں وحی کی جاتی ہے''۔

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہی بیان فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے امام اہلسنت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کو سہو ہو جائے اور آپ کی زبان مبارک سے

Marfat.com

تلاوت وحی کے وقت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف الفاظ جاری ہو جائیں یا وحی ایسے غیر محفوظ اور متشبہ طریقے سے آئے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام امین کے ساتھ شیطان بھی آپ پر کوئی لفظ القاء کر جائے یا آپ کو وحی کے وقت اونگھ آ جائے یہ سب کے سب صرف مذکورہ آیت ہی نہیں بلکہ بیسیوں آیتوں کے خلاف ہیں اور یہ سب باتیں آیات قرآنیہ کی کھلی مخالفت کر رہی ہیں لہٰذا واقعہ مذکورہ کے باطل ولغو ہونے میں کوئی شبہ بھی نہ رہا اور جب یہ قصہ ہی باطل ہے تو اس میں توجیہات کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اسی وجہ سے محققین علماء ومفسرین نے اس قصہ کے باطل ہونے پر بے شمار دلائل عقلیہ ونقلیہ قائم فرما کر اس کی تردید فرمائی چنانچہ امام رازی قاضی ابوبکر اور علامہ آلوسی جیسے بلند پایہ مفسرین نے بھی اس پر مفصل بحث کر کے اس واقعہ کی تردید فرمائی۔

علامہ ابن کثیر نے فرمایا یہ قصہ جتنی سندوں سے مروی ہے سب مرسل ومنقطع ہیں مجھے یہ قصہ کسی صحیح متصل سند سے نہیں ملا۔

علامہ بیہقی نے فرمایا از روئے نقل یہ قصہ ثابت ہی نہیں۔

ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ واقعہ زنادقہ (ملحدوں، بددینوں) کا گڑھا ہوا ہے۔

علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ قصہ کسی صحیح متصل بے عیب سند کے ساتھ ثقہ راویوں سے منقول نہیں۔

علامہ بیضاوی تحریر فرماتے ہیں کہ یہ قصہ محققین کے نزدیک مردود ہے۔ (تفسیر مظہری سورۂ حج)

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیطان کے القاء کی روایت باطل محض ہے بلکہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ یہ خیال کرنا کہ شیطان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لہجہ میں یہ الفاظ پڑھ دیئے تھے یہ بھی باطل ہے کیونکہ جب شیطان کو یہ طاقت

Marfat.com

نہیں دی گئی کہ وہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اختیار کر کے کسی کو دکھائے کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا جب خواب کی حالت میں یہ ناممکن ہے جبکہ آدمی نیند کی حالت میں مکلّف نہیں رہتا تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ شیطان کسی کو عالم بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مثل آواز میں کچھ سنا دے۔

علامہ عینی فرماتے ہیں ''ھذا من المحال الذی لایقبلہ'' یعنی قلب مؤمن میں یہ بات محال ہے جسے کسی مؤمن کا دل قبول نہیں کرسکتا۔

(عینی، ص ۵۱۰، ج ۳)

غرض اس واقعہ کی نقل میں ضعف اور روایات میں اضطراب سندوں میں انقطاع (درمیان سند سے کچھ راوی حذف ہیں) اور الفاظ واقعہ میں شدید اختلاف ہے پھر ان سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ یہ واقعہ قرآن کریم کی آیات واضحہ کے خلاف ہے اب رہا یہ سوال کہ جب مشرکین نے بتوں کی تعریف میں کوئی الفاظ نہ سنے تو پھر وہ سجدے میں کیوں گر گئے؟ تو اس کا جواب صحاح کی حدیث میں ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جس نے سجدہ نہ کیا تو میں نے دیکھا کہ وہ کافر ہی رہا اور کفر ہی پر مارا گیا۔

(بخاری)

معلوم ہوا کہ کفار کا یہ سجدہ ان کیلئے باعث برکت ہوا اور جس نے سجدہ نہیں کیا تو عذاب میں مبتلاء ہوا اور کفر ہی کی حالت میں قتل کیا گیا جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کفار کا یہ سجدہ بتوں کی تعظیم کیلئے نہ تھا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تھا پھر اس موقع پر کفار کا سجدے میں گر جانا کوئی تعجب کی بات نہ تھی کیونکہ قرآن کریم کا انداز بیان اور اس کی تاثیر اور وحی کی عظمت وہیبت پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس کا ادا ہونا یہ سب امور ایسے تھے کہ مجمع پر ایک وجد کی کیفیت

Marfat.com

طاری ہوگئی ہوگی جیسا کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو مشرکین کے بچے، عورتیں قرآن سن کر متاثر ہو جاتے تھے تو یہی کیفیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تلاوت فرمانے اور سجدہ فرمانے میں طاری ہو جائے تو کونسی تعجب کی بات ہے۔(از مترجم)

نزول وحی اور شیطان سے حفاظت کیلئے فرشتوں کا پہرا:

عبد بن حمید اور ابن جریر اللہ تعالیٰ کے فرمان

الا من ارتضٰی من رسولٍ فانہ یسلك من بین یدیہ ومن خلفہٖ رصدًا۔ (پ ۲۹، سورۂ جن)

ترجمہ:۔ ''اللہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے''۔

کی تفسیر میں حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جب فرشتہ وحی کے ساتھ بھیجا جاتا تو اس فرشتہ کے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت بھی ہوتی جو ان کے آگے پیچھے پہرا دیتی کیونکہ شیطان فرشتہ کی صورت میں ان کو اشتباہ دے سکتا ہے۔

شیطان کی دین میں شک ڈالنے کی کوشش:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک انتہائی بدصورت آدمی آیا جس کے کپڑے بھی بہت ہی گندے تھے اور حد درجہ بدبودار تھا اور اتنا اجڈ (گنوار) تھا کہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتے پھلانگتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور سوال کیا آپ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے پھر پوچھا آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے، کہا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے، اس نے پھر پوچھا اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی ذات (اس سے) پاک ہے اللہ کو کسی نے پیدا نہیں کیا پھر آپ نے اپنی پیشانی پکڑ لی اور اپنا سر جھکالیا تو وہ شخص اٹھ کر چلا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا اس آدمی کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ ہم نے اس کو تلاش کیا لیکن وہ تو ہوا ہو چکا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ابلیس تمہارے پاس تمہارے دین کے بارے میں شک میں مبتلا کرنے آیا تھا۔

(بیہقی دلائل النبوۃ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شیطان ڈرتا ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے خطاب کے بیٹے! چھوڑو کوئی اور بات کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب تم کسی راستہ پر چلتے ہو تو شیطان وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(بخاری فضائل اصحاب النبی“، مسلم فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ان الشیطان لیخاف منك یا عمر!“ اے عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے۔

(ترمذی کتاب المناقب، نسائی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں جن وانس کے شیطانوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ (حضرت) عمر کے خوف سے بھاگتے ہیں“۔ (ابن عساکر)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ما لقی الشیطان عمر منذ أسلم الا خرلو جھه یعنی عمر کے مسلمان ہونے کے بعد جب بھی شیطان حضرت عمر سے ملا تو منہ کے بل گر گیا ہے۔ (ابن عساکر)

Marfat.com

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شیطان سے لڑائی:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنوں اور انسانوں سے قتال کیا ہے پوچھا گیا (جن سے) کس طرح جنگ کی تھی؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہم ایک منزل پر اترے اور میں نے اپنا مشکیزہ اور ڈول پانی لینے کیلئے اٹھایا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمار! سنو تمہارے سامنے پانی کے پاس کوئی شخص آئے گا جو تمہیں پانی لینے سے روک دے گا چنانچہ جب میں کنوئیں کے سرے پر پہنچا تو ایک کالا شخص نظر آیا گویا کہ وہ گھوڑا تھا اس نے کہا اللہ کی قسم آپ اس کنوئیں سے ایک ڈول بھی پانی کا نہیں لے سکتے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور اس نے مجھے پکڑ لیا (ہم آپس میں گتھم گتھا ہو گئے) میں نے اسے چت کر دیا پھر میں نے ایک پتھر اٹھایا اور اس سے اس کی ناک اور منہ توڑ دیئے پھر اپنا مشکیزہ بھرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا پانی پر تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں پھر میں نے آپ کو سارا واقعہ سنا دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم جانتے ہو وہ کون تھا؟ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

(ابن سعد، مسند اسحاق بن راہویہ، ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جنوں اور انسانوں سے قتال کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ انہوں نے جن سے کس طرح جنگ کی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ اور ہمارے لئے پینے کا پانی لاؤ چنانچہ وہ چل پڑے اور شیطان ایک کالے آدمی کی صورت میں سامنے آیا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور پانی

Marfat.com

کے درمیان حائل ہو گیا چنانچہ وہ دونوں گتھم گتھا ہو گئے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس کو چت کر دیا شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہارے اور پانی کے درمیان رکاوٹ نہ بنوں گا چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا لیکن شیطان نے پھر انکار کر دیا تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے پھر اسے چت کر دیا تو شیطان نے پھر اسی طرح منت سماجت کی تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا پھر شیطان کو مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان عمار اور پانی کے درمیان کالے غلام کی شکل میں حائل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے عمار کو اس پر غلبہ عطا فرما دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے پوچھا اے ابوالیقظان! تم تو (شیطان پر) غالب آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے متعلق) ایسا ایسا ارشاد فرمایا حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا سنو! اللہ کی قسم اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ وہ شیطان ہے تو میں اس کو قتل کر دیتا البتہ میں نے اس کی ناک کو دانت سے کاٹ کر زخمی کر دیا اگرچہ اس سے سخت بدبو آ رہی تھی۔

(ابوالشیخ کتاب العظمۃ، ابونعیم دلائل النبوۃ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شیطان سے محفوظ تھے:

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو ابلیس نے اپنے شیاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے پاس بھیجا لیکن وہ اپنے نامے خالی لے کر آئے تو ابلیس نے اپنے چیلوں سے پوچھا کیا ہوا تم لوگوں نے ان میں سے کسی کو گمراہ نہ کیا یعنی کسی کو ٹس سے مس نہ کر سکے؟ شیاطین نے جواب دیا ایسی کسی قوم سے آج تک ہمارا سابقہ (واسطہ) نہیں پڑا تو ابلیس نے کہا کچھ عرصہ انہیں مہلت دے دو عنقریب جب ان کے سامنے دنیا فتح ہو گی اس وقت تم اپنی حاجت (گمراہ کرنے) میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

Marfat.com

فائدہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین عظام اور صالحین امت کے بعد بہت سے لوگوں کو شیطان نے دین اسلام سے گمراہ کر دیا کچھ لوگ کافر و مرتد ہو گئے جو آج بھی کئی بدمذہبوں کی صورت میں نظر آ رہے ہیں بلکہ اب ان لوگوں نے خود شیاطین کی جگہ سنبھالی ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو دین اسلام سے ہٹا کر انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کا باغی بنا رہے ہیں۔(از مترجم)

شیطان کا تخت اور چیلوں کی ڈیوٹی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''ابلیس سمندر پر اپنا تخت بچھاتا ہے اور اس پر بیٹھ کر اپنی فوجوں کو لوگوں میں فتنہ ڈالنے کیلئے بھیجتا ہے شیطان کے اس گروہ میں قدر و منزلت کے اعتبار سے ابلیس کے سب سے زیادہ قریب وہ شیطان ہوتا ہے جو انتہا درجہ کا (بڑا) فتنہ پردازز (فتنہ برپا کرنے والا) ہو ان میں سے ایک شیطان آ کر اپنے سردار سے کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا فتنہ پھیلایا سردار (ابلیس) کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا پھر ان میں سے ایک دوسرا شیطان آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کا اس وقت تک پیچھا نہ چھوڑا جب تک میں نے اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی نہ ڈال دی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) ابلیس اس کو اپنے قریب کر کے کہتا ہے ہاں تو نے بہت ہی اچھا کام کیا (اعمش فرماتے ہیں مجھے خیال آتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان اسے گلے سے لگا لیتا ہے۔

(مسند احمد، مسلم کتاب المنافقین)

شیطان کے تخت کے گرد سانپ ہی سانپ:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد

سے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں پانی پر ایک تخت دیکھ رہا ہوں یا اس نے یہ کہا کہ سمندر پر ایک تخت دیکھ رہا ہوں جس کے اردگرد سانپ ہی سانپ ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: ''ذاك عرش ابلیس'' یعنی یہ ابلیس کا تخت ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ از مترجم:

لفظ صیاد کے متعلق کئی لغتیں ہیں اکمل کہتے ہیں ابن الصائد ہے جس کا نام عبدلااللہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ابن صائد ہے جو مدینہ کے یہود میں سے ایک یہودی کا بیٹا تھا جو بچپن میں بڑے شعبدے اور دغا بازیاں دکھاتا تھا جس کی کنیت ابن صیاد اور نام عبداللہ تھا جوان ہوکر مسلمان ہو گیا عبادات اسلامی ادا کرتا تھا اس کے متعلق علماء کے تین اقوال ہیں:

(۱) پہلا قول یہ ہے کہ وہ دجال نہیں تھا بلکہ مسلمان ہو گیا تھا۔

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ وہ دجال تو تھا مگر وہ مشہور دجال نہ تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بہت سے دجال ہوں گے یہ بھی انہیں دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔

(۳) - تیسرا قول یہ ہے کہ وہ دجال مشہور ہی تھا بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ مدینہ میں ہی مرا اور وہیں دفن ہوا مگر یہ صحیح نہیں بلکہ وہ جنگ حرہ تک دیکھا جاتا رہا حرہ کے دن غائب ہو گیا۔

ابن صیاد کا دعویٰ تھا کہ وہ آگے پیچھے اندھیرے اجالے سب میں یکساں دیکھتا ہے مگر اسے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا مطلق علم نہ ہوا حضور ﷺ نے اس کے اس دعوے کو جھوٹا کرنے کیلئے اس کے پیچھے سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور یہ بات حدیث میں مذکور ہے لہٰذا اس کا یہ دعویٰ بالکل باطل و مردود ہے مزید تفصیل حدیث میں مذکور ہے چنانچہ بخاری و مسلم میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں رسول

Marfat.com

فائدہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین عظام اور صالحین امت کے بعد بہت سے لوگوں کو شیطان نے دین اسلام سے گمراہ کر دیا کچھ لوگ کافرومرتد ہو گئے جو آج بھی کئی بدمذہبوں کی صورت میں نظر آرہے ہیں بلکہ اب ان لوگوں نے خود شیاطین کی جگہ سنبھالی ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو دین اسلام سے ہٹا کر انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کا باغی بنا رہے ہیں۔ (ازمترجم)

شیطان کا تخت اور چیلوں کی ڈیوٹی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''ابلیس سمندر پر اپنا تخت بچھاتا ہے اور اس پر بیٹھ کر اپنی فوجوں کو لوگوں میں فتنہ ڈالنے کیلئے بھیجتا ہے شیطان کے اس گروہ میں قدرومنزلت کے اعتبار سے ابلیس کے سب سے زیادہ قریب وہ شیطان ہوتا ہے جو انتہا درجہ کا (بڑا) فتنہ پردارز (فتنہ برپا کرنے والا) ہو ان میں سے ایک شیطان آکر اپنے سردار سے کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا فتنہ پھیلایا سردار (ابلیس) کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا پھر ان میں سے ایک دوسرا شیطان آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کا اس وقت تک پیچھا نہ چھوڑا جب تک میں نے اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی نہ ڈال دی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) ابلیس اس کو اپنے قریب کر کے کہتا ہے ہاں تو نے بہت ہی اچھا کام کیا (اعمش فرماتے ہیں مجھے خیال آتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان اسے گلے سے لگالیتا ہے۔

(مسند احمد، مسلم کتاب المنافقین)

شیطان کے تخت کے گرد سانپ ہی سانپ:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد

Marfat.com

سے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں پانی پر ایک تخت دیکھ رہا ہوں یا اس نے یہ کہا کہ سمندر پر ایک تخت دیکھ رہا ہوں جس کے اردگرد سانپ ہی سانپ ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: ”ذاك عرش ابليس“ یعنی یہ ابلیس کا تخت ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ از مترجم:

لفظ صیاد کے متعلق کئی لغتیں ہیں اکمل کہتے ہیں ابن الصائد ہے جس کا نام عبدلاللہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ابن صائد ہے جو مدینہ کے یہود میں سے ایک یہودی کا بیٹا تھا جو بچپن میں بڑے شعبدے اور دغا بازیاں دکھاتا تھا جس کی کنیت ابن صیاد اور نام عبداللہ تھا جوان ہوکر مسلمان ہوگیا عبادات اسلامی ادا کرتا تھا اس کے متعلق علماء کے تین اقوال ہیں:

(۱) پہلا قول یہ ہے کہ وہ دجال نہیں تھا بلکہ مسلمان ہوگیا تھا۔

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ وہ دجال تو تھا مگر وہ مشہور دجال نہ تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بہت سے دجال ہوں گے یہ بھی انہیں دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔

(۳) ۔ تیسرا قول یہ ہے کہ وہ دجال مشہور ہی تھا بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ مدینہ میں ہی مرا اور وہیں دفن ہوا مگر یہ صحیح نہیں بلکہ وہ جنگ حرہ تک دیکھا جاتا رہا حرہ کے دن غائب ہوگیا۔

ابن صیاد کا دعویٰ تھا کہ وہ آگے پیچھے اندھیرے اجالے سب میں یکساں دیکھتا ہے مگر اسے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا مطلق علم نہ ہوا حضور ﷺ نے اس کے اس دعوے کو جھوٹا کرنے کیلئے اس کے پیچھے سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور یہ بات حدیث میں مذکور ہے لہٰذا اس کا یہ دعویٰ بالکل باطل ومردود ہے مزید تفصیل حدیث میں مذکور ہے چنانچہ بخاری ومسلم میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کو یہودی قبیلہ بنو مغالہ کے محل میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور اس دن ابن صیاد قریب البلوغ تھا تو ابن صیاد کو ہمارا آنا معلوم نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے قریب پہنچ کر اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو ابن صیاد نے حضور ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ خوانده (بے علم) لوگوں کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے کہا کیا آپ اس بات کی وحی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے اس کو پکڑ لیا اور خوب زور سے دبوچا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا پھر ابن صیاد سے فرمایا کہ تو امور غیب سے کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کبھی سچی خبریں کبھی جھوٹی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھ پر امور کو مشتبہ وخلط ملط کر دیا گیا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے (تو اس کو ظاہر کر) اور حضور ﷺ نے یہ آیت کریمہ اپنے دل میں سوچ رکھی تھی "یوم تاتی السماء بدخان مبین" ابن صیاد نے کہا وہ دخ (مروج) ہے حضور ﷺ نے فرمایا نامراد! دفع ہو تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے جس کی میں نے خبر دی ہے تو تم اس پر قابو نہ پا سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ ایک باغ میں تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد تھا تو رسول اللہ ﷺ کھجوروں کی شاخوں میں چھپ کر ابن صیاد سے اس کی باتیں سننا چاہتے تھے اس سے پہلے کہ وہ حضور ﷺ کو دیکھے اور آزادی کے ساتھ باتیں

Marfat.com

کرے ابن صیاد اپنے بستر پر چادر لپٹا پڑا تھا اور اس کی چادر میں ایسی آواز آتی تھی جو سمجھ میں نہ آتی تھی ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجوروں کی شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا اور کہا اے صاف (یہ ابن صیاد کا نام ہے) یہ دیکھو محمد (ﷺ) کھڑے ہیں تو ابن صیاد خاموش ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس کی ماں اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو اس کا کچھ حال معلوم ہو جاتا (کہ وہ اپنا حال خود بیان کر رہا تھا) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کی جس کے وہ لائق و مستحق ہے اور پھر دجال کا ذکر فرمایا اس کے بعد فرمایا کہ میں دجال سے ڈرتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنے قوم کو دجال سے نہ ڈرایا اور سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا لیکن میں دجال کے بارے میں وہ بات بیان کرتا ہوں جو کسی نبی نے آج تک اپنی قوم سے نہیں بیان کی تم خبردار ہو جاؤ کہ دجال کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم از مترجم)

ابلیس ناکام شیاطین کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا ہے:

حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ابلیس نے پانی پر اپنا تخت بچھا رکھا ہے اور ہر آدمی کے ساتھ ایک سال کی مدت کے لئے شیطان مقرر کر دیتا ہے اگر وہ دونوں اس آدمی کو فتنہ میں مبتلاء کر دیں تو ٹھیک ورنہ دونوں کے ہاتھ پاؤں اور ریڑھ کی ہڈی کاٹ دیتا ہے پھر اس شخص کے پاس دوسرے شیاطین بھیج دیتا ہے۔ علامہ ذھبی نے اس روایت کو غریب اور منکر کہا ہے۔ (سنید فی التفسیر)

حضرت سلیمان علیہ السلام اور شیطان:

شجاع بن ابی نصر کی سند سے شامیوں کے شرفاء میں سے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک عفریت (سرکش)

Marfat.com

جن سے فرمایا تجھے خرابی وتباہی ہو، ابلیس کہاں ہے، اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا آپ کو اس کے متعلق کوئی حکم ملا ہے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا حکم تو نہیں ملا لیکن وہ ابھی ہے کہاں، اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ تشریف لے چلیں (میں آپ کو اس کے پاس لے چلتا ہوں) چنانچہ وہ عفریت آپ کے آگے آگے دوڑ رہا تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام اس کے ساتھ تھے یہاں تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اچانک سمندر پر پہنچ گئے اور ابلیس پانی کی سطح پر بیٹھا ہوا تھا جب ابلیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دیکھا تو ڈر کے مارے کانپنے لگا پھر کھڑا ہوا اور آپ سے ملاقات کی اور کہا اے اللہ کے نبی! کیا آپ کو میرے متعلق کوئی حکم ملا ہے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا نہیں میں تمہارے پاس صرف اس لئے آیا ہوں کہ تم سے یہ پوچھوں کہ تمہارا سب سے زیادہ پسندیدہ کام کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ برا ہے؟ ابلیس نے کہا اللہ کی قسم اگر آپ میرے پاس چل کر نہ آئے ہوتے تو کبھی بھی آپ کو وہ کام نہ بتاتا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا کام یہ ہے کہ مرد کا مرد سے منہ کالا کرے اور عورت عورت سے۔ (طرطوس کتاب تحریم الفواحش)

شیطان اپنے چیلوں سے حساب لیتا ہے:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی ہے تو ابلیس اپنی شیطانی فوج زمین میں پھیلا دیتا ہے اور کہتا ہے جو مسلمان کو گمراہ کر کے آئے گا میں اس کو تاج پہناؤں گا (جب شیطان کا یہ لشکر اپنے اپنے فتنے پھیلا کر شام کے وقت واپس آئے) تو ان سے ایک شیطان اپنا کارنامہ سناتے ہوئے کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو ابلیس کہتا ہے عنقریب وہ دوبارہ شادی کر لے گا (لہٰذا تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا) ایک شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے

Marfat.com

والدین کی نافرمانی کی تو شیطان اس کے جواب میں کہتا ہے عنقریب وہ ان کے ساتھ نیکی واچھا سلوک بھی کرے گا (تم نے بھی کوئی بڑا کام نہیں کیا) ایک اور شیطان کہتا ہے فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے شراب پی لی تو شیطان کہتا ہے تو نے اچھا کام کیا۔ ایک اور شیطان کہتا ہے فلاں آدمی کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کرلیا تو شیطان کہتا ہے تو نے بھی اچھا کام کیا پھر ایک شیطان آتا ہے اور کہتا ہے میں فلاں شخص کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے ایک شخص کو ناحق قتل کر ڈالا تو شیطان کہتا ہے ہاں تو نے ہی تو کام کیا ہے (یعنی تو نے سب سے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے)۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

عورت چھپانے کی چیز ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''عورت چھپانے کی چیز ہے جب نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے''۔ (ترمذی کتاب الرضاع)

عورت شیطان کا آدھا لشکر ہے:

حضرت حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ شیطان نے عورت کو مخاطب کر کے کہا تو میرا آدھا لشکر ہے تو ہی میرا وہ تیر ہے جس سے میں مارتا ہوں تو ٹھیک نشانہ لگتا ہے خطاء نہیں کرتا اور تو ہی میرے بھید کی جگہ ہے اور تو ہی میری مشکل اور حاجت قاصد ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

دنیا کی محبت اور شیطان کے جال:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے اور عورتیں پھندے ہیں اور فرمایا شیطان کے نفس میں عورتوں سے زیادہ مضبوط اور کوئی جال نہیں ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

Marfat.com

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھی مبعوث نہیں فرمایا مگر شیطان عورتوں کے ذریعہ ان کو ہلاک کرنے سے مایوس نہیں ہوا۔ یعنی ہلاک کرنے کی پوری کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انبیائے کرام علیہم السلام عورتوں کے ذریعہ شیطانی فتنوں سے محفوظ ہے۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان انسان میں کہاں کہاں ہوتا ہے:

ابو بکر محمد بن احمد بن شیبہ ''کتاب القلائد'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مرد کا شیطان تین جگہ پر رہتا ہے۔

(۱) اس کی آنکھوں میں۔

(۲) اس کے دل میں۔

(۳) اور اس کے آلہ تناسل میں۔

اور عورت کا شیطان بھی تین مقام پر رہتا ہے۔

(۱) اس کی آنکھوں میں۔

(۲) اس کے دل میں۔

(۳) اس کی سرین میں۔

شیطان کا علم، گھر، کتاب، کھانا اور پھندا:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ابلیس کو آسمان سے بھگا دیا گیا تو اس نے کہا اے رب! تو نے مجھ ملعون کر دیا ہے تو میرا علم کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جادو، ابلیس نے کہا میرا پڑھنا کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا شعر وشاعری، ابلیس نے پھر پوچھا میری کتاب کون سی ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوگوں کے جسموں پر گودنے کے نشانات، ابلیس نے پوچھا میرا کھانا کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مردار اور تمام وہ جانور جس کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو، ابلیس نے

Marfat.com

پوچھا میرا مکان کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا غسل خانہ، ابلیس نے پوچھا میری نشست گاہ کہاں ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بازار، ابلیس نے پھر پوچھا میرا موذن کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیقی، ابلیس نے کہا میرا جال و پھندا کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عورتیں۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کا سرمہ اور چٹنی:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

شیطان کا سرمہ بھی ہے اور چٹنی بھی ہے، جب انسان اس کا سرمہ لگا لیتا ہے تو اللہ کا ذکر کرنے سے اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور جب اس کی چٹنی چاٹ لیتا ہے تو اس کی زبان برائی میں تیز ہو جاتی ہے یعنی بری باتیں بکنے لگتی ہے۔

(ابن ابی الدنیا، ابن عدی، طبرانی، بیہقی دلائل النبوۃ)

شیطان کا سرمہ، چٹنی اور نسوار:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں: ابن عدی اور امام بیہقی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شیطان کے لئے سرمہ، چٹنی اور نسوار بھی ہیں اس کی چٹنی تو جھوٹ بولنا ہے اور اس کی نسوار غصہ کرنا ہے اور اس کا سرمہ نیند کرنا ہے۔

شیطان کو کیا کیا ملا؟

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ابلیس کو آسمان سے زمین پر اتار دیا گیا تو ابلیس نے کہا اے میرے رب! تو نے مجھے زمین پر اتار دیا اور تو نے مجھے مردود قرار دیدیا ہے لہٰذا تو میرے لئے مجلس بنادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تیرا گھر) غسل خانہ، ابلیس نے کہا میرے لئے کھانا

Marfat.com

مقرر فرمادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تیرا کھانا) وہ چیز ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، ابلیس نے کہا میرے لئے پینا مقرر فرمادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تمہارا پینا) ہر نشہ آور چیز ہے، ابلیس نے کہا میرے لئے موذن مقرر کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مزامیر وموسیقی ہے، ابلیس نے کہا میرے لئے پڑھنا متعین کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تیرا پڑھنا) شعروشاعری (شعرونظم اور گیت کہنا) ہے، ابلیس نے کہا میرے لئے کتاب مقرر کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تیری کتاب) گودنا (بدن میں سوئی سے سرمہ یا نیل بھرنا) ہے، ابلیس نے کہا میرے لئے حدیث (کلام) معین کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تیری گفتگو) جھوٹ بولنا ہے، ابلیس نے کہا میرا رسول وقاصد بنادے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہانت (فال بتانا) تیرا قاصد ہے، ابلیس نے کہا میرے لئے جال وپھندے مقرر کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا عورتیں تیرا پھندا ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابن مردویہ)

شیطان انسان کو قابو میں کیسے کرتا ہے:

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں سیاحوں میں سے ایک عبادت گزار شخص کو شیطان نے گمراہ کرنے کی بہت کوشش کی لیکن اس کا کچھ بگاڑ نہ سکا آخرکار شیطان نے اس کو کہا کیا تم مجھ سے اس کام کے متعلق سوال نہیں کرتے جس کے ذریعہ میں انسانوں کو گمراہ کرتا ہوں اس عابد نے کہا کیوں نہیں بتاؤ (تاکہ میں بھی ان کاموں سے بچتا رہوں) تم مجھے اس چیز سے آگاہ کرو جو تمہارے نفس میں لوگوں کو گمراہ کرنے کی سب سے مضبوط چیز ہے ابلیس نے کہا حرص، غصہ اور نشہ، کیوں کہ آدمی جب حریص (لالچی) ہوتا ہے تو ہم اس کی نظر میں اس کے مال کو کم کردیتے ہیں اور اسے لوگوں کے مالوں میں رغبت دلاتے ہیں اور جب انسان غصہ ور ہوتا ہے تو ہم اسے اپنے درمیان بچوں کے گیند گھمانے کی طرح گھماتے ہیں پس اگر اس کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی دعا سے

Marfat.com

مردوں کو بھی زندہ کر دیتا ہے تب بھی ہم اس سے مایوس نہیں ہوتے اور جب وہ نشہ میں ہوتا ہے تو ہم اسے ہر قسم کی شہوت کی طرف کھینچتے ہیں جس طرح بکری کو کان پکڑ کر کھینچتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت عبید اللہ بن وھب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک نبی نے ابلیس سے فرمایا تو ابلیس ان کے سامنے ظاہر ہوا انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو انسانوں پر کس چیز سے غالب آتا ہے؟ ابلیس نے کہا میں اس کو غصہ اور شہوت کے وقت قابو کر لیتا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا)

شیطان انسان کے کتنا پیچھے پڑا رہتا ہے:

حضرت ابو خثیمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہتے ہیں لوگ کہتے تھے کہ شیطان کہتا ہے:۔ انسان بھلا مجھ پر کیسے غالب آ سکتا ہے اور جب وہ خوش ہوتا ہے تو میں آتا ہوں اور اس کے دل پر مسلط ہو جاتا ہوں اور جب وہ غصہ کرتا ہے تو میں اڑ کر اس کے دماغ پر سوار ہو جاتا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:

غصہ نفس کے اس جوش کو کہتے ہیں جب دوسرے یا اسے دفع کرنے پر ابھارے غصہ برا و حرام ہے اور اچھا بھی اگر اللہ کی رضا کے لئے ہو تو اچھا ہے مثلاً مجاہد فی سبیل اللہ کو کفار پر یا کسی عالم ناصح کو فساق و فجار پر یا ماں باپ کو نافرمان اولاد پر غصہ کرنا اچھا ہے لیکن وہ غصہ جو نفسانیت پر کسی کو آتا ہے وہ بُرا ہے غصہ ایسی بری چیز ہے کہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے غصہ شیطان مردود کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اسی لئے آگ کی طرح بھڑکتا ہے اس لئے فقہاء نے غصہ کے وقت وضوء کرنے کو مستحب کہا ہے تا کہ آگ پانی سے بجھ جائے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کسی شخص کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اس سے بھی نہ

Marfat.com

جائے تو لیٹ جائے لہٰذا انسان کو کبھی غصہ نہیں کرنا چاہئے اور نہ شیطان کی مرضی پر چلنا چاہئے۔ (از مترجم)

اللہ کا ذکر کرنے والوں پر شیطان کا آخری حربہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ شیطان ذکر کی مجلس والوں کو فتنہ کرنے کے۔لئے چکر دیتا ہے جب ان میں تفریق کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا تو اس مجلس میں جاتا ہے جو لوگ دنیا کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں اور ان کو ایک دوسرے کے خلاف اکساتا ہے یہاں تک کہ وہ آپس میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرنے والے ان کے درمیان میں آ کر لڑنے سے روکتے ہیں اس طرح شیطان ذکر کرنے والوں کو منتشر کر دیتا ہے۔

(امام احمد کتاب الزھد)

عورت کو حیض کی زیادتی شیطان کی وجہ سے ہوتی ہے:

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں بہت سخت اور بہت زیادہ استحاضہ میں مبتلا رہتی تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بیماری شیطان کے اثرات میں سے ایک اثر ہے (یعنی تیری رحم کی رگ میں شیطان نے انگلی ماری جس سے یہ بیماری ہوگئی)۔

(مسند احمد، ابو داود کتاب الطہارت، ترمذی کتاب الطہارت)

موئف (قاضی بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ فرمان اس حدیث صحیح کے منافی نہیں ہے جس میں فرمایا گیا ''ان ذلك عرق'' یعنی استحاضہ کا خون رگ کا خون ہے۔ اس لئے کہ شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے جب شیطان اس رگ کو حرکت دیتا ہے تو اس سے خون جاری ہو جاتا ہے اور شیطان کا اس خاص رگ میں تصرف ہے اور ایک ایسا خاص تصرف ہے جو بدن کی دوسری رگوں میں نہیں ہے اسی وجہ سے جادوگر لوگ عورت

Marfat.com

کے اس رگ کے خون کو عورتوں سے بہت سے سفلی عملوں میں استعمال کرتے ہیں اور شیطان کی اس حرکت سے جادوگر فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی جماعت سے پیچھے ہٹنے والا شیطان کے پھندے میں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہوکر فرمایا تم میں سے جو شخص جنت کا عیش چاہتا ہے وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹا رہے اس لئے کہ ایک (اکیلے) آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو سے بہت دور رہتا ہے۔ (مسند احمد، ترمذی کتاب الفتن)

ابن صاعد، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ کی تائید اور حمایت ونصرت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے اور جو جماعت کی مخالفت کرتا ہے اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اللہ کی تائید وحمایت جماعت والوں پر ہے جو کوئی جماعت سے الگ ہونے والا جدا ہوتا ہے تو شیاطین اس کو اس طرح اچک لیتے ہیں جس طرح سے بھیڑیا بکری کو ریوڑ سے اچک لیتا ہے۔ (دار قطنی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ایک لکیر کھینچی پھر فرمایا یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے تو تم اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو ورنہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گا۔ (مسند احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے جو الگ اور دور کنارے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے لہٰذا تم گمراہی سے بچو اور بڑی جماعت کو اور مسجد کو لازم

Marfat.com

پکڑو۔ (مسند احمد)

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ (ترمذی کتاب العلم، ابن ماجہ)

عالم اور عابد کا شیطان کے ساتھ عبرتناک واقعہ:

علی بن عاصم کی سند سے ایک بصری سے نقل ہے کہتے ہیں کہ ایک عالم اور ایک عابد آپس میں اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتے تھے تو شیطان نے ابلیس سے کہا ہم بہت کوشش کے باوجود ان کو جدا کرنے پر قابو نہ ہو سکے تو ابلیس نے کہا ان کے لئے میں اکیلا ہی کافی ہوں پھر ابلیس عبادت گزار (غیر عالم دین) کے راستہ میں بیٹھ گیا جب عابد شیطان کے سامنے آیا یہاں تک کہ عابد ابلیس اس کے سامنے بوڑھے عمر رسیدہ کی صورت میں کھڑا ہو گیا اپنے ماتھے پر سجدے کا نشان بھی ظاہر کئے ہوئے تھا چنانچہ ابلیس نے عابد سے پوچھا میرے دل میں ایک سوال ابھر رہا ہے تو میں نے سوچا کہ اس کے متعلق آپ سے پوچھ لوں۔ عابد نے کہا پوچھو اگر میرے علم میں ہوگا تو اس کا جواب دے دوں گا شیطان نے کہا کیا اللہ عزوجل اس کی طاقت رکھتا ہے کہ آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں، درختوں اور پانی کو ایک انڈے میں بغیر انڈے کو بڑا کئے سما دے اور بغیر ان مخلوقات کو چھوٹا کئے؟ عابد نے حیران ہو کر پوچھا بغیر انڈے کو بڑھائے اور بغیر ان چیزوں کے کم کئے۔ عابد سوچ میں پڑ گیا تو ابلیس نے عابد سے کہا اب آپ چلے جائیں پھر شیطان اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا میں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے متعلق شک میں ڈال کر ہلاک کر دیا پھر ابلیس عالم کے راستہ میں بیٹھا جب عالم شیطان کے سامنے ہوا یہاں تک کہ ابلیس قریب پہنچا تو ابلیس (احتراماً) کھڑا ہو گیا اور پوچھا اے حضرت! میرے دل میں ایک سوال کھٹک رہا ہے میں نے چاہا کہ اس کو آپ

Marfat.com

سے پوچھ لوں عالم نے فرمایا پوچھو اگر مجھے معلوم ہوگا تو تمہیں بتادوں گا ابلیس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ اس کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ تمام آسمانوں ، زمینوں، پہاڑوں، درختوں اور پانی کو ایک انڈے میں بغیر انڈے کو بڑا کیے اور بغیر مخلوقات کو چھوٹا کیے سما دے؟ عالم نے ابلیس کو جواب دیا بالکل اللہ تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے تو شیطان نے انکار کے لہجہ میں رد کر دیا اور کہا انڈے کو بڑھائے بغیر اور ان مخلوقات کو چھوٹا کیے بغیر کیسے سما دے گا؟ عالم نے ابلیس کو جھڑک کر کہا بالکل کر سکتا ہے پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی "انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون" (سورہ یٰسین)

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ کا کام تو یہی ہے کہ جب وہ کسی چیز کو چاہیے اس سے فرمائے ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے''۔

تو ابلیس نے اپنے شیاطین ساتھیوں سے کہا میں تمہیں یہی جواب سنوانے کے لئے یہاں لایا تھا۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

فائدہ:

اس واقعہ سے عالم اور عابد کا فرق واضح ہوتا ہے کہ عابد تو شیطان کے جال میں آسانی سے پھنس سکتا ہے لیکن عالم شیطان کے جال میں آسانی سے نہیں پھنستا اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے مکر و فریب اور اس کی گمراہیوں سے محفوظ فرمائے آمین۔ (از مترجم)

شیطان سب سے زیادہ کب روتا ہے؟

حضرت صفوان کی سند سے ایک شیخ سے روایت ہے کہ مومن جب وفات پاتا ہے تو شیطان اس مومن پر اس کے گھر کے بعض افراد سے بھی زیادہ روتا ہے جب کہ شیطان اس کو دنیا میں گمراہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا ہو۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

Marfat.com

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو بوقت وصال شیطان کا گمراہ کرنا:

حضرت صالح بن امام بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) کو موت کے وقت بار بار یہی کہتے سنا، ابھی نہیں بعد میں ابھی نہیں بعد میں، تو میں نے عرض کیا اے ابا جان! آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ فرمایا شیطان میرے سرہانے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے اے احمد! مجھے فلاں سوال کا جواب دو، فلاں مسئلہ بتاؤ اور میں کہہ رہا ہوں ابھی نہیں بعد میں ابھی نہیں بعد میں۔

شیطان سے نجات پانے پر فرشتوں کا اللہ کی حمد کرنا:

عبداللہ بن امام احمد ''زوائد الزھد'' میں حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ سے راویت فرماتے ہیں کہ جب مومن کی روح آسمان کی طرف جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں۔

سبحان الذی نجی ھذا العبد من الشیطان الرجیم یا ویحہ کیف نجاہ

ترجمہ: پاک وہ ذات جس نے اس بندہ کو شیطان مردود سے نجات عطا فرمائی واہ کیا خوب کامیاب ہوا۔

موت کے وقت مسلمان کو شیطان سے بچانے کا طریقہ:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں ابو نعیم ''حلیہ'' میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے مرنے والوں کے پاس جاؤ اور انہیں ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کرو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو اس لئے کے بہت سے بردبار اور دانشور مرد اور عورتیں اس موت کے میدان میں حیران اور ششدر (پریشان) ہو جاتے ہیں

Marfat.com

اور اس وقت موت کے میدان میں شیطان انسان کے سب سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔

ملک الموت نمازی سے شیطان کو بھگاتے ہیں:

ابن ابی حاتم، حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ملک الموت (حضرت جبرئیل علیہ السلام) نمازوں کی اوقات میں لوگوں سے مصافحہ کرتے ہیں پھر جب وہ آدمی کو اس کی موت کے وقت دیکھتے ہیں تو اگر وہ نماز کی پابندی کرتا تھا تو اس کے قریب ہو جاتے ہیں اور اس سے شیطان کو دفع کر کے "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کرتے ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

شیطان قبر میں بھی فتنہ ڈالتا ہے:

حکیم ترمذی، حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ جب (قبر میں) میت سے سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ تو شیطان اس کے پاس اپنی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں (اگر میت کافر ہو تو اس کو رب کہہ دیتا ہے ورنہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے)۔

حکیم ترمذی فرماتے ہیں اس بات کی تائید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوتی ہے جو آپ نے میت کے دفن کرنے کے وقت فرمایا تھا "اللھم اجرہ من الشیطان" یعنی اے اللہ! اس کو شیطان سے محفوظ رکھ۔ لہٰذا اگر شیطان وہاں ایسی خباثت نہیں کرتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا نہ فرماتے۔ (نوادر الاصول)

وہ کام جو سب سے پہلے شیطان نے کیے۔

امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت کہ قیاس سب سے پہلے ابلیس نے کیا تھا۔ (ابن ابی شیبہ، ابو عروبہ الاوائل)

Marfat.com

ابن جریر، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

ابن ابی شیبہ، حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے عشاء کا نام عتمہ کس نے رکھا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان نے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ نوحہ وماتم سب سے پہلے شیطان نے کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل فرماتے ہیں کہ گانا سب سے پہلے ابلیس نے گایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے جب ابلیس کو پیدا کیا تو سب سے پہلے ابلیس نے ہی خراٹا لیا۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

خلاصہ کلام:

پانچ کام ایسے ہیں جن کو سب سے پہلے ابلیس نے انجام دیئے وہ یہ ہیں۔ (۱) قیاس (۲) عشاء کا نام عتمہ رکھنا (۳) نوحہ وماتم کرنا (۴) گانا گانا (۵) خراٹا مار کر سونا۔

بازار شیطان کا مرکز ہے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سب سے پہلے بازار میں داخل ہونے والے نہ بنو اور نہ اس سے آخر میں نکلنے والے کیونکہ یہ شیطان کے معرکہ کی جگہ ہے یہیں پر اس نے لوگوں کو گمراہ کرنے کا اپنا جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ شیطان نے یہیں انڈے دیئے اور یہیں بچے دیئے۔ (طبرانی)

Marfat.com

شیطان کی اولاد:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ابلیس کے پانچ بیٹے ہیں اور ہر ایک کو اس نے علیحدہ علیحدہ کام کے لئے مقرر کر رکھا ہے ان کے نام یہ ہیں (۱) ثبر (۲) اعور (۳) مسوط (۴) داسم (۵) زلنبور۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

ثبر:

ثبر مصیبتوں کا مالک ہے جو بے صبری کرنے اور گریبان پھاڑنے اور منہ پر طمانچہ مارنے پیٹنے اور خلاف اسلام جہالت کی باتیں کہنے کا حکم دیتا ہے۔

اعور:

اعور زنا کاری کا مالک ہے جو زنا کا حکم دیتا ہے اور اس کو خوبصورت دکھاتا ہے۔

مسوط:

مسوط جھوٹ کا مالک ہے جو آدمی کو جھوٹ القا کرتا ہے تو وہ دوسرے شخص کو خبر دیتا ہے پھر وہ شخص اپنی قوم میں جا کر کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو میں شکل سے پہچانتا ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا اسی نے یہ بات مجھے بتائی ہے۔

داسم:

داسم آدمی کے ساتھ اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے اور اس کے گھر والوں کے عیب بتا کر ان کے اوپر غصہ دلاتا ہے۔

Marfat.com

زلینور:

بازاروں کا نگران ہے جس نے اپنی گمراہیوں کا جھنڈا بازار میں گاڑ رکھا ہے۔

بچہ کی پیدائش کے وقت شیطان کی شرارت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی انسان ایسا نہیں پیدا کیا گیا جسے پیدائش کے وقت شیطان نے نہ چھوا ہو (پیدائش کے وقت ہر بچہ کو شیطان ٹچ کرتا ہے) وہ بچہ کے چھونے ہی کی وجہ سے چیختا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسی علیہ السلام کو شیطان نے نہیں چھوا اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لو۔

وانی اعیذھا بك وذریتھا من الشیطان الرجیم۔

(سورہ آل عمران)

اور میں (حضرت مریم کی والدہ) اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری (اللہ تعالیٰ) پناہ میں دیتی ہوں۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل بنی آدم حضرت عیسیٰ بن مریم کے سوا ہر انسان کے پہلو (کوکھ) میں جب وہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اپنی انگلی چبھوتا ہے ان کو بھی چبھونے گیا تو پردہ میں چبھو دیا (ان کو نہ چبھو سکا)۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ کا پیدائش کے وقت چیخنا اور چلانا بچہ کی کوکھ میں شیطان کے انگلی مارنے کی وجہ سے ہے۔ (مسلم)

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ''شرح مسلم'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اس خصوصیت میں

Marfat.com

تمام انبیاء علیہم السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شریک ہیں (شیطان انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کو بھی پیدائش کے وقت اپنی انگلی نہیں چھو سکا)۔

شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے:

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح سے گردش کرتا ہے جس طرح خون جاری وساری ہے (لیکن صاحب مشکوٰۃ نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ مترجم) (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان سے کیسے نجات پا سکتے ہیں جب کہ وہ ہم میں خون کی طرح جاری وساری ہے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کی خباثت:

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ شیطان انسان کے آلہ تناسل (ذکر، عضو تناسل) کے سوراخ میں داخل ہو جاتا ہے اور پاخانہ کے راستہ میں انڈے دیتا ہے اس کی وجہ سے انسان سمجھتا ہے کہ شاید اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی مسلمان جب تک ریح خارج ہونے کے آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے یا تری نہ دیکھے تو نماز ہرگز نہ توڑے۔

(عبدالرزاق المصنف، ابن ابی شیبہ، ابن ابی داؤد کتاب الوسوسہ)

بچوں کو شیاطین سے بچانے کا طریقہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب رات کی ابتدائی تاریکی آجائے یا یہ فرمایا کہ جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو سمیٹ لو کہ اس وقت شیاطین (فتنہ ڈالنے کے لئے) منتشر ہوتے ہیں پھر جب ایک گھڑی (۲/۵ حصہ) رات گزر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور بسم اللہ شریف پڑھ

Marfat.com

کر اپنے دروازے بند کرلو اس طرح جب دروازہ بند کیا جائے تو شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور بسم اللہ شریف کہہ کر اپنے برتنوں کو بھی ڈھانک دو اور ان کو ڈھانک نہ سکو تو اس پر کوئی چیز آڑی کر کے رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ کبھی چوہا بتی گھسیٹ لے جاتا ہے اور گھر جل جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

کبوتر شیطان کے شر سے بچوں کو بچاتا ہے:

حرب الکرمانی اپنے ''مسائل'' میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کٹے ہوئے پروں والے کبوتر گھروں میں رکھا کرو کہ یہ شیطان کو تمہارے بچوں کی بجائے اپنے ساتھ مشغول رکھیں گے۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں شیرازی ''الالقاب'' میں اور خطیب ''تاریخ خطیب'' میں اور دیلمی ''مسند الفردوس'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پر کٹے کبوتر گھروں میں رکھو کہ یہ تمہارے بچوں کی بجائے جنوں کو کھیل میں مشغول کیے رہتے ہیں۔

خالی بستر پر شیطان سوتا ہے:

حضرت قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں بچھے ہوئے بستر پر کوئی نہ سویا ہو تو اس پر شیطان سو جاتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بستر چند قسم کے ہوتے ہیں ان میں سے ایک بستر تو آدمی کا ہوتا ہے، ایک اس کی بیوی کا ہوتا ہے، تیسرا مہمان کے لئے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کا ہوتا ہے۔

(مسلم، ابو داؤد، نسائی)

Marfat.com

شیطان دوپہر کو نہیں سوتا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم دوپہر میں قیلولہ کرو اس لئے کہ شیطان دوپہر کو قیلولہ نہیں کرتا (قیلولہ دوپہر میں کچھ دیر سونے کو کہتے ہیں)۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں اس حدیث کو امام طبرانی نے ''اوسط'' میں اور امام ابونعیم نے ''الطب'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہیں الفاظ میں مرفوعاً (جس حدیث کی سند حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک ہے) روایت کیا ہے۔

شیطان کی گرہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی میں تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت بڑی ہے سو جا پھر اگر وہ سونے والا بندہ جاگ جاتا ہے اور اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری بھی کھل جاتی ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ بندہ خوش دل اور بشاش و پاک ہو جاتا ہے ورنہ وہ صبح کو سست و کاہل اور ناپاک طبیعت اٹھتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

شیطان کا انسان کے کان میں پیشاب کرنا:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص کا ذکر کیا گیا وہ صبح تک سوتا رہتا ہے نماز کے لئے بھی نہیں اٹھتا تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ ایسا شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

بُرے خواب سے بچنے کا طریقہ:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

Marfat.com

فرماتے سنا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے لہٰذا تم میں سے جب کوئی شخص بُرا ونا پسندیدہ خواب دیکھے تو جب بیدار ہو اپنے بائیں جانب تین بار تھتکار دے اور اس خواب کے شر اور اس کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اس لئے کہ وہ خواب اسے ہرگز نقصان وضرر نہ پہنچائے گا۔
(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

خواب کی تین اقسام:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خواب تین قسم کے ہیں۔

(۱) ان میں سے ایک شیطانی ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ انسان کو ڈراتا ہے۔

(۲) دوسرے ان میں سے وہ ہوتے ہیں جو آدمی کے جاگتے میں خیالات ہوتے ہیں وہ رات کو سامنے آجاتے ہیں۔

(۳) تیسرا وہ خواب ہے جو نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے (اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے جو مسلمان کی خیر خواہی کے طور پر اسے دیکھایا جاتا ہے)۔ (ابن ماجہ)

فائدہ از مترجم:

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (تابعی ماہر تعبیر رؤیا) نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) نفسانی خیالات (۲) دوسرا شیطان کی دھمکی (۳) تیسرا اللہ تعالیٰ کی بشارت۔ لہٰذا جو شخص کوئی برا خواب دیکھے تو وہ اسے کسی سے بیان نہ کرے بلکہ نیند سے اٹھ کر حتی المقدر نماز پڑھے۔ علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں طوق دیکھنا ناپسند فرماتے تھے اور (پاؤں میں) بیڑیاں دیکھنا پسند فرماتے تھے کہا جاتا ہے کہ قید

Marfat.com

(پاؤں میں بیڑیاں) دیکھنا دین میں ثابت قدمی ہے۔ (از مترجم)

شیطان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں نہیں آ سکتا:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا) اس لئے کہ شیطان میری صورت اپنا کر نہیں دکھا سکتا۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (بخاری، مسلم از مترجم)

شیطان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کعبہ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا کہ شیطان نہ تو میری صورت اختیار کرسکتا ہے نہ کعبہ شریف کی۔ (طبرانی صغیر)

شیطان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی شکل نہیں اختیار کرسکتا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور جس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا واقعی اس نے انہی کو دیکھا کیونکہ شیطان ان کی شکل بھی اختیار نہیں کرسکتا۔

(خطیب فی التاریخ)

Marfat.com

بعد نماز فجر و عصر نماز نہ پڑھنے کی وجہ:

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جب سورج نکلتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کے سینگ ہوتے ہیں پھر جب وہ بلند ہو جاتا ہے تو سینگ اس سے الگ ہو جاتا ہے اور جب دوپہر ہوتی ہے تو وہ سینگ پھر سورج کے ساتھ لگ جاتا ہے سورج ڈھل جاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے پھر جب سورج ڈوبنے کے قریب ہوتا ہے تو پھر سورج کے قریب ہو جاتا ہے اور جب ڈوب جاتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(موطا امام مالک، احمد، ابن ماجہ، بیہقی فی السنن)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور دو سینگوں کے درمیان غروب بھی ہوتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

قرطبی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ سورج اس وقت تک کبھی طلوع نہ ہوگا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اس کے پاس نہ آئے پھر اسے طلوع ہونے کا حکم دیتا ہے تو شیطان سورج کے پاس آ کر اسے طلوع ہونے میں رکاوٹ ڈالنا چاہتا ہے مگر سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ شیطان کا نچلا حصہ جلا دیتا ہے اور جب سورج غروب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے اس وقت بھی شیطان کا نچلا حصہ اس وقت بھی جلا دیا جاتا ہے اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہی سے طلوع ہوتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب بھی ہوتا ہے۔

Marfat.com

شیطان کے بیٹھنے کی جگہ:

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ شیطان کے بیٹھک (بیٹھنے کی جگہ) ہے۔ (احمد)

ابن ابی شیبہ اور ابو بکر خلال ''کتاب الادب'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اس طرح بیٹھنا کہ اس کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ حصہ سائے میں ہو شیطان کی جگہ بیٹھنا ہے (ایسی جگہ بیٹھنا کہ اس کا کچھ حصہ سائے میں ہو شیطان کی جگہ شیطان کی بیٹھک ہے)۔

ابن ابی شیبہ اور ابو بکر خلال ''کتاب الادب'' میں حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

اور ابن ابی شیبہ اور ابو بکر خلال ''کتاب الادب'' میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں شیطان کی بیٹھک سایہ اور دھوپ کے درمیان ہے۔

ابو بکر خلال ''کتاب الادب'' میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ دھوپ اور سائے کے درمیان شیطان کی بیٹھک ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان دھوپ اور سائے کے درمیان نیند کرتا ہے۔ (مترجم)

ظالم جج شیطان کی گرفت میں:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جب تک قاضی اور فیصلہ کرنے والا جج ظلم نہ کرے اس وقت تک اللہ

Marfat.com

تعالیٰ (کی مدد) اس کے ساتھ ہوتی ہے اور جب وہ ظلم و زیادتی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد ہٹ جاتی ہے اور شیطان اس کو قابو کر لیتا ہے۔ (ترمذی)

شیطان اذان سن کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز اس کے کان میں نہ پہنچے پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے پھر جب ثویب (تکبیر) کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہی تو پھر واپس آجاتا ہے تاکہ انسان کے دل میں وسوسے ڈالے اور کہتا ہے فلاں چیز یاد کرو فلاں چیز یاد کرو (اس کو وہ چیزیں یاد دلاتا ہے) جو اس کو یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت نماز پڑھی۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

شیطان ایک جوتا پہن کر چلتا ہے:

حرب الکرمانی اپنے ''مسائل'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے کیونکہ شیطان ایک جوتا پہن کر چلتا ہے۔

انسان کے سجدہ پر شیطان روتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب انسان آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے اور اس پر سجدہ تلاوت کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہٹ کر رونے لگتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس انسان کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کیا اور اس کو جنت مل گئی اور مجھے بھی سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے نافرمانی کی اور مجھے دوزخ ملی۔ (مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ)

Marfat.com

حضرت عبید اللہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے تو نے ملعون پر لعنت کی اور جب تو اس سے پناہ مانگتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس انسان کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے فرمانبرداری کی اور شیطان کا حکم دیا گیا تو اس نے نافرمانی کی اسی وجہ سے انسان کے لئے جنت ہوگئی اور شیطان کے لئے دوزخ۔

(ابن ابی الدنیا)

شیطان کو گالیاں نہ دو:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں مخلص، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں تم شیطان کو گالیاں نہ دو بلکہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

نماز میں شیطان کی شرارتیں:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان نماز میں تمہارے اردگرد گھومتا ہے تاکہ تمہاری نماز باطل کردے جب باطل کرنے سے مایوس ہوجاتا ہے تو نمازی کی دبر میں پھونک مارتا ہے تاکہ نمازی یہ سمجھے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے لیکن تم میں سے کوئی بھی اپنی نماز نہ توڑے جب تک کہ بدبو نہ پائے یا آواز نہ سنے۔ (عبدالرزاق المصنف)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ تمہارے پاس نماز کی حالت میں بھی آجاتا ہے اور نمازی کی دبر میں پھونکنے لگتا ہے اور اس کے ذکر کے سوراخ کو تر کردیتا ہے پھر (نمازی سے) کہتا ہے تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے لیکن سنو! تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز ہرگز نہ توڑے جب تک کہ بدبو نہ پائے یا آواز نہ سنے یاتری نہ پائے۔ (عبدالرزاق المصنف)

Marfat.com

نماز میں اونگھنا شیطان کی طرف سے ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ کے وقت اونگھنا اللہ کی طرف سے امان (رحمت و مدد) ہوتا ہے اور نماز میں اونگھنا شیطان (کی شرارت) سے ہوتا ہے۔ (طبرانی)

نماز میں چھینک اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نماز میں جمائی اور چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ، طبرانی)

فائدہ از مترجم:

حدیث شریف میں ہے کہ بات کے وقت چھینک آنا شاہد عدل ہے جیسا کہ طبرانی اور حکیم کی روایت میں ہے کہ جب کوئی بات کی جائے اور چھینک آجائے تو وہ حق ہے اور دعا کے وقت چھینک آجانا سچا گواہ ہے لیکن نماز میں چھینک آئے تو اسے حتی المقدر دفع کرے۔ اور جماہی نماز میں آنا بہت بُرا ہے اور شیطان کی طرف سے ہے۔ جس کی کئی حدیثوں میں مذمت آئی ہے اس کے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہوتو دل میں فوراً خیال کرے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اس سے محفوظ ہیں تو اسی وقت رک جائے گی۔ (از مترجم)

کیا چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں امام ترمذی حضرت دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز کے دوران چھینک، اونگھ اور جمائی اور ماہواری قے اور نکسیر (ناک سے خون گرنا) کا ہونا شیطان کی طرف ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں جمائی اور

Marfat.com

وعظ و نصیحت کے وقت شدت سے چھینک اور اونگھ آنا شیطان کی طرف سے ہے۔
(ابن ابی شیبہ)

شیطان کا پیشاب:

حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اس کی اطلاع دی گئی کہ شیطان کا قارورہ (پیشاب) بھی ہوتا ہے شیطان قوم کو نماز میں سنگھاتا ہے تاکہ وہ جمائی لیں۔ (اور نماز کا خشوع خضوع باطل ہو جائے)۔ (ابن ابی شیبہ)

عبدالرزاق ''المصنف'' میں روایت کرتے ہیں کہ شیطان کا ایک قارورہ ہے اس میں کچھ چھڑکنے کی چیز ہے جب لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو شیطان ان کو سنگھاتا ہے اور وہ جمائیاں لینے لگتے ہیں لہٰذا جس شخص میں یہ بات پائی جائے تو اس شخص کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہونٹ اور نتھنے بند رکھے۔

جلد بازی شیطانی کام ہے:

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اطمینان اور غور و فکر کے بعد کام کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی)

مرغ اور گدھے کی آواز سن کر کیا کریں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیوں کہ وہ اس وقت فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیوں کہ وہ اس وقت شیطان کو دیکھتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

نمازی حضرات کے لئے مسجد میں شیطان کا جال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

Marfat.com

تم میں سے جب کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر پہلے اس کے ساتھ انس ومحبت کرتا ہے جس طرح آدمی اپنے جانور کے ساتھ انس ومحبت کرتا ہے اور جب اس سے مطمئن ہو جاتا ہے تو اس کی گردن میں پھندا ڈال دیتا ہے یا اسے لگام ڈال دیتا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم اس کی شرارت کا مشاہدہ کرتے ہو اور پھندے والے کو تم اس طرح دیکھتے ہو کہ وہ جھکا ہوا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اور لگام والے کو اس طرح دیکھتے ہو کہ اس نے اپنا منہ کھولا ہوا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔

شیطان کا نماز کی صف میں گھسنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی صفیں سیدھی کرو اور مل کر کھڑے ہو (دو آدمیوں کے درمیان فرجہ خلا نہ ہو) اور اسی طرح دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ رکھو اور اپنی گردنیں برابر رکھو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں صفوں کے درمیان خلا میں شیطان کو بکری کے بچے کی طرح گھستا دیکھ رہا ہوں۔ (مسند احمد)

مسجد سے نکلتے وقت شیطان سے حفاظت کا وظیفہ:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی مسجد سے باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں تو وہ دوڑ کے اس طرح جمع ہو جاتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے پر لہٰذا تم میں سے جب کوئی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھ لے

اللھم انی اعوذ بك من ابلیس وجنودہ ○

یعنی اے اللہ! میں ابلیس اور اس کی فوج سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اس لئے کہ جب یہ دعا پڑھ لے گا تو ابلیس کی فوج اس کو کچھ نقصان

Marfat.com

نہیں پہنچا سکتی۔ (ابن السنی عمل الیوم واللیل)

شیطان سے حضرت ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کا واقعہ:

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن غسیل الملائکہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی مسجد سے باہر شیطان سے ملاقات ہوگئی تو شیطان نے کہا اے حنظلہ! مجھے پہچانتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں تجھے پہچانتا ہوں شیطان نے کہا بتاؤ میں کون ہوں؟ حضرت عبداللہ ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو شیطان ہے، شیطان نے پوچھا تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں مسجد سے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے باہر نکلا تو جب میں نے تجھے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بجائے میری نظر تجھے دیکھنے میں مشغول ہوگئی اس سے میں جان گیا کہ شیطان ہی ہے شیطان نے کہا اے حنظلہ کے بیٹے! تم نے بالکل درست کہا میں ایک بات تمہیں سکھاتا ہوں اسے تم میری طرف سے یاد کرلو حضرت عبداللہ نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے شیطان نے کہا دیکھ لیں اگر بہتر ہو تو قبول فرمائیں اگر غلط ہو تو ٹھکرادیں اے ابن حنظلہ! اپنی پسند کی چیز اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے مت مانگنا اور اس کا خاص خیال رکھنا کہ غصہ کے وقت آپ کی حالت کیا ہوتی ہے۔ (ابن ابی الدنیا، ابن عساکر)

قارون کو شیطان کے گمراہ کرنے کا عبرتناک واقعہ:

حضرت ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سلیمان اور دوسرے حضرات سے سنا ہے کہ ابلیس ملعون قارون کے سامنے اسے گمراہ کرنے کے لئے ظاہر ہوا جب کہ قارون چالیس سال تک پہاڑ میں رہ کر عبادت کر چکا تھا اور بنی اسرائیل کی قوم سے عبادت کرنے میں فوقیت رکھتا تھا ابلیس نے اس کو گمراہ کرنے کے لئے بہت سے شیاطین بھیجے لیکن کوئی بھی اس کو گمراہ نہ کرسکا تو ابلیس

Marfat.com

خود اس کے سامنے آیا اور اس کے ساتھ ہی پہاڑ میں عبادت ایسی دکھانے لگا کہ اس کی عبادت جیسی عبادت کرنے سے عاجز ہو جاتا (قارون کی ہمت جواب دے جاتی) چنانچہ قارون نے اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تو ابلیس نے کہا اے قارون! بس تو اسی پر راضی وقناعت کر کے بیٹھ گیا ہے تو بنی اسرائیل کے جنازوں میں بھی نہیں جاتا اور ان کے ساتھ جماعت میں بھی شریک نہیں ہوتا اس طرح ابلیس نے قارون کو پہاڑ سے چکر دیکر گرجا گھر میں داخل کر دیا اور بنی اسرائیل ابلیس اور قارون کے پاس کھانا لانے لگے تو ابلیس نے کہا اے قارون! ہم اسی پر راضی ہو گئے اور بنی اسرائیل پر بوجھ بن گئے ہیں تو قارون نے کہا پھر کیا رائے ہے؟ ابلیس نے کہا ہم ایک دن محنت کریں اور ہفتہ کے باقی دن عبادت میں گزاریں قارون نے کہا بالکل درست ہے چند دن کے بعد پھر ابلیس نے کہا ہم تو اسی پر خوش ہو کر بیٹھ گئے ہیں نہ ہم صدقہ کرتے ہیں اور نہ خیرات، تو قارون نے کہا پھر کیا رائے ہے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ ابلیس نے کہا ہم کو ایک دن تجارت کرنا چاہئے اور ایک دن عبادت جب اس نے یہ کام شروع کر دیا تو ابلیس اس سے علیحدہ ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا اور قارون کے سامنے دنیا کے خزانے جمع ہو گئے (اسی طرح وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں آ گیا اور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمام خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔) (ابن ابی الدنیا)

آدمی کو قتل کرنا شیطان نے سکھایا:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں ابن جریر حضرت ابن جریج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے جس بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا حالانکہ وہ قتل کرنا نہیں جانتا تھا کہ اس کو کیسے قتل کرے تو ابلیس اس کے سامنے ایک پرندے کی شکل میں ظاہر ہوا اس نے ایک پرندے کو پکڑا اور اس کا سر دو

Marfat.com

پتھروں کے درمیان رکھ کر توڑ دیا اس طرح ابلیس نے اس کو قتل کرنا سکھا دیا۔

قتل ہابیل پر حضرت آدم علیہ السلام اور شیطان میں مکالمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا۔

تغیرت البلاد ومن علیها فوجه لأرض مغبر قبیح

ترجمہ: تمام شہر اور ان کے باشندے متغیر و پریشان ہوگئے اور زمین کی سطح غبار آلود و بدصورت ہوگئی۔

تغیر کل ذی لون وطعم وقل بشاشة الوجه الملیح

ترجمہ: ہر رنگ دار مزہ دار چیز بدل گئی اور حسین وجمیل چہرہ کی تر و تازگی ماند پڑگئی۔

قتل قابیل هابیلا أخاه فواحزنا مضی الوجه الملیح

ترجمہ: قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا ہائے افسوس اس نے ہمیں پریشان وغمگین کر دیا آہ خوبصورت چہرے رخصت ہوگئے۔

ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے جواب میں کہا۔

تنح عن البلاد وساکنیها فبی فی الخلد ضاق بك الفسیح

ترجمہ: تو شہروں سے اور اس کے باشندوں سے الگ ہوگیا میری وجہ سے تجھ پر اتنی وسیع وعریض جنت تنگ ہوگئی۔

وکنت بها وزوجك فی رخاء وقبلك من أذی الدنیا مریح

جبکہ جنت میں تو اور تیری بیوی خوش وخرم تھے اور تمہارے دل دنیا کی تکالیف سے محفوظ تھے۔

مهما انفکت مکایدتی ومکری الی أن فاتك التمرا الدنیح

ترجمہ: میں نے بھی اپنے مکر اور چالبازیاں ہمیشہ جاری رکھیں یہاں تک کہ تم

Marfat.com

سے تروتازہ کھجور بھی چھین گئی۔ (خطیب، ابن عساکر فی التاریخ)

شیطان نے حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو کیسے قتل کرایا:

اسحاق بن بشر ''المبتدا'' میں اور ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات حضرت زکریا علیہ السلام کو آسمان پر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا اور فرمایا اے ابو یحییٰ! مجھے اپنے قتل کے متعلق بتائیے کہ آپ کا قتل کیسے ہوا تھا اور آپ کو بنی اسرائیل نے کیوں قتل کیا؟ حضرت زکریا علیہ السلام نے عرض کیا یارسول! صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ نیک تھے اور سب سے زیادہ خوبصورت اور حسین چہرے والے تھے اور وہ ایسے ہی تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (سیدا وحصورا) (سورہ آل عمران) اور سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے بادشاہ کی بیوی اس کی خواہش کر بیٹھی یہ عورت زنا کار تھی اس نے یحییٰ کی طرف پیغام بھیجا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بچایا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام رک گئے اور اس کے پاس جانے سے منع کر دیا تو اس نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا یہ لوگ ہر سال ایک عید منایا کرتے تھے اور بادشاہ کے پاس جمع ہوتے تھے اور بادشاہ کی یہ عادت تھی کہ وہ جب وعدہ کرتا تھا تو نہ اس کے خلاف کرتا تھا اور نہ جھوٹ بولتا تھا چنانچہ یہ بادشاہ عید کے لئے گھر سے نکلا تو اس کی ملکہ نے بھی کھڑے ہوکر اسے رخصت کیا تو بادشاہ حیران ہوگیا کیونکہ ملکہ نے ایسا کبھی نہیں کیا تھا جب وہ اس کو رخصت کر چکی تو بادشاہ نے کہا مجھ سے مانگو آج جو مانگوگی دوں گا ملکہ نے کہا حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا خون مانگتی ہوں بادشاہ نے کہا اس کے سوا کچھ اور مانگو ملکہ نے کہا مجھے وہی چاہئے بادشاہ نے کہا اچھا اس کا خون تجھے بخشا پھر اس نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس کچھ جنگجو بہادر بھیجے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اس وقت نماز پڑھ رہا تھا چنانچہ ان کو ایک تشتری میں ذبح

Marfat.com

کر دیا گیا اور ان کا سر اور خون ملکہ کو بھیج دیا گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس وقت آپ کے صبر کی کیا حالت تھی؟ حضرت زکریا علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں نے اپنی نماز نہیں توڑی جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر مبارک اس کے پاس بھیجا گیا اور اس کے سامنے رکھا گیا تو وہ بہت خوش ہوئی لیکن جب شام ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کو شاہی خاندان اور اس کی جاہ وجلال سمیت زمین میں دھنسا دیا جب صبح ہوئی بنی اسرائیل نے کہا زکریا کا معبود حضرت زکریا علیہ السلام کی وجہ سے غضب ناک ہو گیا ہے آؤ ہم اپنے بادشاہ کی خاطر غصہ میں آ کر حضرت زکریا علیہ السلام کو بھی قتل کر دیں چنانچہ وہ مجھے قتل کرنے کی غرض سے میری تلاش میں نکل پڑے اور میرے پاس ایک ڈرانے والا آیا تو میں اس سے بھاگ نکلا اور ابلیس ان کے آگے آگے تھا وہ ان کی میری طرف رہنمائی کر رہا تھا جب میں ان سے ڈر گیا کہ اب میں ان کو عاجز نہیں کر سکتا تو میرے لئے درخت پیش کیا گیا تو درخت نے کہا میری طرف آ جائیں اور وہ میرے لئے پھٹ گیا تو اس میں داخل ہو گیا ابلیس بھی وہاں پہنچ گیا اور میری چادر کا ایک کنارہ پکڑ لیا اور اسی دوران درخت مجھے اپنے اندر چھپا کر مل گیا اور میری چادر کا ایک کنارہ درخت سے باہر رہ گیا جب بنی اسرائیل پہنچے تو ابلیس نے کہا تم نے حضرت زکریا علیہ السلام کو دیکھا نہیں وہ اس درخت میں گھس گیا ہے یہ اس کی چادر کا کنارہ ہے وہ اس میں اپنے جادو کے زور سے داخل ہو گیا ہے بنو اسرائیل نے کہا ہم اس درخت کو جلا دیتے ہیں ابلیس نے کہا بلکہ تم اس کو آرہ سے دو ٹکڑے کر دو چنانچہ مجھے درخت سمیت آرہ کے ساتھ دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ (ابن عساکر)

جمائی شیطان کی طرف سے ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند فرمایا ہے تم میں سے جو کوئی

Marfat.com

چھینک مارے اور اس پر "الحمد لله" کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جب سنے تو یوں کہے "یرحمك الله" اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے تم میں سے جب کسی کو جمائی آئے تو حتی المقدور اس کو روکے کیونکہ تم میں سے جو کوئی جمائی کے وقت منہ کھول کر کہتا ہے "ہا" تو اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

(بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

جمائی لینے والے کے پیٹ میں شیطان ہنستا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ جب آدمی جمائی لیتے وقت کہتا ہے آہ آہ تو شیطان اس کے اندر ہنستا ہے اور اللہ تعالیٰ جمائی لیتے چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کے وقت آہ آہ کرتا ہے تو شیطان اس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔

(ترمذی بسند حسن)

جمائی کے وقت شیطان پیٹ میں گھس جاتا ہے:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیوں کہ شیطان جمائی کے ساتھ اندر گھس جاتا ہے۔

(مسند احمد، بخاری، مسلم)

چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے:

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شدید قسم کی چھینک اور سخت قسم کی جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

(ابن السنی عمل الیوم واللیل)

Marfat.com

چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے۔:

حضرت یزید بن مرثد، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت شداد بن اوس اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی ڈکار لے یا کوئی چھینک تو ان دونوں میں آواز بلند نہ کرے کیوں کہ شیطان ان دونوں میں آواز بلند کرنے کو پسند کرتا ہے۔

(ابو داوٗد، بیہقی شعب الایمان)

شیطان کو سرخ رنگ پسند ہے:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) اور بو عدی، ابن قانع، ابن السکن، ابن مندہ اور ابو نعیم ''المعرفہ'' میں اور امام بیہقی ''شعب الایمان'' میں حضرت رافع یزید ثقفی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سرخی کو پسند کرتا ہے تم اپنے کو سرخی سے بچاؤ اور ہر قسم کے تکبر پیدا کرنے والے لباس سے بھی بچاؤ۔

لٹکا ہوا کپڑا شیطان پہن لیتا ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنے لباس (پہننے کے کپڑے) لپیٹ کر رکھا کرو تو ان کی طاقت باقی وقائم رہے گی اس لئے کہ شیطان جب کوئی کپڑا لپیٹا ہوا پاتا ہے تو اس کو نہیں پہنتا لیکن جب وہ کھلا ہوا (لٹکا ہوا) پاتا ہے تو شیطان اس کو پہن لیتا ہے۔ (طبرانی اوسط)

بغیر شملہ کا عمامہ شیطان کی پگڑی ہے:

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص اپنے سر پر عمامہ اپنی ٹھوڑی کے نیچے نہیں کرتا ہے (عمامہ کا شملہ ایک بالشت کا ہو) تو وہ شیطان کی پگڑی ہے۔ (بیہقی)

Marfat.com

ایک سانس میں پانی پینا شیطان کا طریقہ ہے:

حضرت ابو بکر محمد بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی نوش فرماتے تو تین سانس میں نوش فرماتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سانس میں غٹ غٹ پینے سے منع فرمایا (ایک سانس میں پینا) شیطان کا پینا ہے۔ (بیہقی)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سانس میں پانی مت پیو کیونکہ یہ شیطان کے پینے کا طریقہ ہے۔ (بیہقی)

شیطان کھلے برتن میں تھوک دیتا ہے:

حضرت ابو جعفر محمد بن عبدالرحمان بن یزید وہ حضرت زادان رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ جب برتن رات بھر کھلا رہتا ہے اس پر کوئی چیز نہ رکھی ہو تو شیطان اس میں تھوک دیتا ہے۔ حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابراہیم نخعی سے ذکر کی تو انہوں نے اتنے اضافے کے ساتھ فرمایا کہ یا اس میں سے پی لیتا ہے۔ (عبدالرزاق المصنف، ابن ابی شیبہ)

تلی شیطان کا لقمہ ہے:

ابن ابی شیبہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں تلی شیطان کا لقمہ ہے۔

گھنٹی والے جانور پر شیطان سوار ہوتا ہے:

ابن ابی شیبہ، حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایسی اونٹنی پر گزرے جس کی گردن میں گھنٹی بندھی ہوتی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ھذہ مطیة الشیطان" یعنی یہ شیطان کی سواری ہے (جس سواری کی گردن میں گھنٹی بندھی

Marfat.com

ہوتی ہے اس پر شیطان سوار رہتا ہے یا کم از کم اس کا اثر ہوتا ہے)۔

ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان:

حضرت علی بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے راویت ہے کہ ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان ہوتا ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

مومن کے سامنے شیطان کی بزدلی اور جراتمندی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک مومن نماز پنجگانہ کی پابندی وحفاظت کرتا ہے شیطان اس سے خوفزدہ رہتا ہے اور جب ان نمازوں کو ضائع کرتا ہے تو شیطان اس پر دلیر ہو جاتا ہے اور اس کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کی (گناہ) لالچ میں پڑ جاتا ہے۔ (ابونعیم)

شیطان کو گالیاں نہ دو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا تم شیطان کو گالیاں مت دو بلکہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ بعینہ یہی روایت پہلے بھی گزر چکی ہے۔ (دیلمی)

شیطان کے ہتھکنڈے:

حضرت نعمانؓ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان کے بہت سے پھندے اور جال ہیں شیطان کے پھندوں اور جالوں میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی زیادتی نعمت پر اترانا اور ناشکری کرنا ہے اور (دوسرے) اللہ تعالیٰ کی عنایات وبخشش پر فخر کرنا ہے اور (تیسرے) اللہ تعالیٰ کے بندوں پر تکبر کرنا ہے اور (چوتھے) اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا میں خواہشات کی پیروی کرنا ہے۔ (ابن لال مکارم الاخلاق، ابن عساکر)

Marfat.com

شرابی شیطان کا دوست ہے:

حضرت قتادہ بن عیاش الجرشی رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ جب تک شراب نہیں پیتا تب تک ہمیشہ اپنے دین میں ترقی کرتا رہتا ہے اور جب شراب پی لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی حفاظت کی ذمہ داری دوسرے کی طرف پھیر دیتا ہے اور شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے اور اس کا کان، آنکھ اور پاؤں بن جاتا ہے جس سے شیطان اسے ہر برائی کی طرف ہانک لے جاتا ہے اور اسے ہر قسم کی خیر و بھلائی سے پھیر دیتا ہے۔ (طبرانی کبیر)

شیطان ٹوٹے برتن سے پیتا ہے:

حضرت عمرو بن ابی سفیان سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے نہ پیو کیوں کہ اس جگہ سے شیطان پیتا ہے۔ (ابونعیم)

شیطان ایک انگلی سے کھاتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک انگلی سے شیطان کھاتا ہے دو سے ظالم و جابر کھاتے ہیں اور تین سے انبیاء کرام علیہم السلام کھاتے ہیں (یعنی تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے)۔ (دیلمی، ابن النجار)

شیطان کا ایک پیغمبر سے مکالمہ:

حضرت یزید بن قسط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرات انبیائے کرام کی مسجدیں ان کی سکونت کی جگہوں سے باہر ہوتی تھیں جب کوئی نبی اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتے تو اپنی مسجد چلے جاتے اور جو (عبادت) اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہے اسے ادا فرماتے پھر جو ان پر ظاہر ہوتا اور سوال کرتے چنانچہ اسی طرح ایک نبی مسجد میں تشریف فرما تھے کہ

Marfat.com

اچانک ابلیس آیا اور ان کے اور قبلہ کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نبی علیہ السلام نے تین مرتبہ ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' پڑھا ابلیس نے کہا آپ مجھے یہ بتایئے کہ آپ مجھ سے کیسے محفوظ ہو جاتے ہیں؟ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا بلکہ تو مجھے بتا کہ تو انسانوں پر کیسے غالب ہو جاتا ہے، تو دونوں آپس میں ایک دوسرے سے مکالمہ کرنے لگے تو اس نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ان عبادی لیس لك علیهم سلطان الا من اتبعك من الغاوین۔ (سورہ حجر)

(اے شیطان!) بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ دیں۔

ابلیس نے جواب میں کہا میں نے بات آپ کے پیدا ہونے سے پہلے سن لی تھی تو اس نبی علیہ السلام نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتا ہے

واما ینزغنك من الشیطان نزع فاستعذ بالله۔ (سورہ اعراف)

یعنی اور اے سننے والے! اگر شیطان تجھے وسوسہ دے تو اللہ کی پناہ مانگ۔

اللہ کی قسم میں نے جب کبھی بھی تجھے محسوس کیا ہے تجھ سے اللہ کی پناہ مانگی ہے ابلیس نے کہا بالکل آپ نے سچ فرمایا اسی سے آپ مجھ سے نجات پا جاتے ہیں۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تو مجھے بتا کہ تو انسان پر کس چیز سے غلبہ حاصل کرتا ہے؟ ابلیس نے کہا میں انسان پر اس کے غصہ اور اس کی خواہشات کے وقت غلبہ حاصل کر لیتا ہوں۔ (ابن جریر)

شیطان عابد بن کر دھوکہ بازی کرتا ہے:

حضرت ابو عبداللہ بن باکویہ شیرازی اپنی کتاب ''حکایات صوفیہ'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک دوست

Marfat.com

تھا جو رات کو اپنے گھر میں نوافل پڑھتا تھا جب وہ نماز شروع کرتا اور تکبیر تحریمہ کہتا تو ایک شخص سفید لباس پہنے اس کے پاس آتا اور اس کے ساتھ ہی کھڑے ہو کر نماز شروع کر دیتا اس کا رکوع و سجود ہمارے دوست کے رکوع و سجود سے زیادہ اچھا ہوتا اس کے اس رکوع و سجود نے اسے حیرت میں ڈال دیا چنانچہ اس نے اپنے کسی دوست سے اس بات کا تذکرہ کیا تو وہ شخص میرے پاس آیا اور اس کے متعلق مجھ سے پوچھا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ میں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے کہا تم اس نمازی سے کہو کہ وہ سورہ بقرہ پڑھے اگر وہ اس کے باوجود اس کے ساتھ کھڑا رہتا ہے تو وہ فرشتہ ہے اور اس کو مبارک ہو اور اگر وہ بھاگ جائے تو وہ شیطان ہے چنانچہ اس نے اس نمازی سے یہی بات کہی پھر جب اس نمازی نے نماز شروع کی تو وہ شخص آ گیا اور اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا جب اس نے سورہ بقرہ پڑھی تو وہ شیطان گوز مارتا بھاگ گیا۔ (شیرازی حکایات الصوفیہ)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی شیطان سے ملاقات:

حضرت ابو القاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں پندرہ سال تک اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہا کہ مجھے ابلیس کو دکھا دے چنانچہ جب میں ایک دن گرمیوں میں دوپہر کے وقت دونوں دروازوں کے درمیان بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہا تھا کہ اچانک رونے کی آواز بلند ہوئی (شیطان آ گیا) میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں ہوں۔ میں نے پھر دوبارہ کہا یہ کون ہے؟ اس نے کہا میں ہوں۔ میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ہوں۔ میں نے کہا پھر تم ابلیس ہی ہو اس نے کہا ہاں میں ابلیس ہی ہوں۔ تو میں چلا اور اس کے لئے دروازہ کھول دیا تو ایک بوڑھا شخص داخل ہوا اس پر بالوں کی (اونی) رنگ برنگی ٹوپی اور اون کا کرتا تھا اور اس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا جس کے نیچے پھل لگا ہوا تھا پھر میں واپس آ کر دونوں دروازوں کے درمیان اپنی جگہ پر

Marfat.com

بیٹھ گیا ابلیس نے مجھ سے کہا تم میری جگہ سے اٹھ جاؤ کیونکہ دونوں دروازوں کے درمیان میرے بیٹھنے کی جگہ ہے چنانچہ میں وہاں سے اٹھ گیا اور وہ وہاں بیٹھ گیا میں نے اس سے کہا تو لوگوں کو کیسے گمراہ کرتا ہے؟ تو اس نے اپنی آستین سے ایک روٹی نکالی اور کہا اس کے ذریعہ۔ میں نے پوچھا تو لوگوں کے بُرے اعمال ان کے سامنے اچھا و خوبصورت کسی طرح کرتا ہے؟ تو اس نے ایک آئینہ نکالا اور کہا میں ان کے برے اعمال اس کے ذریعہ سے خوبصورت دکھاتا ہوں پھر اس نے کہا بتاؤ تم کیا چاہتے ہو اور اپنی گفتگو کو مختصر کرو۔ میں نے کہا جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ ابلیس نے کہا مجھے اس پر غیرت آئی تھی کہ میں کسی غیر کو سجدہ کروں پھر وہ میرے سامنے سے چھپ گیا اور میں نے اسے نہیں دیکھا۔ (ابن نجار فی التاریخ)

شیطان کے استاد:

عبدالغفار بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یہی مجھ سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری شیطان سے ملاقات ہوئی تو اس نے مجھ سے کہا پہلے تو میں لوگوں کو شیطانی تعلیم دیتا تھا لیکن اب یہ حال ہو گیا ہے کہ میں ان لوگوں سے ملاقات کر کے ان سے شیطانی تعلیم حاصل کرتا ہوں (یعنی لوگ شیطانی کاموں میں مجھ سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں)۔ (ابن عساکر)

بسم اللہ پڑھے بغیر شیطان سفر کا ساتھی بن جاتا ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی بندہ سواری پر سوار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان اس کے پیچھے بیٹھ جاتا ہے یعنی اس کا رفیق سفر ہو جاتا ہے اور اس کو کہتا ہے کچھ گاؤ جو وہ اچھی طرح نہیں گا پاتا تو اس سے کہتا ہے کوئی آرزو کرو چنانچہ وہ آرزو میں ہی لگا رہتا ہے حتیٰ کہ سواری سے اتر جاتا ہے۔ (دیلمی)

Marfat.com

حجاج اور مجاہدین کو راستہ بھلانے والے شیاطین:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابلیس کے کچھ سرکش شیاطین ہیں ابلیس ان سے کہتا ہے تم حاجیوں اور مجاہدوں کے پاس جاؤ اور ان کو راستہ سے بھٹکا دو۔ (طبرانی)

شیاطین سے حفاظت کا ایک طریقہ:

ابن عدی حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کا نام لے کر اپنے دروازے بند کرو اور اپنے برتنوں کو ڈھانکو اور اپنے مشکیزوں کے منہ باندھو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو اس لئے کہ ایسا کرنے سے ان (شیطانوں) کو دیوار پھاندنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

ابلیس سے محفوظ رہنے کے اعمال:

عبد بن حمید، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے حجرے کے دروازے پر آئے تو وہ سلام کرے تو ہمزاد شیطان داخل نہ ہو سکے گا اور جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اس گھر کے رہنے والے شیاطین نکل جائیں گے اور جب تم سوار ہو تو پہلے سے بیٹھنے والے کو سلام کرو تو تمہاری سواریوں اور مالوں میں شریک نہ ہو سکے گا اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارا شریک ہو جائے گا اور جب تم کھانا کھاؤ تو "بسم اللہ" پڑھ لو تا کہ تم اپنے کھانے میں اسے شریک نہ کرو اس لئے کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو وہ تمہارے کھانے میں شریک ہو جائے گا اور تم لوگ اپنے گھروں میں کوڑا کرکٹ نہ رکھو کہ یہ شیطان کی جگہ ہے اور اپنے گھروں میں رات کے وقت رومال نہ پھیلا رکھو کہ یہ اس کا ٹھکانہ ہے اور جانوروں کی پیٹھوں پر بچھنے والے بستر نہ بچھاؤ اور نہ اپنے گھروں کو کھلا رکھو اور نہ کھلی چھت جس پر پردے کی دیوار نہ ہو اس

Marfat.com

پر رات بسر کرو (بغیر پردے والی چھت پر نہ سوؤ) اور جب تم کتے یا گدھے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو اس لئے کہ گدھا نہیں چیختا اور کتا نہیں بھونکتا جب تک کہ یہ شیطان کو نہ دیکھ لیں۔

شیطان کے دوست کی حکایت:

محمد بن ادریس نے بیان کیا کہ میں نے صاحب حدیث محمد بن عصمہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے بغداد میں ایک شیخ کو فرماتے سنا جو واقعہ عبداللہ بن ہلال (کوفی جادوگر) کے واقعہ میں سے ہے کہ یہ ایک دن کوفہ کی کسی گلی سے گزرا وہاں کسی آدمی کا شہد بہہ گیا تھا اور بچے جمع ہو کر شہد چاٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے "اللہ ابلیس کو رسوا کرے اللہ ابلیس کو رسوا کرے" میں نے کہا ایسا مت کہو بلکہ "اللہ ہماری طرف سے ابلیس کو جزائے خیر دے" کہو اس لئے کہ اس نے ہمارے ساتھ بھلائی کی کہ اس نے شہد گرایا اور ہمیں اس کا چاٹنا نصیب ہوا کہتے ہیں کہ ابلیس عبداللہ بن ہلال کے پاس آیا اور اس سے کہا تمہارا مجھ پر احسان ہے کیونکہ تو نے بچوں کو مجھے گالیاں دینے سے منع کیا ہے میں تمہیں اس کا بدلہ دینا چاہتا ہوں پھر اس نے اپنی انگوٹھی دے کر کہا تجھے جو حاجت بھی پیش آئے تو اس سے پوری کر لینا میں اور میرا لشکر تمہاری تمام پسندیدہ باتیں سنیں گے اور اس میں تمہاری اطاعت کریں گے چنانچہ عبداللہ بن ہلال کو جب بھی کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ اسی وقت پوری ہو جاتی۔

(عبدالرحمٰن الھروی کتاب العجائب)

حکایت:

حجاج بن یوسف (ظالم و جابر گورنر) کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا ایک دن ایک شخص نے حجاج کے محل میں مزدوری کی تو اس نے اس لونڈی کو دیکھ لیا اور اسے پسند آ گئی اس (مزدور) اور عبداللہ بن ہلال میں

Marfat.com

دوستی تھی چنانچہ وہ عبداللہ بن ہلال کے پاس آیا اور اسے اس بات سے باخبر کیا تو عبداللہ بن ہلال نے اس سے کہا آج گھر میں تیار رہنا میں آج رات اسے تیرے پاس لے آؤں گا چنانچہ جب رات تاریک ہوگئی تو عبداللہ بن ہلال اس کے پاس اس لونڈی کو لے آیا تو لونڈی صبح تک اس شخص کے پاس رہی پھر وہ اس لونڈی کو ایک عرصہ تک ہر رات اس شخص کے پاس پیش کرتا رہا تو اس خلاف اور جاگنے کی وجہ سے لونڈی کا رنگ پیلا پڑ گیا چنانچہ حجاج نے اس سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے تم دن میں زیادہ سوتی ہو اور تمہارا رنگ پیلا پڑ گیا ہے؟ باندی نے کہا کہ جب لوگ سو جاتے ہیں تو میرے پاس ایک شخص آتا ہے اور مجھے ایک نوجوان کے گھر میں لے جاتا ہے اور میں صبح تک اس کے ساتھ رہتی ہوں جب صبح ہوتی ہے تو میں اپنے آپ کو محل میں پاتی ہوں حجاج نے پوچھا کیا تو محل میں کسی کو پسند کرتی ہے؟ باندی نے کہا نہیں حجاج نے خلوق خوشبو کا ایک تھال لانے کا حکم دیا (خلوق ایک قسم کی خوشبو ہے جو زعفران سے بنائی جاتی ہے یہ مردوں پر حرام ہے) اور باندی سے کہا جب وہ شخص تجھے لے جائے تو تو اپنا ہاتھ اس خلوق خوشبو میں رنگ لینا اور تو اس شخص کے گھر پہنچ جائے تو یہ اس کے دروازے کو لگا دینا (چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا) ادھر حجاج نے صبح ہوتے ہی محافظ بھیج دیئے محافظ نے اس شخص کا گھر پہچان لیا چنانچہ وہ اس جوان کو پکڑ کر حجاج کے پاس لے آئے تو حجاج نے اس سے کہا میں تجھے امان دیتا ہوں تم مجھے اپنے قصے سے آگاہ کرو چنانچہ اس نے سارا واقعہ سنایا تو حجاج نے عبداللہ بن ہلال کو بلایا۔ ان سے اس واقعہ کے متعلق پوچھا اور عبداللہ بن ہلال نے دھاگہ کا گولہ نکالا اور اس کا ایک کنارہ حجاج کو پکڑا دیا اور کہا تم اس کو مضبوطی سے پکڑو میں تمہیں اپنے قتل کرنے سے پہلے عجیب وغریب تماشا دکھاتا ہوں پھر عبداللہ نے گولہ فضا میں پھینکا اور خود اس دھاگہ سے لٹک گیا اور اوپر چڑھنے لگا جب وہ محل

Marfat.com

کے اوپر والی منزل میں پہنچ گیا تو کہا اے حجاج! تو میرا کیا بگاڑ سکتا ہے اور فرار ہو گیا اور نظر نہ آیا۔

حکایت:

ایک مرتبہ اتفاق ہوا کہ حجاج بن یوسف نے اس سے پہلے بھی عبداللہ بن ہلال کو گرفتار کر کے اسے قید خانہ میں بند کر دیا عبداللہ بن ہلال نے زمین پر ایک کشتی کی شکل کا نقشہ بنایا اور قیدیوں سے کہا کہ جو بصرہ جانا چاہے وہ میرے ساتھ سوار ہو جائے کہتے ہیں چند لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا اور دوسرے چند لوگ سوار ہو گئے تو اس کے بعد قید خانہ میں ان (سوار ہونے والوں) میں سے کوئی نظر نہیں آیا۔

حکایت:

اس حکایت کو علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''لسان المیزان'' میں عبداللہ بن ہلال کوفی المعروف بصدیق ابلیس (ابلیس کا دوست کے نام سے مشہور ہے) کے عنوان میں بیان کیا پھر فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن محمد المعروف بشکر ''العجائب'' میں بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے یحییٰ بن علی بن حسن بن حمدان بن یزید معاویہ السعدی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے احمد بن عبدالملک نے بیان کیا کہتے ہیں ایک شخص عبداللہ بن ہلال کے پاس آیا اور عبداللہ بن ہلال شیطان کا دوست تھا اور وہ شیطان کی خاطر عصر کی نماز چھوڑ دیتا تھا اس کے کام اور اس کی ضرورتیں اسی وقت پوری ہو جاتی تھیں چنانچہ اس کے پاس آنے والے شخص نے کہا میرا ایک دولت مند پڑوسی ہے وہ مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرتا ہے اور بڑا کام آتا ہے اس کی ایک خوبصورت اور بہت حسین وجمیل بیٹی ہے جس سے میں بہت محبت کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم ابلیس کے پاس میرے لئے سفارش لکھ دو تا کہ وہ میرے پاس کوئی شیطان بھیج دے جو اس لڑکی کو اچک

Marfat.com

لائے اور ایک نسخہ میں نکاح کا پیغام دے آئے کہتے ہیں کہ اس (عبداللہ بن ہلال) نے ابلیس کو خط لکھ دیا کہ اگر تو یہ پسند کرے کہ مجھ سے اور اپنے سے زیادہ خبیث اور شریر آدمی دیکھے تو میرے اس حامل رقعہ کو دیکھ لے اور اس کا کام کر دے پھر اس نے کہا اس جگہ کو دیکھو اور اپنے اردگرد ایک حلقہ کھینچ لو اور کہا جب کوئی آدمی نظر آئے تو اس کو یہ خط دکھا دینا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا پھر اس کے سامنے سے ایک جماعت گزری یہاں تک کہ ایک بوڑھا تخت پر بیٹھا ہوا سامنے آیا اس تخت کو چار شیطانوں نے اٹھا رکھا تھا جب اس نے شیطان کو دور سے دیکھا تو خط اٹھا کر دکھایا تو اس نے منشیوں سے کہا اور اس سے خط لے لیا گیا جب شیطان نے اس کا مضمون دیکھا تو اس کو بوسہ دیا اور اسے اپنے سر پر رکھا پھر اس کو پڑھا اور ایک چیخ ماری تو جانے والے بھی اس کے پاس واپس آ گئے اور جو پیچھے رہ گئے وہ بھی جمع ہو گئے ان سب نے پوچھا یہ کیا ہے؟ شیطان نے کہا یہ میرے دوست کا خط ہے وہ اس میں کہتا ہے کہ اگر تمہیں پسند ہو کہ مجھ سے اور اپنے سے بدترین شخص دیکھنا ہو تو میرے اس حامل رقعہ کو دیکھ لو اور اس کا کام کر دو لہٰذا تم سب میرے پاس گونگا، بہرہ اور اندھا شیطان لے آؤ اور اس کو اس (دولت مند) شخص کے گھر روانہ کر دو تا کہ وہ اس کے لئے اس کی بیٹی کو اچک لائے ایک نسخہ کے مطابق اس کے نکاح کا پیغام دے آئے۔

شیطان نجس العین ہے:

ابن عماد (حنبلی) نے اپنی کتاب ''شرح ارجوزۃ الجان'' میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أعوذ بالله من الرجل النجس الخبيث المخبث الشيطان الرجيم

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ناپاک، پلید، پلید کرنے والے شیطان مردود آدمی سے۔

Marfat.com

اس فرمان کا ظاہر یہی دلالت کرتا ہے کہ ابلیس نجس العین ہے۔

لیکن امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ ''شرح السنۃ'' میں ذکر کرتے ہیں کہ ابلیس مشرک کی طرح طاہر العین ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے استدلال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو نماز میں پکڑا اور نماز نہیں توڑی لہٰذا اگر ابلیس نجس العین ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابلیس کو نماز میں نہ پکڑتے البتہ ابلیس نجس العین اور خبیث الطبع ضرور ہے۔

ملائکہ شیخین سے محبت کرنے والوں کیلئے استغفار کرتے ہیں:

حافظ محبّ الطبری ''الریاض النضرۃ فی فضائل فی مناقب العشرۃ المبشرۃ'' میں امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں مسجد کے ارادے سے نکلا تو اچانک کوئی چیز میرے سامنے آ گئی جس سے میرا جسم کانپنے لگا میں نے پوچھا تو جنوں میں سے ہے یا انسانوں میں سے؟ تو اس نے جواب دیا جنوں میں سے ہوں پھر میں نے پوچھا تو مسلمان ہے یا کافر؟ اس نے کہا میں مسلمان ہوں پھر میں نے اس سے پوچھا کیا تم میں کچھ گمراہ و بدعتی ہیں؟ اس نے کہا ہاں! پھر اس نے کہا تمہارے اور میرے درمیان ایک سرکش جن حائل ہو گیا جس نے امیر المومنین خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور امیر المومنین خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے متعلق اختلاف کیا ہے تو سرکش جن نے کہا بے شک ان دونوں حضرات نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ پر ظلم کیا میں (حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ) نے پوچھا ہم حکم (ثالث) کس کو مقرر کریں؟ اس سرکش جن نے کہا ابلیس کو۔ چنانچہ ہم ابلیس کے پاس آئے اور ہم نے اس سے یہ قصہ بیان کیا تو وہ ہنسنے لگا پھر کہا یہ لوگ مجھ سے محبت کرنے اور میری مدد کرنے اور مجھ سے دوستی کرنے والوں میں سے ہیں پھر اس نے کہا کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں ابلیس نے کہا میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ میں نے ایک ہزار سال تک پہلے آسمان میں اللہ کی عبادت کی تو

Marfat.com

وہاں میرا نام ''عابد'' رکھا گیا اور میں نے دوسرے آسمان میں بھی ایک ہزار سال اللہ کی عبادت کی تو وہاں میرا نام ''راغب'' رکھا گیا پھر میں چوتھے آسمان پر گیا تو وہاں میں نے فرشتوں کی ایک ہزار صفیں دیکھیں جو حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر رضی اللہ عنہم سے محبت کرنے والوں کیلئے مغفرت طلب کر رہے تھے پھر میں پانچویں آسمان پر گیا تو وہاں فرشتوں کی ستر ہزار صفیں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے والوں پر لعنت بھیج رہے تھے۔

اسی طرح اس واقعہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں طبری نے بھی بیان کیا اور اس کتاب کے مصنف کا نام نہ وہاں بیان کیا نہ خطبہ میں۔

شیطان کن پر کامیاب ہوتا ہے:

حضرت عمرو بن قیس ملائی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہتے ہیں ابلیس نے کہا جس کے اندر تین باتیں ہوں گی میں اس پر کامیاب ہو جاؤں گا۔

۱۔ جو اپنے عمل کو بہت زیادہ سمجھے۔

۲۔ جو اپنے گناہوں کو چھوٹا سمجھے۔

۳۔ جو اپنے مشورہ کو اچھا جانے۔ (سلفی طیوریات)

حکایت:

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ عمرہ سے فارغ ہو کر کسی قریشی کی سواری کی طرف متوجہ ہوئے یہاں تک کہ لوگ مقام کدید پہنچ گئے راوی کہتے ہیں حضرت عبد بن زبیر رضی اللہ عنہ نکلے یہاں تک کہ مقام کدید پہنچ گئے راوی کہتے ہیں میں نے انہیں سلام کیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے درخت کے نیچے ایک آدمی دیکھا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا کیا میں آپ لوگوں کیلئے دودھ پیش کروں؟ تو ان لوگوں نے کہا ہاں کیوں نہیں تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اس آدمی کے پاس تشریف لے گئے

Marfat.com

(جس کو انہوں نے درخت کے نیچے دیکھا تھا) اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم اللہ کی میں نے کسی کو آتے بھی نہیں دیکھا اور میں نے اس کی شکل کے سوا دوسری شکل دیکھی جب میں اس کے قریب ہوا تو وہ ایک سایہ تھا جو چلنے لگا مگر کوئی حرکت بھی نہیں تھی پھر میں نے اپنے پاؤں میں مارا اور کہا ٹھہر جا تو کوئی سایہ دار شکل ہے تو وہ کراہت سے متوجہ ہوا تو میں بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں زمین کے جنوں میں سے ایک آدمی ہوں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم اللہ کی اس کا یہ کہنا تھا کہ میرے سارے بال (رونگٹے) کھڑے ہو گئے پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچا تو اس کے دانت بھی نہ تھے میں (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) نے کہا تو کیوں نہیں ظاہر ہوتا جبکہ تو اہل زمین سے ہے؟ پس وہ مجھ سے رسوا ہو کر چلا گیا پھر میرے (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے) ساتھی میرے پاس آ گئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا آپ کا ساتھی (جنات کے بارے میں) کہاں گیا؟ میں (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) نے کہا خدا کی قسم وہ جنوں میں سے ایک شخص تھا وہ چلا گیا فرماتے ہیں اس جن کو دیکھنے والوں میں سے کوئی باقی نہ رہا مگر زمین پر گر پڑا (یعنی اس جن کو جس نے بھی دیکھا وہ گر پڑا) تو میں نے ہر ایک کی اس کے اونٹ کے کجاوے میں بٹھانے میں مدد کی یہاں تک کہ میں ان کے ساتھ حج کے لئے آیا اور انہیں کچھ بھی علم نہ تھا۔ (ابن عساکر)

حکایت:

حضرت ابراہیم بن سعد زھری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کے ارادے سے نکلے جب وہ ایک راستہ میں پہنچے تو ایک درخت کے نیچے اترے اور وہاں قیام فرمایا پھر سو گئے جب اٹھے تو انہوں نے اپنے کجاوے (اونٹ کی کاٹھی جس پر دو شخص آمنے سامنے بیٹھے ہیں) میں بالشت برابر یا اس سے بڑی کوئی چیز دیکھی راوی کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن

Marfat.com

زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے کجاوہ سے جھاڑ دیا تو وہ لمبا ہونے لگا یا وہ آدمی کی طرح چلنے لگا یہاں تک کہ وہ لکڑی پر چڑھ گیا سب کو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے جھاڑ دیا پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے ملاقات کی اور اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب ''أنا أزب الشجرة'' میں درخت کی لمبائی ہوں۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو اپنا منہ کھول تا کہ میں تیرے دانت دیکھوں راوی کہتے ہیں اس نے منہ کھولا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس کے منہ میں اپنی انگلی داخل کی اوراس کے منہ میں گھمانے لگے تو اس کے سارے دانت کچلی (دودھ) کے تھے پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اپنی سواری میں آ گئے اور اپنی سواری لے کر چل پڑے راوی کہتے ہیں کہ وہ بھی ان کے ساتھ بڑھنے (لمبا ہونے) لگا یہاں تک کہ ان کی سواری کے برابر ہو گیا راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے غافل ہو گئے جب وہ غائب ہو گیا تو میں نے اس کو کہتے ہوں سنا اللہ کی قسم اے ابن زبیر! تجھے اللہ کی رحمت لائق ہوگئی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو کون شخص ہے؟ مجھے تیری وحشت اس وقت تک نہیں لاحق ہوئی جب تک تو مجھ سے غائب نہ ہوا بے شک میں نے تیرے غائب ہونے پر کپکپی پائی یا جب تو نے اپنے آپ کو مجھ سے چھپایا۔ (ابن عساکر)

حکایت:

حضرت سلیمان درانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ایک چاندنی رات میں سوای پر نکلے پھر اتر کر پیشاب کرنے لگے پھر جب سواری کی طرف متوجہ تو دیکھا کہ سواری پر ایک سفید بال وسفید ریش بوڑھا شخص بیٹھا ہوا ہے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس پر حملہ کردیا تو وہ چھوڑ کر ہٹ گیا چنانچہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور چل پڑے تو اس بوڑھے (ابلیس) نے آواز دی اللہ کی قسم اے ابن زبیر! اگر تیرے دل میں ایک بال بھی داخل ہو جاتا تو میں یقیناً تجھے پاگل کر دیتا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے لعین! تیری طرف

Marfat.com

سے میرے دل میں کچھ داخل ہو جائے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ (ابن عساکر)

حکایت:

رویانی اور ابن عساکر محمد بن علی وایلی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دادا سے کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص خواب میں آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو صحابی رسول حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا جا اور ان سے عرض کر کہ آپ جہنمی ہیں تو اس نے ان سے یہ بات کہنا ناپسند کیا اس نے اس کو یہی بات تین یا چار بار کہی پھر آخر میں یہ کہا کہ اگر تو یہ کام نہیں کریگا جو میں کہتا ہوں۔ تو میں تیرے ساتھ بہت بُرا کروں گا چنانچہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات سے مطلع کیا تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا تم مجھے بتاؤ اس نے تم سے کیا کہا! اس شخص نے کہا اس نے مجھ سے کہا کہ تم حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ آپ جہنمی ہیں تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلی زمین پر رکھی اور ایک مٹھی مٹی لی پھر اس مٹی سے اس کی گردن پر اس کی پیٹھ کے پیچھے سے مارا اور فرمایا شیطان نے جھوٹ بولا ہے۔ پھر دوبارہ ایک مٹھی مٹی لی اور اس کی پیٹھ کے پیچھے سے اس کی گردن پر دوبارہ مٹی بولا پھر دوبارہ ایک مٹھی مٹی لی اور اس سے مارا اور فرمایا شیطان نے جھوٹ بولا پھر تیسری بار ایک مٹھی مٹی لی اور اس کی پیٹھ کے پیچھے سے اس کی گردن پر پھر مٹی سے مارا اور فرمایا شیطان نے جھوٹ بالا جب وہ شخص سو گیا تو اس کے پاس وہی شخص آیا جو ہر رات اس کے خواب میں آتا تھا اس نے اس سے پوچھا کیا تم نے حضرت عقبہ سے وہ بات کہی جو میں نے تم سے کہی تھی؟ تو اس نے اس شخص سے کہا ہاں پھر اس نے اس سے پوچھا تو انہوں نے تم سے کیا کہا؟ اس نے اسے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے فرمان سے مطلع کیا تو خواب میں آنے والے نے کہا انہوں نے سچ فرمایا اور جو انہوں نے مٹی ماری تھی وہ میرے چہرے اور آنکھوں میں لگی۔

Marfat.com

حکایت:

علی بن جارود سے مروی ہے کہتے ہیں ہم علم حاصل کرنے کی غرض سے نکلے تو میں اور میرا دوست ہم دونوں عرفہ کی شام کو قوم لوط کے شہر سے گزرے میں نے اپنے دوست سے کہا یا اس نے مجھ سے کہا داخل ہو جا اور اس کنواں کا چکر لگا اور ہم اپنے رب کی حمد وشکر بیان کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو مصیبت سے نجات عطا فرمائی کہتے ہیں کہ ہم اس کنواں کے گرد غروب آفتاب تک چکر لگا رہے تھے کہ اچانک ہمیں ایک تیز رفتار پراگندہ وغبار آلود آدمی سرخ اونٹ پر سوار نظر آیا جو ہمارے پاس آکر ٹھہر گیا اور اس نے ہم سے پوچھا تم کون ہو؟ اور تم کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے اسے بتایا پھر جب اس نے ہمارے پاس سے جانے کا ارادہ کیا تو ہم نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ وہ غافل بنا تو ہم نے دوبارہ پوچھا تو پھر بھی وہ غافل بنا تو ہم نے اس سے کہا شاید تو ابلیس ہے اس نے جواب دیا ہاں میں ابلیس ہوں ہم نے کہا اے معلون ؟ تو کہاں سے آ گیا ابلیس نے کہا میں موقف (عرفہ میں وقوف کی جگہ) سے آرہا ہوں میں نے لوگوں کو دیکھا جو شخص پچاس سال گناہ کیے یہاں تک کہ میرا سینہ اس سے خوش ہو گیا اور آج ان پر رحمت نازل ہوئی تو میں اس پر صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنے چہرہ پر مٹی ڈال لی اور اسی حالت میں یہاں آ گیا میں یہاں ان (قوم لوط) کو دیکھتا ہوں تا کہ میرے دل کچھ سکون حاصل ہو۔

Marfat.com

جلوۂ دستِ قدرت
بارہ رسائل میلادِ مصطفیٰ ﷺ
چار زندہ نبی
سیرت غوث اعظم
جہان انبیاء
راہنمائے نقابت
مکاشفۃ القلوب
خطباتِ مجددیہ
خطباتِ نورانی
نورانی حکایات
شانِ حبیب الباری
قبروں کے حالات
مسلمان کا عقیدہ
تواریخ حبیب الٰہ
تاریخ گوجراں
تذکرۃ الاولیاء
سفرِ آخرت اور ہماری ذمہ داریاں

رسائل امام سیوطی
سعادت الکونین فی فضائل الحسنین
رسولِ معظم ﷺ اور خلفائے رسول
آئینہ کربلا
سر الاسرار
سیرت مصطفیٰ
کشف المحجوب
شاہانِ گوجر
انوار شریعت
انوار مدینہ
حدائق بخشش
جناب رسول اللہ کی نماز
تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر
تحفہ حنفیہ
معجزاتِ رسولِ کریم ﷺ
سیرت حضور مجدد اعظم
تحفۃ القادریہ
ازواج الانبیاء
عامل بنانے والی کتاب
سیرتِ رسولِ عربی ﷺ
رسائلِ میلادِ حبیب
نزہۃ القادر اردو
غنیۃ الطالبین
چشمۂ فیض گنج بخش
آدابِ رسول
رسائل امام سیوطی
کردار یزید
محافل ایصال ثواب
مولانا حافظ خان محمد قادری کی تقریریں
جنتی زیور
مصیبت کے بعد راحت
قرآنی میت
فتوح الغیب
کیا آپ جانتے ہیں
خطبات الحنفیہ

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ۔ لاہور
042 37213575

Marfat.com